العشق نار تحرق ما سوی اللہ

جہڑی ابو سعید چھاپاندا وڈی ہیر ہے اصلی

اصلی

وڈی ہیر

سید وارث شاہ صاحب

مع فرہنگ و حاشیہ و دیباچہ

بقلم جلی

سنہ ۱۹۲۰ء

اسدے باجھوں ہور جو چھپے جانو اُسنوں نقلی

کپور آرٹ پرنٹنگ ورکس لاہور میں

باہتمام بابو گوراندتہ مل مینیجر چھپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

وارثشاہ پنجابی شاعروں میں ایک نامور شاعر گذرا ہے اس نے اپنی عمر میں ایک ہی قصہ ہیر وارثشاہ تصنیف کیا ہے۔ دنیا میں بکثرت ہر گوہر شاعر بھی گذرے ہیں جنہوں نے ساٹھ ستر یا سو دو سو کتابیں تصنیف کی ہونگی۔ لیکن جو شاعر اپنی عمر میں ایک ہی کتاب کو بار بار سوچ کر بناتا رہا ہو۔ اور اسکی زبان کو مانجھ کر صاف کرتا رہا ہو۔ قاعدہ کی بات ہے کہ وہ اسکی تصنیف جہانگیر منظوری اور عام مقبولیت حاصل کرکے رہتی ہے۔ دوسرا تصنیف میں ایک اور راز پوشیدہ ہے جس شاعر نے اپنی زبان میں محاورات و مصطلحات عوام کو دل کھول کر بیان کیا ہو۔ اور نصائح کی تلخ دوا کو ظرافت کی شکین پڑیے سے مزیدار کرکے عوام کے پیش کیا ہو۔ اسکا کلام زیادہ تر ملک میں پھیل جاتا ہے۔ اور ایسی مقبولیت حاصل کرتا ہے کہ بچے بچے کی زبان پر اُسکے اشعار زبان زد ہو جاتے ہیں۔ اسکی مثال حضرت شیخ سعدیؒ کی گلستاں فارسی میں ہے۔ جو کبھی پرانی نہیں ہوتی۔ اور کبھی اسپر کسی دوسرے شاعر کے کلام کا غلبہ نہیں ہوتا۔ حالانکہ گلستاں بہت شاعروں نے تصنیف کی ہیں۔ جن کے نام تذکروں میں موجود ہیں۔ عام شہرت و منظوری حضرت سعدی علیہ الرحمۃ کی کتاب کو ہی ہے۔ گویا اس گلستان نے خضر کی طرح آبحیات پی لیا ہے جو کبھی مرنے میں نہیں آتی دوسری مثال فارسی میں فردوسی کا شاہنامہ ہے۔ اس نے بھی بڑی عمر کا حصہ خرچ کرکے شاہنامہ کو لکھا اور بڑے زور سے دماغ خرچ کیا اسکی منظوری و مقبولی بھی آجتک ہے اور آئندہ بھی رہیگی۔ وارثشاہ پنجابی کا ہومر (یونانی شاعر کا نام ہے) محاورات کا شعروں میں باندھنا اور مضمونات پنجابی کو آسان طریقے سے بیان کرجانا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ سوال و جواب سے اسکی کتاب شروع ہوتی ہے پہلے پہل رانجھا اور بھابیوں کے سوال و جواب شروع کرکے آگے ملاح اور رانجھا اور ملاں اور رانجھا کے سوال و جواب۔ اسطرح ہیر و رانجھا کے۔ اور پھر ہیر اور والدہ

بھی ہیر اور قاضی کے - پھر رانجھا اور بالناتھ کے - اور رانجھا اور چوہان کے پھر جب رانجھا جوگی بنکر آتا ہے - تو سوال وجواب کا ایک سلسلہ بندھ جاتا ہے - سب سے زیادہ سوال وجواب جوگی اور سہتی کے ہیں - جن سے کتاب کا حجم بڑھ گیا ہے - گویا ساری کتاب کو سوال وجواب ہی ختم کیا ہے - اور اگر سوچا جاوے تو سوال وجواب کا سلسلہ لگاتار باندھنا شاعر کے لئے ایک کٹھن منزل ہے - جسکا نبھانا آسان نہیں اسکا سبب یہ ہے کہ ہر ایک قسم کے آدمی کی لیاقت الگ الگ ہوتی ہے - ایک جاہل گنوار ہے - ایک فاضل کامل ہے - ایک چالاک سفاک ہے ایک کم عقل ہے - ایک بڑا فہیم ہے - شاعر جب اپنی طرف سے سوال وجواب لاتا ہے تو یہ شاعر کے امتحان کا مقام ہے - اسکو لازم ہے کہ جاہل کی زبان سے ایسی کلام اور گفتگو بیان کرے - جس طرح بالکل جاہل کرتے ہیں - عورتوں کی زبان کا لب ولہجہ اور انداز گفتگو پورا ادا کرے - عورت اگر نوجوان لڑکی ہے - تو اُسکی زبان کی چلبلاہٹ نازنین الفاظ اس طرح ادا ہوں - کہ بالکل ایسا معلوم ہو کہ شاعر پاس بیٹھا ہوا اسکی زبان کی نقل لے رہا ہے امیر آدمی ہے تو امیرانہ گفتگو ہو اور مفلس قلاش ہے تو اسکا کلام سفیہانہ ہو - جو ہر ایک آدمی کے مناسب حال ہو - ناول نویس اور قصہ گو اس قاعدہ کا بڑا لحاظ رکھتے ہیں - اب ہیر ایک جاہل جاٹ کی بیٹی اور خود بھی ناخواندہ عورت ہے - اسکی زبان سے فاضلانہ مضامین ادا کئے جاویں تو پس شاعر کی جہالت اور بے قاعدگی پائی جاویگی - رانجھا ایک جاٹ ہے کوئی فاضل نہیں - اسکی زبان سے فاضلانہ مضامین لکھوا کر ہیر کی طرف بھیجنا اور اسکا جواب ہیر کا بھی فاضلانہ اسکی طرف سے آنا کونسی قاعدہ کی بات ہے - ناول نویس کا فرض ہے کہ ہر ایک قائل کی زبان کا لب ولہجہ پوری طرح سے ادا کرے ہم اس مضمون کو آگے چلکر زیادہ وضاحت سے لکھیں گے - وارث شاہ نے اس قاعدہ کو پورا ادا کیا ہے - اسی واسطے اسکی کلام کو زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی ہے - مثلاً ملکی (ہیر کی والدہ) ہیر سے ناراض ہے - اور اس غصہ کی حالت میں اسکو بلا بھیجا ہے - جب والدہ کے پاس پہنچی ہے تو شاعر اسکی زبانی کہتا ہے ع

ہیر آکے آکھدی جھئیے نی ماں جائی نی کیہڑے میرے نی

اب یہ ایسے موقعہ کا کلام ہے کہ ہیر ناراض والدہ کو خوشامدی لفظ سے راضی کرنا چاہتی ہے - بس اس سے بڑھکر فصیح لفظ کوئی پنجابی میں ہو نہیں سکتا اور چونکہ ہیر کنواری لڑکی کی حیثیت سے کلام کر رہی ہے اسلئے لڑکپن کا لفظ استعمال کیا ہے - پھر آگے دیکھو اس کا یہی پہلا لفظ کاٹکر چونکہ والدہ غصہ سے بھری بیٹھی ہے - اُسیوقت بولی ہے ع

غصے نال کہے ملکی ہیر تائیں سانوں پٹیو چا کدی چیڑے نی

یعنے ہم کو تو نے برباد کردیا بھینسیں چرانے والے کی غلام ہوگئی ؟

پھر جب رانجھے کو نکالدیا اور بھینسیں کسی اور سے سنبھالی نہ گئیں تو وہی ملکی رانجھے کو منانے کیواسطے جاتی ہے - اور اسکو ڈھونڈکر کہتی ہے ع

چھڑ مالدیاں ہیں گھول گھتی شام سام راتیں گھر آونائیں ؛ تو ہیں چوچکے دودھ چاونائیں تو ہیں ہیر دا پلنگ وچھاونائیں

کیہا ماپیاں پتراں لڑن ہوندا کساں کُتھنے اساں کہاونائیں

اب دیکھو پرلے درجہ کی پیار کی گفتگو کر رہی ہے - بلکہ جس ہیر کو رانجھے کی تہمت سے آگ بگولا ہو کر گالیاں دے رہی تھی اور قتل کی دھمکیاں سنا رہی تھی اسکی نسبت اب کہہ رہی ہے کہ اسکا پلنگ بھی تو نے بچھانا ہے - والدی کے تعلقات جس طرح ساس جتلاتی ہے بیٹا کرکے پکار رہی ہے پھر کہتی ہے

کڑی کل دی گدھ توں رُس بیٹھی تو ہیں اسنوں آ منانائیں ؛ منگو مال سیال تے ہیر تیری نالے گھوڑیاں تے تلے کھاونائیں

یعنے ہیر تیرے نکالدینے کے باعث ناراض ہوگئی ہے - تو ہی آکر اسکو راضی کریگا - تمام مال بھی تیرا اور ہیر بھی تیری ہے بیٹا دوبی پر بادو الو اور کھاؤ پیو خیال کرو اس پنجاب کے ہومر اور فردوسی نے اس وقت کے جاہل مردوں اور عورتوں کا ایسا نقشہ بناکر دکھلایا ہے کہ کسی شاعر سے ممکن نہیں ایسا بنا سکے یہ موقع تو وہ ہے کہ ہیر کے والدین یقیناً جان چکے ہیں کہ ہیر ہمارے چرواہے سے تعلق رکھتی ہے - اور کیدو کے باعث سے ملک میں مشہوری بھی ہو چکی تھی - لیکن وہ دہر صاحب جو ہیر کے باپ تھے جب بھینسوں کے سنبھالنے سے تنگ آگئے تو وہی اپنی عورت یعنی ہیر کی والدہ کو رانجھے کے راضی کرلانے کے واسطے بھیجتے ہیں ع

چو چاک کمیا جا منا اُسنوں ویاہ تیک تاں ہیں چرائے ؛ ساڈی دھی دا کجھ نہ لاہ لیندا بھرد ہتل تکور کرائے

یہ وہ الفاظ ہیں جو مطلب کے وقت جاہل لوگ کہا کرتے تھے - شاعر نے اس وقت کے جاہلوں کا ایسا فوٹو کھینچا ہے جو اس سے بڑھکر کوئی کیا کھینچیگا - پھر رانجھے کے کام کا سادہ کیا وے رہے ہیں ع

مکھن دہیں دیہو اسدے چوپیا نوں اوہدی کھونڈیوں شام چڑھا دے

یعنی اوسکی زبلوں کے واسطے مکھن اور دہی دو - اور اوسکی لاٹھی کو شام چڑھا دو - جانتے تھے کہ عاشق ہے تھوڑی بات پر راضی ہو جائیگا ع

پنگا چکن ووزی ہتھ چھیل چھلے نال و نجھلی رنگ رنگا دیئے

گہری نظر سے دیکھا جاوے تو اس شاعر نے تمام ملک کی بدرسوم کو واضح کرکے ملک کے بگڑے ہوئے اخلاق کو اندھیرے سے روشنی میں لاکر رکھ دیا۔ اور ایسے طور پر ناصحانہ لہجہ سے سمجھاتا ہے۔ اور بے غیرت لوگوں کا ناک کاٹتا ہے۔ کہ اس سے بڑھکر ممکن نہیں۔ جو شاعر ناصحانہ طریق پر ظاہراً کو سمجھا نہیں سکتے۔ کیونکہ بری رسوم سے ہٹانا یا تو بادشاہوں کا کام ہے یا خود رسولوں کا کام تھا۔ واعظ سمجھا دیں تو کتے ہیں۔ ابھی سوداصاحب اپنے طبع کے واسطے وعظ کرتے پھرتے ہیں۔ وہ ایک ناول یا قصہ کے رنگ میں بری کا نمونہ پیش کرکے لوگوں کو نصیحت دیتے ہیں۔ عربی میں ایک قسم کا ناول مقامات کے نام سے مشہور ہیں۔ مقامات بدیعی۔ مقامات حریری۔ مقامات سیوطی۔ اسی طرح کئی مقامات ہیں جن میں اسی قسم کے قصے بیان کرکے اس وقت کے لوگوں کو ان کے برے اخلاق اور بد رسومات سے آگاہ کیا ہے۔ سو یہ ہیر جس وقت تصنیف ہوئی ہے اس وقت بے غیرتی کے کام عام تھے۔ بلکہ جاہل لوگوں میں تو اب تک چلے آتے ہیں اور اس ناصح مشفق نے ان کو غیرت دلائی ہے۔ اور ایسی مقبول عام کتاب میں بہت کچھ نصائح و نصیحت کا بھر دیا ہے۔ مگر افسوس کہ جاہلوں نے اس کتاب کو بازیچۂ اطفال بنا رکھا ہے۔ کوئی ان نصائح پر خیال بھی نہیں کرتے۔ بقول بعضے کے

پڑھ پڑھ گلستاں بوستاں مطلب نہ پایا شیخ کا

سید وارث شاہ صاحب کی عام علمیت کی بابت کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اس زمانہ کے دستور کے موافق علوم مروجہ کا فاضل کامل تھا چنانچہ مناسب موقعہ پر ہیر میں بھی آیات داخل کی ہیں۔ پھر قصیدہ بردہ کی شرح پنجابی میں پہلے پہل اسی نے لکھی ہے جس سے اس فاضل کی عربی دانی کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ پہلا شعر قصیدہ شریف کا یہ ہے

أَمِنْ تَذَكُّرِ جِيرَانٍ بِذِي سَلَمٍ مَزَجْتَ دَمْعًا جَرَىٰ مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمِ

ترجمہ وارث شاہ۔ جاں چیت آون سارے تائیں ساتھی ذی سلم دے نین بہے رت ہنجوں رودن مارے درد الم دے

اس بزرگ کی شاعری اکتسابی نہیں بلکہ وہبی ہے۔ طبیعت کا زور خداداد ہے نظم میں غضب کی آمد ہے آورد نہیں۔ قدرت نے اسکو پنجابی زبان کے اعلے درجہ کی شاعری کے واسطے پیدا کیا تھا۔ پنجابی شاعروں کا سرتاج اور امام ہوا۔ جب تک پنجابی زبان کی شاعری کا چرچا رہیگا۔ وارث شاہ کا نام سب سے مقدم مانا جائیگا۔ مگر افسوس قصہ اس لائق نہیں۔ کہ ایسے جواہرات سخن سے اس کا ڈھانچا مزین کیا جاتا۔ وارث شاہ نے اس عروس کو جواہرات اور زیورات سے لدکر پبلک کے پیش کیا ہے۔ بعض بزرگوں نے اسکے اشعار کو سنکر فرمایا ہے۔ کہ وارث شاہ نے جواہرات کو ایک مزبلہ میں پھینکدیا ہے۔ جس طرح مولانا غنیمت نے مثنوی نیرنگ عشق میں جواہرات کا ڈھیر ایک وہی تباہی قصہ شاہد و عزیز پر نثار کر دیا لیکن شاعر کی طبیعت جس طرف بہ جاوے۔ دریا کی رو کی طرح رک نہیں سکتی۔ اب ہم اسکے نسخوں کے کم و بیش ہونیکا باعث بیان کرتے ہیں۔ یہ کتاب جب تصنیف ہوئی تھی۔ چونکہ ساری کتاب سوال و جواب پر تصنیف ہوئی ہے لوگوں نے اسکو جلدی جلدی نقل کرنا شروع کیا۔ گانے والے لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ ایک حصہ گانے کیواسطے نقل کروالیجاتے ہیں۔ دوسرا ترک کردیتے ہیں۔ کسی نے ہیر و رانجھا کے سوال و جواب الگ نقل کر لئے کسی نے سہتی اور جوگی کے جواب و سوال کسی نے کوئی موقعہ نقل کر لیا کسی نے کوئی مقام یاد کر لیا غرضکہ ہر ایک نے اپنے حسب منشا اشعار لے لئے۔ اب اسکے اکثر اشعار لوگوں کو زبانی یاد تھے۔ اور جنہوں نے ساری کتاب لوگوں کی زبان سے نقل کی۔ یا مختلف لکھے ہوئے سوال و جواب جمع کئے۔ ان سے اکثر اشعار رہ گئے اور مقدم موخر ہو گئے۔ نسخوں کا اختلاف اور کمی بیشی اور مقدم موخر ہونا اشعار کا یہیں سے شروع ہو گیا چنانچہ جب پہلے ہیر وارث شاہ صاحب چھاپے میں چھپی تو بہت تھوڑے حجم کی تھی۔ ہم کانیوالے لوگوں سے ایسے اشعار سنتے تھے جو مطبوعہ میں بالکل نہ تھے۔ مثلاً یہ شعر عوام کو یاد تھا ع

جٹری جوگ سیال دھیدو وہ دیبے مل اوسدی ووں لاکر اگے جی ٭ جٹری لابری ریڑکا کرے ساوا ڈنڈا وسنوں جوال دھراگے جی

اس کے سننے سے خیال آیا کہ قلمی نسخہ جات کو جو پرانے قصہ خواں رکھتے ہیں انکا مقابلہ کیا جاوے تو تقدیم تاخیر کی پوری صحت ہو جاوے اور یہ عمدہ اشعار جو موجودہ مطبوعہ نسخوں میں نہیں پائے جاتے جمع کرکے ایک صحیح نسخہ چھاپا جاوے۔ چنانچہ بڑی محنت سے بہت سا اشعار اسدفعہ اس وڈی ہیر میں شامل کئے ہیں۔ اور تقدیم و تاخیر کا بھی بڑا ہیر پھیر ہے۔ کئی سوال و جواب آگے پیچھے ہیں۔ مگر ان سوال و جواب کا تقدم و تاخر کوئی بڑی بات نہیں ایک بڑی بھاری غلطی نسخوں میں ملی ہے۔ بلکہ خود اس وڈی ہیر میں بھی اب تک چلی آئی ہے۔ جو اسدفعہ کے نسخہ سے نکالی گئی ہے۔ اور صحیح ناظرین مان جاوینگے کہ غلطی تھی۔ وہ یہ ہے کہ جس وقت ہیر کے والدین کو رانجھا کے تعلق کا پتہ لگا ہے کہ یہ بھاری تہمت ہٹانے سے نہیں ہٹ سکتی ہیر کی شادی کسی اور جگہ کر دینی چاہئے۔ اس وقت تخت ہزارہ سے رانجھا کے بھائیوں نے خط و کتابت شروع کی ہے کہ ہمارا بھائی واپس بھیجو۔ اس وقت ہیر کا باپ ایسے جواب لکھتا ہے۔ جن سے بڑا اطمینان رانجھے کے وجود پر جتلاتا ہے اور واپس بھیجنے سے انکار کرتا ہے۔

اور رانجھے کی بڑی تعریف لکھتا ہے - چنانچہ وہ ابیات یہ ہیں ؎

چوچک سیال نے لکھیا رانجھیا نوں بُدھی ہیر دا چاک اوہ ہنڈرا ہے

یعنے ہیر کا ملازم ہے اور اسکی بھینسیں چراتا ہے - گویا اس وقت اتنا اسکا اعتبار رہے - کہ اپنی بیٹی کی طرف اسکو منسوب کرکے لکھ رہا ہے ؎

اساں جٹ ہی جان کے چاک لایا دیئے تراہ بے جانئے گنڈرا ہے

یعنے اگر ہم اس کو بدمعاش سمجھتے تو گھر سے نکالدیتے - مطلب یہ کہ بڑا نیک ہے - کنواری دختر کے پاس رہنا اسکا کچھ ناگوار نہیں آگے چلکر لکھتا ہے ؎

وارث شاہ نہ کسیئیوں جاندا ای پاس ہیر دے رات دن ہنڈرا ای

یعنی وہ کسی کو جانتا بھی نہیں رات اور دن ہیر کے پاس ہی رہتا ہے ؏

گویا ہیر کا باپ رانجھے کی نسبت اتنا اعتبار جتلا رہا ہے کہ ہیر کے پاس اسکا رہنا باعث اسکی عفت کے اسکو ذرا ناگوار نہیں بلکہ فخر ہے - ایک خط میں جو غیر علاقہ میں جا رہا ہے تحریر کرتا ہے - اور ادھر ایک صفحہ پہلے دیکھو تو ہیر اور رانجھا کو جنگل میں اکیلا دیکھکر باپ اتنا غضبناک ہوا ہے کہ ہیر کو قتل کرنیکی دھمکی دے رہا ہے - اور رانجھے پر سخت بدظن ہوکر اور جگہ شادی کرنے کا پختہ ارادہ کرچکا ہے - اتنی خلاف واقعہ بات وارثشاہ جیسے پختہ کار شاعر سے امید نہیں کہ ظہور میں آوے - یہ کیسی نہایت کچے شاعر کی بات ہے کہ اتنی بڑی بھاری غلطی کرے ؏

اصل میں بات یہ ہے اور بیشک یقیناً یہی ہے - کہ یہ ابیات کی خط و کتابت اس موقعہ کی ہے جہاں رانجھا پہلے پہل چوچک کے پاس ملازم ہوا ہے - اور ہیر کے والدین کو اسپر بڑا اعتبار تھا - یہ غلطی ساری مطبوعہ ہیروں میں کسی ناواقف جمع کرنیوالے کی نادانی سے ہوگئی تھی جو ایتک چلی آئی - اور کسی نے اسکی طرف دھیان نہ کیا - چونکہ اس کتاب کی تقطیع خورد میں اس تقدیم و تاخیر کو ٹھیک کردیا گیا ہے - جو اصل صحیح نسخہ کے موافق ہے - معلوم نہیں کہ آجتک لوگوں نے اس غلطی کیطرف کیوں خیال نہیں کیا حالانکہ کم عقل آدمی بھی ذرا ان اشعار کیطرف توجہ کرتا تو ضرور اسکی سمجھ میں آجاتا کہ اشعار بے موقعہ ہیں - معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کو معمولی قصہ سمجھکر کسی نے اس فحش غلطی کو درست نہیں کیا - اب بموجب کل امر جو حدث بادو تھا کے اس پنجابی لٹریچر کے زمانہ میں یہ غلطی بھی درست ہوگئی ہے ؏

وارثشاہ کی ہیر کے پبلک میں ہمیشہ کیلئے منظور و مقبول ہونیکا باعث

کیا ہیں گے پڑھنے والوں سے پوچھو تو وہ یہی کہینگے ابھی یہ بڑی مزیدار کتاب ہے - اس سے زیادہ کچھ وضاحت جاہل لوگ تو کر نہیں سکتے - اور پڑھے ہوئے لوگوں کا وہ گروہ جو پرہیزگار اور متقی ہیں - انہوں نے ایسی کتاب کو دیکھا ہی کاہے کو ہوگا - الزام تحریف یہی ہے ؏ ہیر اں سیال جو پڑھن مست انہاں دا دین

اور بات ٹھیک بھی ہے - تصانیف درمیان میں اتنا توغل کرنا جو لا یعنی کی حد تک پہنچ جاوے - بیشک ناجائز ہے - ہم نے ایسے بزرگ بھی دیکھے ہیں - جو وارثشاہ اور اسکی تصنیف کا نام بھی نہیں جانتے - اور آجکل کے انگریزی خواں جنٹلمین تو سرے سے پنجابی زبان کو ہی حقیر خیال فرماتے ہیں - باوجود اتنے مواخذات کے اس بے نظیر کتاب کی مقبولیت کو دیکھو - ایکدفعہ جو سن لیتا ہے یا ایک نظر دیکھ لیتا ہے - آفرین کا لفظ اسکی زبان سے بے اختیار نکل جاتا ہے - اور چاہتا ہے کہ ایک دفعہ ساری کتاب کو پڑھوں - حافظ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

گر مطرب حریفاں ایں پارسی بخواند ✤ در وجد و حالت آرد پیران پارسا را

یہی حالت ایک سادہ تصنیف پنجابی زبان کی پیر وارثشاہ کی ہے - ہم ذرا زیادہ وضاحت سے اس مضمون کو لکھتے ہیں - اور اسکی کمال مقبولیت کا باعث بیان کرتے ہیں ؏

بڑی مقبولیت کا نشان کسی تصنیف کا یہ ہوتا ہے - کہ اس کی کہاوتیں تمام ملک میں ضرب المثل کی طرح بولی جاویں - وارثشاہ کی ضرب المثل ہم لڑکپن سے سنتے چلے آتے ہیں ؎

سوٹا پیر ہے وگڑیاں تگڑیاں دا تے شیطان استاد مریلاں دا

اسی طرح کئی اور کہاوتیں ہیں جو اس بزرگ نے اپنی کتاب میں باندھی ہیں - اور وہ ضرب المثل کے درجہ کو پہنچ گئی ہیں - فضلشاہ جو ہمارے ہمعصر تھے انہوں نے زیادہ زور اپنی تصنیف میں تجنیس پر رکھا ہے - ایک جگہ آپ دو کہاوتیں بھی لائے ہیں - مثلاً

زور اوراں دا کھیا ات گردن مسکین خواہ مخواہ ضرور ہویا

بھی اسی بزرگ کی تقلید تھی - مگر مقبولیت جو وارثشاہ کی کلام کو ہے - وہ کسی دوسرے کو کم نصیب ہوئی ہے - علاقہ بہاولپور میں سید لطف علی

صاحب ایک بڑے شاعر گذرے ہیں۔ قصہ سیف الملوک تصنیف کیا ہے۔ ایک نئی طرز کے موجد مانے گئے ہیں۔ سندھی لوگ اس کی تصنیف کو بڑے تپاک سے پڑھتے ہیں۔ مگر یہ عالمگیر مقبولیت جو ہیر وارث شاہ کو ہے کسی کتاب میں دیکھی نہیں گئی۔ بظاہر ایک رندانہ تصنیف ہے۔ ناصح بزرگ کہتے ہیں کیا واہی تباہی قصہ پڑھ رہے ہو۔ مگر اسکی زبان کی خوبی جبرًا اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

دوستاں منع کنندم کہ چرا دل بتو دادم ✤ باید اوّل بتو گفتن کہ چنیں خوب چرائی

قصہ کی سب سے اعلےٰ قسم وہ مانی گئی ہے جس میں مصنف انسانی فطرت پر ایک فلسفیانہ نظر ڈالتا ہے۔ اور پھر انسانی جذبات اور انسانی خیال کا ایسا بے نظیر نقشہ کھینچتا ہے۔ جو اسکے اختیار سے باہر معلوم ہوتا ہے جسکو لوگ حیرت زدہ ہو کر الہام کا خطاب دیتے ہیں بھی پس و پیش نہیں کرتے۔ انسانی فطرت کا ایسا مطالعہ کرنے والا صدیوں میں ایک آدھ ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ بھی خاص کسی ملک میں شکسپیر کے ناٹکوں کو اسی باعث سے انجیل کے بعد دوسرے درجہ پر رکھا گیا ہے۔ کیونکہ نظم میں یہ شخص یورپ کے ملکوں میں سعدی کی طرح ناظم و ناثر و مثیل مانا گیا ہے یونان میں ہومر۔ روم میں حضرت مولانا روم۔ پنجابی زبان میں سید وارث شاہ۔ انسانی فطرت کا مطالعہ کرنے والے اور شیراز میں سعدی اور حافظ علیہ الرحمۃ گذرے ہیں۔ پنجابی کے شاعر قادریار۔ مقبل۔ احمد یار۔ علیحیدر۔ رحیم بخش وغیرہ بڑے نامی ہو گذرے ہیں۔ مگر سید وارث شاہ کی ہیر مقبولیت میں سب سے بڑھ چڑھی ہوئی ہے۔ اسکی مقبولیت کسی دلیل کی محتاج نہیں۔ ہزاروں نسخے ہر سال چھپتے اور فروخت ہو جاتے ہیں مطبوعہ نسخوں کا اوسط طور پر جو حساب سال بھر میں ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح بائیبل یورپ میں فروخت ہوتی ہے۔ اسی طرح پنجاب میں ہیر وارث شاہ بے تعداد چھپتی اور فروخت ہوتی ہے۔ اچھے ادب کے شائق اس کو گوہر یکتا سمجھکر خرید کرتے ہیں۔ اور ایسے تپاک سے پڑھتے ہیں۔ کہ بس قربان ہو جاتے ہیں۔ وہ اسکو وارث شاہ کی ہیر کہکر پکارتے ہیں۔ ہر ایک ناخواندہ اسی ہیر کے سننے کی خواہش کرتا دیکھو گے۔ وارث شاہ نے جا بجا اپنی زبان میں اور خاص فطرت انسانی کا مطالعہ کرتے ہوئے اسکو لکھا ہے۔ جس سے مقبولیت عام کا سہرا اسکے سر پر رہا۔ پنجاب کے شعرا نے اس کا وہ لوہا مانا ہے۔ کہ کوئی اسکی شاعری کا منکر نہیں دیکھا گیا۔ دوسرے شاعروں کی تصانیف میں تکرار قافیہ ایک عیب مانا گیا ہے۔ اس بادشاہ بے پرواہ نے تکرار قافیہ کو اپنا شعار بنا رکھا ہے۔ کوئی چوں بھی نہیں کرتا۔ ت۔ ط۔ ر۔ ڑ۔ س۔ ص۔ ظ کو ہم قافیہ کرکے لاتا ہے۔ کوئی بولتا بھی نہیں سبب یہ ہے کہ ایک سخن آفریں بادشاہ کی طرح اپنی تصنیف میں جو اسکی قلمرو یا فتح رعیت ہے۔ جس طرح چاہتا ہے دست اندازی کرتا ہے۔ قوافی کی کمی بیشی کا اس کو خیال بھی نہیں۔ معنوی خوبی کو ہاتھ سے نہیں دیتا۔ اور سچ پوچھو تو قافیہ بندی کی بھی ایسی ہی کٹھن منزلیں طے کرتا ہے کہ دیکھکر حیرت ہوتی ہے۔ پنجابی زبان کا حاکم ہے۔ جیسے گھوڑے کی باگ جدھر چاہتا ہے پھیر لیجاتا ہے۔ قافیہ کو قواعد کے موافق لانا تو الگ بات رہی۔ انہنے اپنے آپ کو ایسا با اختیار سمجھا ہوا ہے۔ اور سچ مچ زبان پنجاب میں ہے بھی ایسا ہی با اختیار۔ کہ الفاظ میں تبدیلی کرکے اپنے قافیہ پر لے آتا ہے۔ اور کوئی اسکو روکنے والا نہیں۔ کوئی اور شاعر ایسا کرکے دکھا دے تو سہی۔ لوگ مسخروں سے اسکی تصنیف کو خاک میں ملا دیں۔ شاعر اسی خوف سے قافیہ بندی بڑی احتیاط سے کرتے ہیں۔ سین کے قافیہ میں صاد نہیں۔ قاف سے کاف کا قافیہ نہیں ملا سکتے۔ ز سے ذ و ظ۔ قافیہ نہیں کر سکتے۔ اس دلیر بہادر کی کارروائی دیکھو۔ الفاظ کو اپنے قافیہ کے تابع کرکے تبدیل کر لیا ہے مثلاً

ہادی تھیں گو سو داپتہ بنیاں دیوتہ ہنگو رونا سیاہندا ✤ رانند تھیں ہیر اگ ہویا پریم جوت ہے گوردواسیاں دا

یہاں سین کا قافیہ رکھا ہے اور آگے چلکر کہتا ہے۔ ع

جاچی اُشوہ پیر رُوشناہیاندا اتے جگت کبیر جولاسیاں دا	یہاں جولاہ کو جولاسی بنا لیا۔
شیخ پیر ہے پیر جو چاہیاندا لقمان لوہار ترکھاسیاں دا	یہاں ترکھانوں کو ترکھاسی بنا لیا۔
نبی پیر ہے عالماں سارہاندا علم پیر ہے بھلو اسیاں دا	مولویاں یا ملوانوں کے لفظ کو ملواسیاں بنا لیا۔
خواجہ خضر ہے پیر مہانیاں دا نقشبند مغلاں چغطاسیاں دا	مغل چغطائی کو چغطاسی سے بدل دیا۔

یہ حوصلہ کسی اور شاعر کو بھی ہوا ہے یا اب ہو سکتا ہے۔ اس کو اپنے ملک سخن پر ایسی حکمرانی تھی۔ کہ الفاظ کو تبدیل کرکے اپنی مرضی کے موافق قافیہ بنا لیتا تھا۔ اور جانتا تھا کہ میرے آگے کسی کی مجال نہیں کہ چون و چرا کرے۔ میاں احمد یار نے ملک الشعراء ہونے کا دعوےٰ کیا ہے پنجابی زبان کا وہ بھی ایک علامہ گذرا ہے۔ چنانچہ اسکا مقابلہ وارث شاہ کی ہیر سے آگے چلکر ہم لکھیں گے۔ وہ قافیہ بندی میں اتنا محتاط تھا کہ ..... کو قافیہ نہ باندھتا۔ چنانچہ خود کہتا ہے ؎

ع عربی دے نال تحاں وچہ نارہیں ہندوستانی ✤ ہندی وال نہ فارسیاں تھیں قافیہ وچہ نشانی

یعنے اتنی غلطی پر ہے اشعار ہیں زنگی کو قافیہ رسے ڑ۔ اور دال سے ڈال کا نہ ہو گا۔ اور وارث شاہ بادشاہ کو دیکھو کہ لام اور ر کو قافیہ بنا لیتا ہے اور ذرہ خوف نہیں کرتا ہے

ہتھی نوجیاں ڈنگھار رہونمے آئے گھوڑے ہنگھارنی دلادیچی ✤ اچھا پہننا کھاوناں شان شوکت ایہ تاں ہجھ بنائی زنانے جی

اسی طرح ساری کتاب میں دیکھتے جاؤ۔ اپنی حکمرانی ملک سخن پر برابر رکھتا چلا گیا ہے۔ لیکن معنوی خوبیوں کو دیکھکر قافیہ کو کوئی خیال بھی نہیں کرتا۔ مصنف کو بھی معنوی خوبیاں مدنظر ہیں۔ جو پوری نباہتا چلا گیا ہے۔ جس سے کتاب کی زینت اس عروس کی طرح ہو گئی ہے۔ جو زیوروں سے لدی ہوئی ہو۔ اور معنوی حسن کتاب کا اس عروس کے اصلی نقش و نگار ہیں۔ جو تناسب اعضائے محبوب دلکش کی طرح ناظرین اپنے اوپر فریفتہ کر لینے کے لئے کافی ہے۔ اسکی خصوصیت ایک یہ بھی ہے کہ اکثر مقطع پر آکر ایک دلکش نصیحت کر جاتا ہے جو بہت ہی پیاری معلوم ہوتی ہے اور کتاب کی زینت کو دوبالا کر جاتی ہے۔ مثلاً ؏

وارث شاہ وساہ کی زندگی دا بندہ بکرا جیہہ قصائیاں دے

اور نیز اپنے نام کو مقطع میں ایسی خاکساری سے لاتا ہے۔ کہ اسکی دانشمندی اور بے نفسی کی پوری دلیل اور کافی ثبوت بہم پہنچ جاتا ہے مثلاً ؎

ایہو صورتاں ہنگ جو ویکھے ہو وارثشاہ فقیر وِچاہ لبھاں نی ✤ جہڑے دوزخاں نوں بجھ ڈرینگے وارثشاہ فقیر نے نال دے نی

وارث شاہ اپنی نسبت آپ کیا کہتا ہے

خاتمہ پر اپنی تصنیف کی نسبت جو کچھ اس نے لکھا ہے۔ ہم اسپر کچھ ریویو کرتے ہوئے پھر دوسرے شاعروں سے اسکا مقابلہ کر کے دکھلاوینگے۔ ایک تو دیباچہ میں کچھ اپنی نسبت فرماتا ہے۔ دوسرا خاتمہ پر۔ مگر بالکل فارسی شعرا کا تتبع کر کے پنجابی شاعری میں اپنے روح پھونکدیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ فارسی نظم پر بھی شاہ صاحب کو اچھا عبور تھا کتابیں جو آپ نے ملاں کے درس میں لکھی ہیں۔ اسوقت لوگ سبقاً سبقاً پڑھتے پڑھاتے تھے اور اچھی مشکل کتابیں درس میں داخل تھیں۔ مثلاً ابوالفضل۔ سکندر نامہ۔ بدر چاچ۔ قران السعدین۔ دیوان حافظ۔ شیریں خسرو۔ انوار سہیلی۔ آئین اکبری۔ نگارنامہ۔ اور لغات کی ابتدائی کتابیں جو لڑکوں کی ابتدائی تعلیم میں داخل تھیں۔ اب انکا نام بھی لوگوں کو معلوم نہیں۔ سوائے واحد باری اور خالق باری کے اور کوئی کتاب اسوقت مروج نہیں جتنے نام شاہ صاحب نے لکھے ہیں۔ مثلاً اللہ باری۔ رازق باری۔ صادق باری۔ اعظم باری اور طوطی نامہ فارسی سے اردو میں ترجمہ ہو گیا فارسی والا نابود ہو گیا۔ کوئی اسکو جانتا ہی نہیں۔ ایک نصاب الصبیان ملتان کے علاقہ میں کہیں کہیں لڑکوں کے ہاتھوں میں نظر آتی تھی۔ وہ بھی جب سے سرکاری مدارس میں جاری ہوئے۔ اسکو کوئی پوچھتا ہی نہیں۔ شاہ صاحب نے اپنے زمانہ کا درس بتلا دیا ہے۔ کہ یہ کتابیں اسوقت کے فارسی خوان طلبہ کی تعلیم میں تھیں۔ جس میں ایک گذشتہ زمانہ کی تاریخی جھلک نظر آرہی ہے حضرت شیخ سعدی رح کی سہل ممتنع طرز کو وارثشاہ نے لیا ہے۔ لیکن بقول سعدی ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست ✤ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ہماری کی زبان میں سعدی کے مضمون کو ادا کرنا۔ اور پھر ایسا مقبول عام ہونا۔ کہ ہر ایک ادنے و اعلے کی زبان ہو جائے۔ یہ محض عنایت الٰہی ہے۔ جو اس بزرگ پر ہوئی ہے۔ حضرت سعدی رح فرماتے ہیں ؎

چو بانگ دہل ہولم از دور۔ بود ✤ بعیبہ درم عیب مستور بود

وارث شاہ اس مضمون کو یوں ادا کرتا ہے ؎

ایہہ باہروں شان خراب وچوں جویں ڈھول ڈھونڈا دو ہائی ✤ وارثشاہ نہ عملاں دی کرس ہیسے آپ بخش لقا حضور دائی

اپنی کتاب کی نسبت لکھا ہے ؎

گئے بیٹھکے سیر کرنا بکھی یاراں نوں اسطے نال تھیا سارے ہیں ✤ پڑھن گبھرو دیس وچ خوشی ہوکے پھل بیجیا واسطے ہا ملے ہیں
ہور شاعراں چکیاں جو تہاں غلہ پیہا وچہ خراس دے ہیں ✤ سمجھ لین عاقل غور فکر کرکے بیت رکھیا وچہ لباس دے ہیں

یعنے دوسرے شاعروں نے چکی میں دانہ پیسا ہے۔ اور میں نے خراس میں پیسا ہے۔ ظاہر ہے کہ خراس میں جلدی جلدی غلہ پیسا جاتا ہے چکی میں تکلیف بھی ہوتی ہے اور غلہ بھی تھوڑا پیسا جاتا ہے۔ اس میں شاعر اپنی طبع کو اولاد و یانی وعنایت ہنر وقت کے ساتھ نسبت کر کے فرماتا اس طرح خراس والے شخص کو تھوڑی تکلیف اور جلدی کام آسان ہو جاتا نصیب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دانہ پیسنے کا کام تو بیل کرتے ہیں پیسنے والا

تو صرف بیلوں کو ہانکتا چلا جاتا ہے - اسیطرح امداد ربانی میرے کام کی یاور ہوئی - مجھے تکلیف بھی کم ہوئی - اور کام بھی جلدی آسان ہو گیا اور چکی میں غلہ پیسنے والے زور لگاتے لگاتے تھک جاتے ہیں - پھر بھی تھوڑا سا آٹا پیسا جاتا ہے - نیز خراس کا آٹا چکی کے آٹے سے باریک اور عمدہ نکلتا ہے - اور چل جیہا واسطے باسدے ہیں - اس میں شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کی طرح ایک پیشینگوئی شاہ صاحب نے فرمائی ہے کہ اس باغ کے پھول ہمیشہ خوشبو دیتے رہینگے اور نیز یہ باغ ہمیشہ چلتا پھولتا رہیگا - سعدی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب کا نام گلستان بوستان رکھا پھر گلستان کی نسبت پیشینگوئی فرماتے ہیں ؎

من آں مرغ سخندانم کہ در خاکم رود صورت ٭ ہنوز آوازے آید کہ سعدی در گلستانم

یعنے جب میں مر جاؤنگا اور میری صورت مٹی میں ملجاویگی تب بھی سعدی کا نام گلستان میں ہمیشہ باقی رہیگا - چنانچہ وارث شاہ بھی اپنی تصنیف کو باغ گلزار کہتا ہے ؎

گل سوہنی عاشقاں بھیاں دی خوشبو گلاب گلزار دی سی - پھر فرماتا ہے ؎

ایسا شعر کیتا پر مغز موزوں جیہے موتیاں لڑی شہوار دی سی ٭ تمثیل و مثال بیان کیتا جیہی زینت لعل دے ہار دی سی

تمثیل و استعارات جو شاہ صاحب نے اس کتاب میں بیان کئے ہیں پڑھنے سے حیرت ہوتی ہے - ایک ایک مقام پر بیس بیس تیس تیس چالیس چالیس استعارے لکھتا ہے بڑے غضب کی آمد والی طبیعت خدا پاک نے انکو عطا کی تھی جسطرح فارسی زبان میں مولانا نظامی خدائے سخن کا خطاب پا گئے ہیں اسیطرح ٹھیٹھ زبان پنجابی میں جسکو جانگلوں کی زبان کہنا مناسب ہے - وارث شاہ نے بھی ایک ممتاز رتبہ حاصل کیا ہے - بعض بعض جگہ مولانا نظامی کی تقلید کرتا اور ایسا مشکل مضمون اختیار کرتا ہے جو سمجھ میں نہیں آسکتا - مثلاً ؎

رن رائیتی پھر واشنج پیلے مرد جوز کی دار مسروف ہے نی

پھر خاتمہ میں سید صاحب اپنی کتاب میں فرماتے ہیں ؎

سخن یادگاری رہی شاعراں دی جہاں پچھا زور آزمایا ئی ٭ ایہہ ہیر نہ کسے نے کہی ایسی شعر بہت مرغوب بنایا ئی

وارث شاہ صاحب سے پہلے مقبل نے ہیر لکھی ہے - اور ایک ہیر دمودر اس سے پہلے کسی شاعر نے تصنیف کی تھی وہ دونوں بیچارے اس بزرگ کے آگے کوئی چیز نہ تھے - مگر وارث شاہ صاحب کو یہ معلوم نہ تھا کہ مجھ سے پیچھے بھی بڑے دم خم سے ہیر کا مقابلہ ہوگا اور مقابلہ کرنیوالے خود ہی ہار جاوینگے چنانچہ مقابلہ کے موقعہ پر ہم مفصل بیان کرینگے مگر دیباچہ میں اپنی تصنیف کی نسبت جو کچھ اس بزرگ نے فرمایا ہے - بہت ٹھیک اور بجا فرمایا ہے - پہلے چور شاعروں کا اچھی طرح ناک کاٹا ہے جو مضمون کی چوری کرنے سے نہیں چوکتے ؎

پہلے دوستاں ہوں نے وَنڈ دے گندھی چھوہاں ڈالیاں جی ٭ بلبل ہو کے چہکیے باغ اندر سخن رنگ و نہال الائیے جی
کاواں نو انگ اکھ ادر پھیر باقے ایہویں کو ڑنہ مغز کھپائیے جی ٭ کرکے کالیاں بگیاں کا غذاں نوں ایویں شعر فضول بنائیے جی
ڈیہ اس جو قصیدہ والا اساں اماہ سرپوش اکھوڑیا نی ٭ کوئی دغا نہیں کیتا وانگ چوراں ہیچ ہو یاں جندرا توڑیا نی

غرض یہ کہ ہم نے کسی کا مضمون نہیں چرایا - اپنے دل سے جو مضمون واردات طبع سے تھے انہیں کو کتاب میں داخل کیا ہے - اور یہ ساری کتاب آمد ہے آورد نہیں مولانا نظامی اور حضرت امیر خسرو رات کے گذرنے اور صبح ہونیکا مضمون اکثر اپنی تصانیف میں لائے ہیں - وارث شاہ نے اس مضمون کو بے نظیر طریقہ پر ادا کیا ہے ؎

ہوئی صبح صادق جیس آن وشن کھیں لیاں آن چھلیا نیاں نی ٭ کاریار ومبہو یا جہان شاغل چرخے کتدیاں اُٹھ سوانیاں نی
چڑی چوکدی بہال اُٹھ ٹرے پاندھی پیا پئی دوھ نو پھیرا نیاں نی ٭ گھر بار ناں چھکیاں جو تیاں نی جہاں تا وناں گھم پکا نیاں نی
اُٹھ غسل دیواسطے جان دوڑے جہاں رات اندر سیجاں مانیاں نی

جو جو باتیں مجھکو لازم ہیں سب بیان کر گیا اور ایسا عجیب بیان کیا ہے جس سے بڑھکر خوبی سے بیان کرنا ممکن نہیں ہیر کے حسن کی تعریف تھوڑے شعروں میں لکھکر شاعری کا کمال دکھا دیا ہے - اور جتنا لکھا ہے لاجواب لکھا ہے - دوسرے شاعر کئی اوراق بلکہ کئی اجزاء میں اس کے ایک مصرعہ کی نظیر نہیں لکھ سکے - مقابلہ کے موقعہ پر ہم اسکا نمونہ ساتھ ساتھ دیکر دکھلا دینگے کہ انسانی فطرت کا مطالعہ کر کے اولا وارث شاہ کیا کیا کمال خوبیاں اپنی کتاب میں درج کر گیا ہے ٭

باقی تصانیف سید وارث شاہ علیہ الرحمۃ

سوائے کتاب ہیر کے بہت کم تصانیف وارث شاہ کی تھی ہے (۱) ایک شرح قصیدہ بردہ کی چھپی ہوئی عام ملتی ہے (۲) دوسری چوہڑ ٹی ایک صوفیانہ مضمون کا گیت

جو سید صاحب نے اپنے آپ کو بھنگن میلا اُٹھانیوالی مقرر کرکے عالیجناب بارگاہ ربّانی میں عجز و نیاز دکھایا ہے اور اپنی خودی کو دور کرکے ایسی رقت انگیز طرز سے مناجات کی ہے کہ سنگ جیسے دل والا آدمی بھی ایکدفعہ ضرور اثر پذیر ہو کر پانی پانی ہو جاتا ہے۔ اسکی نسبت ایک بڑا استاد شاعر لکھتا ہے ؎

جھڑی اس چوہڑی لکھی جے سمجھے کوئی ساری ٭ ہر ہر حرف اندر خوشبو میں جیوں پھلاں دی کھاری

(۳) تیسرا شتر نامہ۔ صوفی صاحب حال کو ایک مست اونٹ فرض کرکے بھاری بوجھ اُٹھانے والا اور لمبے سفر چلنے والا مقرر کرکے ایسی عبرت انگیز طرز سے لکھا ہے کہ دنیا کی ناپائداری کا نقشہ آنکھوں کے آگے باندھ کر دکھلا دیا ہے۔ شتر نامے کئی بزرگوں نے لکھے ہیں۔ ہم نے تین شتر نامے دیکھے ہیں۔ شاہ مراد کا شتر نامہ بہت لمبا ہے۔ جس کا آخری مقطع یہ ہے ؎

شاہ مراد مُہار نہ چھوڑیں آساں تھیسن بہہ مشکل

یہی لام کا قافیہ لیا کرتا ہے۔ ع

پلو چہ سیتاں سمیں گندا دن پلو چہ لٹاں پاون گل

دنیا کی ناپائداری بیان کرتا ہوا اونٹ کی مستی یعنے صوفی کا وجدان حال ظاہر کرتا ہے گر معلوم ہوتا ہے کہ پہلا شتر نامہ وارث شاہ نے لکھا اسکی تتبع کرکے شاہ مراد نے تصنیف کیا۔ پھر اسی طرز لیکر شاہ شرف نے بھی عمدہ شتر نامہ تحریر کیا ہے اس کے چند مصرعے یہ ہیں ؎

اوہ کیر نکر ے ہوا نہ مستی جکدا چندل بور صندل ٭ جن سورج دو گلو چہ ٹلیاں گھڑی گھڑی وچہ پا بسل

آخری مقطع یہ ہے۔ جتول مورے شرف مہاراں ہر جا و سدا یار رسول صلی اللہ علیہ وسلم ٭ نک مہار سجندی وارث جتول جا ہے آ قول چل

یعنے صوفی کے ناک میں محبوب ازلی کے شتر کی نکیل ہے۔ جس طرف اس کا حکم ہے اُسی طرح چلنا لازم ہے۔ آگے چلنے والے بلوچ کو رہنما یعنے مرشد مقرر کیا ہے۔ چنانچہ کہتا ہے ؎

آگے راہ بلوچ دکھاوے گل ہو ہیلو چل ہو گل

جس وقت لدے ہوئے اونٹ کے آگے کیچڑ اور پانی آجاتا ہے۔ تو بلوچ اونٹوں کو بلند آواز سے پکارتے ہیں گل ہیلو گل یعنے کیچڑ ہے ہوش کرکے پاؤں رکھنا کہیں پھسل نہ جانا۔ یہ تمثیل بلوچ کے مرشد کے ساتھ کتنی عجیب ہے۔ مرشد بھی اسیطرح اپنے مرید کو لغزشوں سے بچاتا اور گناہ کے کیچڑ سے باہر نکال لیجاتا ہے۔ پھر کہتا ہے ؎

مستی وچہ نہ کھاوے پیوے پینڈے جنگل کوہ جبل

یعنے مستی میں کھانا پینا کچھ یاد نہیں۔ اور بڑی مسافتیں جنگلوں اور پہاڑوں کی طے کرجاتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ سالک فقر کی منزلیں عشق کی مستی میں طے کرتا ہے اور دنیا و مافیہا سے بے خبر رہتا ہے ع

ضد نہ کرے نہ مُڑے پچھاں بھاوے بھار لدے محل ٭ نک مہار سجندی وارث جتول جاہے آ قول چل

(۴) چوتھا معراجنامہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا معراج پر تشریف لیجانا نہایت عجیب انداز سے بیان کیا ہے۔ جو اس ورڈی ہیر کیساتھ چھپا ہوا موجود ہے۔

(۵) پانچواں نصیحت نامہ پنجابی۔ جسکا ابتدا اس طرح ہے ؎

اللہ باقی عالم فانی۔ حضرت جیہے یار حقانی ٭ چھوڑ گئے فرقان نشانی۔ تخت رہیا سرداری دا

یہ نصیحت بھی نہایت عبرت انگیز ہے پنجابی میں ایسا عجیب ناصحانہ انداز بہت کسی شاعر میں کم دیکھا گیا ہے۔ ایک ایک شعر تیر کیطرح دل سے پار گذرتا ہے یہ بھی معراجنامہ کی طرز اور بحر پر ہے۔ جو اس ہیر کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔

(۶) دوہڑہ جات۔ اسدفعہ ہیر کے چند دوہڑے بھی وڈی ہیر کے ساتھ چھاپے گئے ہیں۔ یہ بھی بڑی تلاش سے بہم پہنچائے گئے ہیں اور ایک دوہڑہ جو عالمان بے عمل کے حق میں شاہ صاحب نے لکھا ہے۔ نہایت عجیب ہے۔ یہ بھی بڑی تلاش سے دستیاب ہوا ہے ؎

کی ہویا پڑھ فاضل ہوئے جھڑے عقلوں خالی رہندے ٭ آپ علم تے عمل نہ کردے اوراں تائیں کہندے

اَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ آیا حق تہانوں ٭ وارث کملوں ربّ نہ بھاون دوزخ جاسن وِندے

کوئی کوئی بیت جو کلیہ سی حرفی کی طرز کا گانیوالے لوگوں سے سننے میں آیا ہے۔ شاید کوئی سی حرفی بھی شاہ صاحب نے لکھی ہے مگر مکمل سی حرفی کہیں دیکھی نہیں گئی۔ مثلاً ؎

جیں رکھ دے ہیٹھ آرام پائے اُسنوں تیر تیکے پھاڑئیے نال ٭ جنہوں پکواری مونہوں یار کہئے گلہ وسدا پھیر کنڈا لئے نال

جہیڑے نال آرام دی پیار کردے اوہ وِچھاوے تاں پچھے ساری ناوں ٭ وارث نبھ نہ سکے جو دوستانہ پھیر دوستی دا دم مارئیے نال

رانجھے کے عاشق ہونیکی وجہ میں اختلاف

فارسی میں ہیر اور رانجھا کا قصہ نواب محمد بابر خان متخلص بکیت نے لکھا ہے۔ رانجھے کا ہیر پر عاشق ہونا اسطرح بیان کرتے ہیں کہ رانجھا ابھی لڑکا ہی تھا اور باپ اس کا زندہ تھا۔ اسکے پاس ایک مہمان آیا۔ رانجھا نے اسکی خوب مہمانی کی۔ چنانچہ لکھتے ہیں ؎

صاحب خانہ بود مہمان دوست ⁂ در حق آں شود آنچہ نکوست
در ضیافت بسے تکلف کرد ⁂ بیشتر از حد وش تلطف کرد

کھانا کھا کر مہمان سے وطن اور وجہ کا سوال کیا۔ اس نے اپنا وطن جھنگ سیال ظاہر کیا۔ وہاں کے اہل وطن کا ذکر کرتے کرتے ہیر کے باپ کا ذکر کیا جو وہاں کا سردار تھا۔ پھر بات چلتے چلتے یہاں تک پہونچی کہ ہیر کے حسن کا بیان درمیان آگیا۔ مہمان نے کہا ؎

ہیر نامی بہشت دیدہ نما۔ دور رنگین گلش زچید نما۔ دستاں بیکرے پریزادے۔ حور عصمت سرشت آزادے۔ ہیچکس را چو خود ندید اندہر۔ گر یوسف ہست ہیر اند ہست او محو حسن خویش چو گل۔ ہمہ از محبتش بلبل ⁂ یہ باتیں سنکر رانجھا ہیر کے حسن پر غائبانہ عاشق ہوا۔ اور جب تک باپ زندہ تھا کہیں نہ جا سکا۔ جب باپ فوت ہوا اور بھائیوں نے اسکو باپ کی میراث سے محروم رکھا۔ تو وہ جھنگ سیال کیطرف جانیکا ارادہ کرکے دنیائے فانی کے اسباب چھوڑ کر ہیر کے دیدار کو روانہ ہوا۔ چنانچہ لکھتے ہیں ؎

ایں زمان طلق العناں گردید ⁂ عشق را بیرکار دل گردید ⁂ بہرہ عاشقی قدم برداشت ⁂ جیفہ اہالیان وطن بگذاشت ⁂ رہ شہر نگار خود سر کرد ⁂ چہرہ از گرد رہ معطر کرد

اسطرح پھر جھنگ سیال دریا کے کنارے پہنچا اور ہیر کی کشتی دیکھی۔ پھر آگے وہی قصے ہے جو مشہور ہے۔ مقبل پنجابی شاعر بہت مختصر لکھتا ہے۔ مگر اس نے ہیر پر رانجھا کا عاشق ہونا خواب میں دیکھنا لکھا ہے۔ اور پانچ پیروں کا ملنا اور ہیر کا نکاح رانجھے کیساتھ باذن خدا لکھا ہے ؎

جو کچھ ورتیا سی اوہدے آکھنے نے بہہ سب کہکے حال سناؤندائی ⁂ نیناں ہیر دیاں خواب وچہ ذبح کیتا اس زخم اتے مرہم لاوندائی
ہیر آکھدی سنو سہیلیو نی جنہوں لگدی وہو وہ جانیاں نی ؎ اج گھڑی سو لکھتی ہیر رانجھے نال ہی اکھیاں لا بانی ؎
رانجھا مجنوں ہویا تے ہیر لیلیٰ گلاں جگ مشہور رہائیاں نی ⁂ رانجھے ہیر دا اج نکاح ہونا بیٹھے مقبلے گنڈھیاں پائیاں نی

ایک اور قصے والا محمد شاہ نام صرف اتنا ہی لکھتا ہے۔ کہ پانچ پیروں نے رانجھے سے ملاقات کرکے ارشاد فرمایا۔ کہ ہمنے تجھے ہیر بخشدی ہے چنانچہ کہتا ہے ؎

رہے رات جھناں کنڈھے وچہ آئی رانجھا بیتیں کرے دعا رہاں ⁂ پنج پیر ملے انہوں آکے جی جدوں کیتا سو فضل خدا میاں
منگو اکے نصیب بتیں وردا چاولی آکھن رانجھے نوں بیٹھکے کھائیاں ⁂ محمد شاہ تبنوں اساں ہیر بخشی فیرے دے کے جھنگ نوں جا میاں

باقی دو نامی شاعر احمد یار اور فضل شاہ بہ اتفاق دونوں کا خواب میں ملنا اور ایکدوسرے پر عاشق ہونا بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ احمد یار لکھتا ہے ؎

ہیر سیال چندن وچہ نہاتی بیند رکھل مل آئی
سنہیں بھرکے تھیاں مائکے کر یاں توہ سنواتی
ہیر سیال کلا دا بھر کے رانجھا ملنگ بہاندی
سونہہ اتے سوہنی وہرنے چھپھی گھتی سینہ گل لاندی
میرا اپنا کشاؤ کے لائق میں ہوبیان پیاندی
تخت ہزارے دا میں رانجھا ہینوں طلب نکساندی
اپنے میسے نہ دو سر سیا تری ماہنگ بھا گیاندی
جس شتاب بیترا آگی … اہیہ گکانا
بھاویں تینوں ہیں نہ بھاواں لاکے توڑ نبھانا
سن رانجھا میں ہیر سیالیں چوچک دی سرکارے
صورت تیری تھیں میں گھولی لیچل تخت ہزارے
منگ تیری ہیں روز ازل تھیں آمل یار پیارے

سٹھ سہیلیاں سیج سنواری بیٹھے رنگیل وچھائی
ستھے اندر سوہنی صورت رانجھے آن وکھائی
ہر گلا بیبر بول چھینے دا ماہی دے گل پاندی
کون کوئی کی نام تساڈا وطن گرانوں پچھاندی
بول ماہی دس تھاؤں ٹکانا بندی گھول گھماندی
خواب دے وچہ ڈٹھا میں تینوں لگی سانگ نبھاندی
احمد یار محبت تیری دم دم درد ودھاندی
جان نہ جان اساں اس تیرے ورتے دیوں لیاناں
احمد یار حضور دلیں دی دہیہ ملیا لیکھ ربانا
باپ میرا اس جا دا مالک سیالاں دا سردارے
میں تیری تو تو شہ میرا چھوڑیاں گھتاں چارے
ٹک پل تیرے باجھوں سائیاں ہووں نہیں گذارے

اسی طرح ہیر کو رانجھے نے خواب میں دیکھا۔ اور جھنگ سیال کا عزم کرکے روانہ ہوا۔

فضل شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ جب ہیر کی کشتی میں رانجھے کی ملاقات ہیر سے ہوئی۔ تو ہیر نے بیان کیا کہ میں نے اسی کشتی والے پلنگ پر سوتے ہوئے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ ایک چاند آسمان سے ٹوٹا اور میرے پاس پلنگ پر جلوہ گر ہوا۔ پھر اس چاند پر غبار چھا گیا۔ شاید اس کی یہی تعبیر تھی کہ وہ میرا چاند ملازم ہو کر چوچک سیال کی بھینسیں چرا رہا۔ اور ذلت کا غبار اسکے خوشنما چہرہ پر چھا گیا۔ ہیر نے یہ تعبیر کی تھی کہ وہ چاند جو میں نے اپنے پلنگ پر دیکھا تھا۔ وہ تو ہی محبوب تھا۔ اسی طرح رانجھے نے بیان کیا۔ کہ میں نے بھی ایک چاند خواب میں دیکھا تھا۔ مگر تیرے نام کی حسن میں عام شہرت ایسی تھی کہ میری بھاوجیں بطور ضرب المثل کہتی تھیں کہ ہیر سیال سے شادی کر۔ گویا حسن کی شہرت میں تو بدر کی طرح مشہور تھی۔ تیرا نام بطور ضرب المثل سنا اور چاند کو خواب میں دیکھا۔ تیری کشش مانند مقناطیس کے مجھے کشاں کشاں یہاں تک لائی۔ احمد یار اس موقع پر کہتا ہے ؎

جس دم ہیر دگی کھا غفلت کول پلنگ دے آئی	خوابے والا یار پچھاتا ہوش نہ رہ گئی کائی
جیویں زلیخا یوسف تے دل بیلی جھاتی پائی	رس گئے گوڑھے نین نینا نوچہ وسگئے قہر ہوائی
رانجھے ڈٹھی ہیر سلیٹی خوب نظر لگائی	احمد یار او خوابے والا سی محبوب صفائی
ہیر سیال تیری میں گھولی گھول گھمائی ساری	جنہیں راہیں ٹرو آریوں انہاں راہ تھیں واری
ہیٹوں خوابے اندر رانجھا چنگ گیوں لاکاری	راتیں نیند نہ پوے اکھیں وچ کراں اکلی زاری
ناں میں جیت کسیتوں دتا جگدی سار وساری	جاں اج آن وتوں بے گھر رنگ لگا گلزاری
تو ہیں ہیرا نو شتے میں تیری ہیر کنواری	احمد یار حضوروں لکھی ہیر رانجھے دی یاری

وارث شاہ نے نہ کوئی خواب میں دیکھکر عاشق ہونا لکھا ہے اور نہ کوئی چاند کا دیکھنا لکھا ہے۔ صرف ہیر کے حسن کی شہرت جو اسقدر زبان زد ہو رہی تھی کہ بطور ضرب المثل بولی جاتی تھی (جیسے حضرت یوسف کا حسن) ملک پنجاب میں ہیر جیسا حسن عام بولتے تھے۔ جو عورت بہت خوبصورت ہوا اس کو ہیر ثانی کہتے تھے۔ اسی شہرت کو رانجھے نے سنکر جھنگ سیال کا رستہ لیا ہے

سانوں حسن پسند نہ لیاونیں جا ہیر سیال ویاہ لیاویں	واہ وہ وچھلی پریم دی گھت جالی کائی ندھی سیال دی پھاہ لیاویں
ونے رات بھیں آپے مگر لگا جویں داگلے توں لالیاویں	تیتھے ول ہے رناں لاونبدا ری توں کلاں کل تھیں لاہ لیاویں
نے بوسیوں کدھی ملے نا ہیں راتیں نیند کچھ دولت اہلکار	وارث شاہ نوں نال لیجا کے تے کوئی دم دیکھے کھڑکا لیاویں

اس مضمون کو فضل شاہ صاحب نے اسطرح ادا کیا ہے۔ پلنگ کی زبان سے رانجھا کو خطاب ہے ؎

تینوں ان چاہیے تد جیہی سوہنی کتھوں ڈھونڈھے وچ خدائی	جا کے ہیر سیال ویاہ لیاویں جیکر جوڑیاں رب رلائیاں جی
سنکے ہیر دا نام خاموش ہویا بھر جائیاں گھریں ہدایا جی	ایسی ہیر دے نام تاثیر کیتی گیاں ورت مُنہ تے نشانیاں جی
آکھے ہیر دے دلیں نوں لیجلیں میرے صاحبا تیہیا سانیاں جی	آکی نیند وچ کھیت دے کھیت ہویا رانجھے اکھیاں بے جیا لایاں جی

آگے خواب کا بیان کرتا ہے۔ مگر جو مضمون وارث شاہ نے صرف ہیر کے حسن کی مشہوری کا لیا ہے وہی فضل شاہ نے بھی لیا ہے یعنی ہیر کا حسن اس وقت ضرب المثل کی طرح ہو رہا تھا جسکو سنکر رانجھا غائبانہ عاشق ہو گیا۔ اور یقیناً یہ بھی سمجھا کہ اگر میرے وقت ہوتے تو ہیر ہے جسکو حسن کی مشہوری پنجاب میں ضرب المثل ہو رہی ہے

وارث کی ہیر سے مقابلہ

پہلے پہل اس کتاب کا مقابلہ احمد یار شاعر نے کیا ہے وہ وارث شاہ کی ہیر کو سخت حقارت سے دیکھتا اور اپنے آپکو شاہ شعرا کا لقب دیتا تھا چنانچہ لکھتا ہے ؎

وارث شاہ سخن دا وارث کسے نہ سکیا ولیاہ ۔ سنہ ٹڑ ی ہوئی جلی دا انگوں نکا ٹلا دلیا

یعنے وارث شاہ سخن کا وارث (یہ لفظ بطور طعنہ کے) کہا کسی نے اسکو رد کیا نہیں جسطرح خراب چکی بار بار وغیرہ کر دیتی ہے اسی طرح اُسنے اشعار کو بیقاعدہ طور پر خراب کر دیا ہے ؎

اکو قافیہ مڑ مڑ آوے حال نہ کوئی تکاندا ۔ جو نکر اکھڑ یا ہو یا کیجا وہ کھڑ کھڑ کر دا جاندا

یعنے ایک ہی قافیہ کو بار بار لاتا اور قوافی کا برا حال کرتا ہے۔ جیسے اکھڑا ہوا کیا وہ کھڑ کھڑ کرتا جاتا ہے۔ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ تکرار قافیہ شعرا کے نزدیک عیب ہے۔ مگر یہ بزرگ اسکو عیب نہیں سمجھتا اور معنوی خوبی کو نباہتا چلا جاتا ہے۔ دوسرے شاعر اسکی خوبی کو نہیں پہنچ سکتے۔ اب دیکھو مقابلہ میں احمد یار نے وارث شاہ کو کیسی ذلت سے یاد کیا ہے اور اس کتاب کی کیسی حقارت کی ہے۔ اپنے خود ہیر پنجابی میں بہت ہاتھ پاؤں مارے ہیں۔ مگر آخر اس کو یہی کرنا پڑا کہ وارث کے اشعار کو ایک بحر سے لیکر دوسرے بحر میں منظوم کر دیا۔ کوئی نئی جدت پیدا نہیں کر سکا۔ بالکل وارث کے مضمون ہیں جو بحر طویل سے گھٹا کر چھوٹے بحر میں نقل کرتے ہیں۔ پنجابی قصوں کے لکھنے میں احمد یار بڑا علامہ شاعر گذرا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ چالیس پچاس سال میں جتنے اتنی کتابیں لکھی ہیں کہ جنکا شمار نہیں ہو سکتا۔ راجہ رنجیت سنگھ صاحب کے راج میں اسکو کچھ سو جب بھی ملتا تھا۔ مرالہ۔ علاقہ گجرات میں یہ بڑا زبان آور گذرا ہے۔

مگر اس بید انہیں آکر ایسا ہارا ہے کہ اپنی ہیر کے خاتمہ پر بیان کیا ہے کہ وارث شاہ کا مقابلہ مجھ سے نہیں ہو سکا۔ اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ اپنے آپ کو وارث کے آگے نادان اور بے سمجھ کر کے پکارا ہے اور جس مُنہ سے ایسی سخت ہجو کر رہا تھا۔ خراب ہجی اور اکھڑا ہوا کہ وہ کہہ رہا تھا۔ اسی منہ سے اُسکے آگے عاجزی کر رہا ہے اور خاکسار بنکر ناک رگڑ رہا ہے۔ کمال اسکو کہتے ہیں عربی شاعر نے کیا اچھا کہا ہے ع

اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ یعنی بزرگی وہ ہے جسکی گواہی دشمن بھی دیویں۔

انصاف کا مقام ہے کہ ایسا دشمن جسنے دانت پیسکر وارث شاہ کا مقابلہ شروع کیا ہے۔ اور بڑی حقارت کر کے اسکی تصنیف کو یاد کیا ہے وہی اب پاؤں پڑ رہا ہے۔ اور ایسا مدح خواں ہو گیا ہے جیسے مرید مرشد کی مدح خوانی کرتے ہیں۔ ہجو کے بیت تو سن چکے ہو۔ اب عاجز ہو کر جو مدح سرائی کی ہے وہ بھی سنو کہتا ہے ؎

وارث شاہ جنڈیالے والے واہ واہ ہیر بنائی ٭ میں بھی ریس اسے دی کر کے لکھی توڑ نبھائی

کیا سچ کہا ہے۔ وارث کی رشک سے مقابلہ پر آمادہ ہوا سمجھا تھا کہ اس سے بڑھکر جاؤنگا۔ مگر جب میدان میں آکر حریف کا زور دیکھا تو دم خم بھول گئے حضرت اب کیا فرماتے ہیں ؎

جو انگل مضمون بنھن دی میتوں ناہیں کائی ٭ وڈا تعجب آوے یارو ویکھ اُسدی دانائی

مضمون باندھنا اور قصّے کو صرف بیان کرتے جانا اسمیں بڑا فرق ہے۔ وارث شاہ نے ساری کتاب جواب در جواب میں ختم کی ہے۔ شاعر کے لئے اتنی بڑی کتاب کو صرف جوابوں میں ختم کرنا بڑی کٹھن منزل کا کاٹنا ہے۔ احمد یار کہتا ہے کہ ایسے مضمون باندھنے کی مجھے طاقت نہ تھی۔ وارث شاہ کی دانائی کو دیکھکر بڑا تعجب آتا ہے۔ ورنہ قصہ گوئی میں تو احمد یار بڑا زبردست شاعر مانا گیا ہے اور شعر بھی بہت عمدہ کہتا ہے۔ مگر ایسے شخص کا مقابلہ نہ ہو سکتا تھا نہ ہو سکا ؎

قصّے لکھدیاں سٹھ برساں میں اپنی عمر لنگھائی ٭ تے اُس قصیاں وچوں کوئی ایہو ہیر بنائی
اکھاں بولے تھاں لگدے کیا گل ٹھکدی آئی ٭ احمد یار کہی اُس جیہی میں انگل نا کائی

جسنے کیسی کہاوتیں مناسب موقعہ لاتا ہے۔ اور اسکی بات کیسی دلچسپ پائی جاتی ہے۔ مجھے تو ایسی با ترتیب کلام کی تجویز ہی نہیں آئی۔ باوجودیکہ میں اتنا بڑا شاعر ہوں کہ ساٹھ برس قصّے لکھنے میں میری عمر گذری ہے یعنی بڑا ہی تجربہ کار ہوں اور اسنے اپنی عمر میں ایک ہی قصہ ہیر کا لکھا ہے۔ اور وہ ایک ہی ایسا مقبول خلائق ہوا ہے کہ اسکا مقابلہ کر کے اسکے برابر مقبولیت پانا کوئی خالہ جی کا گھر نہیں۔ پھر آگے چلکر کہتا ہے ؎

جتنے قصّے اسنے کتاباں میں عرصے وچ جوڑے ٭ گنن لگاں تے یاد نہ آون جتنے وسّاں تھوڑے
پر ہک سگھڑ ہکو گل کر کے منصب پاون دوڑے ٭ دوجے ریس ایہدی کر شاعر نیں تقریراں توڑے
اپنے مونہوں صلاح نہ سوہے تارے توڑے توڑے ٭ سخن جنہاندے لوک صلاحن ایسے جگ تے تھوڑے
سخن حضور قبول جنہاندے گل نہ کوئی موڑے ٭ احمد یار پیالے سولی آپ جنہاں نوں بوڑے

یعنی میں بڑا پُرگو شاعر ہوں بے شمار تصانیف ہیں۔ بڑی بڑی کتابیں بنائی ہیں۔ لیکن میری مثال اسطرح ہے جس طرح کسی بادشاہ کے پاس ایک دانا ایک سخن کہکر بڑے عالی منصب پا جاتے ہیں۔ اور دوسرے بڑی بڑی تقریریں کرکے ہوائی خالی رہجاتے ہیں اور اس قسمت کو نہیں پہنچ سکتے۔ اپنے منہ سے خود اپنے آپ کو سراہنا اور آسمان سے تارے توڑنا زیب نہیں دیتا جنکے سخن کو پبلک پسند کرتی ہے۔ اور سخن انکا عالمگیر ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگ جہان میں بہت تھوڑے ہیں۔ احمد یار اقرار کرتا ہے کہ وارث شاہ ایسے ہی لوگوں سے ہے جنکا سخن عالمگیر ہوتا ہے۔ اور پبلک اسکو منظور کرتی ہے ایسا کوئی کوئی شخص ہوتا ہے۔ جیسے سعدی علیہ الرحمۃ اور حافظ صاحب مولانا روم علیہ الرحمۃ جنکے سخن منظور ہوں اور انکی بات کو کوئی پھیر نہیں سکتا۔ خدا پاک جسکو خود چاہتا ہے۔ ایسی منظوری عطا فرماتا ہے۔ والسلام

دوسرا شخص وارث شاہ سے مقابلہ کرنیوالا سید فضل شاہ ساکن نوال کوٹ ہے۔ سید صاحب موصوف نے بھی ملک الشعراء ہونیکا دعوے کیا ہے جسطرح احمد یار نے کیا ہے۔ اور بیشک یہ دونوں بڑی اعلیٰ طبیعت کے شاعر تھے۔ احمد یار کی نسبت تو سنا گیا ہے کہ اکثر باتیں بھی شعر میں کرتا تھا پنجابی میں اسکی تصنیف بہت ہے بے تکلف شعر کہتا تھا۔ اور فضل شاہ صاحب نے اپنی عمر میں پانچ قصّے لکھے ہیں سوہنی سسی ہیر لیلیٰ مجنوں اور یوسف زلیخا۔ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت نظامی ملک الشعراء تھے انہوں نے بھی پانچ ہی کتابیں لکھی ہیں ہم نے بھی انکا تتبع کر کے پانچ ہی قصّے تصنیف کئے ہیں خمسہ نظامی کیطرح خمسہ فضل شاہ پنجابی میں یادگار رہیگا۔ سسی میں فرماتے ہیں ؎

شہر شہرہ ہیر اشعر سیتی ملک ملک الشعراء بیلی ۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں

نکتہ چین آوے جاویں چین وچوں کرے بحث ہزار تکرار سائیں ۔ آپ نے ہیر کے قصہ میں وارث شاہ کی نسبت یہ لکھا ہے ؎

وارث شاہ وسدا بابا جگ عالم خاصاں شاہاں دا اوہ ناں اربیلے ٭ اہنوں والیا نوں ہن لوگ دانے اتے روندیاں کرن پیار پیارے

یعنی وارث شاہ نے لوگوں کو ہنسایا ہے ۔ گویا شعر انکا ایسا ہے جسکو سنکر لوگ ہنستے ہیں اور ہم نے لوگوں کو رلایا ہے یعنے درد مندانہ سخن سے سوز گداز رقت ہوگی اور روتے رہینگے ۔ وارث شاہ نے لوگوں کو ہنسانے کی کوشش کی ہے ۔ دانا لوگ ہنسنے والوں پر ہنستے ہیں اور رونے والوں کو پیار سے محبوب پیار کرتے ہیں ۔ خاص لوگ جو سمجھدار ہیں انکو رولانا اور شوق محبت پیدا کرنا میرا مقصود ہے ۔ غور سے دیکھا جاوے تو فضل شاہ صاحب اپنی دانائی سے وارث کے مقابلہ سے پہلو بچا کر نکل گئے ہیں ۔ اور حریف زور آور سے دست پنجہ نہیں ملایا ۔ صرف قصہ بیان کرنا اور صنعت تجنیس پر زور دینا اور آہ و فغاں کا زیادہ ترانا جو فضل شاہ صاحب کا دوسرے قصوں میں عمل میں آیا ہوا پیشہ تھا ۔ اسکی طرف کر لگ گئے وارث نے تو قصہ کو نہایت مختصر بیان کیا ہے ۔ مگر اسکا زور تو سوال و جواب پر رہا ہے ۔ ضرب الامثلوں ۔ کہاوتوں ۔ تشبیہوں ۔ نصیحتوں ۔ عوام الناس کے خیالوں پر اسکی نظر رہی ہے ۔ عالم فطرت پر اسنے ہر ایک صفحہ کو گلزار بنا کر کھلائے رنگا رنگ شگفتہ کر کے دکھلا دئے ہیں ۔ ہنسانے کا طعنہ جو فضل شاہ صاحب نے وارث شاہ صاحب کو دیا ہے ۔ اور گویا اسکو ایک نقال اور مسخرے سے نسبت دی ہے ۔ یہ بھی ٹھیک نہیں ۔ وارث شاہ نے جو بھی باتیں اور عام رواج ملک کا لکھا ہے ۔ ہر کوئی ہنستا ہے یا نصیحت قبول کرے ۔ سچ کہنے والے نے سچ کہدیا ہے ۔ اور کسی طرف سے کوئی خامی اپنی کتاب میں آنے نہیں دی ۔ اب خود فضل شاہ صاحب کی ہیر کو دیکھو ۔ ناول نویس کا فرض آپ نے کس طرح ادا کیا ۔ اور اسکا مقابلہ وارث شاہ کی ہیر سے کر کے دیکھو ۔

ہیر جب بیاہی گئی ہے اور سال گذر چکا ہے ۔ وطن کے واسطے سخت اداس ہوئی ہے اور رانجھے کے ہجر میں گداز ہو رہی ہے ۔ اب وہ رانجھے کو اپنا پیغام اور خط پہنچانا چاہتی ہے ۔ فضل شاہ اسجگہ لکھتا ہے کہ ہیر نے سہتی کو اپنا رازدار بنا لیا ۔ اور اسکے ذریعے اپنے برہمن کو رانجھے کی طرف قاصد کرکے بھیجا ۔ برہمن لوگ سیالوں اور کھیڑوں وغیرہ زمینداروں رئیسوں کے اسوقت رازدار قاصد اور گھر بار میں جانے ہیر ایسی طرح کام کاج کرنے والے مقرر ہوتے تھے ۔ قاصد برہمن جھنگ میں پہنچا ۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ رانجھا تخت ہزارہ کو گیا ہوا ہے ۔ وہاں جاکر خط و پیغام پہنچایا ۔ رانجھا اپنا خط لکھوا کر برہمن کو دیتا ہے جسکا مضمون مختصراً یہ ہے ؎

تیریاں اکھیاں برہندیاں کا تیا تی لٹ باوے نے اربیلئے نی ٭ نینوں لاکے شہر چھیں لٹ گئیں گل خام ہے اگ بیلئے نی

ہنوں چھٹ کے لوں چا لالیئی ماں متے گرب گہیلئے نی ٭ روندا چھوڑ کے کھیڑیاں نال گیوں تیل پئے تیرا اکھیلئے نی

اسی برہمن کو پیغام دیا کہ میں جوگی ہوکر آؤنگا ۔ اور برہمن کو بخت کچھ انعام دیا وغیرہ وغیرہ ۔ اور وارث شاہ نے ایک عروس کی زبانی پیغام بھیجا ہوا لکھا ہے ۔ جو جھنگ سیال میں رنگپور سے بیاہی گئی تھی ۔ وہ عروس ہیر کا حال پوچھنے کو آئی ۔ اور ہیر نے اسکو پیغام دئے ۔ وارث شاہ نے اس واقعہ کو ایسا سطائی حال کرکے دکھایا ہے کہ جیسا ناول نویس کے لئے مناسب ہے ۔ ہیر اس عروس کو زبانی پیغام دیتی ہے ؎

ہتھ بنھکے گل وچ پابلا کہیں ویلیں نوں دعا سلام میرا ٭ ہنوں تور کے مٹھے وچ دیا بوتے تیاں چا وساریا نام میرا

بھواہ وچ ہو لٹے اپنیا نوں انہاں نال ناہیں کوئی کام میرا ٭ ہتھ جوڑ کے رانجھے دے پیر پکڑیں ہیر اتنا کہیں پیغام میرا

کر مہربانی کھیں آپ آ تو نہیں ہوندا اکم تمام میرا ٭ وارث نال بے وارثاں رحم کیجے مہربان ہو کے آ تو شام میرا

اکھیں انجھنے نوں کدیں آملے اہے درس دیدار دی بھکھیاں میں ٭ روضے حسن جہیج شہید غازی اجو لے پیر دی سکھیاں سکھیاں میں

بھس پانیاں کھیڑیاں کو فیاتوں مرید جیسے شکاں شکلاں نہیں ٭ وارث باجھ ہوئے خیر خواہ کیہڑا اگے دشمناں نال ملی مٹھیاں میں

عروس جھنگ سیال میں رانجھے کو آکر ڈھونڈتی اور ہیر کا پیغام دینے کے لئے عورتوں سے اسکا پتہ معلوم کرتی ہے ؎

دسی آکے سا ہورے ورّی چھوڑوں پچھے چاک کیہا لاندا کیہڑا نی ٭ منگو چوچک دا جیہڑا چاردا سی نند تخت ہزاریا جیہڑا نی

جیہڑا عاشقاں وچ مشہور رانجھا سر اوسدے عشق دا سہرا نی ٭ کتے دا ہوئے کتے سیت رتا میرا اسنوں ہو سنہڑا نی

عشق پکے تیریاں کالیاں سوا چڑھ گیا نمادہڑا کیہڑا نی ٭ وارث عشق دا ریا پہے بھوندا ہیر دیانے لیگیا کھیڑا نی

عورتیں اس عروس کو رانجھے کے پاس لیجاتی ہیں اور وہ ہیر کا پیغام اسکو سناتی ہے ۔

کوڑیاں جا لا نا بنار انجھنے نوں بہرے دکھ نے درد و المہاں ٭ آکھے شمس سنہوڑا سمنا ندا نینوں ہیر پیارے سدّنی

تیر پیار فسنہوڑا ہیر وتا سبھ جیو دا جیت اللہ یا نی ٭ انہاں ونداں کچھ وساہ ناہیں عزرائیل چڑھ دھرتو جانی

جب ہو فقیر تے پہنچ بیٹھے اوتھے کا سنوں جھنڈ ترا اڈانی ✤ تدہ باجہ نہ جیونا ہوگ میرا وچ سیالاں دے جیو کیوں گذرانی
تیرے واسطے اپیاں گھروں کڈھی سال ساہو اپیکے ربانی ✤ وارث شاہ اس عشقدی آگ بینے دماں باجھ غلام کر چھڑانی

احمد یار بھی مضمون کو اس طرح ادا کرتا ہے

کھیڑ بانڈی کہا کری سیالیں آہی پرتی ہوئی ✤ تردیاں ہویاں پچھیں ہیرے دیہہ سینہا کوئی
ہیر کہے میں ماپیاں دھنگی اہو گھٹ ڈبوئی ✤ میرا ساک کی نال تہانا میرے چاک ڈھوئی
ہتھ بنھ دعا سلام پہنچا کے کرنی عرض ایہوئی ✤ اکھیں کہہ گیاں راہ تکدیاں رت نیناں تھیں چوئی
بن جوگی کوئی ویل وتا کے فقی کروان ستھوئی ✤ مکھ دکھا دیں آ رسیجن ہیر سجان خشر نوں دھوئی
آ پیغام سہنچا یا وہی ساری گل سنائی ✤ تیرے اجھول ہیر بیچاری رو رو ہو نسا ہی
ہر دم رو رو کملی ہوندی سرت جہان نہ کائی ✤ سنکے رانجھے نے آہ ماری رتا گھت دو ہائی
سمجھ حقیقت مائی کولوں ایہ تقدیر لکھائی ✤ تیرے میرے وس نہ ہیرے کیتے کرم رضائی
اساں وڈ وتندیاں نہ جاتیا تداداہ وقف جس لائی ✤ اسے نوں توفیقاں سمجھے اس توڑ نبھائی
میں بھی بن بہہ رہندا ناہیں کر دکساں بن دانی ✤ جوگ لوانگا احمد یار اسلے بال گندائی

عروس کی زبانی رانجھے کو پیغام پہنچا۔ سُنکر ایک مُلا سے خط لکھوایا۔ خط کا مضمون وارث شاہ اس طرح لکھتا ہے ؎

سئیں رانجھے نے مُلاں نوں جا کہیا چٹھی لکھ جی بھائی جی ہیر نوں ✤ تساں ساہوریاں جا آرام کیتا میں جھوریاں دل سوں لگیا یا تنوں
پہلے دعا سلام قبول ہووے انہاں دستاں جو سنواریا تنوں ✤ میرا تیگی نال جو دوکیتا باپ باپے بھلیکھے لگیا ریا تنوں
اگ ہجر دی کے زمین اسمان ساڑے چاک لکھیا ہے دکھاں دا یاقو ✤ تو تساں بھگدے کہیں چڑیلیاں سن وچ تے تو روئی ویل تاریا تنوں
اکھو ہی لکڑ جاکھیو جے میرے مٹرے تہیں وار یا تنوں ✤ تکیے یار دے نام تے سیس دیکے چندرے اینڈ اسار یا تنوں
چاک ہو کے وت فقیر ہووان کیہا ماریا ساں بیچار یا تنوں ✤ تک لکھ جواب نے لکھیا ئی سجن لکھے جوں پیار یا تنوں
میرا حال احوال توں سب لکھیں ذرہ چھڈیں نہ گلہ گذاریا تنوں ✤ وارث شاہ نہ ربی تن آس کائی کوئی جتنے بازیاں ہاریا تنوں

رانجھا ملا سے خط لکھواتا ہے۔ کیونکہ جاٹ ناخواندہ ہے۔ آپ لکھ نہیں سکتا۔ وارث شاہ کا یہ لفظ ملا کو کہنا کہ اسی طرح لکھ جس طرح دوست دوستوں کو لکھتے ہیں۔ کیسا برمحل اور کتنا مناسب ہے۔ ناخواندہ آدمی چونکہ خود مطلب ادا نہیں کر سکتا لکھنے والے کو اسی طرح کہا کرتا ہے۔ پھر کہتا ہے میرا تمام احوال مفصل لکھنا اور گلہ گذاری کی کوئی بات نہ چھوڑنی۔ یہ وارث شاہ کے ادائے مطلب کی خوبی ہے۔ کتنا پختہ کار شاعر ہے۔ اس سے بھلا کوئی مقابلہ کر سکتا ہے اب جو خود مضمون خط کا کاتب کو املا کرتا ہے۔ وہ بالکل ناخواندہ جاٹ کا مضمون ہے۔

تینوں چاڑہی ستو آدیاہ دانی بھلا ہویا ئے جب دہیجے نی ✤ جھوں نکل گئیں ہرنیاں دنال انگوں انت ساہوریے جا بیٹھی نی
رنگ رتے دیٹے کھیڑ پانئیے کہد ونگے دیے بھر بھیجے نی ✤ جھیاں باپانی دکھا تساں بالی کرم بیہیئے ماپیاں بیچے نی
سنگ چھڈ کے ہتھ کو سنگ رلئے کیوں سنگلے بیچ نوں بیچے نی ✤ تھیں ساہوریے جا بنایو نی سیہے کھرے دوسپا کو بیچے نی
قاصد ہیر نوں کہہ جا کے تے خط چاپکدا لکھیا بھیجے نی ✤ وارث شاہ تینوں بن کہدائی عشق تساں نہ ویچے نی

اسیطرح خط وکتابت شروع ہوجاتی ہے۔ مگر دونوں لکھوا کر بھیجتے ہیں۔ اور زبانی پیغام بھی بھیجتے ہیں۔ رانجھا ہیر کا خط کسی خواندہ ملا سے پڑھوا کر خوش ہوتا ہے اور جواب لکھواتا ہے ؎

چٹھی نام تیرے لکھی ہیر بنیے وچ لکھے سو درد فراق سارے ✤ رانجھا حرف پڑھ کے خوشی ہویا نکلے ہجر فراق دی آہ مارے

پھر کاتب کو کہتا ہے کہ میری طرف سے ایسا مضمون لکھ جو آسمان کے تارے توڑ لائے۔ اور اس طرح لکھ جس طرح عاشق کی طرف سے محبوب کو لکھا جاتا ہے یہ وارث شاہ کی ناول نویسی کا کمال ہے۔ گویا رانجھے کے الفاظ کی بعینہٖ نقل اتار رہا ہے۔ ناخواندہ آدمی خط لکھوانے لگتے ہیں تو کاتب کو اسیطرح کہا کرتے ہیں کہ ایسا مضمون لکھو جیسا لکھنا چاہئے۔ نہایت ہی عجیب ہو۔ چونکہ خود تو عبارت نہیں لکھوا سکتے۔ کاتب کو تاکید کرتے ہیں کہ تم خود اچھی سنجیدہ عبارت تیار کر کے مضمون کو ٹھیک طور پر ایسا لکھو کہ پڑھنے والے کے دل کو فریفتہ اور شیدا کر لیوے۔ یہ وارث کا کمال ہے کہ اصل ناول نویسی اسکو کہتے ہیں چنانچہ کہتا ہے ؎

ملاں لکھ توں درد فراق میرا جیہڑا انبروں سدا توڑ تارے ✤ گلہ لکھ جو دلاں دے رکھ دا یا لکھیں پیار یا تنوں جوں یار پیارے

اب یہاں سید فضل شاہ صاحب کی ہیر کا یہی خط والا موقعہ دیکھکر ہم مقابلہ کرتے ہیں۔ ہیر جو رس کے ہاتھ خط لکھکر بھیجتی ہے خود ایسا فارسی خط لکھتی ہے کہ گویا ایک بڑا منشی فاضل تحریر کر رہا ہے ۔

اوّل حمد ہزار جبار صانع کرد کارِ صنعت کردگار رانجھا ٭ لکھ شکر کروڑ احسان خالق کاریگر سبھ تھیں اپر اپار رانجھا

اسیطرح ایک مصرعہ فارسی اور ایک پنجابی چلا جاتا ہے۔ بڑا لمبا خط ہے آگے فرماتے ہیں ۔

تو زہر خدا خود آں رانجھا مردم باز آئی بسچہ کار رانجھا ٭ کھیڑا لا بر وفا بردار برکش گیر و وار بلند ہر دو دار رانجھا

اسیطرح چالیس بیت کا خط ہیر نے خود لکھکر بھیجا ہے پھر رانجھے نے پڑھکر اسیطرح فاضلانہ خط فارسی میں تحریر فرما کر بھیجا ہے ۔

اوّل آخر اللہ اکبر رب العالمین و جل شان دلبر ٭ اپر اپار کرتار پیارے کیتے ملک فلک تے خلق جہان دلبر

اسیطرح فارسی فصیح میں بڑا طویل خط رانجھے کا لکھا ہوا ہے ۔ ہر بیت کا ہیر کو جو پہنچا ہے ۔ آخری بیت یہ ہے ۔

رمقے جان باقی آں ہم رفتہ خواہد ہر فضل چشماں گریاں دلبر ٭ مفضلوں حجات اخیری نزع ویلے کریں مشکلاں ہوئی آسان دلبر

اسی خط و کتابت میں دونوں بزرگوں کی تصنیفوں کا مقابلہ ہو چکا۔ وارث شاہ نے وہ کمال دکھایا ہے کہ جسکو دیکھکر عقل حیران رہجاتی ہے ۔ جاٹ کی زبان سے جو بات نکلنی چاہیے اُسی کا نقشہ باندھا ہے اور فضل شاہ صاحب نے خلاف قواعد ناول نویسی کے فاضلانہ خط دونوں طرف سے لکھے ہیں۔ باوجود خلاف واقعہ ہونیکے ناول نویس کے لیے سخت مذموم فعل ہے کہ موقعہ مناسب کو نہ دیکھے اور جاہل کی زبان سے فاضلانہ مضمون ادا کرے ۔ یہ ایک اعلےٰ شاعر کی شاعری پر حرف دھبہ ہے ۔ فضل شاہ بڑے اعلےٰ طبیعت کے شاعر تھے مگر اس مقابلہ پر کچھ بھی نہیں کر سکے۔ بلکہ ایک فاسکاری اپنے اوپر ثابت کر چکے ہیں یہی دو شاعر وارث کے مقابلہ پر نکلے اور دونو کی خامکاری معلوم ہو گئی ۔ بلکہ احمد یار نے تو دانائی کا کام کیا ۔ کہ وارث شاہ کا ہی مضمون دوسری بحر میں کو ڈال لیا ۔ اور آخر خاتمہ پر پہنچکر وارث کی مدح وثنا اور اپنی عاجزی بتلا کر شوخ چشمی والا گناہ بھی بخشوا لیا ہے اور فضل شاہ صاحب نے مقابلہ کا آئینہ رو برو رکھدیا ہے ۔ جس سے سمجھدار لوگ خود ہی پڑھکر سمجھ جاتے ہیں کہ وارث کے سامنے حضرت فضل کا سکہ نہیں چل سکا ۔ والسلام

اس قصہ کو کتنے شاعروں نے تصنیف کیا؟

(۱) پہلے پہل ہیر کی وارکسی نے تصنیف کی تھی۔ اسکا کوئی نمونہ نہیں ملا۔ (۲) دوسری ہیر مقبل شاعر کی ہے ۔ وارث شاہ کی ہیر سے پہلے کی تصنیف ہے شروع اسطرح کرتا ہے ۔

میری شاعری تدوں منظور ہوئی جدوں ربدا نام دھیایا ہیں ٭ روح پاک رسول مقبول و خیل دم دم درود پہنچایا ہیں

ابا بکر تے عمر عثمان علی اگے چو ماندے سیس نوایا ہیں ٭ مقبل ہیر تے رانجھے دا اسب قصہ زور روم ہی دینال بنایا ہیں

اخیر میں ہیر کی وفات نہیں لکھی ۔ بلکہ راجہ عدلی نے جب ہیر چاکی کو بخشدی ہے وہیں قصہ ختم کر دیا ہے ۔

ہیر کھوٹے رانجھے نوں بخشدی ہو یا کھیڑیاں ماڑا حال میاں ٭ کھیڑے رنگپور نوں گئے ہتھ ملدے رانجھا جاوندا اٹھکے سیال میاں

کھیڑے ہتھ خالی گئے وطن اپنے گئے ہیر رانجھے دینال میاں ٭ پیارے مقبلے نوں گل لاوتی ہو یا ہیر فضل کمال میاں

شاید انجام کار جو بہت ہی مایوسی کا تھا ۔ ہیر کی والدین کا زہر دینا اور رانجھے کی تمام امید و نکا ملیا میٹ ہو جانا شاعر کے لئے موزوں نہ سوجھا ہو اس واسطے اس قصہ کو چھیڑا ہی نہیں ۔ وارث شاہ نے بھی یہاں پہنچکر اتنا ہی کہا ہے ۔

زہر دیکے مار نے ہیر تائیں گنہگار ہو جل جلالدے جی ٭ کیہ دم کھیڑا رانجھے نوں مار سٹیا گذر گئی وچہ ہر خیال دی جی

یعنے ہیر غش کھاکر بیہوش ہو گئی ۔ جب اسنے رانجھے کا مار جانا سُن پایا ۔

کر دوں زہر دتی وچہ گھول شربت ست رہی آپ اوہ کالدی جی ٭ مار سٹیا ہیر نوں ماپیاں نے ایہ پکڑنے ذوالجلالدے جی

آگے نصائح اور دنیا کی ناپائداری کا بیان کرتا ہوا خاتمہ پر چلا گیا ۔ رانجھے کی وفات صرف دو بیتوں میں ختم کر کے فیصلہ کر دیا ہے ۔

رانجھے وانگ فرہاد دے آہ ماری جانگئی سوہو ہوا میاں ٭ دونویں وار فناہ تھیں گئے ثابت جا پہرے نیں دار بقا میاں

دونویں عشق مجاز وچہ ہے قائم نال صدقے گئے وار میاں ٭ وارث شاہ اس خواب سرا اندے کئی واجے گئے وجا میاں

(۳) محمد شاہ نے چار سی حرفیوں میں ہیر کا قصہ ختم کیا ہے اچھا پر درد قصہ ہے مجھے تو اسکے دو بیت پسند آئے ہیں ۔

س۔ ساویاں پیلیاں سبز رنگاں اساں اج چڑھائیاں رانجھنا وے ٭ تیرے بھنا ہار سنگار کیتے دھریاں اج میں لائیاں رانجھنا وے

باغ باغ ہووے دل دیکھ تیرا ماگاں اج گنداں ایاں رانجھنا وے ٭ محمد شاہ تیری ملاقات کارن سجیاں اج وچھائیاں رانجھنا وے

ش۔ شان تیرے عالیشان اتوں میں تاں گھول گھمائیاں رانجھنا وے ٭ میں تاں سد آکھ تینوں کرکے ہاں دا ہاں باجھ و کائیاں رانجھنا وے

بن تھیں جیوندی نکھ نہ موڑ سائیں قسمت پہ دیال چلیاں پچھاوے ٭ محمد شاہ نہ جاودساں کنڈ دیکھ دیواں جگ دیاں انجھناوے

یہ شاعر علاقہ میرپور چونکہ ریاست جموں میں گذرا ہے۔

(۴) احمد یار کی ہیر جسکا نمونہ مقابلہ کے موقعہ پر بھی دیا گیا ہے۔ بہت دلچسپ کتاب ہے۔ یہ شاعر مراڑ علاقہ گجرات میں بڑا نامی گرامی ہو گذرا ہے۔ قصہ یوسف زلیخا۔ قصہ حاتم طائی اور سیف الملوک وغیرہ وغیرہ بڑی بڑی کتابوں کا مصنف ہے۔ طب میں طب احمد یاری اسی کی تصنیف ہے۔ ملک الشعرا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے ؎

ہے اقلیم سخن دے اندر شاعری دی بادشاہی ٭ ایہ دولت رب جنہوں بخشی جتنی قسمت آہی ٭ شاعر آکھن نکرو بلبلو اشکل شعر بنانا ٭ یدھ سیکھ دکھ نہ جانا ہو یا اگلاں کریاں جانا ٭ مصرعہ موہنوں کا باہا نکلے ہندی ہجر چھیڑے ٭ دانائی تھے سے بیت لکھاں جو قلم چلو شکایت سیرے ٭ لکھیا دوجا جانی جو نہ رہندا ایہ پچھلا سخن زبانی ٭ نے وا پانی نواں نکھدا اگلی نہیں نشانی ٭ وچہ پنجاب پنجابی شاعر نہیں کوئی اوتنے ٭ بیت نہ میٹھے لکھ نہ دیتے شعری برابر بیلے ٭ ہر ہر قسم قوافی نغمے بن وچ امن و خوشا ٭ ملے لکھیا ساگر نہیں اونا سے موجاں غرض جو کچھ اس نے دعوے کیا ہے سچ کہا ہے۔ ایسی ہی عالی طبع کا شاعر تھا۔ اور قصے بھی اس نے اتنے لکھے ہیں کہ جنکا حساب مشکل ہے۔ ہیر کی ہونوں طرح بالائی تھی جگہ بالکھ نے جوگی بنکر رنگ پور میں آنیکا ارادہ کیا ہے۔ وہاں لکھتا ہے ؎

گذری عمر نہیں وت مُڑوی مُڑ دی نہیں وہانی ٭ موہوں کڈھی گل نہ پرتے وگے مڑن نہ پانی
میاں جان جھنجھانا بندہ اڑکی قضا ربانی ٭ عشق دی جال بندہ سرتیتے جت کت چلے چانی
وگی وار بہار نکلاندی کھڑی کلی کرمانی ٭ ہر کے کوئی ساتھ جوگیا کھیڑیاں پھیری لانی
یا جند ویسی یا گھر لیائے اوہو ہیر وسانی ٭ احمد یار ایہو راہ مل کے سنجی جان گنوانی

ہیر کا قصہ کنت کنزاً مخفیاً کا مضمون لیکر شروع کرتا ہے ؎

وحدت دے دریا دیاں موجاں کیتا شور سکار ا ٭ کن آواز ہویا جس ویلے کیتی راز پسارا
زمیاں آسماناں وچہ چڑھیا دیہ چن دا چمکار ا ٭ تاکیکون کہیا جد ظاہر ہویا عالم سارا

دیگر۔

جد خلقت دا عشق خلاصہ اول آخر تائیں ٭ دہہ ملیاں ایہ زوروریاں سبھے حکم تمنائیں
عاشق معشوقاں دیاں جنہاں جڑیاں چال چلائیں ٭ احمد یار پیاں جگ دھماں جھنڈیاں عشق ہوائیں

ہندوستانی پنجابیوں کو سمجھاو کرکے کہا کرتے ہیں کہ ہیر اور رانجھا نہ ہوتے تو پنجابی لوگوں کا کوئی گیت نہ تھا۔ اس بات کو احمد یار نے سچ کرکے دکھا دیا ہے ؎

رانجھا ہیر نہ ہوندے جیکر عشق نہ ظاہر تھیندا ٭ راگ آواز سرود نہ ہوندا جو رس پیا دیندا ٭ عاشق معشوق نہ قصے لکھدے کہیں دا ٭ احمد یار ایہو لکھ دستاں قصہ جویں بنیندا

ایک عالی دماغ شاعر نے احمد یار کے حق میں لکھا ہے ؎ بز طبیعت اسدی عالا گنبول اہو لہنا ٭ جس اوہ باز ونگا اتر مردھن کوئیں اوہ تھا ٭ یعنی احمد یار کی طبیعت کا شہباز آسمان سے ہو کر اترتا ہے جس اونچے وہ شہباز بار بار شغل میں کے شکار ہو چکا ہے اسکو زمین پر شے حقیقت میں احمد یار کا آخری مصرعہ مجھے یاد ہے احمد یار سبیاں بن سکیں کریں بول بیلکے جب اکا پانی دوری بزرگی اور کثرت تصانیف کا ذکر ہر جگہ ہوتا ہے۔ پیر کھارہ ضلع جہلم میں ایک جاتری مقام ہے۔ وہاں پیر احمد شاہ ایک بزرگ گذرے ہیں۔ احمد یار کو پیر صاحب نے اپنا کر لیے پاس رکھا تھا طب احمد یاری اور قصہ حاتم طائی انکے نقد کا لکھا ہوا پیر صاحب کی اولاد کے پاس اب تک موجود ہے۔ وہ کتابیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ احمد یار بہتر نویس اور بڑا خوشخط تھا۔ اصل رہنے والا مراڑ ضلع گجرات کا تھا۔ حاتم طائی کے قصہ میں لکھتا ہے ؎

چودان علم پڑھے میں یارو جو داں ہی خط لکھے ٭ محنت کر استاداں کولوں نال تاکیداں سکھے

(۵) پانچواں ہیر کا قصہ بھگوان سنگھ کا چھپا ہوا ہے۔ قصہ کو ۔ ۷ ۔ ۸ گیت میں ختم کیا ہے۔ علاقہ مالوہ کی زبان ہے اور سکھ لوگ اسکو بہت پڑھتے ہیں۔ پہلے دیوی کا نام لیکر لکھتا ہے ؎

کہتا کھول اب ہیر کی جو کچھ گذرا حال ٭ بھگوان سنگھ میچ دوستاں کے سرچد بنال

(۶) چھٹا قصہ بھی ایک سکھ کا لکھا ہوا ہے۔ جوگ سنگھ کی ہیر جو عام چھپی ہوئی ملتی ہے یہ بھی گیت ہیں۔

(۷) قصہ کھو یا ہیر کی وار۔ ایک مسلمان اللہ دتا نام قوم راجپوت ملیاتی علاقہ ضلع شاہ پور میں تھا جو ابھی دو تین سال ہوئے فوت ہو گیا اسنے بنائی تھی۔ یہ وار جو کلال لوگ ہیر رانجھا کا سانگ بنکر ان دونوں عاشقوں کی نقل اتارتے ہیں۔ انکو اشعار اس وار کے زبانی یاد ہوتے ہیں۔ ہیر اور رانجھے کے سوال و جواب گاتے ہیں۔ اللہ دتا راجپوت بالکل ناخواندہ آدمی تھا یہ ہیر کی وار صرف کلالوں کو یاد ہے جو اسکو لوگوں کی شادیوں پر گاتے ہیں اور جاہل لوگ اسکو سنکر بہت ہی محظوظ ہوتے ہیں۔ شاہان اور جوگی کے سوال و جواب میں رانجھا شاہان کو کہتا ہے ؎

اُجڑیاں وچہ عقل نہ کوئی رہندے وچہ اجاڑی ٭ بچے تے نیونے مدھیاں ماریاں یا جد بھیڑ دو گاری

یاتو باندھے اسنے سے فرمانبردار ہوتے ہیں ۞ جب بیگار سرکار کی پڑے سے
بکے تے بھوندے بیٹھے تے پا جد ہون آزاری ۞ دتا ہے کے مطلب باجھوں نہیں اساندی یاری

نشان جوگی کو کہتا ہے
اوہ پیا دسدا نی شہر ہیرے دا آیوں جدی تیجی ۞ گھر کھیڑیاں دے قدم نہ پاویں رات گذار سیتی
ہیرے کوئی سخن اولا بولیں نہ کوئی کریں وو ھیکی ۞ ہیر سیال اوہاں لیجانی اساں ایہہ گل معلم کیتی

آگاہ کردن دختران ہیر را آمدن جوگی
ہیرے نی اک جوگی آیا گیا ندیوچہ وگڑا ۞ اوڑا اندروں جاپیں پاڑے جس سوڑ نہ ہوں لنگھدا
سوہو چہرے دیکھ زنانے کھارا ہوں چھڈنا ۞ ڈاڈھا دور نجانیاں جوگی روندا سول نہ رجدا

ہیرے نی اک جوگی آیا سوہنی سدا کریندا ۞ اہنوں جاپے کوئی کھتر یہے عزیز بطیندا
اوس جوگی دی ایہ نشانی ڈاڈھی آہ مریندا ۞ روپ جیری کوئی ڈھونڈن چڑھیا نال ہیر دے نریندا
ہیرے نی اک جوگی آیا صورت دا متوالا ۞ جوڑی چیٹا ہتھ وچ رکھدا سر سلیاں ہتھ مالا
بیج بیج زناں وکھن اسنوں سوہنا اوس دا چالا ۞ تنگ نہ کرو غریباں تائیں خیری وسو شالا
ہیرے نی اک جوگی آیا پھیر دا پیر پیادہ ۞ جیونکر جن اساتوں چڑھیا کے زیندا راجہ
سول گہیے ہیچ نہ چھپا سنگے خیر دوراڈا ۞ گوپی چند جو جوگی بنیا سی تیں تھیں وہ زیادہ

رفتن جوگی در خانہ سید او ہیر را تنہا دیدہ مال طلبیدن

نائیں ستالی وچ لنگروں نائیں لیا بھنڈارا ۞ جوگی بنگے نستاں کرنے نالے گورو پیارا ۞ جاں جاں لگے جا رنگے ہونہیں گوارا ۞ خیر گھتو گھرو اسنوں تاں منگنے ہو دوارا

جواب ہیر

ہکنوں ری نا بنی نائیں حق حلال کرایا ۞ نہ رنڈی نا بنی سوہاگن نہ کوئی خصم ہنڈایا ۞ نہ میں ہنگے سیں گھر دی خیر فقیراں پایا ۞ خیر گھتن نا کوئی درزہ لیکے مال پرایا

کلام جوگی با ہیر

سنوں نہ نصیباں اند قسمت آن جھکایا ۞ بڑا ناں سر نوں کیتا جاڑ کھاندا جایا ۞ قطرہ نیت دلوچہ نائیں جنگیں نفس پنایا ۞ سارا شہر کھیڑیاں دا پھر لیں جیہے کے ہیا پایا

کلام ہیر با جوگی

کرن کوئی کی نام ستاؤ اکس نہ بدا جایا ۞ کیہڑی گھرچی طرف تساڈا کس مطلب نوں آیا ۞ کیہڑی گلے نہ دھندا لیاں کدھروں منیا ہو تیرے جیہا آن جھگا کھیلے اساں ہی جل کہڑا یا

جواب جوگی

اُدھر گیا ندی کوئی نہیں جگی ہی کوئی پانی مائی ۞ نہ کوئی بند اوخرش قبیلہ کوئی بھین نہ بھائی ۞ نکماں ہونیاں لئی فقیری میں من شانی ۞ کرن تلاش گیا ں اس مطلب تے بال گنوائی
ہماں جیل بھیڑ لینے گھر میں آن لکھے گلی ۞ ہے لیجا ساں ہی طرح تمہیں جو بڑی بھہ آئی ۞

کلام خوش دامن

گلاں کر دا کون کوئی نہ تہ کہیں سواہیا یا ۞ کیڑی ساڈا خویش قبیلہ ناکوئی حق بنھایا ۞ کوں نیچی ہے شوں گئے ہر سندا ہکے مرد جہا یا ۞ منگنے ہیر اپنا جوگی کیہڑی ہو کول بہایا

جواب ہیر

لگی ایہہ کوئی جوگی کے علاج بیاراں ۞ میں بھی ہتھ دکھاواں اسنوں جیکر پائے سارا ۞ مدت ہوئی پیٹی تے نہ سجال گذاراں ۞ دتا ربا سہتے سندی کردی کوک پکاراں

خطاب خوش دامن بہ جوگی

اندروں نکل نہ موڑ جہناں کتھوں آئیوں بکری ۞ نال سوانیاں گلاں کرنا لوکرہ بلدی تیری ۞ ناتوں سلماں سیندا تاتوں جاہیں کھتری ۞ نکل پڑھاں شنیدا یا جو گیا کیہوں آ دیوں تیری

جواب جوگی

سٹر کرنی نیتی ملوانے بکے شرعے قاضی ۞ بچکے کر ہنسے سید قریشی کرتے تمام نمازی ۞ جھکے کر دے پڑا ہے رانے یا کے دے حاجی ۞ تدھ جہاں جتیاں ستر کی کرنا بھنوں جھپیا چینونیاں

جواب خوش دامن بہ ہیر

ایڈ طور دلیر ہوئے بہن نہ جھول جائیے مندے کیہڑے متھے لگنے نہ پیر مرم سہائے ۞ گلیاں دو چہ تابے وگے نہ گنتے جو نکالے ۞ چھپیا گھتنا نام خدا دے خوشی ہو کے جائیے

کلام جوگی

تیرا او بلبندی نال فقیراں دوالوں ہوری راجنی ۞ جو کوئی ہیرے لگن آوے لاویں ہیر شتابی ۞ لکھ تیری تعریف کرینے ہر کوئی مارے شاہدی ۞ اساں ہی چھپیا سر لینا تیری قسمت ساڈی

کلام والدہ باسہتی

ورے گیا کم کار گھر دیا تدہ کیوں ایہ وصل ہوئی ٭ نا کوئی سہا جسیدے بیلہ کوئی خبر سنائی ٭ نال فقیرے لا کے جگ آکھی رہی سجائی ٭ وہ بیچا گھکے نور شتابی کیوں کھلا ولیانی سہی

جواب سہتی

بیچھا نادا بیگن ہار اسیہ کوئی سوالی ٭ جیوں جیوں سنیوں منع کریندی چھوڑ کرے وہالی ٭ لوکاں دے گھر جیہڑے ترندے لگے کشتی خالی ٭ چوکیدار سپاہی سیدے کے بیجوں جا کوالی

اس وارثے اشعار سید پیر شاہ صاحب ناظم حیدرآبادی نے تلاش کرتے ہیں۔ شاہ صاحب خود بھی پنجابی میں اعلیٰ درجے کے شاعر ہیں چنانچہ آپکی کچھ تصانیف طبع میں بھی پہنچ چکی ہیں۔ اور اکثر قلمی ہیں (۲) آٹھواں ہیر کا قصہ سید فضل شاہ صاحب ساکن نواں کوٹ متصل لاہور کی تصنیف ہے۔ فضل شاہ صاحب کی ہیر کا ذکر مقابلے کے طور پر گذر چکا ہے ہیر آپ نے بہت عمدہ بنائی ہے سگر وہی تجنیس کی صنعت پر زور دیا ہے۔ وارث شاہ کی سی صنعتیں کہاں ملتی ہیں بعض بعض جگہ سید فضل شاہ صاحب ایک جگہ نشانہ میں کہتا ہے ؎

دوروں وھوڑ وھمدی تیری جنج جانی پیچھے مرتے اٹھ سوار ہوناہ ٭ شے میں حوفی بیڑیا مورواگاں لگی سانگ کلیجے کار سو ہنا
ایہو ویلڑا ای مینوں مل ساہاں گل لا لواں سینہ ٹھار سو ہنا ٭ میر اعشق تکڑا وھاگیوں گئی کوک عرشوں لنگھ یار سوہنا

یہاں شاہ صاحب نے دو شعروں کا پل باندھ دیا ہے۔ آفرین صد آفرین۔ فضل شاہ صاحب بھی بہت بڑی اعلیٰ طبع کے شاعر تھے۔ چار یار کی مدح میں ایک مصرعہ شاہ صاحب کا ایسا بے نظیر واقع ہے کہ سنکر آپ کے کمال کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ فرماتے ہیں ؎

جیہڑا چوہاں شاہاں خاک پاتا ہیں اسے جیہا ہاں راہاں خاک پیا سائیں بنے جو شخص چاروں بادشاہ ہو نکا خاک ہوا اور خادم نہیں ایہ جو راستہ کی خاک ڈالنی چاہیے۔

صنعت تجنیس کو پنجابی میں آپ نے ہی رواج دیا ہے۔ اور اس صنعت میں آپ کمال کرتے ہیں۔ سسی کی ایک فغان یوں فرماتے ہیں ؎

ویکھ ایہ وی کیوں تھم وفی وفی ہیر نہ وہا ہیار اہیا او ٭ تیرے مضل نول تیج اوکھیلی ماں ہیرے مضل کھیار ہیا او

آپکی تصنیف کا شہرہ پنجاب بھر میں ہوا اور تصانیف بھی بڑی بڑی تھیں۔ مگر جنکو حق تصنیف ان کتابوں کا ملا تھا انہوں نے غلط ملط چھاپ کر کتابوں کا ستیاناس کر دیا ہے۔ اب وہ بالکل مسخ ہو گئی ہیں۔ انکا پڑھنا بھی مشکل ہے۔ دوسرا تجنیس کے سبب سے جاہل لوگ تو بہت کم سمجھتے ہیں۔ چنانچہ بھگوان سنگھ اپنے نامہ میں کہتا ہے کہ فضل شاہ نے ہیر فارسی میں لکھی ہے۔ بیچارہ اور کیا کہتا۔ اسکو تجنیس کی سمجھ نہیں آئی۔ البتہ وارث شاہ پر بڑا خوش ہے کہ اس نے پنجابی ہیر لکھی ہے۔ یہ آٹھ قصے پنجابی میں جو ہمکو معلوم ہوئے ہیں۔ باقی دو فارسی میں ہیں۔ ایک نواب احمد یار خان صاحب کی ہیر جو مثنوی کیتا کے نام سے چھپی ہوئی ہے۔ دوسرا قصہ ہیر رانجھا فارسی منشی کنھیا لال تخلص ہندی جو زلیخا جامی کے بحر پر ایک دفعہ لاہور میں چھپ کر مفت تقسیم ہوا تھا۔ اصل میں یہ تصنیف منشی غلام سرور لاہوری کی ہے اور ہندی کے نام پر لگا دی گئی تھی۔ وارث شاہ کے علاوہ یہ دس قصے ہیر کے ہمکو معلوم ہوئے ہیں۔ گیارہواں قصہ خود وارث شاہ کا ہے۔ اور کچھ حصہ پنجابی میں میاں محمد صاحب مصنف سیف الملوک نے بھی لکھا ہے۔ مگر وہ چھپا نہیں۔ اور نہ اسکا نمونہ ملا ہے۔ ایک دفعہ ہم نے دیکھا ہے۔ میاں محمد صاحب کچھ تعریف کے محتاج نہیں بڑے عالی طبع شاعر تھے۔ بہرحال قصہ آجکل تصنیف ہو کر امرتسر میں چھپا ہے۔ ایک اچھے لائق شاعر تخلص کشتہ نے جو امرتسر محلہ ڈھاب کھٹیکاں میں رہتے ہیں۔ بہت مزیدار ہیر رانجھا کا قصہ ہے جسکا شروع اس طرح ہوتا ہے ؎

سب تعریف اس مالک تائیں پیدا جس نے کون ومکاں کیتے ٭ عقل فکر تھیں باہر راز اہے ذات پاک نے جو عیاں کیتے

یہ تو گیارہ قصے ہم شمار کر چکے ہیں اور دیسا خیال کرو تو سی حرفی بنام ہیر اتنی ہیں کہ ہمارے شمار اور معلومات سے باہر ہونگی۔ پہلی عام دلچسپ سی حرفی سوال وجواب ہیر حسین کے نام سے مشہور ہے ؎

د۔ رب رحیم دا وسطا ای سنجال چھوڑ کے جھل نہ جاہ رانجھا ٭ تیرے باجھ نہ جگ دیاں گھاہ بھیں پیار بھر دیاں بھرے ساہ رانجھا
ذ۔ تن ہیر بیگانیاں وچ بلیدی چانگھاں مینہ ویاں راہ کوراہ رانجھا ٭ لاہیں زور حسین نہ عاجزاں تے رب ڈاڈھا ای بے پرواہ رانجھا
ز۔ زور کیہا پرمیسا اندا نہیں وہندا باندی گل کو ماہیرے ٭ اندر گل ہوندی زراں والیاں دی واڈھے رلدے رہن کھلو ہیرے
ز۔ زر پاس نا ہیں گھر دور رہیا زاری کیتیاں کجھ نہ ہو ہیرے ٭ زر باجھ حسین نہ ملے ڈھوئی اور کے چھڈ جاساں تینوں ہیرے

اسیطرح ہیر کی والدہ اور ہیر کے سوال جواب میں ایک سی حرفی بڑی مزیدار ہے ؎

الف۔ آ ہیرے گھوں ستا ہیری وت وت آکھے تینوں ماں دھیا ٭ چٹ چاچکا توں چاک دوں چھوچک باپ کوں توں ترا دھیا
کھیڑے مدھ قدیم دے ساک ساڈے چھڈ چاک نتھا وچ اجاڑ دھیا ٭ جتھے ساک نہ سین توں سین ہووے کیہا وانگ حسین بجا دھیا
ب۔ بس ماے ستیوں بس ناہیں سان مجھ ہی تیری رس ملے ٭ کیجے ول کرنی ایں کتھ ہیری کے نال حدیث دے دس ملے
رانجھے جاندیو چیکاں کیتا سنجیاں جیوں ناہیں میرے دس ملے ٭ ماہی نال حسین فقیر ہوساں تیرے کھیڑیاں دے سر جس ملے

ت۔ تدھ بیرے ناہیں بدھ کا فی سنجی کدیں تا سدھ سہال رہیا ❖ گل نشر ہوئی وچہ تخت ہزارے مدھی ہیت ناہیں کھیڑے ہتاں رہیا
تیرے ویہوں دگیر ہوے وچہ ویہڑیاں بہہ سیال رہیا ❖ چوچک باپ نوں تاپ حسین والا چھڈ چاک دا وہم خیال رہیا
ث۔ ثنا بچی صدق یقین سچی میری ماہی دے نال پریت لائے ❖ جد تک جیو ساں تیرے سان نال ماہی اساں نال ملے ابہ خبت لائے
اساں مرن قبول تینکو نہ کوں نہیں مڑدی عشق والی ریت لائے ❖ میری عرض ہے عرض حسین اپنا لاپت نہ ہو دے پلیت لائے

یہ بزرگ موضع کابر گوجرانوالہ رسول نگر میں گذرا ہے۔ بہت پختہ شاعر تھا سنی فارسی شاہ ہاز والی کے اخیر دو ورق اسی کی زنگاری ہے۔ دوسری ہیر بھیل ہیر اور رانجھے کے سوال وجواب بہت عمدہ طرز پر لکھے ہیں ؎

الف۔ ارادہ ازلی آہا کیتا عشق پسارا مار نقارا ❖ ذرہ چنگوں بعاہ بھڑکی ہویا شور سکارا اُچا سارا
انی اجبت ان اعرف ہویا اہیہ پسارا اکا کارا ❖ بھلی ہیر لیا تحت جھولی بھیل عشق تہارا مشکل بھارا
ب۔ بیدرد کی جانن بیرے درد مندا ندیاں آہیں ہجر کی جاہیں ❖ باجھوں درد دیدار نہ ہیرے بن دردوں کجھ ناہیں سمجھ کراہیں
العشق نار تحرق ماسوے اللہ عشق جنگیرا ہیں ہوم جاہیں ❖ لگا نہوں نہ توڑیں بھیل جو ہر حال نباہیں عشق تداہیں
ت۔ تدبیراں وسر گیاں بھل گیاں بہ کاراں باجھوں یاراں ❖ نیند رنجگاہ آرام نہ دے گئے دکھ ہزاراں آہیں ماراں
الانتظار اشد من الموت سوت بھل لکھ واراں انتظاراں ❖ آئی جان لباں تے بھیل کدیں تے موڑ مہاراں آ گھر باراں

تیسری ہیر روشن عام چھپی پھرتی ہے۔ چوتھی ہیر محمد میاں محمد صاحب سیف الملوک کے مصنف نے بطور مخمس اپنی سی حرفی بڑی مزیدار لکھی ہے ایکدفعہ چھپکر جو نایاب ہو گئی ہے پانچواں مصرعہ بار بار یہ آتا ہے ع پچھو جا محمد ہیر کولوں درک جانے عشق سو کھا لڑے بی ❖ عشق کے مشکلات کو ہیر کی مثال دیکر خوب بیان کیا ہے (۵) پانچواں سی حرفی ہیر سید نصل شاہ ساکن نواں کوٹ نے نہایت عجیب صنعت تجنیس کا کمال دکھایا ہے ؎

الف الٹی سیل ماہی نواں ہجر ماہی دے تلیاں چاٹن ملیاں ❖ کہہ ماہی نوں گل لاواں کہلہ وتہ ڈھونڈن گلیاں بن غم گلیاں
بن بھلیاں ماہی پچھے لکھ ہزاراں بھلیاں بھلیاں بھلیاں ❖ کہہ ترہ غم وفضل بیاجے باجھوں جیں بن ہانی ملیاں دوا ملیاں

(۶) چھٹی سی حرفی میاں محمد عمر ساکن نکا علاقہ جھنگ عجیب سی حرفی ہے مگر نمونہ اسوقت نہیں ملا (۷) ساتویں سی حرفی سید شاہ شرف مرحوم کی پیر شاہ شرف کے نام سے موسوم ہے۔ آجتک چھپی نہیں۔ اسکا نمونہ بھی پھر کبھی دیا جائیگا۔ فی الحال قلمی نسخہ نہیں ملا (۸) آٹھویں ہیر علیحدہ جو عام چھپی ہوئی ملتی ہے۔ ہیر اور سیکی والدہ کے سوال وجواب ہیں۔ چلتی جاندان کے تمام پنجابی شعرا مثنا۔ مجروح نگاہ من حیدر ہیر اور رانجھا کو اپنی سی حرفی اور دوہڑوں میں بار بار لاتے ہیں۔ عاشق کو ہیر اور رانجھا کو محبوب مراد لیتے ہیں۔ بلکہ مرشد اور پیغمبر کو رانجھا سے تعبیر کرتے ہیں اور ہیر کا لفظ عاشق کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔ نگا ہنے والے لوگوں سے اس قسم کا محاورہ ہر وقت سننے میں آتا ہے۔ بعض شاعر تو ہیر کے لفظ پر عجیب عجیب استعارے اپنے شعروں میں بول جاتے ہیں۔ جنکو پڑھکر عجیب لطف آتا ہے۔ ایک بزرگ کہتا ہے ؎

الف آ تو سیو میں کھیڈیئے بھلکے کھیڑیا ندی جنج آونا ہے ❖ اج نال ماہی پینگھاں جھوٹیے بھلکے ماپیاں نے ڈولی پاونا ہے
رانجھا تخت ہزار نوں جاو بہا سانوں کھیڑیاں ستر بہاونا ہے ❖ اج رہن محمد حسین دی آ بھلکے وین کرنیدیاں جاونا ہے

کھیڑوں کی بارات سے موت کا آنا مراد رکھتا ہے۔ اور ماہی کے ساتھ کھیلنا عبادت الٰہی اور اعمال صالح مراد ہے۔ والدین کا ڈولی میں ڈال کرنا دنیا سے کوچ کرنا۔ اور رانجھے کا تخت ہزارہ کو جانا روح کا اصلی مقام پر چلا جانا اور کھیڑو کا ستر میں بٹھلانا قبر میں داخل ہونا مراد ہے میاں محمد صاحب شاعر نے اس شعر میں عجیب جگر طبع دکھلائی ہے۔ سید شاہ شرف اور شاہ جلال پنجابی شعرا ہیر کے بیاہے جانے پر عجیب و غریب نکات نکالکر موشگافیاں کر گئے ہیں انکی تقلید راقم الحروف نے ایک دوہڑا لکھا ہو ؎

بیٹھ سیانے کرن تیزاں ہیر جٹی کیوں ڈولی ارٹیری او کیوں ہوئی یا اوہ صدقوں ڈولی ❖ کھیڑیں بن جاکے کچھ تاں بیلوں آ رتی بھلی ہے سچا حسین فقیر اکھیائے گیا جھولی ❖

ماہی اور انجمن سے مراد اکثر ذات پاک محبوب رب العالمین صلے اللہ علیہ وسلم مراد لیکر گاؤ میٹوں سے مراد امت کے لوگ لیتے ہیں اسی طرح کے اشعار میاں علی حیدر کہ فرماتے ہیں ؎

کہ کالیاں کالیاں میں ہے نوکو چھڑیاں جھل ہکلیاں ان نی ❖ عشق اسوں ہتھ رانجھے دے وچ بیلے دے رلیا نی
کھر کن نال بولیندیاں پھیاں شوق آواز دیاں سکیاں ان نی ❖ رانجھے باجھوں کون سنبھالے اوہ وچ حیدر کھلیا نی

اسی طرز پر عبد الستار شاعر نے ایک عجیب سی حرفی لکھی ہے ؎

ت۔ تارو ندیاں ہاروبیلے مہیاں چھوڑ گئے لبا ان نی ❖ جتھوں وحدت دی تجلی ہی اوسے کوہ طور پیاتی وچ جنہاں عشق پیدا نال اوسے جو لال لیا نی ❖ خیر سیال ستار نہ ڈھکن چرنا ہی نکر نہ گیا نی ❖ مش رشرق محبت ماہی والی مہیاں آن جگایا نی ❖ قم قم دی نیستری عشق ول ہوکر ماں نکھایاں نی جھڑیاں لگ ماہی دے مہیاں اوا خیریں آیا نی ❖ اور مہیں ستار ماہی نوں مشکل سمن جگایا نی ❖ ظ۔ ظاہر باطن ماہی کارن صدقے مہیاں ساریاں نی ❖

وحدت نے دریا وچ نہاون شوقوں لہراں تاریا نی ۔ فضلوں قرب حضوری پاون وچ دربار پیاریا نی ۔ وانگ ستار ہزاراں کلیاں درتے مشکن ہاریاں نی
وچ عشقوں جاگن ماہی کارن جھڑیاں چھیڑ سبھے نی ۔ کالیاں اکھیاں ماروں چلیے دشمن غیر مریلے نی ۔ ساتھ ماہی دے سخیریں آون ڈھکن دمی میلے نی ۔
دنتوں تانگھ ستار چڑھ کی جے رب ماہی میلے نی ۔ ایک نا صحانہ مضمون بھی سی حرفی سید وارث شاہ دی دیکھی تھی ۔ حرف پہلا بیت یو ہے ۔
الف اساہے ناکر ہوناکر ہوا بد پیاسے ۔ انہاں گھر اوچہ کتنے ونگے جیہڑے نشان ہلاے ۔ وگل نفس فرائض ہووہ امرت کیتا حکم جیاے ۔ وارث تد جیہے لکھ وارث رب بیوارث کر مارے

دیباچہ تمام شد

تاریخ طبع دیباچہ وڈی ہیر ازمیاں افضل حسین مُرالوی

محمد الدین ڈھڈہ والا حج ابو سعید اجائی ۔ وڈی ہیر دیباچہ والی واہ واہ خوب چھپائی
ہور حوالہ ہیر وارث والی اسد سیال لگائی ۔ نال شرح تے فرہنگے دوہیں لکھے نال صفائی
دیباچہ لکھیں ونق واہ واہ ہوئی دوچند اٹی ۔ شاہی موتی دانگل سوہی جیاں حقی عالی
جیراں دے مبینی ہجری جس ولیلے سی جائی ۔ سے بھجایہ لکھا چھپا باقی ریہا نہ کائی

اطلاع

اس دیباچہ کے چھپوانے کی اجازت مولوی ابو سعید محمد الدین مالک
کتبخانہ محمدی بھاٹی دروازہ لاہور کو دیگئی ہے بغیر اجازت مولوی صاحب موصوف اگر کوئی
نہ چھاپے ورنہ مواخذہ قانونی ہوگا ۔ خاکسار محمد حسین لمحمد آبادی بقلم خود

کتاب دیکھنے سے پہلے یہ بھی پڑھ لیجیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ پہلے دعا سلام قبول ہووے ۔ شائق دوستاں بے اوار بانوں ۔ الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۔ اما بعد

احقر العباد محبت خدا داد بندہ پیر اند تا ترگڑ وزی درویش ترمیم و شرح کنندہ وڈی ہیر متخلص خادم پیر ساکن وزیر آباد موضع جوڑ اسیاں ضلع گوجرانوالہ شائقین بالکمین اہل اقتدار دوستان باصفا کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ اگرچہ فی زمانہ وڈی ہیر سید وارث شاہ صاحب کا اکثر چرچا ہے اور حاکمان ذیشان عدالت بھی بسبب باذاقی پنجابی کتاب کے مشتاق ہیں ۔ اسواسطے ہمارے دیسی صاحبان کا خیال بھی دیکھا دیکھی اس طرف راغب ہوا اور اس کتاب کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھنے لگے سچ ہے بقول شاہ صاحب ۔ بادشاہ جتول مہربان ہوسے بھتے خلق نے آن سلام کیتا ۔ ہر ایک صاحب علاوہ اسکے مطالعہ کا مشتاق ہوا ۔ اسواسطے اس کتاب کو پنجاب میں خصوصا اور غیر ملکوں میں عموما ترقی کی عزت حاصل ہوئی اور ایک فرہنگ جو کہ شائع کیا ہوا ہے ۔ جیسے اول پنجابی زبان میں اس سکین کا جز رہے جو کہ مشکل الفاظ کو حل کرنیوالا ہے ۔ اکثر ہر ملک اور ہر طرف سے صبح شام ہر گلی میں ہوتی ہے اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوتی ہے اور بعض اصحاب شرح کے بھی طلبگار ہیں ۔ سو ان صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ یہ کتاب اپنی شرح آپ ہی ہے ۔ کسی شارح کی حاجت نہیں ۔ حاجت مشاطہ نیست روئے دلارام را ۔ خود مصنف صاحب نے جو شرح بیان فرمائی ہے فی الحقیقت وہی شرح کافی ہے جو کہ جا بجا نے خبر کتاب کے مضمون نہیں خلاصہ کرکے اپنے اصول بیان فرمائے ہیں ۔ ہیر رانجھے کی کیفیت جائز ناتھا ایہہ پیر بنایا ہی ۔ ایہہ سوچ قلیوت کا دیکھنا اور ایک بالشت بھر زمین جو کہ قلب ہے لیکر ناف تک ہے اسکا سیر کرنا اسکی شرح ہے ۔ یہ امر محال ہے ہر ایک فرد کو حاصل نہیں ہوا اسکے لیئے کہ بنال مرشد دان اونہہ اوتو دھیان بید نہ بھیری کھیر سیاں ہے ۔ اگر کسی صاحب اہل طریق کو یہ مباحثہ حاصل ہے کہ بغیر عشق مجاز کے نہیں اور اب اکثر لوگ عشق مجاز کے نہیں ۔ اور اب اکثر لوگ عشق مجاز پر طعن کرتے ہیں ۔ اور حقیقی کا مطلب یہ ہوئیں کہ جب مجاز نہیں تو حقیقی کیسا ہوگا ۔ اے حضرت اگر کسی چیز کا بیج نہیں تو درخت کہاں سے پیدا ہوگا بیشک حقیقی کی سیڑھی ہے یہ ہو نہیں سکتا کہ مجاز سے نفرت اور حقیقی کے خلیفہ تعالے ذات صفات وانگ رکھیں نالے تیں بنیا شال جو رٹی ہیں ۔ دوسری جگہ شاہ صاحب فرماتے ہیں وجہوں عشق دے رمز دی خبر نہیں جا رہیے جیل اندر اکھوڑائی ۔ ہاں اگر ضرورت ہے تو اس بات کی ہے جو کہ آپ فرماتے ہیں ۔ ایہہ قرآن مجید دے معنے نی جیہڑے قول ہیں وارث شاہ دے نی ۔ غور سے دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ مصنف صاحب نے مضامین کلام اللہ سے لیکر انہیں پنجابی زبان کی روح پھونککر قصہ بطور ہیر رانجھا بطور تمثیل مرتب کرکے اہل پنجاب کو سنا کر ہوشیار کرو یاہ وارث شاہ میاں لوکاں کمیاں نتوں قصہ جوڑ ہوشیار سنایا ای ۔ اب یہ خیال ضرور ہوا کہ جس جگہ اور جس آیت قرآن مجید کا مضمون بیان فرمایا ہے اور پر نشان سیپارہ رکوع اور اس آیت کا ترجمہ ہر ایک مصرعہ یا بیت پر لکھدیا گیا تاکہ قرآن کریم بھی لوگوں کو معلوم ہوا اور شاہ صاحب کا فرمودہ بھی پورے طور پر ثبوت ہو کر عام الناس کو اطمینان ہو ۔ لہذا چند آیات حسب موقعہ لکھی گئی ہیں ۔ اور آیندہ بھی انشاء اللہ اسی طرح رفتہ رفتہ بشرط زندگی و صحت و تندرستی پوری ہو جاویگی ۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف ۔ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان ۔ کچا شیر پیتا بندا سدا بھلا دھروں آدموں بھلنا راہ ہویا ۔ اگر کچھ خطا واقع ہو تو پردہ پوشی فرماویں ۔ ورنہ براے مہربانی صحت سے مطلع فرماویں ۔ اور ابھی مجھکو کچھ مضامین کی تلاش ہے جنکی جستجو میں سرگرداں ہوں اگر ملگئے تو آیندہ اڈیشن میں شامل کئے جاوینگے ۔ انشاء اللہ ۔ بیدل کاے کہ ہمت بستہ گردد ۔ اگر خاکے بود گلدستہ گردد ۔ ہمت مرداں مدد خدا ۔ اب آپ صاحبان میرے حق میں دعائے خیر فرماویں کہ اللہ تعالے امید بر لاوے ۔ آمین ثم آمین ۔

بقلم خود پیر اند تا ۲۹ ۔ مارچ ۱۹۱۵ء روز جمعرات بمقام گجرانوالہ
میاں نبی بخش ٹھیکیدار ۔ بوقت ۹ بجے شب تمام ہوا ۔

والسلام

العشق نار تحرق ما سوی اللہ

جیہڑی ابو سعید چھپاندا وڈی ہیر اصلی

اصلی

وڈی ہیر

سید وارث شاہ صاحب

مع فرہنگ و حاشیہ و دیباچہ

بقلم جلی

سنہ ۱۹۳۰ء

اسدے باجھوں ہور جو چھپے جانو اُسنوں نقلی

کپور آرٹ پرنٹنگ ورکس لاہور میں

باہتمام بابو گوردتہ مل [illegible] چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم[له]

اولے حمد خدا دا ورد کیجے عشق کیتا سو جگ دا مول میاں
پہلاں آپ ہی رب نے عشق کیتا معشوق ہے نبی رسول میاں

عشق فعل ہے رب دی ذات فاعل عاشق اوسدے مفعول میاں
ہیسی عشق تھوہی عشق سارا عشق ہوسیا سدا معمول میاں

عشق پیر فقیر دا مرتبہ ای مرد عشق دا بھلا رنجول میاں
عشق[له] واسطے رب حبیب اُتے کیتا آپ فرقان نزول میاں

پڑھ پڑھ علم قضا پے کرن مفتی باجھ عشق دے رہن مجہول میاں
پڑھیاں علم نہ رب دے فہم ہوندے اکو عشق دا حرف معقول میاں

درجہ عشق ہے عاشقاں صادقاں دا اگر وے عشق نی مرد قبول میاں
منزل عشق دے وچ مقصود ملدا جھیڑے ہور نی طول فضول میاں

بھاویں[له] ہر عبادتاں لکھ ہوون عشق باجھ نجات نہ مول میاں
عاشق سدا زندہ خوشیاں نال رہندے کدیں ہوندے نہ ہین ملول میاں

عشق عاشقاں دا سردار ہے جی عاشق عشق نوں کرن قبول میاں
خاطر عشق دی زمین آسمان بنیاں لوح قلم دا عشق اصول میاں

کھلے تنہاں دے باغ قلوب اندر جنہاں کیتا ہے عشق قبول میاں
وارث عاشقاں تے کرم رب دا ئے جنہاں کیتا ہے عشق حصول میاں

له بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے فاذا قرات القران فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ یعنے سب سے اول شیطان مردود سے بچنے کے لئے خداوند تعالیٰ کی پناہ لی جاوے۔ پھر قرآن شریف جو کہ کلام الہی ہے پڑھا جاوے اور چونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کل امر ذی بال لم یبدا ببسم اللہ فہو ابتر۔ یعنے اگر کوئی عمدہ کام بسم اللہ پڑھکر شروع نہ کیا جاوے تو وہ کام ناقص اور ردی ہو جاتا ہے۔ اسلئے اول اعوذ پھر بسم اللہ پھر الحمد للہ پڑھکر کتاب یا کام شروع کیا جاوے تو خداوند تعالیٰ اس کام کو ٹھیک اور درست کریگا۔ اسلئے شاہ صاحب نے اول حمد خدا دا ورد کیجے فرمایا۔ یا یہ سمجھو کہ اعوذ پڑھنے سے تمام شیطانی وسوسے دور ہو جاتے ہیں۔ دل آدمی واہیات خیال سے پاک ہو جاتا ہے۔ پھر خداوند تعالیٰ کا نام پاک یعنی بسم اللہ پڑھکر اسکی حمد شروع

در نعت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم

دوئی نعت رسول مقبول والی جینے حق نزول لولاک کیتا
سرور ہوکے انبیاں اولیاں دا اگے حق دے آپنوں خاک کیتا
ہویا حق نوں شوق جد ملن سندا گھوڑا نذر براق چالاک کیتا
نبی اہل قریش وچہ حرم پایا خوشی خویش قبیلہ دا ساک کیتا
تکے نور رسول دے چمک ماری قلعہ محل نوشیراں چاک کیتا
معراج رسول دا حق ہے جی جوڑا نور دا پہن پوشاک کیتا
جتھے وہم ادراک دی پہنچ ناہیں نبی صاحب واقف غفور تاک کیتا

خاکی آکھ کے مرتبہ بڑا دتا سبہ خلق دے عیب تھیں پاک کیتا
کرے امتی امتی روز محشر خوشی چھڈ کے جیو غمناک کیتا
والسلام پیغام پہچان ناہیں قاصد وحی معراج افلاک کیتا
شافی عاصیاں دا حامی مجرماں دا اتے محرماں دا دردناک کیتا
ایہہ بھی معجزہ نبی کریم دا ہے نال انگلی چن دو پھاک کیتا
نبیاں ہور نال حضرت معراج جتھے حضرت شیخ معراج افلاک کیتا
وارث شاہ سبہ سر خزانیاں دے رب نبی نوں چا ہوشناک کیتا

در تعریف چہار یار کبار رضی اللہ عنہم

چارے یار رسول دے چار گوہر سبھے اک تھیں اک چڑھیندڑے نی
جنہاں صدق یقین تحقیق کیتا راہ رب دے سیس وکیندڑے نی
صوبے چار نی شرع محمدی دے ملک دین اندر نبی ونڈدڑے نی
نگہبان ہوئے سر امتاں دے جھولن نبی کریم دے جھنڈڑے نی
جنہاں فرق اوہناں وچہ گجھ جاتا اوہ دھروں حضور دے گندڑے نی

ابوبکر تے عمر عثمان علی آپو اپنے گنیں سوہیندڑے نی
ذوق چھڈ کے جہاں نے زہد کیتا واہ واہ اوہ رب دے بندڑے نی
بانی فتح کے جنگ کا فراں تے کیتے تم کفار دے دھنڈڑے نی
بازو بند رسول دے ڈھلک مارن سچے چار موتی لڑی گندڑے نی
وارث شاہ مد چار یار دی بھی تبارکھ لئیں فعل جو مندڑے نی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲) کرے۔ یعنے الحمد رب العالمین الخ ہروقت زبان پہ جاری رکھے ۱۲ ۔ عشق یعنے محبت یا شوق یا پیار کو جگہ ۔ یعنے جہان کا مول یعنے اصل یہی ہے ۱۲ چونکہ عشق ہر ایک چیز کا اصل ہے ۱۰ ۔ خداوند تعالے نے اپنا معشوق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اسی سبب سے اپنے حبیب پاک پر قرآن مجید نازل کیا ۔ اور یہ بھی فرمایا ہے لقد من اللہ علے المومنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم ۔ الی الآیہ یعنے اللہ تعالے نے مومنوں پر احسان کیا ۔ جو اس نے ان میں انہیں میں سے رسول بھیجا ۔ جو ان پر اُن کی آیتیں پڑھتا ہے ۔ اور ان کو سنوارتا ہے اور کتاب اور حکمت سکھلاتا ہے ۔ اگرچہ وہ پہلے صریح گمراہی میں تھے ۱۲ ۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے ۔ شعر

ہزار سال عبادت کند نمازی نیست کسیکہ عشق ندارد خدا ازو راضی نیست

ص ۔ یعنے حدیث قدسی کی طرف اشارہ ہے لولاک لما خلقت الافلاک یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمان کو پیدا نہ کرتا ۔

در صفت اما مین رضی اللہ تعالےٰ عنہما گوید

حضرت حسن حسین دوہی دُت علی علی شیر خدا دے شیر دونویں
لخت جگر رسول بتول جائے عاشق رب دے مرد دلیر دونویں

دو بہتر وان حبیب خدا دے نی اُچی جد دے وڈ وڈیر دونویں
رب پاک آیت قدسی نازل کیتی ہوئے شرک توں پر پریز دونویں

جنہاں کدی سوال نہ رد کیتا وکے راہ مولا کئی ویر دونویں
منزل عشق دی جنہاں ثبوت کیتی مرے ذرہ نہیں قدم پھیر دونویں

تیغ عشق دینال شہید ہوئے گئے ظالماں موڑیاں گھیر دونویں
گنج ظاہری باطنی دو تاروں ہوئے وچہ میدان دے ڈھیر دونویں

جیہے پاک شہادت دے رب بخشے عالی قدر تے چنگ چنگیر دونویں
روز حشر دے امتاں عاصیاں دی بخشش واسطے ہون اگیر دونویں

راضی وچہ رضا خدا دے سیس رکھ کے بیٹھ شمشیر دونویں
ذات حق دینال وصال ہوئے دلوں دور کرکے میر تیر دونویں

مہرباں تامیاں جنہاں تے مددگار نے سنج سویر دونویں
حل مشکلاں وارثا رب کردے ہتھو ہتھ نہیں لاؤندے دیر دونویں

در مدح پیران پیر محبوب رب قدیر محی الدین قدس اللہ سرہٗ

مدح پیر دی حب دےنال کیجے جیند خادماں دیوچہ پیریاں نی
بابھ اوس جناب دے پار ناہیں لکھاں ڈھونڈ دے پھرن فقیریاں نی

جہڑے پیر دی نظر منظور ہوئے گھر بیٹھ تنہا تا پیریاں میریاں نی
روز حشر دے پیریاں طالباں نوں ہتھ بجڑے ملن گیاں جیریاں نی

کھیتی نبی دی غفلتاں نال نی مرکے گیاں دین نپیریاں نی
بنے لایاڈٹیاں بیڑیاں نوں کرامات دے نال زنجیریاں نی

مہرباں ہوکے چور قطب کیتا بخش دیناں ملک جاگیریاں نی
کا سب کل اقطاب دے قدم دھریا پایاں قرب حضور وڈیریاں نی

اوہ تاں خاص محبوب اللہ والے قلماں لکھیاں جس لکیریاں نی
وارث محی الدین ہے پیر ساڈا سوہنے نام جنہاں نوں ڈھیریاں نی

در مدح حضرت فرید الدین گنجشکر

مسعود والا ڈلا پیر چشتی شکر گنج مسعود بھرپور ہے جی
بابا ساں قطباں دے وچہ ہے پیر کامل جیندی عاجزی زہد منظور ہے جی

خاندان وچہ چشت دے قابلیت شہر فقر دا پٹن مشہور ہے جی
شکر گنج نے آن مکان کیتا دکھ درد پنجاب دا دور ہے جی

ے [illegible] ہونے تے رنگ جاوے یا ایسی کوئی صورت کہ جس سے اسکی حالت تغیر ہو جاوے یا پیریاں جیہ بخشے پردہا اشارہ بطرف پیر صاحب یعنے بہتا [illegible]
[illegible] ابھی ہر سکتے کوئی پیر کر کرنا رہ پہنچنا یعنیہ اولا حضرت قدس اللہ سرہ کے [illegible] مشکل ہے ۱۲ [illegible] پیریاں چھیاں مراد اعمال نامے ۱۲ [illegible] ڈھیریاں نور شہادت ڈھیریاں
[illegible] امید [illegible] ظاہری و باطنی ۱۲ [illegible] مسعود دو ایک چشتی بزرگ کا نام ہے جو باوا صاحب کے سلسلے کے پیر ہیں ۱۲

سوتا صبر دا ماریا نفس موذی سر بھن کیتا چکنا چور ہے جی
گنج کھولکے دولتاں ونڈیاں نے فیض آپ دا فیض گنجور ہے جی
زہد الانبیا نام دھرایا سو آپ صابری وچ صبور ہے جی
نال شوق خدا دے شمع جاگی دین دنی اندر نور و نور ہے جی
نال اک نگاہ دے خاد مانوں ہویا ترت لقا حضور ہے جی
وارثشاہ فریدالدین کتے رحم رب دا فضل و فور ہے جی

فرمایش یاراں در عشق مجازی گوید

جدوں عشق دے کم نوں ہتھ لایئے پہلاں رب دا نام دھیایئے جی
یاراں اسانوں آن سوال کیتا قصہ ہیر دا نواں بنایئے جی
حرص توڑکے بود نابود والی درجہ آپ فنا دا پایئے جی
پتے دوستاں ہون تے ونڈ دیئے گندھی چھوڑیاں نہ سدایئے جی
کاں وانگ اٹھا ربیر یاں وی اینوں کوڑ نہ مغز کھپایئے جی
لنگدار نگیلڑا شعر کرکے چٹک عام تے خاص نوں لایئے جی
نال عجب بہار دے شعر کرکے رانجھے ہیر دا میل ملایئے جی
رانجھے ہیر دے عشق دی گل ستی نویں سر توں پھیر جگایئے جی
پھیر نبی رسول پیغمبرانوں دم دم درود پہنچایئے جی
ایس پریم دی جھوک دا سبھ قصہ جیبھ سوہنی نال سنایئے جی
تدوں شعر دی شاعری ول ہووے جدوں ذہن حضور توں پایئے جی
بلبل ہوکے چہکئے باغ اندر سخن رمز دے نال الایئے جی
کرکے کالیاں بگیاں کا غذانوں اینیں شعر نوں لیک لایئے جی
رمزاں معنیاں وچ خوشبو ہووے عشق مشک نوں کھول کھنڈایئے جی
یاراں نال مجالساں وچ بہکے مزہ ہیر دے عشق دا پایئے جی
وارثشاہ رل نال پیاریاں دے نویں عشق دی گل ہلایئے جی

دربیان قبول کردن فرمایش یاران یکدل

حکم منکے سجناں پیاریاں دا قصہ عجب بہار دا جوڑیا ئی
بہت جیو دے وچ تدبیر کرکے فرہاد پہاڑ نوں پھوڑیا ئی
ڈبا ایس وجود قلوب والا اساں لاہ سرپوش اکھوڑیا ئی
فقرہ جوڑکے خوب درست کیتا نواں پھل گلاب توڑیا ئی
سبھا وین کے زیب بنا دتا جیہا عطر گلاب نچوڑیا ئی
کوئی دغا نہیں کیتا وانگ چوراں وہی بیویاں جند تو ڑیا ئی

سلہ ول یعنی ٹھیک اور درست ۱۲ سلہ یعنی شعر کا ملکہ اور لیاقت خداداد ہو تو شاعر بنکر تصنیف بنانا مناسب ہے ورنہ بیگانہ مضامین اور اشعار کی چوری کرنا ایسا ہے جیسے لوگوں کی گرہ کاٹ کر بدنام ہونا ۱۲ سلہ اس شعر کا مطلب بھی یہی ہے کہ جسطرح کوا بیگانہ چیزوں کو دیکھ کر دیواروں پر اڑتا اور بولتا ہے اسی طرح چور شاعر کا حال ہے کہ دوسروں کے شعر پر جھپٹتا اور چھین لیجانیکا حیلہ کرتا ہے۔ مگر بیگانی چیز آخر بیگانی ہوتی ہے ۱۲ سلہ یعنی پیغمبر زاہداں اشارہ بطرف حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ سلہ مصرعہ ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سلہ مراد حکایت حقیقت رابیہ ار کردن یعنی گذشتہ بات کا از سر نو بیان کرنا ۱۲ سلہ مطلب یہ کہ جسطرح فرہاد نے پہاڑ کو چیرا تھا اسی طرح میں نے اشعار آبدار سے جواہرات دل کی کان کو کھود کر نکالا ۱۲ سلہ وین بالکر یعنے چننا یعنے عمدہ عمدہ مضمون اور الفاظ چن کر اس کتاب میں ایسا عمدہ نچایا ہے جیسا گلاب کا عطر ۱۲

تازی طبع تے عشق اسوار کرکے گھتّی چاٹر میدان وچ چھوڑیائی
وارثؔ شاہ فرمایا پیاریاں دے اساں منیاں مول نہ موڑیائی

دربیان تعریف تخت ہزارہ گوید

اک تخت ہزاریوں گل کیجے جتھے رانجھیاں رنگ مچایا ئی
چھیل گبھرو مست البیلڑے نیں سندر اک تھیں اک سوایا ئی
والے کوکلے مندرے مجھ لنگی نواں ٹھاٹھ تے ٹھاٹھ چڑھایا ئی
کوئی حسن دی کان گمان سندر اک دوجے دا انت نہ آیا ئی
چھل ڈال تے باغ بہار نہراں چھاواں ٹھنڈیاں نال سہایا ئی
عقلمند تے لوک سلوک والے راٹھ جگ دے وچ سدایا ئی
اینہی چناب دے ڈوگھ اندر تخت نگر دا نام دھرایا ئی
وارث کی ہزارے دی صفت آکھاں گویا بہشت زمین تے آیا ئی

دربیان صفت موجو چوہدری

موجو چوہدری پنڈ دی باہند والا چنگا بھائیاں دا سردار آہا
اٹھ پتر دو بیٹیاں تسدیاں سن وڈا ٹبر ان تے چیدار آہا
بھلے بھائیاں دے وچ پرتیت اوس دی منیاں چوہدری وچ سرکار آہا
دولت مال دے نال خوشحال وسے ہو مجلساں دے وچ اعتبار آہا
حلم وچ شریک سبھ اوسدے سن عذر کسے نہ کجھ انکار آہا
وارث شاہ ایہ قدرتاں رب دیاں نی دھیدو نال اس بہت پیار آہا

دربیان عداوت کردن برادران رانجھا

باپ کرے پیار تے ویر بھائی ڈر باپ دے تھیں پئے سنگدینی
گجھے مہنے مار کے سپ وانگوں اوہدے کالجے نوں پئے ڈنگدینی
کوئی وس نہ لگنے کڈھ چھڈن دیندے مہنے رنگ برنگدینی
کائی گل کرے جے وچ بھائیاں اوہدی گل نوں چاہ اولنگدینی
پا تیوڑیاں متھے تے گل کردے بولن بول اولڑے جنگدینی
وارث شاہ ایہ غرض ہے بہت پیاری ہو ساکن سینگ انگدینی

دربیان فوت شدن موجو چوہدری پدر رانجھا

تقدیر سیتی موجو فوت ہویا بھائی رانجھیدے نال کھیڑ دینی
کھائیں ریجھ کے گھوردا پھرے رناں کڈھ رکتاں دھیدو نوں چھیڑ دینی

سلہ اولنگ یعنی کسی چیز کے اوپر سے گذرنا۔ اس جگہ مراد ناچیز سمجھنا ہے حقارت کی طرف اشارہ ہے ۱۲ سے یعنی اوچی قوم والا بنتا ہے ۱۲
سے کھیڑ دے یعنی اس کو دکھ پہنچانے کی کوشش کرتے تھے ۱۲

نت ستجر اگھا دکلیجڑ یدا گلاں تر کھیاں نال او چیڑ دینی
منہ جوڑ کے نت گرمتے کردے بول بول دے اڈ نکھیڑ دینی
گلاں سچیاں جھوٹھیاں میلکے تے دامن پاک لو دلو تریڑ دینی

بھائی بھابیاں ویر دیاں کرن گلاں نت جھنجٹ ایہ نبیڑ دینی
ویکھو چال زمانہ دی الٹ گئی سکے سکیاں ویر سہیڑ دینی
وارث شاہ جہان تے غرض منہی آپو آپنی جوگ نوں گیڑ دینی

دربیان طلبیدن برادران رانجھا قاضی را برائے تقسیم زمین

حضرت قاضی تے پنچ سدا سارے بھایاں زمیں نوں کچھ پوایائی
کچھاں مار شریک مزاخ کردے بھایاں رانجھیدے باپ بنایائی
سدھاکرین نہیں ایس وچکر تیوں بھنڈی نت توں نت سلایائی

وڈھی دیکے زمیں دے بنے وارث بنجر زمیں رانجھیٹے نوں آیائی
گل بھایاں ایہ بنا چھڈی مگر جٹ دے پھکڑی لایائی
وارث شاہ جے نفس دے کہے لگوں ایویں رائگاں عمر گوایائی

دربیان طعنہ کردن برادران رانجھا را

پنڈا چھلکے آرسی نال ویکھن تنہاں دھمک کیا ہل واہنائی
کتے آپ منہاریاں نکل جاسی موہوں آکھنا نہیں لکھاہنائی
ہن بھوئیں دے جھگڑے کرے منڈا اوس تو ڑنہ مول نباہنائی
کم واہی دے وچہ نہ ذرا وہک وارے بیٹھیاں ایس دن لاہنائی
اہنوں ولیاں بھن دی پئی وادی جیت کم نوں ایس داہنائی
غصے ہویاں نوں مول نہ جاندے نیں ایہ پیار دنیال وساہنائی

تن پالکے چوبڑے پٹے جنہاں رکھے رن کی ایسنوں چاہنائی
کوئی ڈنگ لنگھاے پنڈ ساڈے گلوں اساں بھی کویں چالاہنائی
وہیں ونجھلی واہے تے رات گاویں اساں ایہ نہ مول وباہنائی
دنیاداریاں دے جھیڑے عمر دینی دن چار دے ایس نباہنائی
گلیاں وہڑیاں دے وچہ لٹ بھوندا کسے ورجنا نہیں تناہنائی
وارث شاہ کی جانیے ایہ ندھا کسے روز دا ایہ پراہنائی

دربیان کارکشت کردن رانجھا گوید

کر لئی سر نالی سی رانجھنے نے ہل واہن نوں ترت تیار ہویا
وچہ زمیں دے جاکے ہل جتا نال دھپ دے بہت لاچار ہویا

۱ وڈھی دینی۔ الگ کرنا چاہئے ۲ کسی کے باپ بنانا مصیبت میں ڈالنا ظلم کرنا مارنا ۳ پنڈا چھلکے بدن صاف کرکے پینے جو لوگ بانکپن میں رہتے ہیں
ان سے محنت کا کام نہیں ہوسکتا ۴ منہ ہار بدلگام آزاد کسی کی نصیحت نہ ماننے والا ۵ ایک وقت کے کھانے کو ڈنگ کہتے ہیں ڈنگ لنگھانا
چند روز گذارہ کرنا ۶ بری عادت کو وادی کہتے ہیں ۷ فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا ولہم عذاب عظیم

روروماں تے باپ نوں یاد کردا اہل اہن تھیں کھڑا بیزار ہویا
خوشی نال سی کھیڈدا دادنے راتیں پھڑ کے دائیاں وچ بیکار ہویا

سگے گئے پن برابنے نکلیں سالے دوکھ روونے وچ درکار ہویا
وارث ماں تے باپ دے نال خوشی رل بھائیاں وچ نال خوار ہویا

شروع نمودن قلبہ رانی میاں رانجھا

رانجھا جوتنا واہ کے تھک رہیا لاہ اریاں چھاں نوں آوندا ئی
بھتا آن کے بھابی نے کول دھریا حال اپنا رو وکھاوندا ئی

چھالے پئے نے ہتھ تے پیر پھٹے ساتوں واہی اکم نہ آوندا ئی
بھابی آکھیا لاڈلا باپ دا سیں لتے کھرا پیارڑا ماوندا ئی

راتیں کھاندیاں نال نہ نیند پوندی دن روونے نال وہاوندا ئی
وارث شاہ میاں فعل بندیاں دے رب قدرتاں نال رساوندا ئی

دربیان غضہ شدن رانجھا ہمراہ بینگہ

رانجھا آکھدا بھابیو ویرنوں نی تساں بھائیاں نالوں وچھوڑیا جے
خوشی روح نوں بہت دلگیر کر کے تساں پھل گلاب دا توڑیا جے

سکیاں بھائیاں لوں وچھوڑیو نیں کنڈا وچ کلیجیدے پوڑیا جے
بھائی جگر تے جان سان اسیں اٹھے ویکھو ویکھی جا وچھوڑیا جے

تساں فکر کیتا ساڈے کڈھنے دا بھائیاں نال وچھوڑ کے موڑیا جے
نال غمزے دے اکھیاں کڈھ بھابی ویکھو بہناں ہو رکی جوڑیا جے

دہیں رات سال ست میں وچ یاراں بولیاں مار کے جا جوڑیا جے
جدوں صفاں نی ٹر گئیاں طرف جنت وارث شاہ دیو اگ موڑیا جے

مسخری کردن بینگہ بار رانجھا

کریں کھا کے آکڑاں دودھ چاول ایہ رجکے کھاندیاں مستیاں نی
آکھن دیور نال نہ بولیے سانوں بھہ شریکنیاں ہسدیاں نی

ایہ لبھے دنیاں نے گھیو شکر پر جیو دا بھیت نہ دسدیاں نی
رناں گدیاں نی ویکھ چھیل منڈا جیویں شہد چ مکھیاں پھسدیاں نی

اک تیں کلنگ ہیں اساں لگا ہو سبھ سو کھالیاں وسدیاں نی
گھروں نکلیں تے پیا مریں بھکھا سبھے بھل جانیں خرمستیاں نی

ہتھ پکڑ کمان طوفان والی تیر مہنیاں دے سانوں کسدیاں نی
وچ وہڑیاں بہندیاں ڈھواہ چرخے رنت واڈیاں گلاں نوں ہسدیاں نی

من بھاوندا کھائیے جگ آکھے گلاں ملک نوں بھاوندیاں رسیاں نی
وارث جنہاں نوں علم دناں بھیڑیا نی بھہ خلقتاں وستوں نسیاں نی

سلہ یعنی ناجائز تعلق کی بدنامی دینی ۱۲ سلہ بدنامی کا داغ ۱۲ سلہ یہ کہاوت ہے من بھاوندا کھاؤ جگ بھاوندا پہنو اولیے کھانا تو وہ کھاؤ جو اپنا دل چاہے۔ اور لوگوں کی رسوم کے موافق علاوہ ازیں ظاہر کرنا چاہیے جیسے لباس رسوم وغیرہ ۱۲

دربیان جواب دہی کردن رانجھا بانگہ

تساں چھیترے مرنا دتے سپ سیاں دے کرو ڈاریونی
کیڑو پاوندواندی صفا گال سُٹی ذرا گل دینال ہر یاریونی
تساں پیر ولی غوث قطب مارے مکراں نال سبھے ہر یاریونی
راجے بھوجدے مکھ لگام دیکے چڑھ دوڑیاں ہو ٹونے ہاریونی
راون لنک لٹائیکے گردھویا کارن تسانیمے ہی ہتھیاریونی
وارث رن دی ذات بیوفا ہوندی پوری نال نہ کسے تاریونی

سخت جواب کردن بنگہ صاحباں بارانجھا

بھابی آکھدی گنڈیا منڈیا وے ساڈے نال کی رکتاں چایانی
دلی جیٹھ تے جہنا نمے فتو دیور ڈب یاں اوہ بھر جایانی
گھر وگھریں جاوڑے لوک سارے سانوں کیہاں بھا ہیلہ پایانی
تیری گل ٹبنے گی نال ساڈے پرنالیا سیالاں دلی جایانی
اسیں شرم دیاں ماریاں ڈب مرئیے ساڈے بھاتوں کیہاں نہایانی
لٹکندڑا وہڑیاں وچ پھرنا ہیں رناں ہنڈ دیاں تم بھر ایانی
سانوں چھڈ یا کتے نہ لوجگا ہیکاں پچھے اسانوں لایانی
وارث شاہ انموڑاں نوں موڑنا ہیں جنہاں دیاں توڑ نباہیانی

جواب دادن رانجھا بنگہ صاحبہ را

منہ بُرا دسیندڑا بھابیے نی سڑے ہوئے پتنگ کیوں ساڑنی ہیں
اوتے چاہڑ کے پوڑیاں لاہ لیویں کیہے گلانمے محل اسارنی ہیں
اینوں غیب دیاں تہمتاں جوڑکے تے کجھ سچ نہ جھوٹھ نتارنی ہیں
تیرے کوچ آکھ کی بھیا میرا سانوں بولیاں نال کیوں مارنی ہیں
اساں نال کی معاملہ پیا تیرا پر پیکیاں ولوں گوارنی ہیں
وارث شاہ بیفائدہ عمر بازی جا کے رونقیا متے ہارنی ہیں

غصہ شدن بنگہ صاحبہ ہمراہ رانجھا

سدھا ہو کے روٹیاں کھا جٹا آکا ہے نوں اڑیاں چایانی
دہیں رات خراب اوہ مگر تیرے ایس عشق نے بہت اکایانی
تیری پنگھٹا نمے اوتے پٹی پئی کھماں وچ ترنجناں پایانی
گھر بار وسار خوار ہویا جھوکاں پریمیاں جنہا نوں لایانی

بدنام کرنیکی باتیں ۲ سر پہ مصیبت لانا ۳ جو روکنے سے نہیں رکتے ان کو روکنا نہیں چاہئے ۔ جنہوں نے بری عادتوں کو انتہا تک پہنچایا ہے
کچھ اختیار کا کام جو اسکے سوا دوسرا ذکر سکے ۔ کھاؤ اور پیو روزی اللہ کی اور نہ پھرو ملک میں فساد مچاتے ۔ پیچھے باتیں
کے کھاتوں پر شہرت اور عورتوں کے کاتنے کی جگہوں میں مشہوری اور ذکر ہوتا رہتا ہے

زلفاں کالیاں کنڈیاں تے منگو جھوکاں کٹکے آن بہایا نی
وارثشاہ ایہہ جہاں ندا چند دیو رڑب بیاں اور بھر جایا نی

جواب رانجھا با بنگہ

رانجھے آکھیا بھابیو ویرنوں نی بولو سخن حیا شرم دے نی
جھوٹھ غیبتاں وچہ غلطان ہو حکم نہیں ہیٹے ایس کم دے نی
دنیا خواب خیال دی بات ساری کجھ نہیں ساہ ایسدم دے نی
وارث فعلاں نیاں خوار ہوند بندے پاک گناہ تھیں حرم دے نی

جواب بنگہ با رانجھا

آکھ سیکھیا اہل دیوانیاں نے ٹھکاں منہ ڈھیا نہ انوں سٹنا ئیں
روٹی کھاندیاں لوچ پوے تھوڑا جا اگنے وچہ پلیٹنا ئیں
وانگ آوہیاں ڈھاساں لا بہیں کجھ کم نہ کاج نہ کھٹنا ئیں
چیرا بھجکے بھنڑے ال چوپڑ وچہ ترنجناں پھیریاں گھتنا ئیں
کریں کم ناہیں اچا کھائیں ہنیں جٹ اپنے آپ دی پٹنا ئیں
وارث غفلتاں وچہ نا بو جھڑے تہاں آکھ کی کھٹنا وٹنا ئیں

آزردہ شدن رانجھا از بنگہ خود

بھلکے ہاں آنہ ہڑے سانوں بخش لے ڈوارئیے واسطائی
دن رات توں ظلم تے تک ساڈے ہیں سنگا رئیے واسطائی
کدیں کسے نیال نال گل کریں کبروالئے ماریئے واسطائی
ہتھوں تیریوں دیس میں چھڈ جاساں کھلے ہتھیاریئے واسطائی
نال حسن دے پھریں گمان لدی سچ مست ہنکاریئے واسطائی
وارثشاہ نوں ملے نہ جاگ بھریئے انی نیندی پیاریئے واسطائی

جواب دادن بنگہ صاحبان رانجھا وحید را

ساڈا حسن پسند نہ لیاونا ئیں جاہ ہیر سیال ویاہ لیاوڑیں
دہیں اٹ پھریں ادہ کے نگر لگا جویں وانگ توں ئیں لاہ لیاوڑیں
دہیں لوہیوں کدھی ہے ناہیں اتیں کندھ پچھواڑیوں لیاوڑیں
واہ ونجھلی پریدی گھت جالی کائی ندھی سیالاندی پھاہ لیاوڑیں
تیتھے عقل ہے رناں نوں لاونیدا رانی کوکلاں محل توں لاہ لیاوڑیں
وارثشاہ نوں نال لیجا کے تے کوئی دم دیکے کھسکا لیاوڑیں

سے بھینسوں کا گہ تیری زلفیں بھینسوں کے گھڑ کی طرح سینہ پہ آن چڑھیں ۱۲ سے پ غ قل ان اللہ (ترجمہ آیت) تو کہہ اللہ حکم نہیں کرتا غیبت کے کام کیوں جھوٹھ بولتے ہو اللہ پر جو معلوم نہیں رکھتے ۱۲ بگڑی ہوئی طبیعت والے کر سکتے ہیں ۱۲ سے عورتوں کو ورغلانے کا طریقہ تجھے خوب یاد ہے ۱۲
سے اگر دن میں نکالنے کا موقع نہ لگے ۱۲

جواب کردن رانجھا ہمراہ ینگہ صاحبہ

نڈھی بیبا لاندی یاہ کے لیادساں ویں کریں بولیاں اتے ٹھٹھولیانی
بے گت پیہڑا ونگ میریانڑے اگے تساں جہیاں ہون گولیانی

مجھوواہ وچہ بوڑیے بھابیانوں ہون قتل جہیاں بڑبولیانی
بس کرو بھابی اسیں رج رہے بھر دتیاں جھاں نوں جھولیانی

نقلاں بت کرو وچہ ٹریانڑے بھنڈاں کنجریاں جیں ڈولیانی
وارث عاقبت تہانوں اجڑ بسی پورے یاوٹے جنہاں تولیانی

تمسخر ینگہ بارانجھا

کہیا بھیڑ مچایا ای کچیاوے تھاڈا ہیا ای سوکناں وانگ کہیا
جاہ ہیجر اکم گوا ناہیں ہو جا سیا جو بناں پھیر بہیا

رانجھے کہا غصہ سرد ہول ماری کہی چھڑی ان نوں جیویں اہیا
انھیں دیس کھواسیں چھڈ چلے لاہ جھگڑا بھابیے گل ایہا

رانجھا ہو غصے اٹھ رواں ہویا بھابی رکھ رہی اوہ تاں ناں رہیا
ہتھ پکڑ کے جتیاں مار گل رانجھا ہو ٹریا وارث شاہ جہیا

روانہ شدن رانجھا از تخت ہزارہ

روح چھڈ قلبوت جیوں وداع ہوندا تویں ایہ درویش سدھا یائی
آن پانی ہزارے دا قسم کرکے قصد جھنگ سیالاں دے دھاریائی

کیتا رزق نے آن اداس رانجھا چلو چل ہی جیو پکاریائی
کچھے ونجھلی مار کے رواں ہویا وارث دیس تے وطن وساریائی

خبر شدن برادران از رفتن رانجھا

خبر بھابیاں نوں لوکاں نے جا دتی دھیدو روس ہزاریوں چلیا جے
اہل وا اپنا دیس تجیں ہو وسے نا ہیں بولیاں بھابیاں گھلیا جے

پکڑ راہ ٹریا ہنجوں نین رو دن جویں ندی دا نیر اوچھلیا جے
دھیدو وکھو جیا نال بھرجائیاں دے دا دہا کسے نہ جی تسلیا جے

اگوں شہر دے واسطے بھائیاں نے آدھ واٹیوں راہ آملیا جے
وارث حق دیغوں جدو شخص رنج کریئے تدوں عرش اللہ دا ہلیا جے

کلام دھیدو

رانجھا آکھدا اٹھیا رزق میرا ایتھوں بھائیو تسیں کی منگدے ہو
ونڈ بیا جے باپ دا ملک سارا تسیں ہاکن سیں نہ انگدے ہو

لے ٹھٹھولیاں طعنے بازی ہو لے یتیم کو کھانیوالا کیڑا لے یعنی جب حقدار کو حق سے محروم کرکے ناراض کیا جائے تو عرش اللہ کا کانپتا ہے۔

وچوں خوشی ہوؤ ساڈے نکلنے نے گل آکھدے سوہنڑ سنگدے نے — دس لگے تے منصو وانگوں مینوں چاسولی اُتے ٹنگدے ہو
بھلے کم دے وچہ نیت تُساں رووا لڑائی تے جنگدے ہو — وارث شاہ ہن اسیں اواس ہوئے تسیں خوشی وسو نال ننگدے ہو

منّت زاری کردن برادران پیش رانجھا

آکھ رانجھیا بھاہ کی بنی تیرے دیس اپنا چھڈ سدھارنا ہیں — ویرا انبڑی جایا جاہ ناہیں سانوں نال فراق دے مارنا ہیں
ایہ باندیاں اسیں غلام تیرے کوئی ہور وچار وچارنا ہیں — بخش ایہ گناہ توں بھابیاں نوں کون جمیا جو گنہگار نا ہیں
بھائیاں باجھ نہ مجلساں سوہندیاں نی اتے بھائیاں باجھ بہار ناہیں — لکھ اوٹ ہے کول وسندیاں دی بھائیاں گیاں جیڈی کائی ہار ناہیں
بھائی ڈھاوندے بھائی اوسار دے نی بھائیاں باجھ باہاں بیلی یار ناہیں — بھائی مرن تے پوندیاں بھج باہاں بناں بھائیاں بھجر پیار ناہیں
طالعمندیاں لکھ خوشامداں نی تے غریب دا کوئی رووار ناہیں — باہاں والیاں دی لوک کرن منت بناں باہاں دے کوئی سنگار ناہیں
باہاں کلیاں نوں لوک مار دے نی باہاں والیاں نوں کائی سار ناہیں — وارث شاہ میاں بناں بھائیاں دے سانوں جیونا فی ادرکار ناہیں

عاجزی وزاری کردن پیش صاحباں

بھرجائیاں آکھیا رانجھیا وے اسیں باندیاں تیریاں نینیاں ہاں — نام لینا ایں جدوں توں جاونے دا اسیں پنجرو تندیاں نینیاں ہاں
جان مال قربان ہے تدھ اتوں نالے آپ بھی چوکھی ہونیاں ہاں — سانوں صبر قرار آرام ناہیں جس ویلڑے تیتھوں چھٹیاں ہاں
وارث شاہ کہیا من لی دیورا اسیں سبھ مراد تے پنیاں ہاں

منّت کردن رانجھا پیش صاحباں

بھائی رزق اداس جاں ہو ٹریا من کا سنوں گھیر کے ٹھگدیاں ہو — پہلے سار کے جیونا نزدے نوں پچھوں بھلیاں لاونے لگدیاں ہو
بھائی ساک سن تساں وکھ کیتے تسیں ساک کی ساڈیاں لگدیاں ہو — اسیں انگ ساہ دے ہو رہے تسیں کولیاں دی ہوانگ بھکدیاں ہو
اسیں کو جھجرے روپ کروپ والے تسیں جوبنے دیاں نیڑ گدیاں ہو — اساں آپ تے طعام حرام کیتا تسیں بھگنیاں سارے جگدیاں ہو

لہ یعنی اے بھائی ہماری والدہ کا جنا ہوا ۱۲ کہ پاس بسنے والوں کا لاکھ پردہ اور بڑی امید ہوتی ہے ۱۲ کہ یعنی جس طرح بازو ٹوٹنے کی مدد سے کام کیا جاتا ہے۔ اسی طرح بھائی بھی کام کرتے ہیں ۱۲

ککھوڑی مٹھی گل کھلا کے تے پھیر پھپھیاں مار کے ہگدیاں جو
وچ شرع نہ عقل نہ قول تساں قاضی مفتیاں نال کیوں جھگڑدیاں جو
اسیں نس آئے تسیں لگپیاں پچھا چھڈو ساڈا تائیں گڈیاں جو
وارثشاہ اکھڑے کی کرناں تسیں ست اکھیاں وگدیاں جو

روانہ شدن رانجھا از براداران

واہ لا ہے بھائی بھابیاں بھی رانجھا رس ہزاریوں چلایائی
جگھ ننگ نوں جھاگ کے پندھ کرکے رنیں وچ مسیت دے آیائی
ہتھ ونجلی پکڑ کے رات ادھی رانجھے مزہ بھی خوب بنایائی
اک ہو بے سرت بیہوش گئے اکناں راگ توں تے چیت لایائی
رن مرد نہ پنڈ وچ رہیا کوئی سب گرد مسیت دے آیائی
وارثشاہ میاں پنڈ جھگڑیاں دی پچھوں ملاں مسیت آیائی

تعریف مسجد

مسجد بیت العتیق مثال آہی خانہ کعبیوں ڈول اتاریانے
گویا اقصے دے نال دی بھین دوجی شانہ صندل نور اساریانے
معمار اصول تے فقہ والے نظم دین دے نال کھلاریانے
ثابت نص حدیث دے نال کرکے چھت کعبے دی خوب اتاریانے
پڑھن فاضل درس درویش مفتی خوب کڈھ الحان پکاریانے
تھریا دستاراں تے تہ جامے کدی جھونڈ دی لٹ نہ ماریانے
وچ فقہ اصول دے خوب کامل نال علم دے عمر گذاریانے
وارثشاہ اصیل استاد لڑکے جو علم دی کدی نہ ہاریانے

نام کتاب ہائے علم عربی فقہ واصول

تعلیل میزان تے صرف بہائی صرف میر بھی یاد کرایانے
قاضی قطب تے کنز انواع باراں مسعودیاں جلد سواریانے
خانی نال مجموعہ سلطانیاں دا تے حیرت الفقہ نواریانے
معارج النبوت خلاصیاں توں ضد نال اخلاص پساریانے
زراویاں دے نال شرح ملاں زنجانیاں نحو نتاریانے
فتاویٰ برہنہ منظوم شاہاں نال زبدیاں حفظ قراریانے
کرن حفظ قرآن تفسیر دوراں غیر شرع نوں دریاں ماریانے
حزب البحر تے حزبیاناں کے وردوں وچوں رات گذاریانے
اٹھے پہر گرداناں وا دور کرنے علم عربی دی عمر سواریانے
وارثشاہ سب علم وچ کامل جو کچھ پڑھے سو سب بجاریانے

کتاب ہائے فارسی نظم ونثر

اک نظم دے درس ہر کرن پڑھدے نام حق تے خالق باریاں نی
گلستان بوستاں نال بہاردانش طوطی نامہ تے رازق باریاں نی

منشیات نصاب تے ابوالفضل شاہنامیوں واحد باریانی
قران السعدین دیوان حافظ شیریں خسرواں لکھ سواریانی

بہار دانشاں انے محمود نامہ کشف اللغات بھی کھول وکھاریانی
بدر چاچ کریما تے پند نامہ آمد نامیاں تے اللہ باریانی

دُر مجالس پڑھدے نالے جنگ نامہ مزان حلوا تے شیخ عطاریانی
نجات المومنین تے اُردو شمل پڑھدے چار چمن بھی خوب بکاریانی

طب اکبر تے یوسفی پڑھن لڑکے قصہ یوسف دا کڈھ سکاریانی
زلیخا نال بلند آواز پڑھدے ملا مبین تے اعظم باریانی

ہدایہ کلی قرابادین پڑھدے نافع انسان نہ منوں وساریانی
تعویذات سی بھی نال فالنامہ تے نگار دانش لکھ تاریانی

سکندر نامہ تے نال نوار سہیلی حاتم نامہ تے صادق یاریانی
آئین اکبری تے کارنامہ وارث ہور متفرق ساریانی

اشیا مکتب کو دکاں

قلمدان دوات دفتین پٹی نال نویں عالی لکھدے لڑکیاندے
لکھن نال مسودے سیاق خسرے سیاہی اور جے لکھدے ورقیاندے

اک گھکے عین دماغین والے پن ملاں جند کڈھن نال گھر کیاندے
اک آکھدے شوق جزدان بیکے وچ مکتبانڈے نال ترکیاندے

اکناں نال بھر بات دے کلس جاندے مارے خوف دے ریڑیاں وڑ کیاندے
وارث شاہ دھن جاگ دے بھاگ تنہاں جھلے دکھ استاد دے گھر کیاندے

کلام ملا با رانجھا

ملاں آکھیا جنڈیاں وکھدیا ایں غیر شرع توں کون جی دس ہوا دے
ایتھے لچیاں دی کائی تھاں ناہیں پٹے دور کر حق منظور ہووے

کوئی جھنی توں نظر آونا ایں اسیوقت بھی دور ضرور ہووے
خر باتیاں دی نہیں جاگہ ایتھے یاد رب دی نت مذکور ہووے

انا الحق کہاونا کبر کرکے اوڑک مرینگا وانگ منصور ہووے
وارث شاہ نہ ہنگدی بانس چھپے بھاویں رکھئے وچ کافور ہووے

جواب رانجھا با ملا

داڑھی شیخ دی عمل شیطان والے کیہا رہیو چال نیاں ہیانوں
اگے کڈھ قرآن تے بہیں منبر کیہا اڈیو مکر دیاں جالیانوں

اس پیت تے پاک دا کرو واقف اسیں جاندے شرع گواہیانوں
جہڑی تھاں نوں پاک دے وچ وڑیوں شکر ربیاں لبھ پرواہیانوں

کیہا حرص دا جال کھلاریا ای ڈھونڈیں اڈیاں چھڈ کے پھاہیانوں
نائب پاک رسول دے تسیں ہوئے واقف کرو چاراہ گمراہیانوں

سلہ ومن اظلم — ترجمہ اس سے ظالم کون ہے جس نے منع کیا اللہ کی مسجدوں میں کہ پڑھے وہاں نام اسکا اور دوڑا انکے اجاڑنے کو ایسوں کو نہیں پہنچتا کہ پیٹھیں انمیں مگر ڈرتے ہوئے ۲ سلہ کیا حکم کرتے ہو لوگوں کو نیک کام کا اور بھولتے ہو آپ کو اور تم پڑھتے ہو کتاب پھر کیا نہیں سمجھتے — ترجمہ آیت اتامرون ۱۲ سلہ ترجمہ آیت ھو الذی وہی ہے جس نے بنایا تم کو خاک سے پھر پانی کی بوند سے پھر لوتھڑے سے پھر تم کو نکالتا ہے لڑکے پھر جب تک پہنچو اپنی جوانی کو پھر جب تک ہو جاؤ بوڑھے ۔ سلہ جیسی ہوئی کو چھوڑ کر اڑنے والے پرندے کے شکار پر تیار ہوتا ہے حریص ۱۲

اساں جیہے فقیر تے مہر کیجے کر دعا چا پاہندیاں راہیاں نوں
جھڑا نور متھے دا محراب میاں تقی تاں آکھنا ٹھیک چلندیاں راہیاں نوں
تسیں کرو تقصیر معاف میری کیوں پیا ہیں عیب پاٹیاں نوں
کھوتی بھیڈیاں دی گنتی ضرب کڈھو چھڈو کواریاں نال ویاہیاں نوں
لئیں شوتاں رب توں ڈریں ناہیں گے اجلڑے کریں کڑاہیاں نوں
وارث شاہ وچ چھریاں فصل کردے ملاں ٹانڈے جو تیرے واہیاں نوں

خوشامد رانجھا پیش ملا

وچ مسجداں بیٹھکے صبح ویلے تسیں ذکر تے شغل کماؤندے ہو
غیر شرع تے ہور حرام خوراں نال دریاں چا کوہاؤندے ہو
رات اساں گذارنی وچ مسجد جے تسیں بھی روا رکھاؤندے ہو
جیکر عاصی نساڈی کرے زیارت گناہ اوہدے چا بخشاؤندے ہو
شرع بڑا سرپوش بنایا جے تسیں شرع دے لوک کہاؤندے ہو
وارث شاہ فقیر تے مہر کریو تسیں سچ دی بات چلاؤندے ہو

جواب ملا بار رانجھا

گھر رب دے مسجداں ہوندیاں نے ایتھے غیر شرع نہیں واڑیئے اوئے
نیواں کپڑا ہووے تاں پاڑ سٹے لباں مچھاں دراز تے ساڑیئے اوئے
کرے جتھاں آن کے نال ساڈے اوہنوں مار کے چا اجاڑیئے اوئے
جھڑا فقہ دے علم دا نہیں واقف اوہنوں چا سولی اتے چاڑھیئے اوئے
تارک ہو صلوٰۃ دا پٹے رکھے لبہاں والیاں مار پچھاڑیئے اوئے
جھڑا کھائے حرام تے جھوٹھ بولے اوہنوں کافر آکھ پکاریئے اوئے
کتا اتے فقیر پلید ہووے نال دُرّیاں بجھکے ماریئے اوئے
وارث شاہ خدا دے دشمناں نوں دوروں کتیاں نوں تک درکاریئے اوئے

سوال رانجھا با ملا

سانوں دس نماز ہے کاس دی جی کاس نال بنا کے ساریا نے
کسے ساتھ پوری ہندی
لمبے قد چوڑی کس ہان ہوندی کس چیز دے نال سواریا نے
کن تک نماز دے ہین کتنے متھے کہناں دے ٹھرواں ایہہ ماریا نے
وارث کلیاں کتنیاں ایس دیاں نی جس نال ایہہ بنھ کھلاریا نے

جواب ملا بار رانجھا

اساں فقہ اصول صحیح کیتا غیر شرع مردود نوں مارناں ئیں
اساں دینے محمد دیاں نوں دے پل صراط توں پار اتارناں ئیں

فرض سنتاں واجباں نفل وتراں نال جائزاں سچ نتارنا ئیں
وارثشاہ نماز دے تارکاں نوں تازیانیاں دُریاں مارنا ئیں

طعنہ زدن رانجھا ملا را

تسیں وچ خدا دے خانیاں دے ڈھلی جھنڈ کے گوز کیوں مار دے ہو
بھوتھ غیبتاں اتے حرام کرناں بدظنی دے کم کیں سار دے ہو

اٹھے پہر مسیت دے وچ جھکے تے پئے بُرے خیال چتار دے ہو
اٹھے کوہڑیاں ٹبلیاں انگ بیٹھے قرعہ مرن جہان دے مار دے ہو

بالن حلوہاں دی خبر مردیاں دی جیوندے نال عدایاں ند مار دے ہو
شرع چا سرپوش بنایا جے رَوادار وڈے گنہگار دے ہو

پچھلی راتے جاں تجھکدا وقت ہوندا اُٹھ حال ہی حال پکار دے ہو
وارثشاہ مسافراں آیاں نوں چلو چل ہی پئے ونگار دے ہو

جواب ملا با رانجھا

ملا آکھیا معقول جٹا فرض تجکے رات گذار جائیں
فجر ہوئی تاں اگے ہی اُٹھ ایتھوں سر کجکے مسجدوں نکل جائیں

صبح وقت جے وچ مسیت دے تھوں چار سے جو ہر تیرے مگر ائیں
توں تاں بیوقوف جھول جٹا ہل جگیوں نگراں وچ گائیں

گھر رب دے نال نہ بجھ جھیڑا از غیب دیاں حجتاں نہ اُٹھائیں
وارثشاہ خدا دے خانیاں نوں ایہ ملاں بھی چمڑے ہین بلائیں

مقولہ شاعر

رانجھے لڑدیاں جھڑدیاں رات کٹی فجر ہوئی تاں اُٹھکے دھائی
کویں ہیر دا جا دیدار پائیے دل وچ ایہ متا پکایا ئی

بھجایاں بولیاں مار کے کڈھ دتا اساں دیس تے وطن بھلایا ئی
وارث رب ہے بے پرواہ ڈاڈھا جس علی خاں نوں وخت پایا ئی

روانہ شدن رانجھا از مسجد

چڑی چوہکدیاں جاں ٹرے پاندھی پیاں دُدھ دے وچ مدھانیاں نی
صبح صادق ہوئی جدوں آن روشن تدوں لالیاں آن چھلانیاں نی

اکناں اُٹھکے ریڑکا پا دتا اکناں ڈھونڈ دیاں پھرن دھانیاں نی
اِک اُٹھکے ملیں تیار ہوئے اِک ڈھونڈ دے پھرن پُرانیاں نی

پیاں کڈھ ہر نالیاں ملیاں نے سیئیاں ہیں تی جہاں نے لانیاں نی
گھر باریاں چکیاں جھوتیاں نی جنہاں تائیوناں گنھ پکانیاں نی

سلہ تازیانہ اور دُرے سے مارنگے ۱۲ سلہ ہوا نکالتے ہو مقعد کے راستے ۱۲ سلہ اپنا مقولہ شاہ صاحب کہتے ہیں - کہ مسجدوں کو ملاں لوگ آفتیں لگی ہیں جو مسافروں پر رحم نہیں کرتے ۱۲ سلہ ترجمہ آیت [illegible] اور کھاتے ہو مردے کا مال سمیٹ کر اور محبت کرتے ہو مال کو جی بھر کر ۱۲

کاربار وچہ ہویا جہان سارا چرخے کتدیاں اُٹھ سوانیانی
رانجھے کوچ کیتا آیا ندی اوتے ساتھ لدیا پار مہانیانی
اُٹھ غسل دیا سطے جان وُٹھے سیجاں جہناں نے راتنوں مانیانی
وارث شاہ میاں لَدّن ڈاکٹین ٹھپا شہد بھریا جیون بانیانی

منت رانجھا پیش ملاحاں

رانجھے آکھیا پار لنگھا مینوں چاہڑلے رب دے واسطے تے
اساں رزق کماؤناں نال چلے بیڑا اکھیجے ڈھبدے واسطے تے
تسیں چاہڑلو مینوں وچ بیڑی چپا دھکساں رب دے واسطے تے
اسیں رب کی جاندے ہیں یارا بیڑا ٹھیلدے کُبّھ دے واسطے تے
ہتھ جوڑکے منتاں کرے رانجھا ترلا کراں میں جھبدیو واسطے تے
وارث رُس آیا نال بھائیاں دے منت کراں سب دے واسطے تے

جواب ملاح با رانجھا

کُبّھ واسطے بیڑی دے وچہ بیٹھے پئے بار ہی بار پکارنے ہاں
پیسہ کھوٹکے تلی تے دھرے جھڑا گودی چاکے پار اُتارنے ہاں
جھڑا کپڑا دوے تے نقد سانوں سیجو اوسدا کم سوارنے ہاں
ڈوماں تے فقیراں مُفت خوراں دُور گُتیاں نوں ٹنگ دے کارنے ہاں
چودھر دہاڑی دی آکھے کُبّھ دیوے پر دو اوسدا نا گھاٹنے ہاں
اتے ڈھکیا مُفت جے کسی کھائیں چا بیڑیوں زمین تے مارنے ہاں
زوراوری جے آکے چڑھے بیڑی اوہ واڑنے وکے مارنے ہاں
وارث شاہ جہاں پر زدیا نوں مُڈھوں بیڑی دے وچہ واڑنے ہاں

آزردہ شدن رانجھا

رانجھا منتاں کرکے تھک رہیا انت ہو کنڈھی پر جا بیٹھا
گانویں سد فراق دیال رووے اتے ونجھلی سد وجا بیٹھا
رناں لُڈن چھیلیاں بھرن منتاں بیچ دوہاں دے پوچہ رکا بیٹھا
پنڈا بہوڑیں جنگ جاگ ناں کیا شغل ہے آن مچا بیٹھا
چھڈ اگ بیگانڑی ہو گوٹے پریم ڈھانڈری وکھ جگا بیٹھا
جو کوئی آدمی تریمتاں مرد ہیسن تین چھوڈ سبھے ونجھے جا بیٹھا
غصہ کھا کے لے چھیل چھیاں اتے دوہانوں نک بلا بیٹھا
وارث شاہ اس ہیاں سو رناں نہیں جاندے کون بلا بیٹھا

شناوری کردن رانجھا در دریا

رانجھا ہے نو رجیا کے چلے وچہ ندی دے جاکے پیر پائے
لوک آکھدے میاں رُلّ ناہیں تیری جان جائے جویں سر جائے

۱ جو عورتوں سے ہم صحبت ہوئے ۱۲ ۲ ملاح کا نام اور کہیں بڑے پیٹ والے کو کہتے ہیں ۳ اسکی تشیل آگے دیتا ہے ۱۲ ۴ ادھ وو فوم
نصف دریا میں منجھدار کے اندر ۱۲ ۵ گاؤں کے لوگو مدد کو پہنچو جاٹ عورتوں کو نکال لے جائیگا ۱۲ ۶ زعل یا مرد عورتوں کو ۱۲

رناں لڈن چھبیلیاں پکڑ رہیاں رانجھا بیٹھے وچ حیا خیر پائے ۔ لوکاں آکھیا موڑ کھاڈب سیں جند ویکھ چناب دی لہر جائے

رانجھا آکھدا دکھی نوں مرن بھلا سکھی کون جنڈا مجھ شہر جائے ۔ جیلے رزق بہانڑے موت ہوندی گھر بیٹھیاں نوں کون خیر پائے

پیا وخت جاں ماں تے باپ مویا یوسف اٹھ بھراواں وچ ویر پائے ۔ وارث شاہ ہن آسرا رب دا ئے بندہ کٹ دل اوس بغیر جائے

در دریا رفتن رانجھا

رانجھا جھکے واہل تیار ہویا کیتا پار دا چا سامان میاں ۔ خضر پیر تے اللہ نوں یاد کر کے چھڈ خوشی تے شان گمان میاں

ڈر موت دا ہول نہ عاشقاں نوں نہ کجھ آپنا شوق تے شان میاں ۔ وارث سبھ دنیا دغے باز ہے جی رکھ رب دی طرف دھیان میاں

منع کردن رانجھا را از عبور دریا

لوکاں دوڑ کے رانجھے نوں پکڑ آندا نہ کر زور توں ٹھل نہ سمجھاوو ۔ منتاں کردیاں تے پیریں پوندیاں نوں جائیں سکے گل نہ سمجھاوو

سیہڑ وچ جس چناب دی اٹھ تائیں ڈب مریں گا ٹھل نہ سمجھاوو ۔ چاہڑ موہڈیاں تے تینوں اسیں ٹھلاں گی جاں توں ڈھل نہ سمجھاوو

سادہ مغل شعور توں کھس لینا رہیا کو کھڑا اہل نہ سمجھاوو ۔ ہتھ بدھساں ہیں غلام تیرے بھاویں وچ بازار چل سمجھاوو

ساڈیاں کھیاں دے وچ وانگ دھمری ڈیرا گھت بہو ہل نہ سمجھاوو ۔ وارث شاہ میاں تیری چوکھنی ہاں ساڈا کا بچا سل نہ سمجھاوو

نشاندن رانجھا را در کشتی

دوہاں ہاں تھیں پکڑ رانجھیٹڑے نوں مڑ آن بیڑی وچ چاہڑیا نے ۔ تقصیر معاف کرا کے دی مڑ آن بہشت وچ واڑیا نے

گویا خواب دے وچ عزازیل ڈٹھا انہوں فیر مڑ عرش تے چاہڑیا نے ۔ وارث شاہ نوں شرت نو ہا میگے تے بیوی ہیر دے پلنگ تے چاہڑیا نے

پرسیدن رانجھا حقیقت پلنگ

یارو پلنگ کہیا سنے تیج اتھے لوکاں آکھیا اک جٹیٹڑی دا ۔ ایہ اوسدی ہے آرامگاہ عشق مشک دے بسترے لیٹڑی دا

لہ ت ج (ترجمہ آیت) اگر اللہ تم کو مدد کرے گا - تو کوئی تم پر غالب نہ ہو گا - اور جو وہ تم کو چھوڑ دیگا - پھر کون ہے کہ تمہاری مدد کریگا اس کے بعد اور اللہ پر بھروسہ چاہیئے مسلمانوں کو۔

شاہ پری پناہ نت لبے جستوں ایہ نڈھی مشک لپیٹڑیدا
اوہنوں وچ جہان نہ ملے ڈھوئی جھڑ ماریا اوسدی پھیٹڑیدا
ایہ اوسدی سیر دا تھاں بنیاں ذوق شوق وچ سمیٹڑیدا
بگھیاڑ دا خوف جیوں بکری نوں تویں لڈن نوں خوف چلیٹڑیدا
سیر نال سہیلیاں نت کردی باپ من دا حکم نہ میٹڑیدا

بادشاہ سیال دے دختر نجاں دی شہر وچ چکھاں دی بیٹڑیدا
قسمت ڈاڈھی دا روح ہے جھنگ اندر گل تار سیال دی بیٹھڑیدا
اک حکم سہیلیاں وچ ہویا اوس نڈھڑی عشق دی سیٹڑیدا
اسیں سبھ چھبیل تے کھاٹ اتے سبھو حکم ہے اسیں سلیٹڑیدا
وارثشاہ میاں جگ جاندا اے نام ہیر ہے حسن ولیٹڑیدا

مقولہ شاعر

بیڑی نہیں ایہ جنج دی بنی بیٹھک جو کوئی آوے سو بہاوندا اے
جویں شمع تے ڈگن پتنگ دھڑ دھڑ لگھ نہیں میان نہ آوندا اے
لڈن نال لنگھایا پار اسنوں سو بیڑے نوں کچھوں تاوندا اے
جنے کھنے نوں لڈن ایہ آکھدا اے کویں لاہو اسنوں میلا اوندا اے
جگ سنگھ وچ ھیروں آوندیے ایتھاں ظاہر اکھ چھپاوندا اے

نڈھا ڈا امیر فقیر بیٹھے کون پچھدا اے کدھروں آوندا اے
گویا خضر دا بال کا آن لتھا جنہاں کھناں شہ میاں لیاوندا اے
یار وچھوڑے نہ کرے خدا سچا رناں میریاں ایہ کھسکاوندا اے
اک سدڑیاں ایہ چند لینداں انہیں ڈھگ دا مرگ بہاوندا اے
وارثشاہ میاں لی ظاہر اے ویکھو نیں چھبیل کٹاوندا اے

خبر کردن شباناں در شہر جھنگ

جاماہیاں پنڈ وچہ گل کیتی اک منگڑ بیڑی وچہ گاوندا اے
سنے لڈن چھبیل دیاں دوویں تاں سیج بیڑی تے رنگ لاوندا اے

اوہدے بولیاں مکھ توں پھل کردے لکھ لکھ دا سودا لاوندا اے
وارثشاہ کوا سیاں آفتاں نی ویکھ کیہا قہر کمن آوندا اے

پرسیدن مرداں از رانجھا

لوکاں پچھیا میاں توں کون ہوناہیں آن کیتے آن کھلیا ای
انگ ساک کیوں چھڈ کے نس آیوں تجھی ماتے باپ نوں گالیا ای
راگ ایہو ہی رات گذار یاہی کیتے دوہ نہ گھٹ پوالیا ای

تیری صورت بہت ملوک دسے ایڈ اجفا توں کاسنوں جالیا ای
اوہلے اکھیاں دے تینوں کویں کیتا نہاں دتیاں دا قول پالیا ای
وارث حال کیکوں ہووے میاندا جنہاں تدھ رنوں سنبھالیا ای

۱ یعنی مراد صورت ۲ اٹلے ۱۲ ۳ قوم سیال کی عورت ۱۲ ۴ نکال لے جاتا ہے ۱۲ ۵ علاج کو پہنچا ہے ۱۲ ۶ لاکھ روپیہ کا ایک سخن کرتا ہے ۱۲ ۷ جفا جالنا تکلیف برداشت کرنا ۱۲

جواب رانجھا

رانجھے کھول کے حال احوال سارا انہاں لوکاں نوں چا سنایا ای
موئے ماں تے باپ تاں وخت پیا بھابیاں وطن تھیں چا ترا ہیا ای
گھر بھابیاں دے رہیا لاڈلا میں ویکھ سائیں نے کھیل وکھایا ای
وارث رب دے باجھ نہ تھاہنگ کوئی بانا فقر دا اساں وٹایا ای

آرام کردن رانجھا

رات ہس کے کھیڈ گذاریا سو صبح اٹھ کے جیو اداس کیتا
اگے پتن بیڑی وچہ وچھیا سی اتے خوب وچھاونا راس کیتا
لوک گرد بیٹھے رانجھا گاوندا ئے ہر کسے دا جیوڑا راس کیتا
راہ جاندڑیاں نوں جھگی نظر آئی ڈیرا جا ملاحاں دے پاس کیتا
بیڑی وچہ جا کے وجھلی نوں چا پلنگ اتے عام خاص کیتا
وارث شاہ جاں ہیر نوں خبر ہوئی تیری سیج دا جنہاں ناس کیتا

در تعریف دختران

کہی صفت سہیلیاں کہے شاعر آکے جیہتوں نیناں دے انگ بن دے
سرمہ کجلا کنک قندھار والے ہن ویکھ محبوباں دے جنگ بن دے
ابرو ڈھنگ کمان لاہور دیس کول پیکاں دے تیر خدنگ بن دے
کھنگ تے پانکھے لٹکدی چال چلن عاشق مارنے دے ڈھنگ بن دے
ہنج تولیاں جھمیاں کھڑے نیں تھیں سونہے لگن تے ونگ بن دے
گھر بار اجاڑ وساریاں سرے چڑ کھڑے کول چو رنگ بن دے
اکھ بھاریاں گوریاں حسن روشن عاشق ویکھ چراغ پتنگ بن دے
ایس بحر چناں دے نازنیاں دے پر اصل سیالاں دے جھنگ بن دے
جھڑے نقش بنے سچے وچہ سیالاں ایہے نقش چین ٹمن بن دے
زلفاں کالیاں ناگ گناں کھڑے تے خاطر عاشقاں دی پے ڈنگ بن دے
متھے مسجداں دے محراب ہن صاف چندیاں دے کول سنگ بن دے
وارث شاہ جنہاں شوق رانجھنے دا گل گنت دی وچہ اک رنگ بن دے

آمدن ہیر

لیکے ٹھٹھ سہیلیاں نال آئی ہیر مست ہوئی روپ گمان دی جی
کرتی سوہیدی ہک دے نال پھبی ہوش رہی نہ زمین آسمان دی جی
ہک متیاں دے گنیں جھمکدیں کوئی حور تے پری دستان دی جی
اوہدے مگ لے لاک جیوں قطب تارا جویں ہنری قہر طوفان دی جی

لہ عام خاص ہوا منتقل کر دیا جس پر کوئی بیٹھتا نہ تھا رانجھے نے اس کو عام کر دیا ۱۲ تہ صاحبان تحمل اور وقار با عزت ۱۲ تہ تنگی ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر چلنا ۱۲ تہ حسن کے غرور پرست ۱۲ شہ جوبن جوانی کی خوبصورتی مطلب یہ کہ حسن کے طوفان میں ڈوبی ہوئی تھی قہر اور غضب کا لفظ مبالغہ کے طور پر آتا ہے جیسے غضب کا حسن یعنی بہت بے حد خوبصورت ۱۲

آبندیاں والیاں ٹلیں موئے اگے کتنی گئے تنبو تاں دے جی
وارث شاہ میاں جٹی لوہڑے لئی بھری کبر ہنکار تے مان دے جی

وصفِ جمال ہیر

کہی ہیر دی کرے تعریف شاعر متھے چمکدا حسن مہتاب دا جی
خونی چوندیاں رات جیوں چند دوالے سرخ رنگ جیوں رنگ شہاب دا جی

سیاں نال لٹکدی آوندی اے جویں سر وچہ پر عقاب دا جی
نین نرگس مرگ ممولڑے دے گلہاں ٹہکیاں پھل گلاب دا جی

بھواں وانگ کمان لاہور دسن کوئی حسن نہ انت حساب دا جی
سرمہ نیناں دی دھار وچہ پھب رہیا چڑھیا ہند تے کٹک پنجاب دا جی

کھلی وچہ ترنجاں لٹکدی اے ہاتھی پھرے جیوں مست نواب دا جی
چہرے ویکھنے دے مشتاق آہے ڈاڈا واعدا تنہاں دے باب دا جی

چہرے سوہنے تے خط خال بندے خوشخط جیوں حرف کتاب دا جی
جلو لیلۃ القدر دی کرو زیارت وارث شاہ ایہہ کم ثواب دا جی

در تعریف ہیر

ہونٹھ سرخ یاقوت جو لعل چمکن ٹھوڈی سیب ولایتی سار وچوں
دند چنبے دی لڑی کہ ہنس موتی دانے نکلے حسن انار وچوں

نک الف حسینی دا پپلا اے زلف ناگ خزانے دی بار وچوں
لکھی چین کشمیر تصویر جٹی قد سرو بہشت گلزار وچوں

گردن کونج دی انگلیاں رواں پھلیاں ہتھ کولڑے برگ چنار وچوں
چھاتی ٹھاٹھدی ابھری پٹ کھینوں سیو بلخ دے چنے انبار وچوں

دھنی بہشت دے حوض دا مشک قبہ پیڈو مخملی خاص سرکار وچوں
کافور شہناں سریں بانکیاں حسن ساق ستون مینار وچوں

سرخی ہوٹھاں دی لوہڑ دنداسڑے دا کھوجے کھتری قتل بازار وچوں
باہاں ویلنے ویلیاں گنھ مکھن چھاتی سنگ مرمر گنگ دھار وچوں

شاہ پری دی بھین پنج پھول رانی گجھی رہے نہ ہیر ہزار وچوں
سیاں نال لٹکدی مان متی جویں ہرنیاں ترٹھیاں بار وچوں

لنکا باغ دی پری کہ اندرانی حور نکلی چن انوار وچوں
ہٹھلی پیکنے دی نقش روم دے لدھا پری نے چن اجاڑ وچوں

اپرا ہندے تے اودھ ولٹ مصری چمک نکلے میان دی دھار وچوں
جو کوئی ویکھدا اوس دے حسن تائیں زخم لگدا اوس تلوار وچوں

متھے آن لگن جیہڑے بھوں عاشق نکل جان تلوار دی دھار وچوں
عشق بولدا انھی اتھاوں تھائیں اگ نکلے ڈیلے دی تار وچوں

پھرے چھنکدی چاء دے نال جٹی چڑھیا غضب دا کٹک قندھار وچوں
کی کجھ ویکھئے رب کھانڈ لئے نیناں گوریاں دے لوکار وچوں

۱؎ غضب کو ہمراہ لئے ہوئے ۲؎ نین نرگسی جو ہرن کی آنکھ سے مشابہ اور ممولے کی طرح شوخ ۳؎ خط و خال جنے زیب دکھلاتے اور عجب ...
۴؎ یعنی مکھن کو گوندھ کر ۵؎ جیسے غضب کی تلوار میان سے باہر آتی ہے ۶؎ اژدہا ار فوج کا جرنیل جو مقابل فوج کے مقابلہ پر ہوتا ہے

قزلباش جلاد سوار خونی نکل دوڑیا اٹھ دے بازار وچوں
وارثشاہ جاں نیناں دا لگے کوئی بچے نہ جوے دی ہار وچوں

در بیان آمدن دختران بر دریائے چناب

آیاں نال نشتاب او تاولے دے بیلے پریاں یوں نگ اڈاریاں نی
اک دوئی نوں آکھدی چلو اڑیو کرو ہیر دے نال تیاریاں نی

چلو ہیر دے نال اٹھ چلئے نی لئے وچ دریا دے تاریاں نی
جہڑا ہیر دی سیج تے نظر آوے اوہنوں مار کیتے ہیلکے ساریاں نی

نگاہ ٹہنڈڑی دیکھ کے پھٹ سٹن نین کھٹڑے تیز کٹاریاں نی
اکو جیڈیاں حسن گمان سندر وچہ عمر دے خاص ٹٹیاریاں نی

نین شربتی کاتیاں سوہن چڑیاں عطر بھنیاں پریم پیاریاں نی
نچھی دھن آسمان دے زمیں اتے ٹنکے جھانجھراں دیاں چھنکاریاں نی

ہتھیں پکڑ کانیاں و انگ شاہ پریاں دعوں کردیاں ملا روماریاں نی
نیڑے آنکے کرکیاں و انگ ہے بی گرد آن ہویاں کوہنے ہاریاں نی

مکھ کھول دکھا کے پیٹ سٹن لہو پیندیاں پریم پیاریاں نی
وارثشاہ چھبیل نے گرد اوٹھا تھیں چالکاندیاں تھیاریاں نی

پرسیدن ہیر لڈن ملاح را کہ پلنگ کہ خراب کرد

دس لڈنا کالیا کٹھنا وے ساڈے پلنگ نوں کس خراب کیتا
ساڈی سیج تے کون سوالیوئی میرا کجھ نہ ادب آداب کیتا

کجھ خوف خدا نہ ندھ کیتا میری جان دا ندھ عذاب کیتا
تیرے نال کرساں سارا اک جالنے جیہا پلنگ نوں تدھ بے آب کیتا

اماں نیان نہ کے کر بیٹے پاک لوکاں نے ملیچھ حساب کیتا
وارث کبدا ناہ زیان کریئے رب حکم قرآن کتاب کیتا

آمدن ہیر نزد پلنگ و خشم گرفتن بر ملاح

طرف بیڑی دے سبھے دوڑ آیاں دل پلنگ دے او نہاں دھیاں کیتے
ڈٹھا سوہنا اک جوان ستا لوکے لال دوشالیاں تان کے تے

آن پلنگ تے کون سوالیا جے ہیر نے بیڑے نساں مان کیتے
پکڑ لے چھبیل تے نہہ مشکاں مار چھمکاں لہو لہان کیتے

کوٹیے مار نہ اساں ہیڈ سیانوں کوئی اساں شے ایہ مہمان کیتے
ایہ آن مٹھا بولے راگ سمجھنے سر لوکاں دے ایس احسان کیتا

لہ یعنے جب آنکھوں کا داؤ چل جائے تو ناظرین عقل و ہوش ہار جاویں جیسے جواباز دوں کو ہار آتی ہے تو سب کچھ ہار جاتے ہیں۔ شاعر نے اس مصرعہ میں کمال کر دیا ہے ۱۲ ۲ آسمان کے پرندے مراد تجھی ۱۲ ۳ پرندے گر جاویں ۱۲ ۴ کانیاں درختوں کی سبز لکڑیاں جن کو چھمک بھی کہتے ہیں ۱۲ ۵ اولوں کی بارش ہوئی یعنے غضب بھڑکا ۱۲ ۶ امانت میں خیانت نہ کرنا چاہئے ۱۲

زلیخا دا نگ جو مد ثابت ہینگی نی تاہیں جانساں تدوں بیان کیتے
کیہی کینتوں اساں دینال ہیرے تیری مارنے چا حیران کیتے
اسیں بہت بیدوں بے عذراں نی تیرے ایسنے جانشان کیتے
چھچھر ہاریئے رب توں ڈریں مویئے اگے کسنے ایڈ طوفان کیتے
تیرے جہیاں صعرزناں کئی ہویاں اُنہاں حسن دے ناہ گمان کیتے
ایس عشق دے نشے نے نڈھیئے نی وارثشاہ ہوریں پریشان کیتے

رنجیدہ شدن بہوی ہیر

جوانی کملی راج ہے چوچکیدا آوے کسیدی کی پرواہ میہوں
تاہیں پلنگ تے ایسنوں کھن دینا لاریگا لکھ جے واہ مینوں
اہے جیہے غلام ہزار میتھے اتے ایسدی نہیں جے چاہ مینوں
ایتی تاں دُھروہ کے پلنگ توں جا سُتاں آیا کدھروں ایہہ بادشاہ مینوں
تا ڈھو شاہ دا ایہت کے شیر ہاتھی پاس ڈھکیا لیگا ڈاہ مینوں
ایہہ بود لا پیر بغداد گُگا میلے آن بیٹھا وارثشاہ مینوں

کلام کردن ہیر با رانجھا

اُٹھوں ستیا سیج اساڈڑی توں لماں گھسری انگ کی چا ہیں وے
میں تاں سٹھ سہیلیاں نال کھڑی مینوں پھر سارا گند رگیا ہیں وے
بُرے نال دیاں تریاں بھیریاں نی وچ ٹیاند پیگیا ہیں وے
راتیں کتے او نیند را کٹیوں ایڈی نیند والا اُڈھ گیا ہیں وے
اکے تاپ چڑھیا جن بھوت لگو اکے ڈائن کے بھکھیا ہیں وے
سکھی لدھیا میں ڈٹری سیج اُتے توں تاں کون کوئی آرہیا ہیں وے
آوے اُٹھ کے دیہ جواب مینوں کہیا نگھڑا بوڑھ ہو گیا ہیں وے
کوئی لمرا ہند ہے تند کیتا پینہ کُٹر دیا ہیں تھک گیا ہیں وے
سنجیں ویکھ نخصمڑی سیج میری اُتے آبکی آن ڈھیہ پیا ہیں وے
وارثشاہ توں جیوندا گھوک ستوں کے موت آئی مر گیا ہیں وے

مہربان شدن ہیر

کو کے مارہی مارتے پھر چمک پری آدمی تے قہروان ہوئی
کچھے وچھلی کن دے وچہ والے زلف گھڑتے پریشان ہوئی
صورت یوسف دی دیکھ طیموس بیٹی سنے مال کے بہت حیران ہوئی
رانجھے اُٹھ کے آکھیا واہ سجن ہیر ہسکے تے مہربان ہوئی
بھنے وال جمے مینی چندر رانجھے نین کچلیدی گھمسان ہوئی
نین مست کلیجڑے چیر جانے ہیر گھول گھتی قربان ہوئی

سلہ جب ہوش میں آ جگی تب ہی جانیگے ۔ ۲ۂ کسی فخر والے کا بیٹا ۔ ۳ۂ یعنے کیا یہ وارثشاہ ہے یا پیر بودلا ہے یا پیر بغداد ہے ۔ جو میرے پاس میلا لگا آیا ہے

اوہنوں ویکھدیاں ہیر جو خوشی ہوئی عقل بھل گئی پریشان ہوئی
بھلا ہویا میں تینوں نہ مار بیٹھی کائی نہیں سی گل بے شان ہوئی
روپ جٹ دا ویکھ کے جاگ لدھی ہیر وار گھتی سرگردان ہوئی
وارث شاہ نہ تھاں دم مارنے دی چار چشم دی جدوں گھمسان ہوئی

جواب رانجھا با ہیر سیال

رانجھا آکھدا ایہہ جہان سفنہ مر جاونا ایں متوالیئے نی
ایڈ حسن دا نہ گمان کیجے ایہہ پلنگ تے سنے نہالیئے نی
عاجز نال مسافراں گل کیجے کر دلبری ساتھ نوالیئے نی
تساں جیہاں پیاریاں ایہہ لازم آئے گئے مسافراں پالیئے نی
اساں رب دا آسرا رکھیا ای اٹھ جاوناں ایں نیناں والیئے نی
وارث شاہ دے مکر نہ پیں موئیے ایس جھبدی گل نوں ٹالیئے نی

جواب ہیر با رانجھا

آکھ اوئے پلنگ تے ہیر سب تھاں تیری کھول گھتیاں جھوٹا دا ریائی
اساں ہس کے آن سلام کیتا آکھ کاہنوں مکر پساریائی
سنجیں پھراں تر جنیں جینہیں ہیں سی اٹھ دوالیاں نے سانوں تاریائی
ناہیں گال کڈھی ہتھ جوڑنی ہاں ہتھ لاناہیں تینوں ماریائی
اسیں منتاں کراں تے ہیر مکڑاں تینوں گھولیا کوٹھاں سا ریائی
وارث شاہ ہے کون شریک اس دا جیدا رب نے کم سواریائی

جواب رانجھا با ہیر

مان متے روپ گماں بھرئیے اٹھکیلئے چھیل چھبیلئے نی
ایہہ جوبناں ٹھگ بازار دا ئے لونے ہاریئے رنگ رنگیلئے نی
اسیں تساں نوں ویکھ کے مست ہوئے تسیں ہو گئے وانگ تحصیلئے نی
عاشق بھور فقیر تے ناگ کالے باجھ منتروں مول نہ کیلئے نی
تیرے پلنگ دا رنگ تے روپ گھٹیا نا کر شہدیاں نال نخیلئے نی
وارث شاہ بن کاردوں ذبح کریئے بول نال زبان رسیلئے نی

جواب ہیر با رانجھا

گھول گھول گھتی جیندی اٹھا لوں ہلی سی ہیکا کوں آونائیں
کیہے مان متی گھروں کڈھیا ایں جس واسطے پھیریاں پاونائیں

سلعہ جو تیری شان کے لائق نہ ہو ۔ [illegible] ۔ اور متوخی کی بات ہو ۔ [illegible] دنیا کی زندگی کی پونجی تو یہی ہے دنیا کی جنس سے محبت کرنا [illegible] مرد خود [illegible]

کی نام تیرے ذات اکون ہیں توں اتے کس دا پت کہاؤنا ہیں
تیری صورت بہت پسند آوے سانوں جیو دے وچ توں بھاوندا ہیں
کھیڑا وطن تیرے نام کی سانوں دسیں ذات تے جد دا کون سداؤنا ہیں
منگو بابلید لاتے توں چاک میرا ایہہ فند گئے جیتوں لاؤنا ہیں

کون چھڈ آئیں تیں پچھے شہر والی جس واسطے توں دکھ پاؤنا ہیں
نین مست تیرے بھوانڑے نکھ تیرے انگلاں تھیاں نال ہراؤنا ہیں
تیرے وارنے وارنے جاوندی ہاں منگو بابلید اجاڑ دیاؤنا ہیں
وارثشاہ چھپیگا نہیں چھپیا سبھے جھل جانمیں جہڑیاں گاؤنا ہیں

جواب رانجھا باہیر

رانجھا ذات دا جٹ ہاں نٹھیا نی پنڈ تخت ہزارہ ہے آپ میرا
بھایاں میں مینوں دھوندا دی مینہ برسیا پائے نہ آب میرا
مینوں لڑکے بولیاں بھایاں نے کیتا اندر دل جی کباب میرا

موجو چوہدری دا پت لاڈلا ساں پیار ودھیا بہت بابل باپ میرا
طعنہ دین شریک تے لوک سارے دور کیتو نے ہیچ حجاب میرا
وارثشاہ داجگر دوکھن تپ ہیا سبھو دیکھ کے حال خراب میرا

کلام رانجھا

تساں جیہے معشوق نہ تھیں راضی منگو نیناں دی ہار وچ چاہیے نی
خوشی نال گھاں نہ رنجھ رہے کیتے قول نہ مول وساریئے نی
گل گھت نے جنجال کنگال ہاریں جاتر نجنیں وٹیں کو ایئے نی

نیناں تیریاں دے اسیں چاک ہاں جی جیہو جیہے تویں یار پیئے نی
کتھوں گل کیجے نت نال تساں کوئی بیٹھ وچار وچاریئے نی
وارثشاہ اس جگ نوں اٹھ جاناں لوں کبر ہنکار نوں ماریئے نی

جواب ہیر بار رانجھا

اسیں بدھری سہاں غلام تیری سے ترنجنیں نال سہیلیاں دے
سانوں بنے چاک ملا دتا بھل گئے پیار اربیلیاں دے
اساں ہکدیاں نوں رب جگ دتا نیڑ دان وٹھیاں اساں اکیلیاں دے

ہوون نت بہار تے رنگ گھنے وچ بیلیاں دے نال بیلیاں دے
دہیں بیلیاں وچ کہاں ہو جانی اتیں کھیڈ ساں وچ حویلیاں دے
اساں شوق پیار دیدار دا ہے ہور شوق نہ رنگ ہتھیلیاں دے

ا ایک شیریں گھاس ہے جسکا نام شیخ سعدی صاحب نے قصب الطیب لکھا ہے اگر تو ہمارے حسن کا شیریں گنا چوسے تو تجھے سب کچھ بھول جائے ۲ یعنی جابجا یعنی ایسی
بنجر زمین مجھے دی تھی جسپر بارش ہونے سے بھی پانی نہ چڑھتا تھا بالکل بیکار تھی ۳ یعنی نیناں کی ہار آنکھوں کے ڈورے ہیں کو ڈھیٹوں کا گلہ چراؤں ۴ یعنی جیسا تمہاری
مرضی چاہیے اس قول کو پورا اور مکمل کرو ۵ یعنی مجھکو عشق کی مصیبت میں ڈالکر تو اپنی سہیلیوں میں جا لگے ۶ جنگل میں مستوں کے ساتھ ۷ یعنی قرار دو

خوش پوش ہوشناک گوانڈھ ہووے کس کم گوانڈھ پڑتیلیاں دے / وارثشاہ میاں اللہ مہر کیتی اساں لبھ لئے ہٹ پھلیلیاں دے

جواب رانجھا

نال ٹھیاں گھتنے جر کھڑ ہنیوں تساں بیٹھنا وچ بھنڈار ہیرے / اسیں آ بکے رلانگے وچ ڈیرے ساڈی کوئی نہ لیگا سار ہیرے

ٹھگی دیکھے وہڑیوں کڈھ چھڈیں ساتوں ٹھگ کے مول نہ مار ہیرے / اساں نال جے توڑ نبھاونی ایں سچا دیہہ کھاں قول قرار ہیرے

آ اور دیکھے آئے غریب تائیں بچیں مول نہ کریں وگار ہیرے / وارثشاہ دو ٹھگ ایمان بین منیں قول قرار زبان ہیرے

قسم خوردن ہیر پیش رانجھا

مینوں بابلے دی قسم رانجھیا وے مال تدھ تھیں کدی نہ موڑاں / تیرے باجھ طعام حرام مینوں تدھ باجھ نہ نین نہ انگ جوڑاں

خواجہ خضر تے بیٹھکے قسم کھادی تھیواں خوک جے پریت دی ریت توڑاں / کوہڑی ہو کے نین پران جاون تیرے باجھ جے کونت میں لوڑاں

ایہہ قول شتوڑساں ہیاوے وچ دوزخ اندر بہا نویں جان ہوڑاں / مدنال خدا ایہے میاں وارث دلوں غیر دلیاں نوں چا چھوڑاں

منع کر دوں ۱۲ — جلا دیں ۱۲

جواب رانجھا باہیر

جیتا معاملے پوون تے نس جائیں عشق جالنا کھڑا دو ہیلڑائی / سچ آکھنائیں ہنیں آکھ مینوں ہو سچ تے جھوٹھ دا ویڑائی

دہشت عشق دی بری ہے تیغ کولوں چھپی سانگ تے سپ چہ سیلڑائی / ایتھوں چھڈیاں جے نس جائیں نت روز قیامت نوں میلڑائی

تاب عشق دی جھلنی بری اوکھی عشق گونتے جگ سب جھیلڑائی / وارثشاہ دی آس ہوئی پوری ملے ہیرتاں کم سوہیلڑائی

خوبصورت اور اچھا ہے ۱۲

جواب ہیر با رانجھا

تیرے نام توں ہیر قربان کیتی مال جان تیرے اتوں وار یائی / پیا ساچاند اسیں ہیر والا باتیں شاں جتیاں تے اساں ہار یائی

رانجھا ہیر دا جیہ یقین کر کے مہر جیوں کیدے پاس جا مار یائی / اگے پینچی ہوکے ہیر چلی کول رانجھے نوں آکھ سلا ریائی

ملہ جرخ کتنے کی جگہ ۱۲ شہ ظاہری خوشامد اور چاپلوسی ۱۲ سے پینچ کی مونث ۱۲

کر کے قسم سوگند اقرار سچا ایہو قول زباں پکاریا ئی

وارث شاہ ہن ویکھ لے ہیر جٹی کیہا عشق دا مکر پساریا ئی

تعریف کردن ہیر خاصیت رانجھا پیش پدر

ہیر آکھدی جائیکے بابلا وے تیرے نام توں گھول گھمائیاں میں

جس اپنے راج دے حکم اندر ساندل بار دے وچ کھڈائیاں میں

لاڈاں پڈیاں بابلے باغ کالے پینگاں شوق دنیاں پینگائیاں میں

جیتیاں نازدنیاں ہیں نیند کیتی تاں بھی کتنے مول جگائیاں میں

میری جان بابل جوبن ہوئے ہولے اجاہی مہیں دھونڈ لیائیاں میں

وارث شاہ پیارڑا سوہنڈا آندا گلاں تھوڑیاں چا مکائیاں میں

پرسیدن چوچک از ہیر خاصیت میاں رانجھا

باپ ہسکے پچھدا کون ہوندا ایہہ منڈڑا اکت سرکار دا ئے

ہتھ لاہاں پنڈ تے داغ پیندا ایہہ مہیں دے نہیں درکار دا ئے

سگڑ چتر تے عقل دا کوٹ ہنڈا ہیں بہت سمہالکے چار دا ئے

ہکے نال پیار دے ہونک دیکے سوٹا سنگ تے مول نہ مار دا ئے

مال اپنا جانکے سانبھ لیاوے کوئی کم نہ کرے وگاڑ دا ئے

ودے نور اللہ دا مکھڑے تے پیارب ہی رب چتار دا ئے

وچہ کار ہوشیار دن رات رہندا رہی گئی نہ مول وسار دا ئے

سبھا رہیاں ونیاں کھبیاں نوں کڈھ کھبیوں پھیر مڑ تار دا ئے

نالے صورت دا بہت ملوک وے نالے بہت ہی عقل چار دا ئے

وارث جنہاں نوں ہور نہ تانگ کوئی کم تنہاں نے آپ سوار دا ئے

مقولہ سید وارث شاہ شاعر

کیہڑے چوہدری پت کون فراتوں کیہا عقل شعور دا کوٹ ہے نی

کیکوں رزق نے آن اداس کیتا اہنوں کہڑے پیری دی وٹ ہے نی

فوجدار وانگوں کرکے کوچ دہانا جے بار لقا دیدی چوٹ ہے نی

کنہاں چھاندا پتر ہے کون گوتی کیہڑی گل دی ایسنوں ٹوٹ ہے نی

وطن ایسدا ذات تحقیق کرنی ایہہ گل نہ سنی سوٹ ہے نی

سیرت شکل فرشتیاں وانگ ایہی منڈا جاپدا عمر چھوٹ ہے نی

طبع ایسدی بہت حلیم دے نیناں نال کردا لوٹ پوٹ ہے نی

دس باس جنگی اجے ہے جاتک منڈا جاپدا ہوگ کیہڑ وٹ ہے نی

سلہ ثابت قدم اور بار بردار ۱۲ سلہ گاؤ میشوں کو چرانے والا ۱۲ سلہ تھوڑا لائی ہوں ۱۲ سلہ ہاتھ لگانے سے اسکے جسم پر داغ پڑتا ہے - یعنی نازک بدن ۱۲ سلہ بیگانا کیطرح سامہ ذکر یگا ۱۲ سلہ تمام گمشدہ گاؤ میشوں کو کیچڑ میں پھنسی ہوئی واپس لاویگا ۱۲ سلہ اس بات کو ضائع نہ کرنا ۱۲ سلہ شکل صورت اچھی ہے ابھی تو لڑکا ہے ۱۲

ماں باپ بھراواں نال اُسدا کیہڑا گل توں پیگیا پھوٹ ہے نی
وارث شاہ کیوں چھڈیا دیس اسنے کیہا جیو چہ ایہد کھوٹ ہے نی

جواب ہیر با پدر خود چوچک

پُتر تخت ہزارے دے چوہدری دا رانجھا ذات دا جٹ اصیل ہے جی
متھا اوسدا چمکدا نور بھریا سخی جیو دا نہیں بخیل ہے جی
جیکر وچ مقدمے جا بہے نال عقل دے کرے سبیل ہے جی
تینوں ہیر ہئیں ایہہ طالعمند رانجھا اصل نسل تھیں حسب دلیل ہے جی

اکھاں بوہڑ انکھ تیر ہین تکھے وڈی سوہنی اوسدی ڈیل ہے جی
گل سوہنی ہر ہک بوجھ کردا کھوج لائے تے نیاؤں وکیل ہے جی
لکھاں جھگڑیاں دی ایہہ تاں لکھ لاہے ایہہ وڈا نہیں ذلیل ہے جی
وارث شاہ وچ مجلساں بندیاں دی عقل بخت دی نری تفصیل ہے جی

باز جواب دادن پدر ہیر را

کئی ڈوگراں چٹھاں دی بیاں نو چالنے پر ہے وچ دلاوری آنماندے
ہیرے بس نہ ایستوں نفع کوئی جس ڈیہہ آیا نال بھاناندے
کس گل توں رس کے اٹھ آیا اڑیا کاہنوں نال بھرجایاندے

بار چیر کر جاندا کدھے دیسوں لڑ پیا کاسنوں نال ایہہ بھاناندے
ایس لڑکے دی عقل ہے بہت چنگی کیکوں چھڈ آیا مالک ایندے
وارث شاہ دانا ایہہ بہت دسدا قصے جوڑ دا گلاں سنایاندے

جواب ہیر و مقولہ شاعر

لائی ہجکے عجائبے دس دیندا منصف ہے بھائی وڈے پھیڑیاں دے
دُھر دُھر دی حاز لیاوندا اے ہنڈیاوندا وچہ بکھیڑیاں دے
سیانے جو آناں بھلا ہے چاک رانجھا جتھے نت پوندا لکھ بکھیڑیاں دے
سانوں رب نے آن ملایا ہے تاں پارکھاں وچہ جھیڑیاں دے
ہن خوشی دے نال تریاں کھنی ایں نت دیکھسیں ساک سہیڑیاں دے

واہوں کٹھ کے کنڈھے دے پار لائے سنھوں کڈھ دیندا کھوج جھیڑیاں دے
سبھ حاریجی وٹی نوں جا نبھ لیاوے اکھیں وچہ رکھے وانگ ہیریاں دے
وچہ پال دے ہے بیر کھڑا پہلوان جیوں وچہ اکھیڑیاں دے
وچہ کم دے بہت ہشیار ہندا اکھیں میٹے نہ وانگ بٹیریاں دے
وارث شاہ ہے شیر جوان رانجھا بھجے پونس دے حاتیاں پیڑیاں دے

لہ مصیبت اور بلا دور کرنا ہے ۱۲ لہ سات پشتوں سے بخت والا ۱۲ لہ داؤ پیچ اچھے جانتا ہے ۱۲ لہ دریا سے نکال کر کنارے پہ لاتا ہے ۱۲ لہ مقدمات کے کھوج گھروں سے نکال دیتا ہے ۱۲ لہ اکھاڑے کشتی کرنے کی جگہ ۱۲

منظور کردن پدر ہیر شبانی رانجھا

تیرا آکھناں اساں منظور کیتا مجھیں ریہماں کے سار یانی
خبردار رہے مجھیں وچ کھڑا بیلے وچ مصیبتاں بھار یانی

رلا کے نہیں وچ کھنڈیا ندے لیس کدی نہیں مجھیں چار یانی
منے کھیڈ رجھے کھڑیاں جان مجھیں جن پنڈ دیو چہ خوار یانی

ایہ طبع دا بہت ملوک چنچل مہینوال ہونا گلاں بھار یانی
دہیں رات پھرنا وچ بیلیاں دے گمر مجھیاں بہت خوار یانی

تیرے کہے ہیرے کاماں کھیا جیویں کریں تیں فتار یانی
وارث نیک نصیب نے عاشقاں نے گلاں وچ گذریاں سب ار یانی

آمدن ہیر پیش مادر مہربان

پاس ماں دے ہیر نے گل کیتی ماہی مہیں دا آن کے چھیڑیا ہیں
رنت پنڈ دیو چہ وچار ہوندی ایہ جھگڑا چا نبیڑیا ہیں

منجھاں رنت رلے ننگو وچہ بیلے ماہی سگھڑ ہی آن ہیڑیا ہیں
مائے کرم جاگے ساڈے منگو اندے ساڈا اصل جٹیڑا گھیریا ہیں

پہلوں دے دلاسڑا پچھیا سی گلاں مٹھیاں نال کھیڑیا ہیں
اوہدی ذات صفات تحقیق کرکے انجھا ذات دا فرق نکھیڑیا ہیں

شیریں نال کلام حکایتاں دے وحدا جیوڑا اکیڈ لویڑیا ہیں
وارث شاہ ہن رب نے مہر کیتی ٹٹا دکھ دا کیڑا اد کھیڑیا ہیں

باز آمدن ہیر پیش رانجھا

پھیر ہیر رانجھیٹے دے کول آئی ہوئی بہت وہین دلاسڑے تے
مکھن کھنڈ پراوٹھے کھامیاں مجھیں چھیڑ دے رب دے آسرے تے

ہن گھبرو رانجھیا جال بھائی گذر آوسی دودھ دے کاسڑے تے
ہیر آکھیا رب رزاق تیرا میاں چاکمین لوکاں دے ہاسڑے تے

میں تاں سٹھ سہیلیاں نال لیکے کیڑ رکھساں ساہ ابھاسڑے تے
تیرے نال رفیق شفیق ہوکے نظر پاوساں گھوڑ کھاسڑے تے

مجھیں چھیڑ دے جلد یوچہ دلبر آپ ہوبہیں اک پاسڑے تے
وارث رب نے کم بنا دتا پر عمر ہے نقش پتاسڑے تے

سلہ آلودہ کی یعنے محبت سے ۱۲ سلہ یعنے تیرے حال کی خبر دمبدم رکھوں گی ۱۲ سلہ یعنے جہاں جہاں تو جائیگا تیرے قدموں کے نشان دیکھتی ہوئی تجھے ملونگی ۱۲ سلہ یعنی جس طرح پتاسہ جلد ٹوٹ کر نابود ہوتا ہے اسی طرح عمر بھی جلد تر ختم ہوجاتی ہے اور آدمی مرجاتا ہے ۱۲

مقولہ قسمہائے گیاہ

رب کرم کیتا وسی بار ساوی ہویا گھا پٹھا زمہ ماریا رو — ہتھی کھوی کھنی ڈیلا مرک چھینبڑ دھامن کھبلاں وچہ خمار یار و

ہلی کھبڑی سر الاتے کرنہم سچھر وٹل سیر کاہی وچہ ماریا رو — ڈہدن گھوئیں ہرانی چراگل لونک تھر مار جمیں اکا کاریا رو

گرمٹھا نا نہاک سوانک پلواہند دبھ سرکڑے بروہزار یار و — آہر اپنے نال رنجھیٹڑے نے پنڈوں ہکیاں مہیں بچکاریا رو

ٹریاں ہو اگڑ چھبر ٹینڈ بدھی دروں سداں جیوں کالی دھاریا رو — وارثشاہ ہزار دیے چوہدری نے کام گتی چک لئی کاریا رو

رفتن رانجھا در بیابان برائے چرانیدن گاؤ میشان

پہلے رب دا نام لے جا وڑیا ہویا دھپ دیہاں ظہیر میاں — اوہدی نیک ساعت رجوع آن ہوئی ملے راہ جاندے پنج پیر میاں

رانجھا ویکھ کے طبع فرشتیاں دی پنجاں پیراں دی پکڑ ادھیر میاں — بچہ کھا چوری چوچھ بوری جیو وچہ نہ ہو دلگیر میاں

رب کاج سوارسی آپ تیرے کوئی تدھ نہ ہووسی بھیڑ میاں — تساں ترٹھیاں کل جہان تردا میرے تسیں ہو دستگیر میاں

آکھے نڈھڑی سوہنی کرو بخشش نال رب دے ہے تساں سیر میاں — کیتی عرض پھر ست سلام کر کے مینوں جو نپہے وچہ سریر میاں

حاصل ہوسن سبھ مقصود تیرے پوسی ٹھیک نشانے تے تیر میاں — بیڑا پار نصیبی فضل رب کرسی کیوں ہو نائیں ایڈ ظہیر میاں

چھاویں رکھدے بیٹھ کے شوق سیتی سدّا لاوندا وانگ فقیر میاں — مینوں ہیر دا عشق ہے ہیر بخشو اوس رب دے تسیں امیر میاں

بخشی ہیر درگاہ تھیں تدھ تائیں سانوں یاد کریں جو بھیڑ میاں — جہر نال پنجاں پیراں بخش دتی خادم ہو گئی جٹی ہیر میاں

تیرے ڈٹھیاں باجھ نہ پلک رہسی اوسی جھل بیلا ندھی چیر میاں — وارثشاہ جاں نیک نصیب ہوون مدد پیر فقیر امیر میاں

نامہائے پیراں و عنایت کردن اشیاء

خواجہ خضر تے شکر گنج نور گوہری ملتانی ذکریا پیر نوری — ہو رسید جلال بخاریا سی اتے لال شہباز بہشت نوری

طرہ خضر رومال شکر گنج دتا لاتے مندرا لال شہباز نوری — خنجر سید جلال بخاری دتا کھونڈی ذکریئے پیر تے بھجّری

مہربان ہو کے کرن بہت شفقت کوئی کرنے تدھ تے موں زوری — مالک منگواندا کیتا رب تینوں دے چپ بچہ چوچھ بوری

ٹپلہ ۶ (ترجمہ آیت) اور تو دیکھتا ہے زمین دبی پڑی پھر جہاں ہم نے اتارا اس پر پانی تازی ہوئی اور ابھری اور اگائیں ہر بھانت بھانت رونق کی چیزیں واسطے تمہارے مہربان ہونے سے تمام جہان کامیاب ہوتا ہے ٭

تینوں بھیڑ بوے کریں باد جُبنا ہیں جانان ساتھوں پاک دوی
وارث شاہ جدوں ساتوں ہار کرسیں سیں آ ونگے چھڈ کے تخت حضوری

در تعریف گاؤمیشاں

بیلا باغ سوایا مجھیاں نے زنگار رنگدیاں رنگ رنگیلیاں نی
اک ڈھیلیاں میاں لٹ ٹیاں سن اک کیلیاں تے اک نیلیاں نی
اک کنڈیاں بھرٹیاں بلیاں سن اک مٹھیاں اک کڑیلیاں نی
اک ہر دہایاں سوہل پھرڑاں اک سنڈھ تے موٹیاں ڈھیلیاں نی
ڈوری ماں کے اک ودّار ہویاں اک نال پیار رسیلیاں نی
اک کرن وگالیاں وچ بیہاں اک ڈھڈلاں اک پتیلیاں نی
اک رجکے کھا کے مست ہویاں اک ڈھڈ وچ وسیلیاں نی
اک ابلقاں سیاہ سفید سوہن پو چھل چوریاں بگیاں بیلیاں نی

ڈاراں کو نجاں یوں گئ وچ پھرن جیوں اکد چیدی سنگ سہیلیاں نی
اک گنڈیاں سنگولدار سوہن اک ونہاں دے مٹ مٹیلیاں نی
اک کھیپلاں اک کھریڑ کھلاں اک مینیاں سنگ سہیلیاں نی
سجر سوئے گبھناں کھانگڑاں نے اک ڈو کلاں اک تھیلیاں نی
اک اٹھ کے غابیاں چال چلن اک بولیاں جھل چھبیلیاں نی
اک ڈردیاں رجھیڑ نتوں اک ہوک رانجھیٹے دی کیلیاں نی
اک کرن ادگالیاں مست ہو کے مرکاں کھا کے ہوڑیاں ہیلیاں نی
وارث ماہی دی سدّ سُنی جیہاں سنگ تیلیاں آکھ بجھے جیلیاں نی

دیگر

نال وچ جو ہیرے آن چھیڑیا بھر و گو کیاں نال خوشحالیاں نی
گائیں مہیں ولا لکے مینیں رانجھے ہتھ پھیر پیار سمہالیاں نی
رانجھا ہیر دا تے ہیر رانجھنے دی مجھیں ہیریاں سیال دا لیاں نی

ساہن مار بڑھکا گائیں مر گئے دھنیاں چھوئیاں سُدھیاں بالیاں نی
دم دم رنجیٹے دی کیڑ رکھن جویں نال محبتاں پالیاں نی
وارث تخت ہزاریوں چھڈ آیا پچھے ہیر دے ترتیاں گالیاں نی

دیگر شمار گاؤمیشاں و مادہ گاواں

رانجھے پکڑ کھونڈی منگو ہوک تا مجھیں جھل دے وچ چا واڑیاں نی
وگ گائیاں وچھڑیاں ہٹریاں نے اک لانبھ کرکے رانجھے تاڑیاں نی
اک بھجدیاں ننگدیاں کھان موڑ اک بندیاں چا بو تھاڑیاں نی
اک شوہ دریا وچہ دیں لالاں اک چکڑ پنچ ہاتھیاں ماڑیاں نی

کٹے کٹیاں ہو دھنا پیاں نی وچھے وچھیاں بن کداڑیاں نی
ہونڈیل اتے سراں دو دھ لیڑاں تنہاں منہ کنبدیاں چاڑیاں نی
اک نجیاں پھڑ یاں دیں چانگاں اک جوڑیاں سپکھراں ماڑیاں نی
اک ٹو بندے منہ موند ھاڑیاں رانجھے کد ھکے کھوہ تاڑیاں نی

کھڑک ماریاں تے مٹرن لیا نیں کچھ مو کھڑاں نال وباڑیا نیں
اک ہٹ تے ہلاندیاں ماریا نیں پٹڑے پٹے تے کنہہ مٹراڑیا نیں
اک لیہڑ کہتے نکا نکے رہیاں اکناں مار بہا پا چھکھاڑیا نیں
اک مار دو ٹنگیاں ملے ہین اک کھیندیاں بھندیاں چھاڑیا نیں
اکہاں مسراں وچ امنکو وچ سیالاں رانجھے پکڑ کھونڈی سبھے چاڑیا نیں

چھچھڑ کھادیاں نہیاں کھنڈے لیاں رانجھے گھیر کے چھپڑیں واڑیا نیں
اک اچھال لمیاں ویلدیاں نیں لہا ہنڈراں اک گراڑیا نیں
اک ڈگلیاں وچ ہندیاں وگ لیاں اک اٹڑے کا ونتے پاڑیا نیں
ٹلی نیں ویاں مہیں سن نایاندیاں مٹھی دسکے آڈ نکھاڑیا نیں
وارث شاہ رانجھڑے ہیر پچھے چوہدائیاں سبھ اجاڑیا نیں

آمدن ہیر نزد رانجھا

ٹری جھنگ سیال تو ہیر جٹی آیا روح قلبوت جگاونے نوں
رانجھے یار دے پیار دا چاچڑھیا آئی ہیر لدی ہنجھ لاہونے نوں

چڑھیا خلد توں حسن دا ابر رحمت سیاں ندل بار دا ملک سہاونے نوں
وارث شاہ جیوں وچ جہان بندے آون نیک اعمال کماونے نوں

آمدن ہیر نزد رانجھا در چراگاہ

ہیر چا بھتا کھنڈ کھیر نکھن مٹیں رانجھے دے پاس لیاوندی ئے
ڈھونڈ بھا لکے جو سب جھل بیلا نرت پاس رانجھے دے آوندی ئے
نند منگاری پیار دینال کردی ادب کٹ مول بھلاوندی ئے

تیر لواسطے جوہ میں بھال تھکی رو رو اپنا حال سناوندی ئے
ہتھیں اپنے رانجھے نوں ہیر جٹی چوری مہر نیال کھواوندی ئے
وارث شاہ جو حال احوال سارا کل پڑ تنے کھول وکھاوندی ئے

جواب رانجھا با ہیر

شرح وچ منظور نہ قول رناں رانجھا ہیر نوں آکھ سناوندا ئے
مرشد جن تے رن دا مچہ شیطاں جہڑا افترا مکر پڑھاوندا ئے

مکر رن دے جیڈ نہ مکر کوئی رب وچ قرآن فرماوندا ئے
رناں ہچیانوں کرن چا جھوٹے مرد آن دیو چہ سماوندا ئے

رناں منڈیاں پوستیاں بھنگیاں دا اعتبار زبان نہ آوندا ئے
وارث شاہ جے قول تے دین پہرہ پٹ مہر دا چاک سداوندا ئے

سلہ بیٹھ ۔ اور گرسے بوٹوں کو خراب کرتی تھیں ۲؎ اسکے دل کا ارمان نکالنے کو ۳؎ یعنی کھانا اٹھا کر لائی ۴؎ اسکے پیچ سورماند
رانجھا رے ایمان والو پورا کرو اقرار ۔

جواب ہیر با رانجھا

ہیر آکھدی ناہوں نس ناہیں رن چھڈ تے آپنوں جالیئے ‌ ‌ ‌ رن جیہڈی نہ ہٹھ ہے کیسے کرنار ناں تے ملک بھالیئے

لیلیٰ مجنوں دے تن وچ دبھ اگی سوہنی اپنے آپ نوں گل لیئے ‌ ‌ ‌ زلیخا چھڈ ہزاریاں ہوئی عاجز جھگی پا لیکے ہٹھ سمہالدیئے

پئے ساہورے سکیاں دین پچھا ہکھی کرن نہ دولتاں مالیئے ‌ ‌ ‌ سسی ہو شہید وچہ تھلاں ہوئی کشیر پر سمجھ لے او ویسے نالیئے

ولی غوث ایہ نال تھیں ہمیشہ پیدا ہوا سمجھ لے او ویسے نالیئے ‌ ‌ ‌ ہٹھ رن دے جیہڈے نہ مرد کردا وارثشاہ نوں خبر اس حالیئے

ایضاً

اللہ سچ نبی برحق میاں ہیں تاں آپناں یاں قرار تینوں ‌ ‌ ‌ تیری بندی ہاں چھڈ کے جان میری کھڑ وچ ہٹ بازار مینوں

بیٹھوں بھلیا نئیں ہور سبھ گلاں تیرے درد دی بس ہے کار مینوں ‌ ‌ ‌ تیرے دامن ہیں لگڑی ہاں میاں جوین جان ناہیں ہلا اتار مینوں

تیرے نام دا ذکر دن رات ہے جی دیہہ بہر دیناں دے بیار مینوں ‌ ‌ ‌ آپ کٹساں جیں جو ہوگ لکھی توں تاں دلوں مول وسار مینوں

تیرے نال ہی قول نباہوناں میں بھانویں جیت آوے بھانویں ہار مینوں ‌ ‌ ‌ ہن جیوی نکھنہ ہوساں ہیں وارثشاہ دیناں تکرار مینوں

نصیحت کردن ہیر میاں رانجھا

ہیر کہے سنتیاں رانجھے دیاں میری گل دے بول دھیان کرناں ‌ ‌ ‌ دوتی دشمناں وچ ہے دوس ساڈا صابر ہو ٹکیکے کھانوں جگ جرناں

ایس عشق دے بحر دی لہر اوکے گز جاسی اکے ڈب مرناں ‌ ‌ ‌ دو جا کیہڑے وچہ شکل شیطان دیکھی چارہ ہندیاں اوس نہ فرق کرناں

بیڑا عاشقاں ڈت پار لگسی سچ ثابتی دا تساں قدم دھرناں ‌ ‌ ‌ ایس عشق دے کھیت دی کار ایہا نال تہمتاں معاملہ پیا بھرناں

خلقت جگ دا لا نبڑے بہت دیسی نہیں احمقاں تھیں کجھ ہو ڈرناں ‌ ‌ ‌ دیناں جا نکے سیس وچ کھلیہے اتے دھسکلاں توں پھیر کیہا ڈرناں

میاں رانجھنا گوڑا ایہ دو ہوسی انت سچا سچ ہی آترناں ‌ ‌ ‌ جا سچ دی محبوب توں فدا ہووے نہیں عاقبت نوں اک دن مرناں

جاہل عاشقاں نوں ہیوں دیں طعنے جویں کلب کملے لگے مگر ہرناں

وارثشاہ اک رب دی مہر باجھوں نہیں عاشقاں آسرا ہور پرناں

۱؎ پ غ (ترجمہ) اور پورا کرو اقرار اللہ کا جب آپس میں اقرار دو اور نہ توڑو قسمیں پکی کئے پیچھے اور کر کے اللہ کو اپنا ضامن ۱۲

۲؎ کہاوت مشہور ہے کہ اکھلی وچ سر دھرناں پھر دھسکلاں یعنے جوتوں سے کیا ڈرناں ۱۲

مقولہ

چھنا چوریدا کٹ کے ہیر جٹی مٹیں رانجھے نوں ترت چا دیسی — کرکے قسم سوگند تے قول سچا مڑکے گھرندیوں اوہ آوندیسی

کتن تمن چھڈیا ہیر جٹی ہر وقت رنجھیٹے تے جاوندیسی — لوئی شرم دی لاہ کے سنے سیاں نال شوق دے گلے لگاوندیسی

خلق ویکھ کے وسدی چال بھیڑی پنجے انگلیاں منہ وچ پاوندیسی — وارثشاہ وچہ زنان سارے نیگے بُرے علانوں شرع فرماوندیسی

رسوا شدن ہیر درخلقت

نشر ہوئی ایہ گل وچ جھنگ سارے ہیر دوستی چاک دے نال لائی — بیلے ونجدی یار ہنڈاؤندے نوں مونہوں شرم حیادی بیچ لائی

گھر آوندی رانجھے توں ودع ہوکے ماں نوں آکھدی کرن جیلا کائی — میں نوں سارڈیا لوکاں دے طعنیاں نے بُرے لیکھ نوں گھر ساڈے ہیر جائی

مار ڈکرے کرنگے ووہ تیرے چوچک باپ سلطان تے سکا بھائی — آڈا ایئے چنچر ہاریئے نی سر ساڈڑے وچہ تیں خاک پائی

مڑ جاہ رانجھیٹے توں ڈاریئے نی ٹلجاہ آکھے میرے لگ جائی — دیئی ماں نوں سمجھاوندی ہیر تائیں کیوں چاک دے نال پریت لائی

ساڈی گل دی لوک وچار کردے وچہ جھنگ سیال تے بہن بھائی — وارثشاہ تہاں یوں بی بیا جنہاں پیاں دی چند جان تائی

جواب ہیر با مادر

سن ملکئے انبڑیئے میریئے نی جچھر جان رانجھیٹے توں ناہ ٹلساں — بھانویں وڈھکے ڈکرے کرن میرے وچ کربلا ہو شہید مرساں

عاشق ہوئے جو عشق دے وچہ ثابت جیکر رب میلے انہاں نال رلساں — وارثشاہ جے جیوندی مر گئی میں لیلیٰ مجنوں دے نال ہیں جا رلساں

جواب مادر با ہیر

لکی آکھدی بھیڑیئے تتئے نی گلاں چھڈ ایہ بھیڑیاں وادیا ننی — کتن تمن دا نہیں ہے چا تینوں اساں پکیاں تے تساں کھا دیاننی

چوری کٹ کے اٹھکے نت بیلے جاویں رانجھے دیاں جج وادیاننی — دھیاں تینہ جیہیاں لگن آکھے جانوں جیاں اوہ مالزادیاننی

حرامزادگاں ۱۲ — لنے پر نہ چلیں — دختراں ۱۲

پ ع: ترجمہ (لہ تونہ سمجھ کر لوگ خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور تعریف چاہتے ہیں اپنے کئے پر رسوا نہ جان کہ وہ خلاص ہیں عذاب سے اور انکو دکھ کی مار ہے ۱۲ شہ والدین کو ناراض کرکے غضب کی آگ میں جلانا یعنے غضب ایک آگ ہوتی ہے جو دل کو ناراض کرنے سے پیدا ہوتی ہے ۱۲

پھل ہیجیا سی کنڈے اگ پئے واہ واہ ایہ قسمتاں ساڈیاں نی ۔ وارث شاہ نخرا چھیاں لگدیاں نی سانوں ایہ جو تیریاں وادیاں نی (عادتیں)

گاہ گاہ آمدن ہیر نزد رانجھا

چوری مانوں تیں انگھ کے ویلے ہیر رانجھے دیاس بھی آوندیئے ۔ کسے وقت بیوقت بھی ہیر جٹی چھنا چوری دا اکٹ لیہاوندیئے

رہناں قول اقرار تے تساں ثابت نال عاجزی آکھ سناوندیئے ۔ وارث شاہ میاں جہڑا قول کیتوای سو گل سانوں بھلی بھاوندیئے

دیگر

کیدو لنگاں چاچا جہڑا ہیر سندا اوہدا طور برباد دسیاوندا ئے ۔ داؤ تکدا کھڑا اوہ ویکھدا ئے وانگ ہیاں پھیریاں پاوندا ئے

جو چاک لگی نوں رات دن مت دیندا اندھی مار کے نہیں سمجھاوندا ئے ۔ ڈھی نال رانجھے پھرے مچھ پچھے کیدو سر و سرپیا (جاسوس) گرلاوندا ئے

کرگ چھ سینا رخوار سارے ماہی ہیر دا مول نہ بھاوندا ئے ۔ مقصود ور آیا ئی میاں وارث جہڑی گل نوں نت چھپاوندا ئے (مطلب پورا ہوا)

ایضاً

کیدو ڈھونڈ دا کھوج نوں پھر کے ہویا بانس جو رہدی بیلیوں آوندیئے ۔ لگ ٹنگ کے ہیر دے اٹھ ٹریا جس راہ رانجھنے دے آوندیئے

سب چھپ گئی گل لنگڑے دی جس بات نوں ہیر کرلاوندیئے ۔ مقصود ہویا کیدو لنگڑے دا جیندی گل نوں ہیر پرتاوندیئے

ہیر کول نہیں رانجھا ہے بیٹھا ٹنگ کیدو دی تیز ہو جاوندیئے ۔ سوال پا یکے منگدا اچانک چوری جدوں ہیر دی ول جاوندیئے

رانجھا آکھدا آو فقیر سائیں تو ہاڈی طبع سوہنی دس آوندیئے ۔ وارث شاہ رانجھیٹے نوں ہیر جٹی ہر نعمتاں روز کھواوندیئے

سوال کیدو پیش رانجھا

کیدو وسہلیاں ٹہیاں پاگل جچ وانگ فقر دے رنگ ڈھاوندا ئے ۔ اسیں بھکھ نے مار حیران کیتے آن سوال خدا ئیدا پاوندا ئے

ہیر گئی جا نمی دل لین پانی کیدو آ تکے مکھ وکھاوندا ئے ۔ رانجھا ویکھکے صورت اوسدی نوں مہربانگی نال بولاوندا ئے

کیدو سن احوال خوشحال ہویا طرف رانجھے دے دوڑیا آوندا ئے ۔ ایتھے خیر دیویں گے ملنگ تینوں کیدا یہ سوال سناوندا ئے

لہ پ غ (ترجمہ) اور چھوڑدو کھلا گناہ اور چھپا اور جو لوگ گناہ کماتے ہیں سزا پاویگے اپنے کئے کی ۱۲ ئے پ غ (ترجمہ) اور جو لوگ برائیوں میں ہیں ان کو سخت مار ہے ۱۲ سے پ غ (ترجمہ) وہ دغا باز تحقیق شیطان تمہارا دشمن ہے ۱۲ ئے پ غ (ترجمہ) آگے بھیجو گے اپنے واسطے کوئی نیکی اسکو پاؤ گے اللہ کے پاس بہتر اور ثواب زیادہ ۱۲ ھ چونکہ مخنف جلکی یعنی تھوڑی سی چوری مجھے دے کیونکہ میں بہت بھوکا ہوں ۱۲

ٹوپی پہنکے شیخڑی بنے صورت ابلیس دے مکر سناؤندا ئے
رانجھے رنگ بھر کے چوڑی چاڑ دتی لیکے ترت اوہ پنڈ ول دھاؤندا ئے
رانجھا آکھدا ایک فقیر عاجز آں واسطہ رب دا پاؤندا ئے
رانجھے پچھیا ہیر نوں ایہ لنگاں ہیر گون فقیر کس تھاؤندا ئے
تیوں مرد وچھر رانجھیا پلے پاڑے نواں حسیاں پاڑ دکھاؤندا ئے
ایہ مُرا بخیل ہے اصل فاسق کوئی ایسنوں بھلا نہ بھاؤندا ئے
دانگر آکھلا اوڈیکھدا سی وانگ ہیہیاں پھیریاں پاؤندا ئے
پہنچیں کیہڑیں ہیر نوں اگ لگی جدوں رانجھا سخن الاؤندا ئے
ہیر بولدی کیتنوئی بُرا ماہیا تیری مت نوں کون لیجاؤندا ئے
سخن جیہیں جہان اچھل لنگاں ماں نوں ھیا تے دو ہیر ہواؤندا ئے

حاضر بھیجو حُب تے فیض مولا رنگ نگدیاں سداں سناؤندا ئے
ہیر جھدی آنکے رانجھے نوں ادھی چوری نوں کون لیجاؤندا ئے
دتی رب دے نام تے چا چوری کوئی بہت مجذوب سداؤندا ئے
ہیر آکھدی ہیر چنڈال چا چا تھیں لاؤندا ہیریں گھجاؤندا ئے
اہنوں فی رالوتی خبر نہ پاؤنا سی لکھ وار سوال جے پاؤندا ئے
دو فی تھاں شیطان ایہ جھنگ اندر بھائی مرد لیہ ڈواسد اکوندا ئے
ایہا گل جٹیٹی نوں کھا گیا جویں زخم تلوار دا کھاؤندا ئے
جویں زخم تاویں پھیر گھکے تے کوئی اپہ دوں لُن چالاؤندا ئے
ویسی سُتیاں گلاں جگالنگا اک دودھ دیوچہ چواؤندا ئے
وارث شاہ میاں ویکھ ٹھگ لگی ایہ شیطان دی کلا جگاؤندا ئے

جواب ہیر با رانجھا

ہیر آکھدی رانجھیا ایہ کیتو تیں تاں پچھنا سی ٹھیر کے تے
ایتھاں چہ سیبار خوار کرسی ساڈے بیچ نوں کوڑ بنا کے تے
خیر لیندا ای پچھیا نوں ترت نٹھا اٹھ وگیا کنڈ ولا کے تے
ہیر نگر نٹھی جا کھلا کیتا اوہنوں نال آواز بولا کے تے

خیر آونے تیہاڈے دیکھنا سی گلیں لاکے کویں ڈرا کے تے
ہیں تاں جانندا نہیں سال ایتھے ہیاں خیر منگیو متھوں آکے تے
خیر لے جاندائی ڈھٹے جا ملی جاہ پچھ لے گل سمجھا کے تے
وارث شاہ میاں اتھوں گل بخھی دو تن اڈیاں یک چا لا کے تے

وچھے (دوری) ۱۱

جواب رانجھا با ہیر

ہیرے عاشقاں نکھ ملامتاں نی نال صبر دے شکر گذار دے نی
شیطان بخیل مکار کنا جھڑا کردا ئے کم بیگاڑدے نی

سنی سائلاں نوں نہ رد کردے خیر دیونے نال پیار دے نی
دنیا دار تے فاضلاں ٹھگ لیندا عاشق حالے چادر کار دے نی

لہ پ ع ترجمہ، شیطان وعدہ دیتا ہے تم کو تنگی کا اور حکم کرتا ہے بے حیائی کا۔ اور اللہ وعدہ دیتا ہے اپنی بخشش کا اور فضل کا اللہ کشائش والا ہے سب جانتا ہے۔ [illegible] ترجمہ بولا اے رب جیسا تو نے مجھکو کھو دیا میں ان کو بہاریں دکھاؤنگا زمیں اور راہ سے کھو دونگا ان سبکو مگر جو تیرے بندے ہیں

ایہ وبلائی اج سمہال ہیرے ہووی خوار نہ وچ سینسار دے نی
وارثشاہ میاں کم سوئی کرئیے جہڑے ہون سچے پروردگار دے نی

جواب ہیر بارانجھا

ہیر آکھدی رانجھیا بُرا کیتو ساڈا کم سی نال ویرایاں دے
ملے سرانوں ایہ وچھوڑ دیندا بھنگ گھتدا وچہ کوڑمایاں دے
ساڈے کھوج نوں تک کے کرے چغلی دن رات ایہ وچہ بُرایاں دے
بابل نیڑی جاکے ٹھٹھہ کرسی اتے آکھسی پاس بھرجایاں دے
جھوٹھیاں سچیاں گلاں نوں میلدائے انگ لگیاں کو ریاں نیاں دے
دولت دین تے دھرم ایمان سبھے وارثشاہ ہے نال کمایاں دے

گرفتن ہیر کیدورا

ملی راہ وچہ دوڑ کے جاندھی پہلے نال فریب دے چھٹیا سو
سروں لاہ ٹوپی گلوں توڑ سیلی لکوں جا بیکے زمین تے سٹیا سو
کیدو لنگے نوں پکڑ کے چور وانگوں مار مار کے تے چاچھٹیا سو
نیڑے آکے شہنی دیو تگ گجی اکھیں رُو و دا نیر پلٹیا سو
پھیر زمین تے ماریا نال غصے دھوبی پٹڑے تے کھیس چھٹیا سو
وارثشاہ فرشتیاں عرش توں شیطان نوں زمین تے سٹیا سو

ترسانیدن کیدورا

ہیر ڈھاہ کے آکھیا میاں چاچا چوری دیہہ جیونا لوڑنا ہیں
بھن ہتھ تے پیر لنگا دیساں لڑ لڑکیاں نال کی جوڑنا ہیں
داہڑی پکے دبڑ وچہ دونگی میں کیوں شرم دی لجنوں توڑنا ہیں
نہیں تیغ مار کے جند گوادیساں میتوں کسے نہ ہٹکنا ہٹونا ہیں
چوری دیکھاں نال حیا آپے کاہ اساں دے نال اجوڑنا ہیں
وارثشاہ گناہ دی ندی اندر اینویں اگاں عمر نوں لوڑنا ہیں

گریختہ شدن کیدو پیش مہر چوچاک

ادھی ڈھل پئی ادھی کھوہ لئی چن میلکے پرے لیاوندا ئے
نہیں جیج چکے نوں کوئی مت دیندا اندھی مار کے نہیں سمجھاوندا ئے
کہیا منے نہیں ساڈا مول ہیرا چوری پلیوں کھول کھاوندا ئے
چاک نال کلڑی جائے بیلے اجکل کوئی لیک لاوندا ئے

لہ لیک لانا کوئی تماشا بنانا۔ کسی کی عزت کو صدمہ پہنچانا ۱۲

ایہ گل جہاں جے کھنڈ جاسی ڈھونڈے ویلڑیاں نوں پچھوں تاونداۓ
جس ویلڑے مہر نے چاک رکھیا اس ویلڑیوں پچھوں تاونداۓ
اج اڈ گئی مت چوچکے دی جہڑا چاک نوں نہیں ہٹاونداۓ
گل ہکھنی سی سو تنی آکھ چھڈی ڈھولی ڈھولنوں جوئی جاوندا ۓ
نڈھی ہیر نوں نہیں سمجھاوندا ۓ اتے چاک نوں نہیں ترہاونداۓ
وارث شاہ جو عیب کجدا ۓ رب اوس دا نہیں چھپاونداۓ

انکار کردن چوچک پیش کیدو

چوچک آکھدا کوڑیاں کریں گلاں ہیر کھیڈ دی چھ سہیلیاں نے
اجے چنچل جہان دا مگر لگا فقر جانیے ہو نال بہلیاں دے
نہیں چوہڑے ہدایت ہو وے سید گھوڑے ہوں نہیں پت لیلیاں نے
پینگاں پائیکے سیانیاں نال جھوٹے ترنجن جوڑ دے وچہ پپیلیاں نے
کدی نال اوہ اڑیاں بھنگ گھوٹے کدی جا نچے نال چیلیاں نے
وارث شاہ فقیر نہ ہون ہرگز جتنا ں تے موچیاں تیلیاں نے

طعنہ زدن زنان مادر ہیر را

ماؤں ہیر دی نوں لوک کرن چغلی تیری ملکئے دھی خراب ہے نی
ایتھاں سہی چاتو نے اشتر ہوئی ایس کماں دا اساں عذاب ہے نی
دھیاں ساتھ وتیاں دا سانوں فکر ہویا تیری دھی داہو خطاب ہے نی
بیلے جاندی مسیت نہ امام لیکے پچھے مار کتاب قرآن ہے نی
چاک نال اکھیاں لائیکے بیلے ہویا پاپیاں دا عروج حجاب ہے نی
تیری کونج بیدا مغز ہے بیگماں دی ویکھ چاک جیوں پھرے نواب ہے نی
اسیں ہاسیاں کھوہیاں گنج موئیاں ڈاڈا دل روں جی کباب ہے نی
اسیں منع کریئے سگوں شوخ ہوندی نیندی ٹھوک کے دیندی جواب ہے نی
نال چاک دے نہوں لگایا سو اٹھے پہر ہی رہے غرقاب ہے نی
لوکاں جانے مسیت نہ پوچھ پڑھدی اوہدا سبق دا وکھرا باب ہے نی
شمس الدین قاضی نت کرے مسئلے شوخ دھی ویاہ ثواب ہے نی
وارث شاہ منہ اگلیاں لوک گھنن چڑھی ہیر نوں ہیر دی آب ہے نی

غمازی کیدو پیش مادر ہیر

کیدو آکھدا دھی ویاہ ملکی دھروں سب دی مس چپ ڈانٹے نی
اکے مار کے وڈھ کے کریں بیرے منہ سر بھن چھڈ دل نال بھنئے نی

سلہ ہیر کو بچھو نہیں بن جاتا ۔ اسی طرح کیدو مکار ولی نہیں بن سکتا ۲ سلہ غم کے مارے مرگئی ہوں سلہ شوخی سے نہ جواب دیتی ہے ۲ سلہ منہ کی آنکھ گویا ہیر ایک تلوار ہے ۔ اور اس کو آب دی گئی ہے ۔ جو شرم حیا کو کاٹتی چلی جاتی ہے ۲ سلہ اس کے گوشت کے ٹکڑے کر ڈال ۔ اور منہ سر اس کا جلتی ہوئی لکڑیوں سے توڑ پھوڑ کہ تو اس کی اماں ہے ۲ سلہ عقل دور ہو اب نصیحت کو کہتے ہیں

ویکھ دھی دے لاڈ دی ڈنڈ ڈھیں نت جھوٹیں رن قصائیے نی
غصے نال ملکی تپ لال ہوئی جھب دوڑ توں مٹھے نائیے نی
گھر ڈبنے موہنے پاہرئیے نی شتنٹ بیئے یار دی والیئے نی
اگے تیھکے تیہو ہر چا گھتو لنب اگ بھڑ تولے دے آئیے نی
سد لیا توں ہیر نوں ڈھونڈ کے تے تینوں ہن سدینیئے ڈائنیئے نی
وارث شاہ داگوں تیتھے ڈب موئیں گھر آ پیا پے دیئے نائیئے نی

غصہ ملکی مادر ہیر با ہیر

ہیر آکھیا آکھدی ہسکے تے اتی جھات نی انبڑیئے میئیے نی
غصے نال کیہ ملکی تیرا ہیں سانوں پٹیوٹی چاک دی چھیڑیئے نی
کوتل ڈنگ کھلی پھریں چھیڑیئے آکھرند گرو چھیڑیئے نی
دھی آن جے کسے دی بری ہووے چپ کیتڑی چاہیڑیئے نی
لوکاں چہ پوشاک توں پاک رکھیں دامن نال آ لودیوئیڑیئے نی
تینوں ڈومنگڑے کھودوچہ چا بوراں گل ٹیوٹی پچی ہیریئے نی
دھی جوان جے نکلے گھروں باہر لگے وس تاں کھوہ ڈبیریئے نی
جیوں جیوں جیا تیوں تیوں سرچ ہیں نی میں شوخ ودھیریئے نی
تینوں داوا دڑا جاگیا ئے تیریوں اسطے مٹس بہیریئے نی
وارث جیونڑے ہون جے بھین بھائی چاک چہیر نال سہیڑیئے نی

جواب ہیر

ہیر کر کے آکھدی مائوں تائیں مینوں عشق نہ چا دیاہ دے نی
دل و جان تھیں ہیں حاضر گولڑی ہاں اگے میں رانجھے بادشاہ دے نی
سچ آکھنوں فرا نہ سنگناں ئیں بھانویں ڈریا و مار پھاہ دے نی
منہ جھوٹھیاں تے جیبھ لوٹھیاں دی قول نہیں اعتبار روساہ دے نی
رانجھے نال ہوئی خنمہ جان آکو لکھے لیکھ ایہ دھروں درگاہ دے نی
چاک میرا تے میں ہاں چاک دی ہاں عیسے حشر دے توڑ نباہ دے نی
صدی تیرھویں اگنٹ یکٹپی ہاں حکم نال رسول اللہ دے نی
حکم رب دے توں کرسن سخن سچے جھڑے نویں اگے وارث شاہ دے نی

لہ اس کے لاڈ دیکھ کر کیوں ہنستی ہے ۱۲ سے آخر غم کرے گی ۱۲ ظالم عورت ۱۲ سے پابند کر کے خدا ڈالنے والی جھٹرولی میں بند کر دے اور اس کا دروازہ لیپ دو ۱۲ سے زبردست ذیل گاؤ جنگلی مینڈھے کی مادہ یار کی خبر گیر اور اس پرمست شدہ۔ اس مصرعہ میں شاعر نے کمال کر دیا ہے فصاحت ٹپکتی ہے ۱۲ سے بنی تو اس طرح گھر سے گم ہو گئی - اور گھر نہیں آتی - جس طرح ماتم والے گھر میں حجام عورت جا کر واپس نہیں آتی اور اسی جگہ رات دن رہتی ہے - کیونکہ اس نے وہاں کھانا پکانا مہمانوں کی خبر گیری کرنی ہوتی ہے ۱۲ سے مقول مادر ہیر یعنی تجھے عشق کنوئیں میں فرق کروں تو نے ہماری بیخ اکھاڑ دی ۱۲ سے تو نے ہم کو برباد کر دیا۔ چاک کی کنیزک یعنی رانجھے کی غلام ۱۲ سے کوتل گھوڑے کی طرح مست پھر ۱۲ سے بڑی اہم بات تیرے دل میں اٹھی اب تیرے واسطے خاوند تلاش کرنا ضروری ہے ۱۲
سے جنہوں نے وارث بادشاہ کے آگے سر جھکایا ۱۲

کلام مادر ہیر

ملکی ہیر نوں آکھدی سمجھ کوڑیئے گلاں کرنی ایں نور دھگانیانی ۔ کرن ماپیاں نال جواب جاہویں دھیاں جنن اوہ سیانیاں نی
ساؤ زادیاں دا چالا پکڑ دھیا تو یہ کرن تیتھوں کمن آنیاں نی ۔ ہیر سمجھ نہ ہونادان بچی لجاں ساڈیاں رکھ وکھانیاں نی
شرع نبی رسول دا ویکھ مسئلہ عاقاں زناں چہ جھلکانیانی ۔ کریں نت مطالعہ علم داتوں گلاں حق ہلانوں سمجھانیاں نی
تیرے طور وچوں ایہو دسدا ئے ایکاں جھنگ سیال نوں لانیانی ۔ متیں دتیاں باز نہ آوندیانی وارثشاہ نے جھڑیاں رانیاں نی

جواب ہیر

پہلوں رب نوں یاد اشوق ہویا نبی پاک دا کرن جمال مائے ۔ آیا وحی لیکے ہویا ترت حاضر لیا یار نے یار بحال مائے
آہموں ساہمناں بہکے ویکھیو نے گلاں کیتیاں فرق نہ وال مائے ۔ ہو دلاں دیاں پیاں تے دتیوں نے ذات اک دی ذات نال مائے
تویں تخت ہزاریوں ٹور رانجھا رب میلیا جھنگ سیال مائے ۔ تنجاں پیراں دتا رانجھا رب لوں جھولی ہیر پایا خوشی نال مائے
سدا یار دا خاص معراج میرا بیلے وچہ ہوندا چاک نال مائے ۔ بیلے جاونوں سوں مراگئی ہیں تو ٹے کھودا اندر گھت گال مائے
حج کعبے دا کرن نوں جانیاں ہیں بیکہ ہٹن دی نہیں مجال مائے ۔ رب اَوْ اَدْنٰی تہ دں حکم کیتا جد ہویا سی شوق کمال مائے
میل یار دا نام معراج ہویا کھول ویکھ قرآن دی فال مائے ۔ رانجھے ہیر دے لوچہ نہیں وتہ کوئی ایس گل نوں سوچ سمال مائے
رُخ یار دا آیت تطہیر دسدا کراں ویدتے ہوواں سنال مائے ۔ رفیق تے شوق دی چاہ دیو لہن غماں دے دلوں جنجال مائے
پچھے چاک دے مرن قبول کراں کراں ہو نہ غیر خیال مائے ۔ تا ہٹیں جگ تے وار ثاسدا جگی رانجھے یار دی ہیر سیال مائے

سرزنش کردن مادر ہیر

تیرے ویر سلطان نوں خبر ہووے فکر کرسے اوہ تیرے مکا دیندا ۔ جو چاک ماپے دا راج نوں لیک لا یا کہیا فائدہ پیاں تاؤ دیندا
بہکو ڈھکے کوڑماں گالیانی ہویا فائدہ لاڈ لڈا او دیندا ۔ راتیں چاک نوں جا جواب دیہاں نہیں شوق ہے میں چڑا دیندا

سلہ انما یرید اللہ الایہ بحق اہلبیت آنحضرت ۱۲ صلعم والدین کو غصہ دلانیکا کیا فائدہ ۱۲

تیرا خیال کو پتے نت ایہو ملاں باپ نوں سدا ستاؤندا
زانی دوزخاں وچ ساڑینگے بدلہ عاقبت عمل کماؤندا

آ مٹھے لاہ لے سبھ ٹونیاں کہیا فائدہ گہنیاں پاؤندا
وارثشاہ میاں ایہیں چوہری دی اجی ہویائی لنگ کٹاؤندا

جواب ہیر

مائے رانجھنے چاک گھر گھتیا سی تیرے ہون نصیب جے دھر دے چنگے
ایہو جیہے جے آدمی ہتھ آون سارا ملک ہی رب توں دعا منگے

جہڑے رب کیتے کم ہو رہے سانوں ہاڑ نوں کیوں عیبدے دے ننگے
کل سیانیاں ملک نوں مت دتی تیغ مہریں عشق نہ کرو ننگے

نہ چھیڑئیے رب دیاں پوریاں نوں جنہاں کپڑے خاک دے وچ رنگے
جنہاں عشق دے معاملے سریں چاتے وارثشاہ نہ کیتیوں ہن سنگے

شکوہ کردن ملکی پیش مہر چوچک

ملکی ویکھ کے ہیر دا شوخ دیدہ جا مہر تے حال اظہار کیتا
اتے اکھدی چوچکا بنی اوکھی سانوں ہیر دیاں ایہناں خوار کیتا

طعنہ دین شریک تے لوک سارے چوطرفیوں خوار ایہنا ر کیتا
ایس تدوں اوتر رہن چنگا جنہاں ماپیاں نال وگاڑ کیتا

ویکھو بیج سیالاں دی لاہ سٹی نڈھی ہیر نے چاک نوں یار کیتا
جاں میں مت دتی اگوں لڑن لگی بیج لاہ کے چشماں نوں چار کیتا

کڈھ چاک نوں کھوہ لے مہیں بھیسے اساں چاک نوں جیو بیزار کیتا
اگے دھی نوں چا گھر بے ڈوب کرئیے جانوں رانجھنے چا گنہگار کیتا

جھب ویاہ کر دھی نوں کڈھ دیسوں نوں ٹھٹھہ ہے ایس اظہار کیتا
وارثشاہ نوں ہیر خوار کیتا ناہیں رب صاحب سردار کیتا

جواب مہر چوچک با ملکی

راتیں رانجھے نے مہیں جاں آن ڈھیاں چوچک سیال متھے وٹ پائی
میں رانجھے نوں پاس بلایا ئی سارا شہر تباکہن آیا ئی

بھائی چھڈ مہیں اٹھ جاہ گھریں تیرا طور برا اوس آیا ئی
سیالو کہو بھائی ساڈے کم ناہیں جاے اودھر جدھر ون آیا ئی

ٹھٹھے نال وکاں سانوں ٹھٹھ کیتا اتے مہنیاں بہت کایائی
سانوں مہنا ایہدا آیا ئی ٹھٹھے نال جہان نے تایا ئی

مہر خجور واسی اسو یلڑے نوں کاماں کھ کے تے پچھوتایا ئی
بھلا کیتا سی ہن مند ہیش آیا کیتا آپنا ئی اساں پایا ئی

لہ وچ بخ دتر جہ ۔ اور تم کو پورے بدلے ملیں گے دن قیامت کے ۱۲

اساں سامھنے رکھیا ایہ ندھا دھیاں چار نا نہیں بن پائی — اِتَّقُوا مِنْ مَوَاقِعِ التُّهَمِ وارثشاہ ایہ دھروں لکھایائی
(سامنے ۱۲) (بچو تہمتوں کی جگہوں سے ۱۲)

مقولہ

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰہُ الرِّزْقَ لِعِبَادِہٖ رزق کھا کے مستیاں چایانی — کُلُوا وَاشْرَبُوا رب نے حکم کیتا لَا تُسْرِفُوا منع فرمایانی
(اگر خداوند کریم اپنے بندوں کو رزق فراخ کرے ۱۲) (کھاؤ اور پیو ۱۲) (فضول خرچ نہ کرو ۱۲)

اچھا کھائیے پہنئے جگ بھاناں نہیں عادتاں کرنیاں آیانی — کتھوں چکن انہاں شتنڈیانوں جنہاں کھلیاں دیاں دودھ دلایانی

اِنَّ عَلَی اللّٰہِ رِزْقُهَا ایہ سانجھ مجھیں گھر آیانی — سچا رب ہے رزق دے دین ہارا وارثشاہ گلاں سمجھایانی
(صرف خدا ہی پر رزق انکا ہے ۱۲)

رفتن رانجھا از خانہ مہر چوچک

رانجھا سٹ کھونڈی اُتوں لاہ بھورا چھڈ چلیا سبھ منگو اڑیاں — جیہا چوراں نوں تھڑیدا کھڑک پہونچے چھڈ ٹُر دا ہے سنھ دا پاڑیاں

دل چایا دیس تے ملک اُتوں اوہدے بھاہ دا بولیا ہاڑ میاں — تیریاں کھولیاں چوراں دے منہ سجے کھڑے کیتیاں کائی دہاڑیاں

تیری دھی نوں اسیں کی جانئے ہاں تینٹھیں آوندی نظر پہاڑیاں — مینوں ہیں دی کجھ پرواہ نہیں ٹھی پئی سی ایس رہاڑیاں

منگو مگر میرے ہتھوں آوندے نہیں اپنیاں مہر جی تاڑ میاں — تیریاں مجھیں دے کارنے رات ادھی پھراں بند اقربے جھاڑیاں
(بند کرو)

گھٹ بو جے ایہاں ہیا نیاں صحی کیتا ای کوئی کراڑ میاں — نہیں چار دیانوں برس گئے باراں اج اٹھ بلند روں ساڑیاں

وہی کھتری دی رہی کھتری تے لیکھا گیا ہے ہو پہاڑ میاں — تیری دھی رہی تیرے گھر بیٹھی جھاڑ مفت دی لیائی جھاڑیاں

بسٹ جھگڑے بھکنے نوں سانجھ لیو کڈھ چھڈیو ننگ کراڑیاں — وارثشاہ میاں پوری نا پیا کچھوں آیا ایس پرتنے پاڑیاں

مقولہ

رانجھا ہو دلگیر حیران بیٹھا لیا صاف جواب جا نکار دائی — کھل اٹھن ہویا برس باراں وچہ بیلیاں دے مجھیں چار دائی

پکے انب انار تے دھک بیبا راکھا رہیا جو باغ بہار دائی — کیتی کنڑی کار برباد ہوئی دکھ محنتی نوں ملیا خار دائی

جٹ وے پیار تے ٹھگ لیا طمع دیکے ساک دی لا ردائی — لوک کہہ رہے چاکا اٹھوا او تھوں مفت پیا دھوئی مار دائی

ے یعنے تہمتوں کی جگہ سے بچو۔ اور نہ ایسے کام کرو کہ جس سے بدنام ہو جاؤ۔ جو لوگ دنیا میں برے خیالوں سے بچتے ہیں وہی اللہ تعالے کے نیک بندے کہلاتے ہیں اور اسکے مقرب ہوتے ہیں اور بدنام آدمی ہمیشہ دنیا میں ذلیل و خوار اور بے اعتبار اور کبیرہ گناہوں پر اعتبار کرنیسے کافر ہو کر داخل فی النار ہوتے ہیں۔ وقنا ربنا عذاب النار ۱۲ ے چرانے والوں کی اجرت ہضم کرجا ہم کو کوئی پرواہ نہیں کیا ہم بقال ہیں کہ حساب کی بہی نکالیں گے ۱۲ ے دوکان بھرا ہوا مال کا صحیح سالم تونے قبضہ کرلیا اور دوکاندار کو گھر سے نکال دیا ۱۲ ے یعنے لوک رانجھے کو کہہ رہے تھے کہ موجو چوہدری تم سے مفت میں کام لیتا ہے تمہیں کچھ دے یا تمہاری امید کو پورا کرے مگر اس نے عشق میں سرگرداں ہو کر کسی کی کچھ پرواہ نہ کی اور کام کرتا رہا ۱۲

ایس نفس شیطان مردود پچھے جگ جان کے حق وسار دائی
وارث جس دُنیا دیاں لالچاں وچ اجویں کُتیاں ہٹ مُردار دائی

بیان افسوس خوردن چوچک از رفتن رانجھا

نہیں چھڑن بابجھ رانجھیٹڑے دے ماہی ہو بسے جھلکھ ہار رہے
کائی گھس جاندے کائی ڈُب جاندے کائی شینہہ لئے کائی پار رہے
کالی رُلے پھرے وچ جھل بیلے کائی چھپ کے اندر رواڑ رہے
نہیں چڑیاں چھ رانجھنے دے کر لوک تیسرڑا پیار رہے
سیال پکڑ ہتھیار تے ہو کو ہاں مگر لگ کے کھولیاں چار رہے
وارثشاہ چوچک پچھوتاوندا اے منگو ناہ چھیڑ ڈاسیں ہار رہے

گلہ گاو و میشاں ۱۲

بیان کلام کردن ہیر با مادر خود از اندوہ

مائی چاک تراہیا چاہے ایس گل اُتے بہت خوشی ہے نی
رب سنوں نق ہے دین ہارا کوئی اوسدے رب تسیں ہے نی
آکھن وانیاں ماہی نوں ڈھونڈ ملی خاک اوڈی جیہی بسی ہے نی
نہیں پھرن خراب وچ بیلیاں دے اندر کھو یاں دے پھسا پھسی ہے نی
ماہی مُنسی تاں گل بھلی تیسی سنیاں ہیر اوہدے پچھے رُسی ہے نی
وارثشاہ اولاد نال ہسی اوہدا صبر جدیہی محنت کھسی ہے نی

حمایت کردن ملکی پیش چوچک برائے آوردن رانجھا

ملکی گل سناوندی چوچکے نوں لوک بہت دیندے بددعامیاں
بارہاں برس مہیں اوس چاریاں نی نہیں کیتی موچوں چرامیاں
حق کھوہ کے چا جواب دتا مہیں چھوڑ کے گھر اسنوں جامیاں
لیکھا منگدا اپنی چاکری دا تیلی ملی ہی دیونی آمیاں
بیریں لگ کے جامنا اوسنوں آہ فقر دی بُری ہے جامیاں
جویں جانسی تویں لیا اوسنوں آکھیں ہیر دا ہو خیر خواہ میاں
آکھیں ہیر تیرے بن رہے ناہیں جویں جانسیں تویں لیا میاں
وارثشاہ فقیر نے چپ کیتی اوہدی چپ ہی دیگ لوہڑا میاں

جواب چوچک با مادر ہیر

چوچک آکھیا جامنا اسنوں ویاہ تیک تاں مہیں چرا لئے
اج روز دا کجھ ویاہ ناہیں نال خوشی دے وقت لنگھا لئے
مکھن ہین بیو اوہدے چونیاں نوں اوہدی کھونڈیوں شام چڑھا لئے
ٹکا چکن دوزی ہتھ جھیل چھلے نال ونجھلی رنگ رنگا لئے

۱ اگر وہ اجرت مانگتا تو بہت رقم دینی پڑتی ۱۲ ۲ یعنی زلفوں کیواسطے مکھن دہی اور اسکے عصا کو خوبصورت بنوا دینا کپڑا ہاتھ میں چھلے بانسری رنگدار مطلب یہ کہ خوشامد سے کام نکال لو ۱۲

ایس جگ مکار دا کم ایہو کوئی مکر فریب بنالئے
جدوں ہیر ڈولی پا ٹور دیئے رُس پئے جواتاں چا دیئے

ساڈی دھی دا کجھ نہ لاہ لیندا سبھ ٹل ٹکور کرا لئے
وارثشاہ ایس جٹ سدا کھوٹے اک جھٹکا فند بھی لائے

پرسیدن ملکی رانجھا را

ملکی جاوہڑے جھگڑ پچھدی ہے جھڑا وہڑا سی بھایاں بھاویاں دا
ذرا ہیر کوڑی ادھنوں سد دیئے رنگ وٹدے پلنگ دیاں چاویاں دا
رانجھا بولیا سنھ دلی ھین آکرا ایہ بیٹھا سردار نتھاویاں دا
سر پیٹے صفا کر ہو سیا جیہا بالکا منیاں بادیاں دا

ساڈے ماہی دی خبر ہے کتے اڑیو کدھر ماریا گیا چھوہ تاویاں دا
ملکی نال بولیا میاں رانجھا جویں چوروں خوف کڑاویاں دا
کھیت چ الیاں کھیت سمہال لیا کی زور ہے کیریاں لاویاں دا
وارثشاہ جو چوروں سلے واہر اوبھے ساہ لیندا ماریاں ہاویاں دا

دلاسا دادن ملکی رانجھا را

ملکی آکھدی لڑیو جھے نال جو چاک نی سخن جیو تے لاونا ئیں
چھڑ مال دنیال وچ گھول گھتی ساہ رات گھریں آونا ئیں
کوڑی گل دی تیری توں سن بیٹھی تو ہیں سونوں آ مناونا ئیں
گھتھی تو آ کیس لڑاونا ئیں سونجیں اگے ہیں کیس لاونا ئیں
تیرے نام توں ہیر قربان کیتی منگو سانبھ کے چار لیا ئیں

اکیا ماپیاں پتراں لٹن ہوندا تساں کھٹنا تے اساں کھاونا ئیں
تو ہیں جو جھے دودھ جماونا ئیں تو ہیں ہیر اپلنگ وچھاونا ئیں
منگو مال سیال تے ہیر تیری نالے گھوڑنا نے نالے کھاونا ئیں
مٹیں رانجھے نوں عرض سنا بیٹھے جی داغ ہجر اجاگوا ونا ئیں
منگو چھیڑ کے جھل وچ میاں ولدے ساں تخت ہزار نوں جاونا ئیں

دربیان کلام رانجھا با ہیر سیال گوید

رانجھا ہیر نوں آکھدا ماؤں تیری ہالوں پھیر مڑ نتی جھڑیئے
چھڑ مال دنیال میں ہیر صدقے رُسن عاشقاں گل نگھر ٹیئے
نسبت کراں سی کے صلاح کوئی ہیرے ماپیاں سندیاں ربیڑیئے
قصے ہوں جہان تے عاشقاں دے گلاں سندیاں دی چند مڑیئے

سیاں مرن تے اوسدے آکھنے نوں تیری ہیر پیاریدی بنڑیئے
ہسن کھیڈ نیدا ایہو وقت ساڈا ہے عمر نہیں کوئی ہمڑیئے
گھوڑے دے لانے نت نال ہو کے دشمن جوگ کس نھڑیئے
کوئی سار ناہیں کھاں کھڑیاں نوں گھر پیا مے ہیر جھڑیئے

کی جانئے اوٹھ کس کروٹ بیسی اجے یار دی اٹ تے مرئیے وارث شاہ اس عشق دے ونج وچوں کسے پلے نہ بدھڑی مرئیے

(کچھ حاصل نہیں کیا ۱۲)

منظور کردن رانجھا حکم ملکی

رانجھا ہیر دی مال دے نال گئے کھڑے چھیڑ مجھیاں جھلنوں آوندائے منگو وارڈ نال وچ چھپا ناگر پیدے آپ نہا نیکے رب دھیاوندائے

بخشنہار ستار ہے نام تیرا بخش ہیر ایہ شغل کماوندائے صورت وچ محبوب دے محو ہو کے اگے نظر دے آن بہاوندائے (بہشت ۱۲)

ہیر سنوانداں گھول چھنا ویکھو رزق رانجھیٹے دا آوندائے گل پا پلا ہیر دی جا پوندی مینوں رانجھے نوں عشق مناوندائے

ہیرا مرن جیوں نیر نیال میاں پنجاں لوگ پیا بھس پاوندائے ہیر آپنے یاد کرا لیو پلے سانوں آسرا جہناندے ناوندائے

رانجھا جیو دیوچہ دلگیر ہو کے پنجاں پیراں دا نام دھیاوندائے پنجاں پیراں دی آمدن ترت ہوئی متھے ٹیکدے سیس نواوندائے

رانجھا ہیر دونویں ہوئے آن حاضر اگوں پیر سن ایہ فرماوندائے وارث شاہ میاں تساں دوہاں تائیں پیر ثابتی نال بلاوندائے

پند دادن پیراں ہیر و رانجھا را

بچہ دوہاں نے رب نوں یاد کرناں نہیں عشق نوں داغ لاونائیں رانجھا ہیر تیری تے توں ہیر دائیں ایس عشق اکھاڑا پاونائیں

اٹھے پہر خدا دی یاد اندر تساں ذکر تے خیر کماونائیں (طعامیں) توہانوں جھناں جاگنے لاونائیں پر عشق تھیں نس جاونائیں (بیدار جاگنا ۱۲)

رانجھے ہیر دوہاں رل عرض کیتی اگوں پیراں دا ایہ فرماونائیں ایس عشق دا ونج بیوپار ایہو جیو جان تے سیس گواونائیں

رانجھا ہیر دونویں ہسن بہت خوشی موتی لعل دنیاں لٹاونائیں وارث شاہ پنجاں پیراں حکم کیتا بچہ عشق نوں نہیں ڈولاونائیں

(عشق کو بدنام نہ کرنا ۱۲)

آمدن قاضی برائے فہمائش ہیر

ہیر ونج کے بیلوں گھریں آئی ماں باپ قاضی سد لیاوندینی دونویں آپ بیٹھے اتے وچ قاضی اتے سامنے ہیر بہاوندینی

بچہ ہیر تینوں دیسیں مت بندے مٹھی نال زبان سمجھاوندینی (نصیحت ۱۲) (بزرگ ۱۲) چاک چوبراں نال نہ گل کیجے ایہہ مختنی کھیڑے تھاوندینی (مزدور ۱۲)

سلہ اونٹ کس کروٹ بیٹھیگا یعنی کس کروٹ بیٹھیگا یعنی خدا جانے اخیر کیا ہوگا ۱۲ سلہ شادی کا عرصہ لمبا ہے ۱۲ سلہ یعنے عشق کے بیوپاریے کسی نے کچھ کمایا نہیں ہمیشہ نقصان ہی ہوتا ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ السلام کی محبت میں کبھی نقصان نہیں ہوتا فائدہ ہوتا ہے ۱۲ اسلئے بڑے لوگ بیفائدہ کوشش کرتے ہیں ۱۲

ترنجن جوڑ کے اپنے گھریں بہے ٹنگر گاؤ نکےجی پرچاؤندینی
تیویں نظر جیاؤ دینال رہے تینوں سبھ سیانے فرماؤندینی
شرم ماپیاں بول دھیان کیجے شاندار ایہ جٹ سداؤندینی
ایتھے یاہ دے سبھ سامان ہوئے کھیڑے پئے بنا بناؤندینی

لال چیر گھڑاداہ کے چوپ پاٹے کئے سوہنے گیت چاؤندینی
چوچک سیال ہوئی ہیر جانی ہیں سرزار تے پنج گراؤندینی
باہر کھیڑن سوہند اکواریانوں اچکل لاگی گھر آؤندینی
وارث شاہ میاں چند روز اندر کھیڑے جوڑ کے جنج لیاؤندینی

جواب ہیر با پدر خود

ہیر آکھدی بابلا عملیانتوں نہیں عمل ہٹایا جامیاں
شینہہ چترے رہن نہ ماس باجھوں جھٹ نال ایہ رزق کمان میاں
ہوسبھ گلاں منظور کراں اک چاک توں ناں ہٹا میاں
میں ناں منگ درگاہ توں لیا رانجھا چاک بخشیا آپ خدا میاں
ایس عشق دے روگ دی گل ایہو سر جائے تے ایہ نہ جا میاں

جھڑیاں دیاں عادتاں جان ناہیں رانجھے چاک توں میں ہیا نہ جامیاں
داغ انب دی رس دا لیے ناہیں داغ عشق دا ابھی نہیں جامیاں
جتھے قلم تقدیر دی وگ چکی کون جمیا دے مٹا میاں
اک چاک دی گل نہ کرو مولے بناں چاک دے نہیں ٹکا میاں
وارث شاہ میاں جویں گنج سردا باراں برس پئیں نہیں جامیاں

کلام چوچک با ملکی

جیہنی دھی تدھ لاڈلی پالیا ای کیہا فائدہ ایستوں لوٹیئے نی
سنجیں چاک تئیں ایہ نہ مڑے مولے اسیں وچ جٹے تے نت مچیئے نی
اہدا دا تری نال چا ڈنڈ پاڑ دسوئی اکھیاں پوچھ پوٹیئے نی
اس چاک تئیں ایہ نہ موڑے مولے ایہنت بہتیرڑا موڑیئے نی

اہدے وڈھ ٹکڑے کھوہ چندیانوں گل گھٹکے ڈونگھے بوڑیئے نی
اہدے جیوندے اک آوندیے بھاویں لکھ نصیحتاں لوڑیئے نی
سرکھنّ تکو نال مدھانیاں دے دھونی نال گھڑ تھینی توڑیئے نی
وارث شاہ پھٹے دل تہیں ملیے دل موتی تے کچ جوڑیئے نی

جواب ملکی مادر ہیر

ملکی آکھدی مہرجی سنوں میتھوں حق امر دا اساں وچار یوئی
چوچک آکھدا ملکئے جدھیوں گل گھٹکے پھاہ نہ ماریوئی
حکم وچ قرآن دے خون منداللہ پاک تے نبی پکار یوئی
گڑھتی زہر دی گھول دتیوئی اوہ اج ثواب نتاریوئی

سلہ پ ع (ترجمہ) قرار پکڑو اپنے گھر رہیں اور دکھاتے نہ پھرو جیسے دکھا یا دستور تھا پہلے پہل وقت نادانی کے ۱۲ سلہ نائی بھے مستقی
یہ لفظ ان اشخاص کیواسطے منسوب کیا گیا ہے جو گھر کے معتبر خدمتگار ہوں اور خاص شخصوں پر محاورہ زیادہ استعمال کیا جاتا ہے جیسے میراسی برہمن

نائی یہ تین قوم کے آدمی زمیندار وتیں بیٹی اور بیٹے کا رشتہ کرنیکا حق رکھتے ہیں چنانچہ زمانہ حال میں یہ رسوم اکثر کم ہوتی جاتی ہیں ۱۲

کر کے لاڈ انوکھڑے ہاکلے تے کواری دھی نہ بیج وگاڑیوئی
مجھو ڈوہنگڑے دھی نوں روہڑ یوئی ماسا زہر دا سنگ چاہڑیوئی
ایہ دھی ڈوہنگڑے بوڑیوئی وین لوہڑے کے مار نہ ڈاریوئی
وارث شاہ خدا دا خوف کیتو قارون انگ زمیں نگھاریوئی

کلام ہیر با پدر و مادر و قاضی

نہیں کتّی بندیاں سمجھ مائی گئی درد جو ایس وجود دے نی
جنہاں گلاں دا توں ہیں نام لیندی نہیں گلیں کجھ بہبود دی نی
رانجھے نال ہے قول قرار میرا قول چھڈاں تے ہوواں مردود دی نی
ہیر کھوہ کے رانجھے توں دیں کھیڑے نئیں قاضی دا توں خوشنود دی نی
میں تاں رانجھے نوں چھڈاں مول ناہیں جچر تن وچہ جان موجود ہے نی
وچہ زنخاں بلکے ساڑیائی اوہ تاں کافر دا ایہودے نی
دعوے نال خدا دے بہد اسی اوپر بندگی بے نمرود دے نی
جنہاں قول تے دھرم ایمان چھڈے وارث شاہ وچہ حشر نابود دی نی

کلام قاضی شمس الدین با ہیر پر تدبیر

قاضی آکھ اچھّے تے سستی چڑھے کہیا کسے نہ منڈے مول میاں
ایس جگ تے کہ بنھ لیا سولی سار فرہاد قبول میاں
سوہنی وچہ دریا دے ڈبّ موئی جدوں لگو سو عشق دا سول میاں
روڑ وڈھکے ڈکرے روہڑ دتا ایس عشق دا پیا ڈھمول میاں
سسی تھلاں دے وچہ شہید ہوئی جان کیتی سو عشق رنجول میاں
وارث شاہ جے جان گواؤنی ایں کریں عشق دا حرف قبول میاں

جواب ہیر با قاضی

نال مُنہ دے قول زبان دے تھیں جا دیں دے نصیحتاں لکھ واری
مسلے جان تاں توں انہاں تائیں جہڑیاں بندیاں نی تیری گل واری
جہڑی لکھی رضا سونہیں مڑدی کون جمیا میٹدا ہو نہاری
وارث شاہ میاں ہن عاصیاں تے فضل رب دے باجھ کون کرے کاری

جواب قاضی با ہیر

جویں عمر خطاب نے عدل کیتا نوشیرواں پت گھاؤندینی
نہ رکھے کدی اولاد ایہی جستوں رہن دوالیہ ہمڑے آوندینی
سر بیٹیاں دے چا جدا کرے باپ غصیاں تے جدوں آوندینی
سر وڈھکے نیں وچہ روہڑ دیندے ماس کاں کتے بلے کھاوندینی

جو درد آدمی پر آتا ہے اسے کاٹنا ہی پڑتا ہے ۱۲ ؎ تقدیر کون مٹا سکتا ہے ۱۲

ستی جام جلالی تے روہڑ دتی کئی ڈوم ڈھاڈی پئے گاوندے نی — اولاد جھڑی کہے نال لگے ماپے اوسنوں مار مکاوندے نی
جدوں قہر تے آوندے باپ ظالم بجھ بیٹیاں بھو ہر پاوندے نی — جسوقت اسیں ہوں آکھ دیئے اسیوقت تینوں مار چاوندے نی
ایس کم تھیں جیکر نال مڑیں تیری گردنوں خون کڈھاوندے نی — وارثشاہ جے ماپے بات تائیں فرمے خون دیو لے آوندے نی

جواب ہیر بامادر و قاضی

پوے ہتیا قوم اور نشٹ ہووے دھیاں ماریاں خون گواہ مائے — مندا گھات اولاد دے نال کرنا لَا تَقْتُلُوا حکم اللہ مائے
جنہاں بخیلی ماریاں روز قیامت سر تنہاں دے وڈا گناہ مائے — ملن کھانیاں تنہاں پہاڑ کرکے جویں ماریاں جے تویں کھامائے
کیہے مان تیرے باپ دے اساں منے گل پڑ لئے مُنہ گھا مائے — اک چاک دی گل نہ کرو موئے اوہدا ہیر دے نال نباہ مائے
جیکر خوشی جہان دی چاہندے ہو دیہو رانجھے نوں ہیر ویاہ مائے — اساں عشق دے معاملے چک لئے رب چاہے تے توڑ نباہ مائے
گلاں کرنیاں بہت سوکھا لیاں نی اوکھا عشق دے چلنا راہ مائے — وارثشاہ ذوق تے شوق دے جیہی ہیر نوں چاکدی چاہ مائے

کلام مادر با ہیر و قاضی

ہیرے ہمنا لوک شریک دیندے تیرا ویکھ کے مندڑا راہ دھیا — کیہلے مُڈھ کریر دا واس جیہا ہینوں سَاڑیا ایسدے دھا دھیا
بیٹھی رات دن گنترو انگ بھونکیں منہ مندڑا تدھ بیاہ دھیا — قربان کردی اوہدے نام اُتوں کل خویش قبیلڑا اچا دھیا
سانوں مینے لوک شریک دیندے ویکھ تدھ دا مندڑا راہ دھیا — میں تاں بول نہ سکدی نال تیرے لوئی شرم دی لئی آلاہ دھیا
اک چاک دا رات دن ذکر کرھیں منگیں رب توں سنج سبھا دھیا — کیہے مول نہ مڑیں انوڑ ہیر گزبھانویں نمی گھتو بھاویں چاہ دھیا
مہوں بول تر کھڑے بولکے تے کیتا ماپیاں نال ساہ دھیا — وارثشاہ نوں پچھ لے دکھ ساڈے باجھ رب دے نہیں پناہ دھیا

فہمایش سلطان برادر ہیر

سلطان بھائی آیا ہیر سندا آکھے ماؤں نوں ہیر نوں تاڑ اتاں — جیکر پھیر میں باہرا یہ ڈٹھیاں پھیر اں ایسدی دھون تلوار اتاں
اسدے گجیاں بھنیاں ڈوب دتا اسیں جگ دے بیشمار خوار اتاں — ایہ دھی بڑی یار نہ رکھ مائے موہر دیکے ایسنوں مار اتاں

لے مجرموں کو قتل کرنے سے قصاص نہیں ہوتا ۱۲

تیرے اکھیاں سترجے نہ میٹھی ساں ایسنوں جان تیں مار اتاں
جیکر دھی نہ حکم وچہ رکھیائی سبھ ساڑ ساں گھر بار اتاں

چاک ونڈے ناہیں ساڈا دیو چہ وہڑے نہیں ڈکیے کر انگے چار اتاں
وارثشاہ جیکر دھی بری ہووے دیئے روڑہ سمندروں پار اتاں

جواب ہیر بابراور

اکھیاں لگیاں مڑن نہ ویر میرے ہیبا وار گھتی بلہاریاں وے
ہری لکھی ہے ایہ نصیب میرے جانویں ڈھہ توں نال تلواریاں وے
ہو کیونکر نکلے نال بھائی جتھے لگیاں تیز کٹاریاں وے
لوح قلم اپنی سچے عشق لگے بندی ہیر ہیں کون وچاریاں وے
ویرا منگ دعا توں رب اگے بی بی ہیر جیہاں ٹُن اڑیاں وے
خوشیاں نال قربان کر عشق اتوں جیہناں ہین جیہے لکھ ہزاریاں وے
لگے دست اکوار نہ بند کیجن وید لکھدے وید گیاں ساریاں وے

ڈہن پئے دریا نہیں کدی مڑدے وڈے لاہے زرزاریاں وے
اول روز دا لکھیا آن ملیا ہیر گھول گھتی وار واریاں وے
سر دتیاں با جھ نہ عشق پکے ایہ نہیں سو کھالیاں یاریاں وے
رانجھے چاک توں جھنگ سیال ایہ گھول گھتیاں جٹیاں ساریاں وے
کریں کوڑ نہ ہیں نہیتھوں عیبن گھولی گلاں سچیاں ہُن کراریاں وے
لکھاں وارئیے نال جہوں چنگے جیہناں لگیاں عشق بیماریاں وے
وارثشاہ میاں جانی وچھڑے نی دیکھو عشق بنایاں خواریاں وے

کلام قاضی باہیر

قاضی آکھدا خوف خدا ایہ کرنا پے ضد چڑھے چا مار نیگے
زور اوراں نیناں نہ ضد چلدی تیرے چاک چو بر سبھ مار نیگے
منکر ہوں جو پیر استاد کولوں اُہنوں ڈہنگرے کھو گھمار نیگے
جو قتے دتا اساں چا فتوے اسے وقت ہی مار اُتار نیگے

تیری کیاڑیوں جیبھ کڈھا ستن مار شرع غون گذار نیگے
قلمی قدر قضا دی روز قیامت تیریاں اکھیاں چُھچکار نیگے
ماں باپ جے کہے تو عاق جہڑے اوہ تاں روز قیامت مار نیگے
اسدیاں ذرہ نہ اکھیاں نیویں انگ باز دے اکھیاں پاڑ نیگے

ماں آکھدی لوہڑ خدا دا جے تکھے شوخ دیدے تیرے پاڑ نیگے
وارثشاہ توں چھڈ بیبا نہیں اگ دے وچہ چا ساڑ نیگے

لہ خون کسطرح ماہر نہ ہوئے جس جگہ تیز چھریاں چل جاویں ۱۲ ؎ لکھ دواسے اچھے نہیں ہوتے ۱۲ ؎ گہرے کنوئیں میں ڈبو دیں ۱۲ ؎ نع (ترجمہ) بدکاری کرنیوالی عورت اور مرد کو مارو ایک ایک کو دونوں میں سے سو سو چوٹ چھمکی کی ڈنڈے تم کو اُن پر ترس اللہ کے حکم چلانے میں اگر تم یقین رکھتے ہو ۱۲ ؎ نع (ترجمہ) کہہ دے ایمان والوں کو نیچے رکھیں آنکھیں اپنی ۱۲

کلام ہیر با قاضی

قاضی عاشقاں سر انتوں پنڈ گُھٹی بن تاں شرم دی بھار نہ لیانگی
کھیڑیں جان نہ کدی قبول کرساں توڑے مار کے سنگل بھنیانگی

بُھل جاں جے دلوں رنجیٹڑ ہیئوں کتنے ڈھونڈھ ہڑے آپ لبھیانگی
اج مکھ موڑاں بھلکے حشر نوں میں صفاں عاشقاں دیچہ ردیانگی

شہرت جگ جہاندی خوشی ہیئوں جیتاں رانجھے دے عشق تن وڈیانگی
مجلس فاطمہ دی وچہ میاں وارث رانجھے چاک والی ہیر سدیانگی

ناامید شدن قاضی از ہیر

قاضی دے جواب اٹھ ٹریا کھڑے ہو نا ہیں کارے ہار ہیدے
ماں باپ قاضی سبھ زور لاون پیچ مگر اوہے اوسر کے ماریدے

جھب الیسنوں کتے پرناہ دیہو ویکھو کم ایس ہنوں گواریدے
ایدا مغز نہ پایا جاوندا ئے بیٹھی بیٹھک وانگ سنگدار ہیدے

ماں کس کے ہاندھیر خدا وا جے ویکھو جے چالے ایس یار ہیدے
وارث شاہ سبھے اٹھ گھریں گئے قصے سن سن خون گدار ہیدے

منقولہ

ہستاں کن سرو دُنسان کہیا تویں شرع نے عشق تمثیل یارو
عشق بادشاہی اگے شرع ہوئی تھانہ کوتوالی جیوں تحصیل یارو

عاشق عشق دے کجا حضور ہوئے جھیڑے جھیڑدے کے طول طویل یارو
لگے بار ہجالیس وچ رہوے کوٹ ٹپ گئے جاناں حیل یارو

سرے سولیاں جھلیاں عشق پچھے چڑھے چخہ تے نبی خلیل یارو
عاشق گُٹھڑے نبی کانی عشق دی نے ہوئے ذبح حضرت اسمٰعیل یارو

کیتی شرع ثبوت ہے عاشقاں نے قاضی غفلتاں وچہ ذلیل یارو
عاشق یار نہ آوندے عشق ولوں بھاویں لکھ ہووے قال و قیل یارو

کارن یار دے پاک دیدار پچھے منگ کھاوندے پکڑ زنبیل یارو
وقت نزع دے بھی عاشق دید منگن کڈھے جان جیوں عزرائیل یارو

روز حشر نوں بھی اوسے حال اٹھن جدوں صور پھوکے اسرافیل یارو
وارث پنتھ نیارا انہاں عاشقاں دا قائم جہاندی ٹھیک دلیل یارو

جلیس فرستادن ہیر نزد رانجھا

ہیر سدکے اک سہیلڑی نوں میں رانجھے نے ترت پہنچائوندے
میرے ماہی نوں آکھناں جا کے تینوں ہیر ایہ عرض سناوندے

۱ بد عمل آدمی کے پیچھے مت پڑو ۱۲ ۲ جلدی شادی کردو ۱۲ ۳ اسکی مغز دی شمار سے باہر ۱۲ ۴ یاروالی عورت ۱۲ ۵ جانوں سے ہاتھ دھو کر ۱۲

ماٗوں باپ قاضی ساٗنوں تنگ کیتا جان وچ شکنجیاں آوندیئے
کائی کرو دعا جناب اندر جھڑی دکھ تے درد ہٹاوندیئے

تسیں مٹھیو خوشی دینال ہیا فوج غماندی ساتھے دھاوندیئے
وارثشاہ دی عرض قبول ہووے جان تلخیوں پئی کماوندیئے

رسیدن پیغام ہیر نزد رانجھا

کوڑی سمجھ کے ہیر دی بات ساری رانجھے یار نوں جا سنایا ئیو
رانجھا سندیاں بہت دلگیر ہویا پیر سندیدی نیت چایا ئیو

تیری ہیر نوں لوک خراب کردے چاک اگ پریمدی لایا سو
وارثشاہ دریا وچ نہا کے تے شبد ونجھلی چا وجایا سو

یاد کردن پیراں رامیاں رانجھا

پنجاں پیراں نوں رانجھے تے یاد کیتا جدوں ہیر نوں پھیر گھلیائی
پنجاں پیراں اگے ہتھ جوڑ کھلا نیر روندیاں مول نہ ٹھلیائی
میری ہیر نوں ویر حیران کیتا قاضی ماں تے باپ پھلیائی
پنج پیر شتاب ہو آن پہنچے جدوں رانجھیا جیوڑا ہلیائی
تیرا درد مصیبتاں ویکھ کے تے ساڈا شوق تو جیع اتھلیائی
بہت پیار دا سر ینال پیراں شیئیں رانجھیا جیو تسلیائی
دو تن سد سنا کہاں ونجھلی دے ساڈا اگا وٹنے تے چت چلیائی
محرم عشق دا کہن سرود ہوندا جنہاں راہ سلوک دے ہلیائی

ماں باپ قاضی بیٹھ گرد ہوئے گلہ ساریاں دا اساں جھلیائی
بچہ کون مصیبتاں پیش آیاں وچوں جی ساڈا تھرتھلیائی
مدد کرو خدا دا واسطہ جے میرا عشق خراب ہو چلیائی
اساں وچ رقیب جا ڈٹھا تیرا عشق میدان کر ملیائی
خورش روح دی راگ ہے کہن عاشق روح راگ قالبوں وچ سلیائی
تیری ہیر دی مدد تے میاں رانجھا مخدوم جہانیاں گھلیائی
پنجاں پیراں اگے جٹ گاوندا ئے ویکھو اگ سنکے جیئو ہلیائی
وارثشاہ ہن جٹ تیار ہویا لیکے ونجھلی راگ وچ رلیائی

سرود کردن میاں رانجھا پیش پیراں

آماجٹ ڈھولے سد لن والا حضرت عشق استاد سکھاوندائے
تسیں پیریں لا کے ونجھلی نوں انگل پور گرام تے لاوندائے
اوڑب کھوڑب شنپوڑ تے تیور انہوں آپ اپنے پیتھ لے لاوندائے

سر تے پیراں دا حکم پروان کر کے رانجھا راگ وچ چت لاوندائے
کھرج رکھب گندھار مدھم پنجم ہیٹھ اتے نکھاد ملاوندائے
ڈھنگ ہد بہار جاں پتراں دا وکھو وکھ کر شکل وکھاوندائے

برت لگت سنبھال الاپ کرے دھ گھٹ نہ ماتیرے لاؤندا اے
چنچل تال دھمار قوال ڈھیا گدھی دنب دی چال وکھاؤندا اے
تان سین بھی آن سلام کیتا بیجو باورا بیس نواؤندا اے
جلت رنگد کدی آواز کرے کدی لہر سر بین دی چاؤندا اے
شوق نال جا ٹیکے و کھلی نوں پنجاں پیراں اگے کھڑا گاؤندا اے
کدی ڈھول اتے مارے چھوہ دیندا کدی بونباں چا سناؤندا اے
کدی جھنجھی تے ہیر سیال والے نال شو قدرے سد سناؤندا اے
سارنگ نال تلنگ سیانیا نے راگ سوہنیہ ابھوگ پاؤندا اے
گاڈیا بھیر وی نال تہماس بھی روپ جوگ دیو جا لاؤندا اے
ٹوڈی میگھ ملہار تے گوند دھنا سری جیت بھی نال لاؤندا اے
کدار تے بہاگڑا راگ مارو نالے کانہڑے دی سر لاؤندا اے
کلیان دے نال مرسٹس بولے نٹ راگ دی ذیل بتاؤندا اے
راگ بسنت ہنڈول تے رام کلیان لوینیاں سراں لاؤندا اے

ٹھادوں وچ توڑیاں نال چلے تگ تال تے خوب لگاؤندا اے
تال بیچ وچ آوندا محو ہو کے کر کے واضح سم سمجھاؤندا اے
بین کار بھی ویکھ الاپ چارے ہتھ جم قربان ہو جاؤندا اے
ققنس سندیاں سوز گداز ہویا عاشق راگ دا انگ جلاؤندا اے
کدی اودبد تے کاہن دے بشن پدتے کدی ماجھ پہاڑی لاؤندا اے
ملکی نال جلا ایہ خوب گاوے وچ چھپیو ریدی کلی لاؤندا اے
کدی دھرتیاں نال کبت گاوے کدی سوہلے نال لاؤندا اے
سورٹھ گجری پوربی للت بھیروں دیپک اگدی ڈیل بتاؤندا اے
نال گوریدیو چھر گیت چھیے کدی وچ آساوری آؤندا اے
مالسری تے پرج راگ بولے اتے مارو وچ وجاؤندا اے
بھیرو نال بلاسیاں بھیم بولے اتے جنگلا پیا سناؤندا اے
مرا نال پہاڑ جھنجوٹیا نے ہوری نال آسا کھڑا گاؤندا اے
بلاسیاں نال ترانیاں دے وادشاہ نوں کھڑا سناؤندا اے

خوش شدن پیراں بر رانجھا

راضی ہو پنجاں پیراں حکم کیتا بچہ منگ دعا جو منگنی ہے
تینوں کرو ملنگ بھبوت لاو بچہ اودھی تیری منگنی ہے
جیہے نال لٹے تیہے ہو جائیے ننگاں نال رلیٹے ادھی ننگنی ہے

اج ہیر جٹی مینوں بخش اٹھو رنگن شوق دے نال جے رنگنی ہے
نہ سوئیں چھڈ او دھال جاویں گھر بیانیے نہیں سنگنی ہے
وارث رانجھے نے مہراں ہو پیراں آکھیا نہیں ایہ سنگنی ہے

دعا پیراں در حق رانجھا

رانجھے پیراں نوں بہت خوشحال کیتا دعا دتیا نے جاہ ہیر تیری
تیرے سبھ مقصود ہو ہے حاصل ہو گئے بخشے پیر تیری

ا جیسے کے ساتھ ملیں ویسے ہو جاویں یعنے جیسے دوسرا آدمی سلوک یا محبت کرے اسکے ساتھ ویسا ہی کرنا چاہیے

بھجنے بھاری کریں یاد سانوں مشکل ہوگ آسان ہیر تیری
پو فقیر توں جی اٹھا لینا ہوسی ہیر دے سنگ کھلیر تیری
جاہ گوشہ توں وچہ منگواڑ بیٹھا بخش لئی ہے سبھ تقصیر تیری
وارث شاہ میاں پیراں کا ملاں نے کر چھڈی ہے نیک تدبیر تیری

دریافت نمودن رانجھا حقیقت عشق از متھی حجام زادی

رانجھا پچھدا آکھکے نائینے نی توں دسیں وی کوئی عشق دے گھات دانی
متھا پھل بہشت دے میویاں دا مزہ گھٹ ہے ہور پھل پات دانی
بحر عشق دے وچہ غرقاب ہویا ہور خوف نہ رنج آفات دانی
عشق ہیر دے وچہ ہیں جھر رہیا اٹھے پہر جھورا بھانت بھانت دانی
نال عقل دے چار وچار کرکے تے دسیں ذات صفات عورات دانی
نالے آل تے نسل شریف ہووے کھرا چنگا ہے صفت صفات دانی
گھر دس توں متھئے نیک بختے جتھے واس ہووے دن رات دانی
کتے جا گھر نوں کلی کنج گوشے قطع وقت ہووے ملاقات دانی
نیک بخت جیہی نظر آوندی ہیں مینوں دس کوئی راہ نجات دانی
وارث شاہ دیکھاں کیہ دس جائیں عشق چنگا ہے کہڑی ذات دانی

جواب متھی نائن میاں رانجھارا

متھی بولدی بھید ہیر کرکے تینوں سنیاں رانجھا چھوہراوے
حال عشق دا کھول سناؤنی ہاں جہڑا ودیا بھوہرا بھوہراوے
پندھ عشق دا چلنا بہت اوکھا راہ عشق دا اوہرا سوہراوے
مزا عشق دا کوڑا زہر وانگوں تلی گھٹ کے پھکنا موہراوے
کالے عشق دے حرف جیوں ناگ بیٹھے گنڈل گھتکے تہرا چوہراوے
بھیت عشق دے نوں کچی جاندی اے مرد رند جو عقل دا گوہراوے
اینویں عشق نوں غدا گھمیاریاں دا اگے تیلیں دا کھڑا نہ موہراوے
کچی عشق جولاہیاں دی پان وانگوں پچھے رہیا لوہار تے ٹھوہراوے
چڑھیا عشق چھیبانی نوں چھپٹ گان نہیں سی لیندا چنگا کھوہراوے
عشق ترکھان گھمیار عیاہیاں دا شہزادیاں دا زور وزور ہراوے
اوڑ چھڑے عشق رنگریزاں نوں جیوں نچھیاں وچہ گوہراوے
دھایا ناں جھیوں عشق سسی سکھنی دا اوہ منوں بیاجاندا روہراوے
لٹ پٹا ہے عشق بنگالیاں دا ہندوستانیاں دا چھوہراوے
عشق ہاروچہ گجیا شیر وانگوں بھرڑی ڈرپ کیرنے کوہراوے
توڑے کسے دا عشق کواریاں دا دیندا بجرانت نہوہراوے
گیا ٹھٹھ چٹا ہو دیاہیاں دا ساری عمر دا لاگکے جھوہراوے
ڈھول ہار کے تے ڈھال جھنگ دے تے نہیوں ہٹدا ہاتھا موہراوے
جھنگ گھوڑاں عشق سندھیاں دا دیندا عمل سوا ہاندا دوہراوے
بھاجا جاد دسیاں عشق تینوں جہڑا اگھڑا لے اہرا دوہراوے
وارث شاہ رانجھیٹے نوں عشق دساں عشق جویں ٹھوکوا چھوہراوے

باز کیفیت نمودن از عشق مٹھی پیش رانجھا

تینوں ہور بھی کھول کے دسنیاں سب ذات کو ذات دا عشق بھائی
گرڈھتی وانگ گھلیا عشق والیاں دا منہ لگدیاں بتیں ریج جائی
تیرے ڈھکدا عشق نہ کنجریاں دے اگے منوں نید اکھڑ اجال پائی
چلے چڑھیا سی عشق کمگرانیاں دا صقلی گرنید اپھر تلوا جائی
عشق داتری ابڈواں چوہڑیاں دے اگے خوجیاں دا اکھڑ اہسے جائی
چڑھیا ونجہ تے عشق سی پیرنی دا بازی گرنیدے پٹہ دیچ چھال لائی
قزلباش ہے عشق راجپوتنی دا چڑھیا غضب دا کٹک کے فوج دھائی
پیرزادیاں دا عشق سرس ہوندا بھتیانیاں دا بیچ تجہ جائی
کھلا عشق توں دیکھ پہاڑناں دے لتے پشورناں دا پردے چھپائی
لاہنگا پایاں عشق دنجاریاں دے تے مہاناں دا پھر کے نقش لائی
دھوساز یا عشق سیدزادیاں دے اگے کھڑا رٹن دا اپیل جائی
لوہنے مارد اعشق منہاریاں دا چوڑی گرنید اچھید کے ندسد کھائی
رام جنی دی عشق دی گل کریے پت لاہ کے ستیاں وچہ کھائی
گولا پٹ ہے عشق پٹھولناں دا پچھے ریشمی وانگ گنجیچ کائی
ریونے وانگ ہے عشق پٹ پھیریاں دا جنے وچہ دریا تھر تھل پائی
بے تھو ہے عشق بھی اسانداں پنڈ پنڈ بھا جڑ سر تے پھرے جائی
لچی وانگ ہے عشق کھتریانیاں دا اگے بھنی دا کھڑا پھیر کھائی
اوسیاں پاوندا عشق سنتھوئیند اگے کھڑ ادھر وڈنیدا خرچ کھائی
نس بھناں سی عشق لباناں دا اگے کیہ بھر بھو بخیدا موٹے بھائی

مستحب سی عشق درویشنی دا وڈیاں ڈومنی وے اگے تجہ جائی
ستھے رنج لگے عشق خانگی دا جوبن پیشک حضور دی وگہ جائی
بھاری ہوبنجواں عشق ماہتمانیاں دا وچہ چنگرنید اگھت گو جائی
تنگ پھرے جے عشق کلالنیدا بھیے بھیو ریدے بھلی جھوک لائی
سولی چڑھیا سی عشق جوگیانیاں دا جنہوں قہر سیال دی بات آئی
زیو رہنے نی منشیانیاں دے تے بزازناں دا رتمگ رنگ ساتی
کنڈل مار یا عشق سپاہدناں دے گھتے شوکراں تیے مارے ڈنگ جائی
صاف عشق ہے راجناں ڈیناں دا گھروٹیاں دا مجھی وانگ بھائی
راگ سندر بولدا کھیوٹیدا اگے بھٹنی دا کھلا گیت گائی
نفع منگدا عشق دلالنیدا اگے کھلا محصولن دا اسول پائی
دھڑتہ منگدا عشق دھڑوائنیدا اگے کھڑا اہتیتن دا الفر جائی
کھنڈ بوریاں عشق اروڑیاں دا نفع واسطے میٹھا سی ہٹ پائی
کنزاں کیہاں کنترہ ادرزنی دا اگے گنڈیاں دا کھڑا اگنڈ لائی
لگے ناہیاں دا عشق عمر ساری اینویں لڑدیاں بھڑدیاں بیت جائی
کارے ڈھونواں عشق بڈنیاں دا مینے ٹوکری تے چھڑ گند جائی
عشق ہتھیار چڑھی ہارناں دا راہ جاندیاں نوں مارے گھت بھائی
مالا پھیر دا عشق پروہتنی دا اگے نٹنی دا اوندا سانگ جائی
عشق سا ہنسیانیاں گھٹ کالی اگے کیہ بھڑ بن دا دھاڑ آئی
چھپ بیاسی عشق کشمیرنیدا اگے ٹوڈنیدا برے قید لائی

ے پشاور کی عورتوں کا پردہ ہے میں ۲ ۵ ۵ وڈ ایک جنگل نشین قوم کا نام ہے۔ اور بردے قید کے معنے جنگل کی قید

بدبو کیتی سی عشق سر جنہی دے لگے گجر پیڑے سی بجلی باجھ پانی
رنگے تا سی عشق لیلا رناں دا عقلی گرنیدی منھی سی چاٹ لائی
عاجز عشق رناں پنڈاں وچ لیاں وچ اسے بھرا پد بھرا جاوڑ نہ چکر کائی
پکڑ لئے ڈھاگے عشق مہر یا کدے لگے سنگ ادا آدو ندا دو انگ چائی
تھا پار سمندروں سمیاں ندا مارے ٹھیاں تے کھڑا ہا تھ لائی
تار کشنید ا پیا سی کرہا جوئیں گھت مہم سرکار آئی
سُنتی مناں سی عشق صرفنیدا جتھے مہر محمد شاہ لائی
کونج وانگ کر لاوے سپاہنی داجہاں کو نت پردیش عجر کائی
حکم کرے تے عشق بروالیاندا منجی چالیندا جتھے دیر پائی
چڑھیا کھنب تے عشق جوھونیاں دا کھڑا پٹریا ندکے تے سک جائی
وٹنے پھیر دائے رسی ٹنیاں دے اڈ بگرنیاں دا چم گال جائی
تیتے وانگ جے بھڑک مو چانیاندا دے دب بھیڑی دی کھل جائی
کلے ٹھوکواں عشق ترکھانیاندا لگے ماشکن دا کھڑا مشک جائی
عشق سنگ رہے چتر تے پدمنی دا عزت آبرو دی جس خبر پائی
سانگ پھڑی سی عشق مہر ٹیاندکے لگے کھڑا افرنگدا تیغ چائی
تینوں وساں میں عشق کی رانجھیا وے ہیں بعث بہشت ڈوم مائی
عشق جمیا وطن بسا لیاندا جھنگ باپ تے ندی چھناں مائی
لائے محل تے ماڑیاں گھت رہیا باہر جھونپڑی انجھنے آن لائی

چھٹا پیراں دا عشق پھر مارو انگوں ہا ہا جہانیاں ڈنڈ پائی
ٹھوروں پکڑیا عشق سر سینا مے جمیا رنید بینیاں ہا نجھ پائی
چسکے خور ہے شہر ماں تھرناندا مٹی ٹوکری توں بن ڈول جائی
کھسا کھس مارو انگڑیاں دا لگے مورنیدے کھڑی رکھ پائی
آتش عشق ہے آتشبازناں دا کرے خون جنیدے مڑ لگ جائی
پڑ ماریا عشق اچاریاں دے جھڑا اترو ادھان کو دھان کھائی
چڑھیا اوٹھ تے عشق بلوچنیاں دا مارے پاسنی تے پھر سانگ لائی
بدل وانگ تے گجے بھڑنیاں دا کول ٹھیا مے پیا کن کھائی
پاپڑ وانگ جے عشق کمونیاں دا انیوں لیس جج ہا ہانڈی دال بھائی
لگے عشق توں کیہ قصابنیاں دا یاری لگے ماس لون وٹ کھائی
چاول انگ چھڑ داجنہ کٹیاں دا چھج چھانی گھت کے چھٹ جائی
نائے تور دا عشق سنیاریاں دا آتوں صاف تے اندروں کھوٹ سائی
عشق استریاں گسی نانناں دا ملوانیاں دا اپٹھا ستر لائی
ماس خور ہے ہستنی سنکھنی دا چک مار کے گھل تے دند لائی
ترسے سخ سہیلی دا عشق ترتھا رلی اک دے نال نک کائی
عشق ہتر ہے قدرت رب دا جنہے لیکھ لکھیا جھولی وچ پائی
پڑیا عشق سلیٹیاں دا کھڑا وچ میداں دے تنبو لائی
واہ دتا تاد بخت دا کھڑا ایہو مورنہیں رانجھیٹیا جاکائی

احوال عاشقان سلف

حال ویکھ توں عاشقاں سلیاں دا رب نبی دا عشق چتار بابی
آدم خواہشت تھیں کڈھ باہر دوا تھرتے خون گذار بابی

لے یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کی تصنیف کے وقت محمد شاہ دہلی کا بادشاہ تھا ۱۲ ے گوشت نوچ لیتا ہے ۱۲ سے رخساروں کو دانتوں سے کاٹ کھاتی ہے ہستنی اور سنکھنی عورتوں کے قسم ہیں ۱۲

جھل گئی کر بیٹے نی پناہ ہیرم آری نال اوہ چیر کے پھاڑیائی
سلیمان تے پلک وچ قہر ہویا سٹ تخت نوں چا اُجاڑیائی
دنیا داراں دے عشق دا حال وسان زر اگھت لکھا نوچ پاڑیائی
کامروپ تے دوسری کام مٹھاں گوراں جام دا عشق ستاریائی
سسی بیچ پنوں نیں غرق ہوئی زہر دے کے ہیر نوں ماریائی
شمس وچھول چھلکے بھاڑ پچھیاں دے بابی سنے مصری پکڑ ماریائی
حضرت شیخ صنعان نے عشق پچھے ساہنسیاں نال سوراں نوں چاریائی
فقر بادشاہ ملک حضور جا سن گگ نگ دے محل اُساریائی

اسمٰعیل نوں باپ نے ذبح کیتا وچ چا خلیل نوں چاہڑیائی
مارے حسن حسین یزیدیاں نے لگے رب دے حال پکاریائی
چندر بدن معیار فرہاد شیریں جھوں موئے تاں شکر گذاریائی
روڈا ودھکے ڈکرے ندی پایا سولی چا منصور نوں چاہڑیائی
لیلے مجنوں دے عشق وچ دبہ سولی قاروں ہیٹھ زمین نگھاریائی
سوہنی ڈب موئی مہینوال پچھے یوسف کھوہ دے وچ اُتاریائی
عشق بابی امیر اخوب ہویا دوہاں کھلیاں ایں دم گذاریائی
وارثشاہ کیہی ملکی دخت ڈھادھے جھکے چا کھلاریائی

طلبیدن ہیر میاں رانجھا

رانجھے آکھیا آکھاں بیٹھ ہیرے کوئی ہور تدبیر بنائیے نی
متھی ناین نوں سد کے گل کیجے جینوں کہیں تیرے گھر آئیے نی
سد متھی نوں اصلاح کیجے سادا اوہاں دا بھیت چھپائیے نی
دہیں رات تیرے گھر میل سادا ساڈے سریں احسان چڑھائیے نی
کوٹھیاں پاس کھولناں بھیت سوہنے سبھا جیو دیو چہ چھکائیے نی

تیری ماں تے باپ لگیر ہوندے کویں اُنہاں توں بات چھپائیے نی
میں سیالاں دے وہڑے وڑاں ناہیں متھے ہیر نوں رت پہنچائیے نی
اکھیں ویکھ کے تے لئے کچ اکھیں پر دا اکسیر اموں چائیے نی
ہیر ونج مہراں ہتھ دتیاں نی کویں متھے دے ول بنائیے نی
وارثشاہ چھپائیے خلق کولوں بھانویں اپنا ای گڑ کھائیے نی

قند سیاہ ۱۲ — مخفی رکھو ۱۲

تجویز نمودن رخانہ متھی

مایا ویکھ کے متھی نوں شرم آئی خوشی ہوئی سو بہت تھیاں میاں
مایا باجھ نہ کوئی ہے بانہہ بیلی مایا باجھ نہ ہند گراں میاں
مایا باجھ ڈبے عقل ہوش سبھے کسے فکر نہ رہے اوسان میاں
دانشمند تے عقل دے کوٹ پورے مایا باجھ اوہ ہوں حیران میاں

مایا عیب چھپاوندی ناقصاں دے مایا لاج رکھے ہر تھاں میاں
مایا وارد آدر کرے خلقت مایا باجھ نہ لیندا کی نال میاں
مایا واسطے دین ایمان ونجن جہاں احمقاں ناں کوئی آن میاں
وارثشاہ جے ذکر توں کریں خالق جو کجھ لکھیا وگیہہ یوان میاں

لے کہاوت ہے کہ راز کو پوشیدہ رکھنا بہتر ہے ۱۲

نشاں داون خانہ جھاماں

پھلے کول منگو جتھے بیٹھدا سی اُٹھے کول ہیسی گھرنایاں دا
گھرنایا مینے حکم رانجھنے دا جیہا ساہو ہے قدر جوایاں دا
مُٹھی بیج وچھا کے پھل پورے اُتے اوہ قدم خدایاں دا
گھڑی رات رہندی گھر ہیر جاوے رانجھا لوگ چھیڑے مجھیں گائیاں دا

مُٹھی نال اُن گھر اندی خصمنی سی نالی کم کرے پھیرن بیایاں دا
چھان بھان مُٹھی پھیرن والیاں نوں ہی یار کھیلدا لیف دا لایاں دا
دونویں ہیر رانجھا اُتے کرن معجاں کھڑیاں حال جھیں سایاں دا
وارث پہنے کار وچھ چار جھن بوہا پھیر نہ ویکھدے ثایاں دا

شناوری کردن ہیر و رانجھا معہ جلیساں در دریائے چناب

دیہیں ہوئے دو پہر نے آوے رانجھا اتے اوہدوں ہیر بھی آوندی ہے
وچ نہاوندیاں کرکے روز جیہی رت دل چھناوندے آوندیہے
لگے آدریا چھناوندے تے رل ہو اکٹھڑی نہاوندیہے
اوہ وجھلی نال سرود کردا اوہ نال سہیلیاں گاوندیہے
کائی چھڑی راتوں مشک بوری کائی مکھ توں مکھ چھپاوندیہے
کائی آکھدی ماہیا ماہیا وے تیری مجھ کٹی کٹا جاوندیہے
کائی آکھدی ایڈی ہو رانجھیا وے مار باہولی پارنوں واوندیہے
لگے تاریاں ترن چوا کرکے اک لول نسل وہڑدی آوندیہے
اک پین تے مہنگھی چترانگ بنگلے سرخاب تے کونج بن آوندیہے
اک ڈھینگ بنے اک بنے بگلا اک سنگ جل کاونی آوندیہے
اک لودھر ہوکے کرک آوے اک ہو سنسار سرلاوندیہے
ہیر ترے چوطرف ہی رانجھنے دے موری مچھلی جن بن آوندیہے
اوس تخت ہزارے ڈھیر ہوں لگ تگ نیاں جلیاں پاوندیہے

ایہمیں لیا بہاؤندا اوہ نال سہیلیاں آوندیہے
رانجھے نال سہیلیاں ہیر نیڈی فرہ عشق دا خوب کھاوندیہے
نالے نہاوندی تے نالے کرے خوشیاں حق اللہ ایہہ کھیڈ مچاوندیہے
کائی زلف نچوڑدی رانجھنے تے کائی آن گلے نال لاوندیہے
کائی ہیریاں آکھ کے بیج جاندی لگ لوپ تے ٹبیاں لاوندیہے
کائی مار تھپے خربوزیاں نوں کورے بکھے چاہناوندیہے
مرگو تاریاں ترن چوا کرکے اک چھال گھڑم دی لاوندیہے
اک شرط بدھی ڈبی مار جاگے تے پتال دی مٹی لیاوندیہے
اک وگت گلو ہیاں سنگھ کڈھن اک اوگت اہنگ لاوندیہے
اک وکٹ بولدی تہیری ہو اک کلکلا ہو کھاوندیہے
اک دے پسلیٹیاں ہو ملن مشک انگر ڈوڈھ بھو کھاوندیہے
آپے مچھلی نال چا وڑا ہے میں رانجھے نوں کول بہاوندیہے
وارث شاہ جیہی ناز نیاز کرکے نت یار دا جی پرچاوندیہے

غمازی کردن کیدو نزد ملکی

ویکھ ماہیا لبیاں حال انہاں کیدو لگے نوں جا سنایا ای
کیدو آکھدا ملکیے بھیڑیے نی تیری دھی وڈا اچنچر چایا ای
ماں باپ قاضی سبھ ہار تھکے ایس اک نہ جی تے لایا ای
سنگھ گھٹ رہے جتھاں پٹ رہے انت ہٹ رہے مینوں تایا ای
متیں دے رہے دل بھو رہے پیر سیتوں رہے لوہڑ آیا ای

کیدو ونڈ دی گل توں اٹھ دھانا موہڈے پا مرگانڑی آیا ای
جا بیٹھے چاک دے نال گھلدی ایس ملک دا ارتھ گوایا ای
منہ گھٹ رہے وال پٹ رہے لنگ جٹ رہے لٹکایا ای
ہتھاں پٹ رہے تے نکھٹ رہے انت ہٹ رہے غیب چایا ای
وارث شاہ میاں معاملے نوں لگے رچھ نے پھیر جگایا ای

جواب ملکی با کیدو شیطان

ملکی آکھدی سد توں ہیر تائیں جھب بھج توں گویا تانیا وے
نتھو چھینبا لدو آ بنیاں وے گھری کر وڈا لیا گاہیا وے
ویکھو دھڑی دو ڈھکے کدھڑ سیوں رہی تاں اک گال سیاپا وے
جس نچ اسو جیہاں گھرین دھیاں جناں جگدی ریت بھوایا وے
پچھے چاک دے آپ دو لاک ہوئی سر پایاں دے کھیہ پایا وے
اچھل جاوندی میں جس ویر ادیکے گھڑی نتی ہیر جایا وے
کھیڈن گئی منہ سنجھلے گھروں نکلی تاں شام ہی نہیں آیا وے

الفو موچیا موجما وا گیا وے دھدو ماچھیا بھج توں نانیا وے
صدقی باو لیا لکھنی تیلیا وے بھلی ڈھولیا رک توں ماہیا وے
لائق ایس لا دیں کجھ نہساں ہی آتشی تہمتاں تایا وے
دھیاں نندیاں آپ دیاں ملک اوتے ہیر لیکے سیالاں نوں لایا وے
دھکے مار شریک تے نک دھن میری چھوہریاں مت گوایا وے
بیلے وگ دیئے نت چاک پچھے گھر بار دی ہوش بھلایا وے
وارث شاہ ماہی ہیر نہیں آئی مہر منگواندی گھریں آیا وے

رفتن مرداں بطلب ہیر

جھکڑ دو نچ قنو کال دوڑے بیلا جھو مڑاتے جھنڈ چاک میاں
تیری ٹانوں تیرے اتے بہت غصے جانوں مار ستی جو چاک اک میاں

جا ہیر اگے دمم گھتیا لنے بچ کہی اوڈا ای آ خاک میاں
رانجھا جاہ تیر کے سر آن بنی نالے آکھدی ماہیئے چاک سیاں

لے جلدی رہت بھوانی یعنی رسم یہ ہے کہ شرم حیا جو کنواری عورتوں کو ہونا چاہئے اسکو بدل ڈالا اور برخلاف اسکے کام کیا ہے اندیشوں نے میرا عقل کم دیا ہے ۱۲ اسکے لئے تیرا بھی چمک بھینس کے چرواہے یعنے رانجھے کی جان سے مار ڈالیگا ۱۲

طوطا انب دی ڈالی تے کرے مجاں تے گولیدڑا پوسن شاک میاں
سیالاں فکر کیتا تیرے مارنے دا گنے آپ نوں بہت چالاک میاں
چلھیں سیالاں نے اج نہ اگ گھتی سارا کوڑماں بہت غمناک میاں
وارث شاہ یتیم دے مارنے نوں جو مسی نت وندی ڈھاک میاں

جمع شدہ ۱۲ —— جماعت ۱۲

آمدن ہیر نزد مادر

ہیر ماؤں نوں آن سلام کیتا ماؤں آکھدی گئی نی ہیریے نی
برُ بولئے گو لئے جیانے کھنڈ ووٹے گل دو وہریے نی
توں کا تیکھے ساڑکے لوہڑ دا ناں لنگ گھڑ ونگی نال مطہریے نی
چاک نال بیبے جاکے چھپیں گنڈھیں مشک گھتیں گتے وہریے نی
کس گلتھے تے چکر پھیرنے نی چیر موتے تے آگہ ہریے نی
سوت پٹے لے عندھر ملٹے نی منہ پاٹئے تے تنا ساں چیریے نی
نی سولے شوخ پیا کیئے نی عشقباز نی خانگی شہریے نی
کوڑ گندے زہر دیئے رنگنیں نی وہر کھوٹے ٹک کیریے نی
کو پتے خوار سنسار ہوئیں ناؤں شرم حیاتے ٹھہریے نی
ساہناں نال ہیں ورج رات گھنندی آملیں کوپتے وہڑیے نی
ایس کم تھیں باز جے نہ آویں تیری شامت آوسی کیریے نی
اڑدے بنگنے تے مالزادیئے نی غصے ماریئے زہر ویہیئے نی
اودھلا کنے تو ہنئے گڑ ہنئے نی چھیل چھڈی چھنئے چھریئے نی
ہن آکھنی ہوں ٹلجاہ ساتھوں مہر ابجھے نیالدیئے مہیئے نی
جاکھڑ جھلیئے تے گرگ بلئے نی گلوں ساڈیوں لہو گلھریئے نی
اکھیں گھڑنئے تے سنگھ گھورنے نی ٹھلب گلیئے تے وعکڑ دھریئے نی
یاراں والئے لنڈیئے گنڈیئے نی آما تئے چاک گھدیٹیئے نی
ان تھتے ولگیئے ہریئے نی ہگر ٹٹلے جھوٹے ٹھریئے نی
بھیڑ بھتنے تے کو ہڑ کر لئے نی سرجھساں نال کوٹریئے نی
چو ہنگ ڈھا مدی آڈ چھالیئے نی گھر لو اہن دی ڈوگھمے لمیئے نی
اج رات نیوں مجھواہ ڈوباں تیری ساعت آوندی قہریئے نی
وارث شاہ جدوں کپڑ چھڑی ہوسی ویکھیں نیل ڈنڈا اتے لہریئے نی

عذر بیوی ہیر

گند ا بہت ملوک منہ جھوٹ دیاا یڈ جھوٹ پہاڑ کیوں تولنی ایں
شعلہ نال گلاب نیار کیتا وچ پیاز کیوں جھوٹ دا گھولنی ایں
اتاں چاک بیلے اسیں پینگھ جھوٹاں کہے عید کے طوطے بولنی ایں
گداں کیسدی نہیں چور آندی وانی ہویکے غیب کیوں تولنی ایں

لے غیروں کے ساتھ جانے والی ۱۲ ے حمل دار ہونیوالی ۱۲ ے کتی کیطرح جماع کی خواہشمند ۱۲ ے مرے چتر والی ننی عمر کی گائے ۱۲ ے آنکھوں سے گھورنے والی ۱۲ ے موٹے رخساروں والی ۱۲ ے چاک کھیڑی ملازم کی رگڑی ہوئی ۱۲ ے نوعمر گاؤ میش جو سانڈ کے نیچے ٹھہر جائے ۱۲ ے بدکار بدنام ۱۲ ے گھرک وہن جس جگہ سے پانی زور سے پڑتا ہے آگے زمین کی مٹی اڑ جاتی ہے ۱۲ ے سانڈوں کے ساتھ رات دن ۱۲

ارن سنیاں نوں چا سنایا ئی موئے ناگ انگوں وس گھولنی ایں
وادثشاہ گناہ کی ساں کیتا اینڈے غیب کوڑ کیوں تولنی ایں

کلام مادر ہیر

سڑے لیکھ ساڈے لج پئی تینوں دُکھ ہنی وچ جوں لیگ لگی
رنت کریں یاری نت کریں تو رنت کریں پھنڈ تے تیڈی جگی

اسیں منع کر رہے ہاں مرن ناہیں تینوں کسے فقیری کہی گی
وادثشا ایہ کھنڈ تے دودھ کھاندی رہی پھکدی گئی جے ہوگی

جواب ہیر

اللہ بس کرگالیاں دے ناہیں کالیں تیاں وڈا سراپ آوے
بنا ربادی پٹنی بہت بُری جھیاں ہاریاں وڈا پاپ آوے

لے جاوے میں بھیڑا مینی نوں کوئی غیب تے سول اتاپ آوے
وادثشا نہ مُڑ کی رانجھے توں بھانویں باپ دے باپ دا باپ آوے

خاموش شدن ملکی

ملکی ویکھ کے ہیر دا شوخ دیدہ چپ کر رہی ہوش بولدیئے
دم مار نہیں جاگہہ رہے ناہیں اوہ تاں وڈے پہاڑ نوں تولدیئے

سبھو خویش قبیلڑے اپنے نوں رانجھے یار دے نام توں گھولدیئے
لکھ بدھا سوُ اپنے سرن اتے وادثشا دیو انگ ڈولدیئے

ہانہیں آتی ہے

مخاطب شدن کیدو باسیالاں

کیدو آکھے اُکھڑا شہر ہو اوڑے مینڈوں گھن چنگا مت دیپیاں ئے
اے رنت دا پیار نہ جاوے خالی بیج گڈ دا پاس وبیا اوئے

اک گٹ دھیک ہے لنگیاں دی کرت گھن فرنج ملکھیا اوئے
تہیں تھیاں تے نال سیالاں تھے اچ کل وگا ڈکیا اوئے

ہتھوں مار سیالاں نے گل مالی پرولں چھیڑ ابو بھیا آئے
وادثشا ایہ پنج مشنڈ ڈاڈے اکھیں میٹ بہے بنچیساوئے

آئیندہ کی خبر بتانے والا

باز کلام کیدو

رکھے روز لوں ملک مشہور ہوسی چوری یاری جو عیب گہریاں نوں
جنہاں ہاں ہے بیجنے کدیدار کھے کون بناں ہر یار یاراں نوں

ملہ لینی نہ سننے والوں کو سنا دیا ۱۲ ملہ مرے ہوئے سانپ کی طرح زہر گھولتی ہے ۱۲ ملہ کسی ولی کی ۱۲ دعانے تاثیر کی ۱۲ ملہ لعنت کی ماری ہوئی سفید رنگ یعنی داغ بے رونق چہرہ والی ہوگی ۱۲ ملہ بھائی کے ماتم پر پیٹنے والی یہ اپنے آپ کو بددعا دے خوتیں غصے میں یہ لفظ اپنے حق میں کہتی ہیں ۱۲ ملہ عجب عجیب درد والا تپ چڑھے ۱۲ ملہ یعنی اگر چہ دادے کا باپ نصیحت کرنیکو آوے ۱۲ ملہ بڑے پہاڑ کو وزن کرنا ممکن کام کا ارادہ ۱۲ ملہ سوہرہ خسر کو کہتے ہیں اور بطور دشنام بھی بولا جاتا ہے ۱۲ ملہ بھی کا بیہ پاس سے گذر نہ جائیگا یعنے تمہارے سر سے گذر کر جو ذکر کہ مطلب یہ کہ ایک بھاری نقصان ہونے والا ہے ۱۲

دن رات خراب وچ بیلیاں دے رانجھے نال رہے بنھ دھاڑیاں نوں
جدوں چاک اُدھال لیجاگ ندی تدوں جھور سو زباں ہلایانوں
اوس پا بھلاوڑا ٹھگیا اے کم پہنچیا بہت خواریاں نوں
وارث شاہ میاں جنہاں لا یانی سوئی جانے یاریاں واریاں نوں

خبر یافتن ہیر از شکایت کیدو

قصہ ہیر نوں ترت سہیلیاں نے جا کن دے وچ سنایا ئی
ڈھول وانگ حرام شیطان دے جی ڈنکا وچ بازار دے لایا ئی
کر چھڈی ایسدے نال ایسی جتے دیس جو کیتڑا پایا ئی
تینوں مہنا چاکدا دے کیدو اوس پیہے وچ شور مچایا ئی
ایہہ گل جے جاوسی اج خالی توں ہیر کیہوں نام دھرایا ئی
وارث شاہ ایہہ دہاں ہن ناہیں لگے رچھ نے معاملہ پایا ئی

تجویز نمودن ہیر باہمنشیناں

رلو لوکاں تسی سہیلیو نی لگے کچھدی تیغ سوا لیئے نی
نال گتیاں تیریاں کھل گھنو مار مار کے زمیں نکار لیئے نی
اینوس مار کے چلیئے پرے ہٹے اندر چلو حال ہی حال بچالیئے نی
مار گتکے گدھن ماچھیاں دا ایویں جان کھیس جاگدا لیئے نی
ہولاں گھیاں پیراں توں چہ ماروتا لو جتیاں نال بجالیئے نی
وارث شاہ سہیلیاں آہندیاں نی ایہہ چال توں سکھ لے ڈالیئے نی

کلام ہیر باہمنشیناں

ہیر آکھیا وڑکے پیلے اندر گل پا رسا منہ گھٹ گھتو
سنگھوں پکڑ گھسیٹ کے پاچھی کے ڈیرہ بیدو وچ سٹ گھتو
نال جتیاں دے کر خوب جھاڑ اٹنگ پیر اوہدے گھٹ گھتو
لیکے گدھن ماچھیاں دے دھڑا دھڑی مار کے کٹ گھتو
مار و ایسنوں لاکے اگ جھگی ساڑ بال کے چیز سب لٹ گھتو
وارث شاہ میاں اہڑی بھنبڑیا جو کوئی وال دی کھب پٹ گھتو

گرفتن جلیساں ہیر کیدو را

سیاں نال رلکے ہیر متا کیتا گھنڈ چھٹ کے گلیہاں بلیہانتی
کیدو آن وڑیا جدوں پھلے اندر خبراں ترت دے ہیر نے گھلیا تی

سلو بُری بات کی افواہ پھیلانے والے آدمی کے بارہ میں اللہ صاحب نے فرمایا کہ جو تہمت لگاوے (ترجمہ) اپھٹکارے ہوئے جہاں سے پکڑا اور مار کے ٹکڑے اڑائے۔

ہتھیں پکڑ کانیاں وانگ شاہ پریاں غصہ کھائکے ساریاں چلیاں نی ــ کیدو گھیر جیوں گدھا گھمیا پکڑ لے سہیلیاں پکڑ پچھلیاں نی

گھاڑ گھڑن ٹھٹھیا جیون جن دھمکاں دایئں چھیڑ دیاں پہلیاں چلیاں نی ــ وارثشاہ دوان لوہار پوندے دھمکا نال جویں بھوئیں ہلیاں نی

زدوکوب کردن جلیسان کیدو را

گل ہاکے سہیلیاں لاہ ٹوپی پکڑ جلیوں سنگھ نوں گھٹیا نے ــ بھن دوریتے گنگے چھٹن تئیں روہڑ وچہ کھڑل دے سٹیا نے

چھنج چھوتے کے کنکے توڑ موڑھا لانگڑ پاڑ دھڑ ادھڑ گٹیا نے ــ مچھاں پٹکے تے نالے پٹ داہڑی مار مار کے تے چاڑھٹیا نے

نالے ہارکے کیاں چور کیتا وانگ اوٹھ دے ڈھاہ کے جٹیا نے ــ وارثشاہ میاں پٹی پاڑ لانگڑ اینہاں نال بڑا اکھنڈا کھٹیا نے

زدن جلیساں ہیر کیدو را

اک رتاں دوئی مار چھمک تریئی نال چپاکیاں مار دیئے ــ کوئی رنڈ وٹا جیتی ڈھیم پتھر کوئی پکڑ کے دھوں دھا مار دیئے

کائی ہسکے چھیاں دے گاہیں کائی پٹ پٹے اک ساڑ دیئے ــ رور وعاجزی کرے تے پوے پیریں کھا وقسم جبار قہار دیئے

کوئی پٹ داہڑی دبر وچ دیندی کوئی ڈنڈا کا وچ گڈا دیئے ــ کائی گھول کالکھ منہ سر کیے کالا پیاو انگ میت گنہگار دیئے

اوتھے کوک فریاد نہ سنے کوئی رہی واہ نہ حال پکار دیئے ــ چور ماریا دیکھن جلو ساہدو وارثشاہ ایہ ضبط سرکار دیئے

ایضاً

کیدو کھا تیکے مار اچپھائے گھر کے کلیتے باندر ست خور وانگوں ــ نالے مار کھائے نالے ہارے اوہناں ستاں جیلد اگدڑ گور وانگوں

پاڑ پنیاں سُتھناں کر دیتا نوں چک ڈھکے جیکد چور وانگوں ــ دتے پھرن پڑا جیوں چند دوالے گرد پا ملاں پاندیاں مور وانگوں

ساہو کارد امال جیوں چہ کوٹھاں دوالے چوکیاں پھرن لاہور وانگوں ــ وارثشاہ آئیاں ریاں بھکدیاں نی اہو جیے چند چکور وانگوں

ویران کردن دختراں خانہ کیدو را

اوہ بھا تیکے کٹ جلچو رکنا سبالیں لائیکے پاسیاں ڈھاہ یانی ــ ہتھیں بال مواتڑے کاہ کائی ڈوے بھانبڑ بال لے آیانی

۱؎ زلفیں اکھاڑ جالی ہے ۱۲ ۲؎ بندر مار کھانیوالے کیطرح ۱۲ ۳؎ دانتوں سے کاٹنا شور کرتا ہے ۱۲ ۴؎ اندھے کیدو کیطرح ۱۲ ۵؎ کوٹ کر چکنا چور کیا ۱۲ ۶؎ یہ مرنے کے لئے ہوشیار ہوا ۱۲

جھگی ساڑ کے بھانڈڑے بھن سارے ککڑ کُتیاں چا بھجایا نی
کی لڑ کیا ندی کرتوت ساں گلاں اک تھیں اک سوایا نی
جُل پاڑ کے ساڑ کے فتح پائی لگیاں ہیر نوں ملن دھایا نی
فوجاں شاہ دیاں وارثا مار ٹھرا مُڑ پھیر لاہور تے آیا نی

گریہ زاری کردن کیدو

کیدو لُتھڑے پتھرے خون وہندے کوکے باہوڑی تے فریاد میاں
کُٹی یار بادشاہ تے جا کوکاں میتاں پٹ سٹاں بنیاد میاں
چلو جھگڑے چل کے پاس قاضی ایہ گل نہ جائے برباد میاں
مینوں مار کے ہیر نے خوار کیتا پنجو پنڈ دیو دیو کھاں داد میاں
مینوں بولنوں ہاریا سچ پچھے شیر پھاریا جویں فرہاد میاں
وارث احمقانوں بناں چاٹ کھادے نہیں آوندا عشق سواد میاں

زجر دادن چوچک کیدو را

چوچک کیہا لنگیاں جاہ ساتھوں تینوں وَل ہے جھگڑیاں چھیڑ یاندا
تیرے سب سلوم میں سب ساں نوں لاہڑی وڈا ہیں لگ لوتریاں دا
تینوں صلح سلوک دی ول ناہیں آوندا وڈھ مکھیڑیاں دا
آپ چھیڑ کے تے پچھوں پھریں بھوندا ایہو کج ناہسوں بھیڑیاں دا
پھریں چھیڑدا کوڑیاں ایاناں نوں اتے رونا ہیں روں بکھیریاندا
لے سر اتنوں جا وچھوڑنا ہیں تینوں نا ہے بیان دو پھیریاندا
سردار ہیں چوراں اچکیاں دا سوہاں بیٹھا ہیں سیہوں ہیں پٹیریاندا
آپ چھوڑ کے تے آپ مرکھت ہوویں کھوج ناڑ ناہیں دور تے نیڑیاں دا
کھوہ کل جہان سب ایس کیڑے تینوں ول ہے ایتیاں گیڑیاندا
تینوں ویر ہے نال ایانیاں دے اتے ول ہے پیریاں دا
ہیلوں چھیڑ کے اپنی وار رونا ہیں کم پھیریاں پچھ کھدیڑیاندا
وارث شاہ ابلیس دی شکل کیدو ایہو مُول ہے سبھ بکھیڑیاندا

جواب کیدو پیش چوچک

مینوں مار کے اودھلاں مُنج کیتا جھگی لاہو تزد اساڑیا نے
بھنگ گھوٹنے دور سبھ بھن سُٹے نالے ہاگ بلی چا ماریا نے
ککڑ کُتیاں ہنگ ہیم لُٹی میری پادلی چا اوجاڑیا نے
دور بھٹکے گنگکے چھڑن تیں پیوند جلیاں چھو لکے پاڑیا نے

لہ رہنے کی جگہ جو بونوں کے چھپروں کی بنی ہوئی ہوتی ہے ۱۲ ؎ اشارہ بہ سلطان محمود غزنوی ۱۲ ؎ جلدی جلدی بحواس ہو کر ۱۲ ؎ کوٹنے کے سوا عشق کا مزہ نہیں آتا ۱۲ ؎ اور تجھے انساجلانیکا طریقہ یاد ہے ۱۲ ؎ سوہاں جاسوس یعنی مقابل فوج کے گوئے ۱۲ ؎ یاروں کے ساتھ نکل جانیوالی عورتوں نے سے چوغ (ترتیب) اور یعنی آدمی ہے کہ خوش آ رہے تکوہات اکی دنیا کی زندگی میں اور تو وہ پکڑتا ہے اشد کو اپنے دل کی بات پر وہ سخت جھگڑا ہے ۱۲

دھڑوں ول حاڑے مال ملک لٹے میرا دیس لُٹیا ایہناں لاٹیاں نے
ماراں ٹیاں جتیاں ڈھیم پتھر نال چھمکاں چمم اُتار ریا نے

دھروں رب دی چوچکا عشق کھیے ہیں غریب نوں بھنگ ماریا نے
وارثشاہ غریب دے غضب پوسی دین دنی دا خوف وساریا نے

کلام چوچک با کیدو

جھوٹھیاں سچیاں چُغلیاں میلکے تے گھروگھری لُوتیاں لاؤنا ئیں
تینوں ہن ہے بُرا کماؤنیدا اینویں ٹکراں پیا لڑاؤنا ئیں
چالاں بھیڑیاں تیریاں لنگیا او مُٹھے محل چاہڑ کے پوڑیاں چاؤنا ئیں

پیواں تیر انہوں یار گولوں مائواں دھیاں نوں پاڑ وکھاؤنا ئیں
پیراں جاہ جٹا چچا چھڈ ساڈا اساں نوں کا سنوں پیا اکاؤنا ئیں
وارثشاہ کم چھڈ بہیا ہاں کے دیکھتاں ذات سداؤنا ئیں

فریاد کردن کیدو پیش برادران

دھروں رب دی نیاؤں ملک ونجھ بھرے لیس وچ پہاڑ لیا کٹیا ہاں
میں ماریا و کبھڑ ملک سارے دھروہ کرنگ موئے وانگ سٹیا ہاں
میری مارکے لڑکیاں مجھے کدھی گئے ہلکے یو وانگ بیٹیا ہاں

مرشد بخشیا سی ٹھوٹھا بھنیا نے دھروں جتھاں قصیل ایہہ پٹیا ہاں
ہڈ گوڈڑے بھنکے چور کیتے اڑیا دار گدڑ وانگ کٹیا ہاں
وارثشاہ میاں ڈاڈھے غضب کیتا یار روکے بہت کھٹیا ہاں

پرسیدن رئیسان از جلیسان ہیر

گوٹیاں سد کے پنچاں نے پچھ کیتی لنگاں کا سنوں فوڑاہ کیتے ماریا جے
حال حال کرد ویہڑے وچ آیا وڈا قہر تے خون گذاریا جے
ایہہ چیلہ فقیر کیہوں چھیڑیا جے اوس ویہڑے وچ شور کھلاریا جے
کہو کون تقصیر فقیر اندر پھڑ چور دا انگوں کٹ ماریا جے

اکے باجھ تقصیر دے ماریا جے اکے کوئی گناہ وتاریا جے
جھگی ساڑکے مار کے جن بھاجنگ ایس فقر نوں چاوداجاڑیا جے
ساتھے سچ بولو کیہڑی گل پچھے کرننگ فقیر کھلاریا جے
پرہے وچ میاں کچھو چھو مر یا نہوں اگ لا فقیر کیوں ساڑیا جے

کیدو آکھدا دھیاں وی روکر کے دلوں رب تے نبی وساریا جے
وارثشاہ فقیر غریب کیدو گنے وانگ کیہوں رڑکاریا جے

لہ یعنی پچھلے پاؤں کا پچھلا حصہ جسکو فارسی میں پاشنہ کہتے ہیں۔ اور پاپوس یعنے جوتی اور کلوخ یعنے ڈھیلا اور پتھر اور لاٹھی سے بھگو سخت مارا اور چپڑا اتار دیا ہے

جواب دختراں پیش رئیساں

منہ مُلاں گھتکے کہن سبھو کالے کرن تیں یہ نہ سنگدے
ساتوں کتنیاں کرے تے آپ بچھوں ساسن ہو بیکے ٹپدار نگدے
تیرے ول لاہ گھاٹی دوالے پھر چھوندا بھوں ہو کے نُوت ادرنگدے

ساڈیاں ہکاں ڈبول جیہان بچھوں ہو بیکے تُنتفاں سنگدے
نالے کھوکے جوگنوں جو دبند اگّناں جھکے کھچ انگدے
وارث شاہ اجاڑ وچ جا بیکے تے پھل کناں اساڈیاں سنگدے

فریاد کیدو بار دوم پیش آنہا

روہ آکھدا مار گوا دتا ہے گوڈے بھن کے چُور کیتے
نادر شاہ پنجاب فتور پائے میرے باپ دے انہاں قہر کیتے
نگھوں پکڑ گھسیٹ کے وچ کھائی نتاں کے خلق حضور کیتے

جُھگی ساڑ جاندے بھن کھوہ دا اٹری لاہ جاگے تیچھ دور کیتے
میری حال پکار نہ سنی کوئی شاہد حال دے اہل قبور کیتے
وارث شاہ گن ہتھیں پکڑ کا فرید میریاں کاں چُور کیتے

جواب ہیر جلیساں او با پدر ہیر

دار گھتیاں کون بلا کتا در کار کے پراں نہ مار دے ہو
اساں ناؤں تسا ڈرا ڈھونڈ لدھا دھیاں سیدکے پرے کھلار دے ہو
فریجیاں ٹکریاں ٹھکریاں نوں منہ لاکے چا وگار دے ہو
ایہ چج مشتنڈڑا اسیں کڑیاں اجے سچ نے جھوٹھ نتار دے ہو
پہلے ماروناں دگا رکر دا تسیں دے پیار سوار دے ہو

اساں بھیا پٹیاں نہیں ہتھ لایا تسیں اتنی گل سہار دے ہو
بھولو باندرے انگ کو پتر نیوں مار چکیاں تے بیکار دے ہو
مُٹھی مُٹھی ہاں ایڈا اپر ایڈ ہینڈا دھیاں سیدکے پیچھے چھ مار دے ہو
پُرس ہوکے ٹُڈھیاں نال کھلدا تسیں گل کی چا اُگھار دے ہو
وارث شاہ میاں ہر د سدا جھوٹھے رناں کچیاں سچ نتار دے ہو

فریاد کردن کیدو بار سوم

کیدو باہوڑی تے فریاد کوکے میاں لیو کرو نیاؤں میاں
میرا اٹ پسار یدالٹیاں کول دیکھدا پنڈ گراں میاں

۱ دختروں کے ساتھ کشتی کرتا ہے تم بات ڈبو دیتے ہو یعنے انصاف نہیں کرتے۔

میرا بھنگ افیم تے پوست سٹریا ہو نعمتاں نہ کھیا تماں میاں
ٹھٹے باغ اجاڑ دے ہویا مند اتے پھاہ لیا وبدکاں میاں

بھول تساں نے برا بناونا ہن رنج میں کہیا سناں میاں
کی کہاں میرے حق بری ہوئی ہویا میرا ہی حق اپناں میاں

میری تساں دی نال نہ سانجھ کائی پن ٹکڑے پندے کھان میاں
کئی دولتاں تے وڈے مال ٹکے کھڑی کھڑی ایہاں میں ناں میاں

پرہے وچ میں آن پکار کیتی دسو سانجھ پنجاں کدھر جان میاں
وارث شاہ نہ وسیئے مول اوتھے جتھے ہون ایہہ بے تھاں میاں

ایضاً

انہاں کلہ بانوں کوئی جا آکھوندی جو بنا ندی سیدا لوگسی ناں
جویں ٹھگیا اہناں ایمان تائیں ابلیس بھی اس طرح ٹھگسی ناں

جدوں عزتاں گل برباد ہوسن کوئی منہ تسادڑے لگسی ناں
وارث رونددے رہو گے عمر ساری بک وڈھیا کانگڑے لگسی ناں

کہاوت ہے یہ بدنامی کبھی دور نہ ہوگی ۱۲

تشفی دادن ریساں کیدو را

پنجاں کیدو نوں آکھیا صبر کر توں تینوں مارئیے جھکھ ماریا نے
ہائے ہائے فقیر تے قہر ہویا کوئی وڈا ہی خون گذاریا نے

بہت دے دلاسڑا پونجھ اکھیں کیدو لگے نوں ٹھاگ کے ٹھاریا نے
سبھ لڑکیاں نوں جھڑک جھب دے کول کیدو دے کوڑ پساریا نے

تیری جھگی نوں پھیر بنا دیساں جھڑی لانبھ ولوں انہاں ساڑیا نے
تینوں پوست افیم تے بھنگ دیواں ہو جو کجھ چا وگاڑیا نے

کیدو آکھدا دھیاں دیوں ہو کے ویکھو دین ایمان نگھاریا نے
وارث انہاں نے جہ تے سید ادھگری جھوٹ دے لاسڑا ماریا نے

تنبیہ دادن مہر چوچک کیدو را

چوچک آکھیا اکھیں وکھا مینوں تنبی کی لاہ سٹاں منہ منڈیاندی
اکے دیاں تیرہ اوہ میں تہمت ماہی ساڈڑے دیس تھاں بے گنڈیاندی

سڑھیاں دے چاک کے الکھلاں اسیں بجھ نہ پیہے ہاں لنڈیاندی
کیدو آکھیا ویکھ پھڑاونا ہاں بھلا مان کیڑی انہاں لٹیاندی

کیدو گل سنکے خبردار ہویا کمر بدھی سو پکڑنے منڈیاندی
ایس ہیر دے پڑ چھیڑی بھنگ لیساں سہلی وٹساں چاک کھسے بچیاندی

اکھیں ملکے پھیرے ناہ یار دوونج نساں پیہے دو بنڈیاندی
وارث شاہ میاں اتھے کھیڈ ہوندی کیکھو ٹھہیاندی اتے منڈیاندی

۱ دوسری نعمتوں کا تو نام ہی نہ لو ۱۲ ۲ جسے بنے خربطے تو باغ اجاڑیں اور کوے پکڑے جائیں عجب زمانے کی بات ہے مثل مشہور ہے کرے کوئی پکڑا جاوے کوئی ۱۲ ۳ تیرے لئے میری تمہارے ساتھ کیا شراکت ہے میں گاؤں میں گداگری کرکے کھاتا ہوں اور تم دولتمند اور امیر ہو اسلئے انصاف نہیں ہوتا ۱۲ ۴ اس شہر میں سکونت نہ کرنی چاہئے جسکے مقامات ناہموار ہوں ۱۲

آمدن کیدو نزد ہیر

کیدو اوتھوں لے جواب ٹریا مڑ بھونکدا ہیر تے آیا ئی
سبھو رخت تے مال متاع میرا وچ جھگی دے چا جلایا ئی
اک بھیکھ کسے نہ آن کھاوے پھروانہ شہتوت لایا ئی (جھاڑی کا درخت)

ایڈا قہر کیتو نال شہدیاں[1] دے تیرے جیو تے ترس نہ آیا ئی
ہیر آکھیا کیدو نوں پیش تیرے چاچا اپنا بھیڑیا آیا ئی (بگاڑ)
جیہا بیجئے وارثا وڈھ لئے حرف وچ حدیث دے آیا ئی
(الدنیا مزرعۃ الآخرۃ ۱۲)

مقولہ شاعر

بولے جھوٹھ تے چغلیاں کرے غیبت اہ فقر دیوچ آیا ئی
شاہی دوہاں جہاناں دی فقر ہیگا نبی وچ حدیث فرمایا ئی
لَولاکَ لَمَا خَلَقتُ الاَفلاکَ نشان نبی دے ربّ نے مائی
(اے نبی) اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا ۱۲

پنج تت مارے سوئی فقر ہووے نہیں گدھے نے گوڈ پایا ئی (عناصر مراد قوی شہوانی ۱۲)
اَلفَقرُ فَخرِی وَالفَقرُ مِنِّی حق فقر دے قول جو آیا ئی (فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے ۱۲)
وارث مکر پوین گلیں وچ دوزخ تینوں آکھ کھاں کس نے لایا ئی

کلام ہیر با کیدو

ہیر آکھدی قول ایہہ حق اونہاں جہڑے مرد میدان بیدار دے نی
ہر ہر دم دے نال اللہ آکھن اوہ جیوندے جگ نوں تار دے نی
تے جیہے جھکے ملکہ پھرن بھوندے خوار خجل تاں وچ سنسار دے نی (جہان)

دہیں روزہ تے رات نوں جاگدے نی وچ بندگی ہین غفار دے نی
جنہاں حرص ہوا دیوچ جالی اوہ آدمی کسے نہ کار دے نی
وارثشاہ فقیر بن پھرن جہڑے وچ روز قیامت دے ہار دے نی

جواب کیدو

جہڑیاں ودیاں عادتاں نہ جاون بھاویں قید کھوہ وچ چھڈ دیو (بری عادت ۱۲)
اہنوں ڈونگھڑے بوڑ وچ بوڑ سٹو ڈونگھا وچ زمین تہہ ڈا دیو
بیلے جاؤنوں نہیں جے ہیر رہندی نہیں ہیر جے اوسنے ودھ دیو

اوہدوں گلوں انوز نہ اڑن ہرگز بھاویں وچ زمین دے گڈ دیو
میں تاں پھیر اج گل سناوندی ایں ایہناں چوچکے نوں تسیں سد دیو (بلا دو)
وارثشاہ بدعادتاں نہیں جاندیاں بھاویں بھیڑ کے ڈھکے کڈھ دیو (اور اسے پھاڑ)

کلام کیدو

کیدو آکھیا جیو تدبیر کرکے وچ جوہ دے جا کے کھیڈدے نی
اکھیں ویکھ پرائیاں جھگیاں نوں اگ لاؤندے ہوری ترید دے نی (لڑتے مرتے ہیں)

میرے آکھیاں دھیاں نوں کون مارے پنڈ کون ساڑ خون بھیڑ دینی
اوہ جا ویکھ کے محل نوں ڈگ مرے بھیر چھیڑیئے اپنے جیڈ دے نی

[1] شہدا یعنی غریبوں کے ۱۲

چھٹیں تاکے جنگلے وچہ بیٹھا ویکھ بُرے چالے ٹنگ ڈیہندی نی
وارث اہل بہشت دے لوک سدھے شوق فجرانوں بار ٹُڈیدی

جستجو کردن کیدو ہیر و رانجھا

ڈوڈی ہوئی ادھیر جا چھپیا ئی پوہ ماگھ کُتا وچہ پُنواندے
ہویا چھاہ ویلا ندوں وچہ بیلے پھیرے آن پے سستی پُنواندے

وچہ بیلے دے دغے تے چھپ بیہا گھاس ڈکے وانگ کھسنواندے
پوناں بھکے رانجھے دے ہتھ ملیا ڈھیر آن لگے رتے چھنواندے

بیلا لالوہی لال پکاردا سی کیدو ہو رہیا وانگ کھنواندے
وارث شاہ فسادی دی اگ پاون کم ایہنی صورتاں نوں آوندے

باہم خفتن ہیر و رانجھا در چراگاہ

جدوں بعل بکو ریئوں کھیڈ سیاں سبھے گھرو گھری اُٹھ چلیا تنی
رانجھا ہیر نیارڑے ہو سُتے کندھاں نمیاں ہین ملیانی

پئے ویکھ کے دوہاں اکلیاں نوں ٹنگاں لنگھیاں تیز ہو چلیانی
پریے وچہ کیڈ آن پیک مارے چلو ویکھیے لوکاں اولیانی

لنگیں پچھ بلا کوفا ٹیتے نے ویکھو ستیاں گلاں اُکھلیانی
وارث شاہ میاں جنہاں نیت مندی گلاں تہاندیاں آکھلیانی

رفتن چوچک در چراگاہ دیدن ہیر و رانجھا

پئی ہے وچہ بیعزتی گل ہوئی چو نبہ وچہ کلیجیدے چسکدے نے
بے شرم ہی سکے سرے چڑھدا بھلے آدمی دی جان دھسکدے نے

چوچک گھوڑیتے ترت سوار ہویا ہتھ سانگ جیویں بجلی لشکدے نے
سُنبہ گھوڑیدے کاڑہی کاڑ وچن ہیر سُندیاں رانجھے تو کھسکدے نے

اُٹھ رانجھیا بابل آوندا ای نالے گل کردی نالے پھسکدے نے
مینوں چھڈ سہیلیاں نس گیاں ملکہ نال ہوئی ہولی رسکدے نے

میں پھیر نہ آوساں کدی ایتھے بجھو تسی مینوں ہی دسکدے نے
وارث شاہ جو مورچے بیٹھ بلی ساہ گُھٹ جاندی نہیں کسکدے نے

دیدن مہر چوچک ہیر و رانجھا را

مہر ویکھکے دوہاں اکلیاں نوں غصہ کھائیکے ہویائی رت تاں
ایہ ویکھو اپر اہد خدا ایہ دے آ بیلے وچہ اکلیاں بیٹھن تاں

١ء چپ چاپ دم باز لوگوں کی طرح ٢ء نے جھوٹے کپڑے میں کچھ لپیٹا ہوا ٣ء جیسے جس طرح چوہے کی بل پر بیٹھ کر دم گھٹ لیتی ہے اور کچھ حرکت نہیں کرتی اور نہ کچھ بولتی ہے اسی طرح ہیر بھی دم گھٹ کے بیٹھ رہی ۔

اکھیں پھیریاں رکھ کے بھرک چلی پچھے مار کے چوریدا تھال جیہاں
غیرت گیا سو کھا کلیجڑے نوں نال غضب دے کانپنے وچ سیہاں
مار کرانگا چا بکاں ریساں دی مشکاں جوڑ کے تھمیاں نال نیہاں
چو چک آ کھیا رکھ توں جمع خاطر تیرے سو مہاندیاں انگ بھیاں
سر ووڈھ تیرا کرخون ڈیساں ایہیں شور دا پوے گا تھ بیاں
وارث شاہ تیریاں کراں ایسی نت روندڑی کرینگی یاد اہیاں

عذر کردن ہیر پیش پدر

مہیں چھڈ ماہی اُٹھ جا گھریں آ وے ہذ کھانیدی خبر کیتی
ہوئی ہوئی نوں کر معاف مینوں تیری جائی اِن بلا دی میتی
مست ہو گئے ہیر ہیوش کھڑا جویں ابدال نے بھنگ پیتی
کر چپ نے بول توں بابلا وے جلئے کھنڈ جہان وچ گل کیتی
بھتا پھیر نہ کسے لیاونا میں ایدوں پچھلی بابلا ہو بیتی
سو ہوں کڈ ھکے آپ بدنام ہونا نہیں مہر جی ملاوَاں وچ پیتی
رکھتے ایستوں جب پاوے ایہو مہر نے جیوڑے وچ سیتی
وارث شاہ دعا قبول تیری جیتاں نقص نہیں وچ نیک نیتی

نامہ نوشتن برادران بطرف انجھا

جدوں رانجھا جا کے چاک لگا مہیں سانبھلیا چوچک سیال دیاں نی
بھایاں رانجھے دیاں سیالاں نوں لکھیا ذاتاں محرم ذوالجلال دیاں نی
ساتھوں رُس آیا تسیں موڑ گھلو اونہوں ہیراں اتدن بھال دیاں نی
ساتھوں ہیاں بیجیاں لیے دانے اتے مانیاں پچھلے سال دیاں نی
ساڈے آکھیاں جے تسیں گھل دیوو ایہ تاں خوبیاں نیک خصال دیاں نی
میں کنک توں دیکے کمسک جاسی ساڈا تسیں فرمہ پھرو بھال دیاں نی
لوکاں تخت ہزارے وچ جا کہیا کھوئیاں اوس رانجھے دے لال دیاں نی
سو جو چوہدری اپت چاک لائیو ایہ قدرتاں ذوالجلال دیاں نی
جنہاں بھوئیں توں رُس کے اُٹھ آیا کیاں ایس نیاں چال اس دیاں نی
ساتھوں گھرتی ویر کرے ویر پیارا دوں بھایاں ایسید یاں نال دیاں نی
مہیں چار کے وڈھیو سو نکٹ ساڈا ساتھے کھوئیاں ایسدے مال دیاں نی
ایہ صورتاں ٹھگ جو ویکھدے ہو وارث شاہ فقیر دے نال دیاں نی

ایضاً

تسیں گھل دیو تاں احسان ہووے نہیں چل میلا ایس آونے ہاں
ماں باپ جایا ویر رُس آیا اگے تسانوں منصفی پاونے ہاں
ایس آ یاسوں جے تسیں ناں موڑ دیے پے پکا بکاوونے ہاں
گل پوڑا پا کے ویر سبھے ایس وطڑا ویر منا ونے ہاں
ساڈے نال ڈور وانصاف کرکے عرض عاجزی نال سناونے ہاں
نال بھایاں پنڈ دے پنج سارے وارث شاہ نوں نال لے آونے ہاں

جواب نوشتن مہر چوچک بدران رانجھا

چوچک سیال نے لکھیا رانجھیا نوں دھی ہیر دا چاک تو ہندا اے
سارا پنڈ ڈرے اوس چاک کولوں سر راہیاں دا اوہدا کندا اے
سر سوہندیاں تیغ دیاں جھڑیاں نے کنیں لاوے دے پنے بندا اے

اساں جٹ ہے جان کے چاک لایا دیتے تڑا ہے جانے گن دا اے
لیڈا الجھ کے گھروں کیوں کڈھیا جے لنگا نہیں کچھ پتہ ندا اے
وارث شاہ نہ کسے نوں جاندا اے پاس ہیر دے رتدن ہندا اے

ایضاً

گھر آیاں نوں ولتاں کون دیندا کسے جھ پنڈوں نہیں تو سیائی
کے چٹھیاں خط سنیہاں تے مال لٹیا ناہیوں مٹ ریائی
دیچلے حال دی کجھ نہیں خبر سانوں کہڑی گل تیں ٹیا دوڑیائی
ساڈے نال رہے دنے رات بھاویں اک گھڑی اساں وچھوڑیائی

اساں جیوندیاں نہیں جواب دیناں ساڈا رب نے جوڑ یا جوڑیائی
جائے بھابیاں بھابیاں پاس جم جم کسے ہٹکیا تے نہیں موڑیائی
منگو نال پیار دے سانبھدا اے اساں ڈھونڈ کے چاک ایہ لوڑیائی
وارث شاہ ہزارا ہے باغ وچوں اساں پھل گلاب دا توڑیائی

خط ینگہ صاحبہ بطرف ہیر

بھرجائیاں اکھے دیاں تنگ ہو کے خط ہیر سیال نوں لکھیائی
دلبر چند ساڈا ساتھوں رس آیا بول ولکے گھروں تیں سکھیائی
جھٹ کتنیاں لعل نہ ہتھ آون سوئی ملے جو توڑ دا لکھیائی
کوئیے سانبھ نہ مال نوں انجیاں کر سارا دا دیدڑا چکھیائی

ساتھوں جھل سواد دا تدلے لوکیاں ہیاں کدھروں سکھیائی
ساڈا لال موڑو سانوں خیر پاؤ جانوں کہنیاں غش پایا جکھیائی
کوئی ڈھونڈ وڈیرڑا کم جوگا لجے ایہ نال یاریاں سکھیائی
وارث شاہ دے چٹھیاں دچ ڈیائی کم قاصداں دے میاں سکھیائی

آمدن خط نزد ہیر

جدوں خط ونالیہا قاصدے نے دھی ہیر نے تُرت پڑھایائی
اٹھو پھر رووں بھوویرا ایسے یہ لکھیا چا بنایائی
ہیر سدکے رانجھنے یار تائیں سارا معاملہ کھول سنایائی

سارے معاملے اتے وچھاپ جھڑے گل لکھیا اوا یچ سنایائی
گھلو موڑ کے دیور اساڈڑے نوں منڈا رُس ہزاریوں آیائی
وارث شاہ رانجھے سُنی گل ساری کیہا بھائیاں جھگڑا لایائی

لہ دھجے کی تیز انگیر مراد ہے الف تے نوں مطلب

شکایت رانجھا از برادران

بھائیاں بھابیاں چا جواب دتا مینوں وطن تھیں چا تراہیو جے
مینوں مار کے بولیاں بھابیاں نے کوئی سچ دا قول نہ بھائیو جے
مینوں دے جواب چا کڈھیو جے ہل جو کیا رڑا واہیو جے
رنت بولیاں مار دیاں جاہ سیالیں میرا کڈھنا دیس تھیں چاہیو جے
ہن چٹھیاں لکھ کے گھلیاں جے جدوں کھیڑیاں دا راکھا چاہیو جے

بھوئیں کھوہ کے باپ دا لیا ورثہ مینوں اپنے گلوں چا لاہیو جے
گھٹے دے طعنے میرا ساڑ اندر تے کلیجہ چا تپایو جے
رل کے خصماں مینوں ٹھٹھ کیتا میرا عرش دا کنگرا ڈھاہیو جے
ایس ہیر سیال دے چاک کیتے جٹی نہر دے نال دل چاہیو جے
وارث شاہ سمجھا جٹیاں نوں ساڈے نال کیہا متھا ڈاہیو جے

جواب خط ہذا

ہیر لکھ کے ماہی رے اپنے نوں لکھوا جواب چا ٹوریائی
اساں جیب دونوں چا مہینواں کیتا کدی لٹ رنا تے نہیں لوڑیائی
کنگا ہڈیاں گیاں نہ مڑدیاں نی گئے وقت نوں کسے نہ موڑیائی

تساں لکھیا تے اساں واچیائی سانوں چڑیاں لگا جھوریائی
کدی پانی دل تے پھیر پہنچے شیشہ چور ہویا کس جوڑیائی
ہتھوں چھٹڑے تے اہڑے نہیں ملدے وارث چھڈنا تے نہیں چھوڑیائی

جواب نوشتن ینگہ صاحبہ رانجھا بطرف ہیر

جیتوں ہنسی ہو کے پویں سوکن اسیں اک تھیں اک چڑھیندیاں ہاں
اوہ اساں دیاں کے چند بنا اسیں کھتیاں نال ہوہندیاں ہاں
اسیں ایسے نگر دیوانیاں ہاں جانویں چنگیاں تے بھانویں مندیاں ہاں
جیتوں السے کھاہڑیو لیں موئے سارے عمر دی لوڑ نال سہندیاں ہاں

رب چاہندا ہے بھینا عمر ساری اسیں ایس محبوب پاں نہیں ہاں
اوہ مار دا گالیاں دے سانوں اسیں پھیر مڑ چوکھنی ہندیاں ہاں
جسو ملیڑے دے ساتھوں رس آیا اسیں ہنجھ و ریتیاں نیاں ہاں
وارث بہت لاچار خوار ہویاں رانجھا نظر آوے اسیں جندیاں ہاں

سلہ تے تے ترجمہ۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے واسطے دیتے ہو آپس میں اور خبردار ہو تحقیق یہ ہے اللہ پر مطلع اور دے دو الیتیموں کو مال ان کے اور بدل نہ لو گندا ستھرے سے اور نہ کھاؤ ان کے مال اپنے مالوں کے ساتھ یہ ہے بڑا وبال ۱۲ سلہ یعنے بھائیوں نے میری زمین اور باپ کا تمام ورثہ لے لیا اور مجھ کو گھر سے نکال دیا یتیموں کا مال کھانے والے آگ کھاتے ہیں ۱۲ سلہ یعنے میرے ساتھ ہنسی کر کے مجھے ذلیل کیا جس سے میرے دل کو سخت صدمہ ہوا اور لاچار ہو کر گھر سے نکل گیا ۱۲ سلہ تو اگر اس کا پیچھا چھوڑ دے ۱۲ سلہ محبت کے ساتھ دل پھنسا لیا ۱۲

دیگر

بھر جایاں رانجھے دیاں بھیر لکھیا ہیر تیریاں سنیاں ہاں ... ایہ اساندیاں تاں سوہندے بجانویں جھیل ہاں تے بھاویں چھٹیاں ہاں

اہدی تھاں غلام[۱] ہو لیو ساتھوں منوں احسان دیاں ہنیاں ہاں ... رانجھے یار باجھوں اسیں خوار ہویاں کوتجاں ڈار تھیں اسیں وچھنیاں ہاں

جوگی لوکاں نوں مُن کے کرن چیلے اسیں اسیدے عشق نے تنیاں ہاں ... وادنشاہ رانجھے اگے ہتھ جوڑیں تیرے پریم دی اگ نے بھنیاں ہاں

نامہ نوشتن ہیر

چو چاک سیال نوں لکھکے نال چوری ہیر سیالنی کہے تنیت ہے نی ... ساڈی خیر ہے چاہندی خیر تساں جیہی خط وچ لکھن دی ریت ہے نی

ہور رانجھے دی بات جو لکھیا جے ایہ تاں گل بُری نانیت ہے نی ... رکھیا چا قرآن مصحف ایستوں قسم کھا کے وچہ سیت ہے نی

تُسیں مکر کیوں ایے اُٹھ پیو اہدی اساں دینال پریت ہے نی ... اساں جاتر بخنا نوچہ بہناں نوں گاؤناں ایہدا کیت ہے نی

دہیں چھیڑ مجھیں وڈے جھل بیلے ایس منڈے دی بیماریت ہے نی ... راتیں الا اللہ نوں یاد کردا وادنشاہ دینال سیت ہے نی

ایضاً

نی میں گھول گھتی اہیسے کھیڑتیوں یاد ودھ چوچی ہدا قوت ہے نی ... الا اللہ دیاں جلیاں ہاں ونڈ لئے ذکر حق تے لاموت ہے نی

ہنیں بھابیاں تے کرتوت کائی بسے لڑن نوں ہو مضبوط ہے نی ... سوپ ہیرا نتوں جھل وچہ چھیڑ نی ہاں اُہدی نوں خضر لوط ہے نی

ماریا تساندیاں مہناں گیاں ڈاتیاں نسکے ہو بانابوت ہے نی ... جدوں تساں تے سی گالیں بیندیاں ہوا تیاں تتی ڈکوئی لوت ہے نی

رانجھا بخشیا رب بہشت میوہ رس بھنڑا جویں شہتوت ہے نی ... بیلے وچہ مجھیں نت چاردا ئے رانجھے یاردا تھاں لاہوت ہے نی

جسو قت آوے ہیتوں چند چڑھدا رانجھا وسدا ونگ ملکوت ہے نی ... وادنشاہ پھراں اوہدے مگر لگی اجے تیک اوہ رہیا انچھوت ہے نی

جواب خط سہنی صاحبہ بطرف ہیر

ساڈا مال سی سو تیرا ہو گیا ذرا ویکھنا بُرا خدایاں دا ... تو ہیں جمیاں تے تو ہیں پالیا ئی نہ ایہ باپ دے تے نال ایہ مایاں دا

---

[۱] یعنے اس کی جگہ اور غلام ہو تو آپ کے احسانمند رہیں گے ۱۲ سے پ غ (ترجمہ) وہ لقین لائے چھین پکڑتے ہیں ان کے دل اللہ ہی بادے ۱۲ سے کہاوت ہے جب کسی کے مال کو کوئی زبردستی چھین لیتا ہے۔ تو اس موقعہ پر کہتے ہیں کہ میرا مال تیرا ہو گیا۔ اب برا سے خدا دکھلا تو سہی ۱۲

شاہو کار ہو بیٹھی ہیں مار تھیلی کھوہ لیائی مال توں سایاں دا — گنڈا ہتھ آیا تساں گنڈیاں دے اینہاں خچرا ہیوں تھمیاں ڈھایاں دا
اگ لین آئی گھر سانبھ سوئی ایہ تیرا ہی ویر نہ بھایاں دا — وارث شاہ دی ماہی وگے ہیر جیہا کھو لیو پور بھرجائیاں دا

کلام ہیر

تسیں ایسے خیال نہ پوو اڑیو نہیں گھٹ کجھ ایس پیار توں — نی میں جیوندی ایس بن ہاں ایکوں گھول گھتی رانجھے یار توں
ہیں تے ایہ باجھ نہ بھلیا سودا کیتا ہے اُرد بازار توں — میرے آکھنے تے مہیں چار دا اے لوگ کھندے کسب کار توں
جھلاں بیلیاں نوں چا پئے پھر بھوندا سرو بچدا ایں گنہگار توں — میرے واسطے کار کماوندا اے میری جند گھولی اہدی کار توں
تدوں بھابیاں ساک نہ بندیاں سن جدوں سٹیا پکڑ بہار توں — گھروں بھابیاں چا جواب دتا بھابیاں بھومینہ پیٹیاں چار توں
ناامید ہو وطن نوں چھڈ ٹریا موتی ٹٹے جیوں پیڈی تار توں — ایہ آکھدا ایں نہیں جاونا جے جاویں لاہور در سرکار توں
ہناں مختاں مصقلے لکھ پھیرو نہیں بچا جائے تلوار توں — ایہ مناہیگا کدی ناہیں ایس بیالاں دے سبہ سردار توں
نڈھے آکھسن جھگڑو دینال لوکاں اوس تہمنے جھنر یار توں — وارث شاہ سمجھاتوں بھابیاں نوں ہن مرکے نہ لکھ ہزار توں

مصلحت نمودن چوچک با براوران

چوچک بھائی پرے لا بیٹھا کتے ہیر نوں چا پرنایئے جی — آکھو رانجھے دینال ویاہ دیواں اکے جنبڑے چا منگایئے جی
ہتھیں اپنی کتے سامان کیجے جان بجھ کے لیک نہ لایئے جی — بھائیاں آکھیا چوچکا ایہ مصلحت اسیں آکھدے نال شتابیئے جی
ساڈا آکھیا جیکر من لیں اسیں کھو لکے چا سنایئے جی — وارث شاہ فقیر پریم شاہی ہیر اوستوں نچھ منگایئے جی

جواب دادن برادران

رانجھیاں نال نہ کدی ہے ساک کیتا نہیں دیتیاں اساں کڑمائیاں وو — کتھوں لدیاں گولیاں آئیاں نوں اہن بیالاں ہاں ماہیاں وو
نال کھیڑیاں دے ایہ ساک کیجے دتی مصلحت سبھناں بھائیاں وو — بھلیاں ساکاں دینال چا ساک کیجے دھروں جیہنداں آئیاں وو

عزت والے ۱۲

کھیڑا ساک چنگا کہیا من ساڈا کچھو پھیر ہنگا ڈھونڈا جایاں وو
وارث شاہ انگیاریاں بھکدیاں نیں کے وچہ بارود چا پایاں وو

ایضاً

کھیڑیاں بھیجیا اساں تے آکھ نائی کرن منتاں چا احسان کیجے
اساں جالیاں ایہ صلاح دتی کہیا اساں دا سبھ پڑواں کیجے
جنہے رب دے نام دا ذکر آوے لکھ بیٹیاں چا قربان کیجے
بھلے جٹ پوچھے اتے آن بیٹھے ایہ چھوکری ایہناں نوں دان کیجے
انہاں ملاں دا کجھ وساہ ناہیں انتے باہلا ولیاں گمان کیجے
وارث شاہ میاں نہیں کرو ہم کرنا فرعون جہیاں دا دھیان کیجے

مجلس آراستہ کردن چوچک برائے شادی ہیر

چوچک بھیر کے گنڈھ سد گھلے آون چوہدری ساریاں چکراندے
چھمے چھٹے سیال تے بادرینی ملک آنونے نی کھوکھراں گراندے
مان باگڑی گل تے ورک آئے ساؤ سنت سارنگ چوٹے وگراندے
ہوجائی جھیڑے ساہنجے بھیاندے ٹرنے سیتی جو باہڑیاں تگراندے
کہیا لاگیاں سن نوں سن ملیا تیرا ساک ہویا نال ٹھکراندے
اک آوندیاں گل ندیاں نال خوشی بھر تھوہڑدیاں نی نال تھگراندے
اک جوڑیاں جٹ اک نرڑ ہوندے ڈھو ڈھکے لکھیاں لکھراندے
سدھو بانجو کھرل سیال آئے چنگے جٹ چوتار ٹراں گراندے
سدھو ونیس ہنجرا ڈانچ جدھر منج چدھڑاں والیاں کھکراندے
ساہیال گوندلاں نو گراں اولکھا تندیلے پنج گریاں لگراندے
ہتھ دے روپیہ پلے پا شکر سوال پاونڈے چھوہراں بکراندے
دھریا ڈھول جنیاں دی وچ ویلاں چھنے لیاوندیاں ڈنیاں شکراندے
رانجھے ہیر سنبھال لکیر ہوئے دوویں دین گالیں نال اکراندے
کھیڑے سیال کر توت دے دہنی دونویں وارث جوڑ کے سانوں کلکراندے

مژدہ دادن کھیڑیاں و خوشنود شدن آنہا

ملی جا ودھائی جاں کھیڑیاں نوں لڈی مار کے چھنبراں گھت دینی
بولن راگ سوہاگ دے نال خوشی ہور ناچ نچن گتا گت دینی
بھلے کرم نے ساہنوں شرم والے بھیجے جٹ وڈے اہل پت دینی
چھالاں لان انہیاں خوشی ہو کے لا مجلساں کھنڈ دے وتدینی
اک دوجے نوں دین مبارکاں جی ہور کم جو سون کچ پت دینی
وارث شاہ دی شیرنی ونڈیا نے وڈے دیگچے دودھ دے بھتدینی

لہ پ ۲۷ س ۱۳ (ترجمہ) اے آدمیو ہم نے تم کو بنایا ایک نر اور ایک مادہ سے اور رکھیں تمہاری ذاتیں اور گوتیں تا آپ کی پہچان ہو مقرر عزت اللہ کے ہاں اس کو بڑی جسکو ادب بڑا اللہ سب جانتا ہے ۱۲ سلہ شرنے یعنی اچھی حیثیت والے دولتمند ہمتے جو دیں جٹ نرڑ دولھا اور دولھن کی مرضی کے خلاف ناطہ کرنا جس طرح دو بیلوں کو آپس میں خلاف مرضی رسی سے باندھا جاتا ہے پنجابی میں نرڑنا کہتے ہیں اور ڈھو ڈھکنا دونوں کا آپس میں پیار رہے مطلع ہوتا لکھیاں ہے اس تقدیر کا لکھا ہوا پیش آتا ۱۲ سلہ یعنی لڑکے اور لڑکی کے سسرال آپس میں گرم ہوتے ہیں ۱۲

غصہ شدن ہیر با مادر خود

ہیر ماؤں دے نال آلڑن لگی تُساں کیہ کیتا نال نوریاں دے
کدوں منگیا مُنس میں آکھ تیتھوں ویر کڈھ نے نال گھوریاں دے
جھڑے ہون بے عقل چالاؤندے نی اُنہاں پانڈیاں چھوریاں دے
چالے چغد نوں کونج لُسا کدی تو پری بدھیاں گل دھوریاں دے

ہیں ناں نہیں جاں نال کھیڑیاں دے بھانویں لے زور حضوریاں دے
ہُن کرو لاکیوں ساں کولوں ایہ کم نہ ہوندے نی چوریاں دے
پہلاں ہٹکے پچھوں پیار کرناں چُپ کرن ناہیں نال لوریاں دے
وارث شاہ میاں گنا چکھ سارا مٹے دیکھ پوراں پوریاں دے

صلاح نمودن ہیر با رانجھا

ہیر آکھیا رانجھیا قہر ہویا ایتھوں چل جے اٹھکے چلنا ایں
جدوں جھگڑے وڑی میں کھیڑیاں دے کسے ساں نوں مول نہ گھلنا ایں
اسیں عشق دے آن میدان رُجھے بُرا سورمے نوں نس ٹلنا ایں

دونویں اُٹھ کے ٹُرے او پئے کوئی اساں نے دیس ملنا ایں
ماں باپ نے جدوں ویاہ دِتی کوئی اساں انہاں دے ور نہ چلنا ایں
وارث شاہ جے عشق قزاق ڈوٹے ایہ کٹک پھر آکھ کس ٹھلنا ایں

جواب رانجھا

ہیرے عشق نہ مول سواد دیندا نال چوریاں تے دُدھ ہالیاں دے
معلوم ہویا تیرے سخن اُتوں چالے دسنی ایں منہ کالیاں دے
ٹھگی نال تیں میں چِرالیاں ایہ راہ نی رناں دیاں چالیاں دے

کُڑاں پوندیاں نٹھیاں دیس وچوں قصے مُٹھیاں نی کھونیاں گالیاں دے
سر جان قربان توں وجنی ایں پتر ڈٹھے نی کنہاں بروالیاں دے
وارث شاہ صراف سبھ جاندے نی عیب کھوٹیاں پیسیاں والیاں دے

تیاری کردن مہر چوچک

چوچک سیال نے قول وسار دِتے جدوں ہیر نوں پایا ماپیاں نے
ہُن تیری رانجھیا گل کیکوں تیں بھی رات دن ہیں چرایاں نے
اگے مور کھا پچھ توں لٹ کھڑیں توں نال کہیاں ہُن چایاں نے

کوٹریاں جھنگ سیال دیاں دھونڈیا ہو جے پاس اکھیٹے دیاں نے
اوہدے ویاہ دے ساز سامان ہوئے شہ نیں پھیریاں دیس تے نایاں نے
ہیرے قہر کیتو دل نال جایاں سبھے کھلو کھل چاگوایاں نے

چغد ایک جانور کا نام ہے جسکو اُلّو کہتے ہیں اسکو بہت منحوس سمجھا جاتا ہے ۔ کونج ایک جانور کا نام ہے ۔ پہلے زمانے کے قصے ہیں کہ
جو قومیں تباہ ہو گئیں ۔ یعنی ہیر کو اپنا سر قربان کرنے سے روکتی ہے کہ مجھے کوئی ہمنہ تری خیال کیا ہے ۔ بہادر کو میدان سے جانا برا معلوم ہوتا ہے

جیتوں انت ایہو پچھادیوناسی ایڈیاں محنتاں کالچھ کریاں نے
تینوں یاد نے ہار سنگار ہوئے اتے کھیریاں گھریں وتھاں یاں نے
اعتبار کرناں قول رن دا تے نہیں کجھ وساہ جنہاں چایاں نے
رانجھے سد کے ہیر نوں بیٹھ گوشے گلاں سچیاں چا سنایاں نے
اساں گل تیری ازیے لبھ لئی پٹ سٹیاں سبھ کمایاں نے
باہوں پکڑ کے تور دہ کڈھ دیسوں نوش تیناں جوئیں لایاں نے
اساں کہیا آس ہے بڈھے نی جتھے کھیریاں زہر کھایاں نے
ایہا صدہا ہیر تیرنال ساڈی محل چاہڑ کے پوڑیاں چایاں نے
کھاہ قسم سوگند میں گھول پیتی ڈوب سٹیاں لوڑیاں پایاں نے
سانوں ٹھگیوئی ہیرے دغا دے کے جیہاں کیتیاں سچ اساں پایاں نے
کوڑیاں بولیاں ہیر اکٹھ کر کے جیبھاں سان تے پکڑ چڑھایاں نے
تیریاں نیتاں ہور دیاں ہور ہویاں گلاں آپ سدمکایاں نے
یار یار تھیں جدا کر دور ہوئے ہیرے باپ تقدیر رکھایاں نے
وارثشاہ ویاہ دی خوشی چڑھی اکھیں اسدیاں لال ہویاں نے

جواب رانجھا با ہیر

رانجھے آکھیا موہوں کی بولنا ہیں گھٹ وٹ کے دکھ رہیو نائیں
یَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ ساہنے سیس دی لوچ ایہ تھیونائیں
صبر دلاں دے مار جہان پٹن اوچی کا ہینوں اساں کیہڑا نائیں
اساں صبر تھیں کم جو پاونائیں انبر پاٹ جو صبر سیونائیں
ہیرے صبر دی اوجے رب تینی کھیڑے ہیر سیال نہ جیونائیں
یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ انبر پاٹ ہنوں کس سیونائیں
تسیں کملیاں عشق تھیں نہیں واقف نوں لاغ تاں نہ دے پیونائیں
وارثشاہ چپ کیتیاں کم پاپے اوچا بول کے کاہ ڈھیونائیں

آمدن جلیسان نزد ہیر

رل ہیر تے آیاں فیر سبھے رانجھے یار تیرے سانوں گھلیاں ئی
جیتوں انت اوہنوں پچھا دیوناسی اوہدا کاہج کا سنوں ٹلیا ئی
بے صدق ہویوں صدق ہار یوئی تیرا صدق یقین ہن ہلیاں ئی
دغا باز نے دغا کمایکے تے جیوجان تھیں چا اٹھلیا ئی
ہیرے لبھ لئی اساں گل تیری تیرا دھرم تے نیم ہن چلیاں ئی
سوٹا کملی ونجھلی سٹ کے تے اٹھ دیس پردیس نوں چلیا ئی
اساں اتنی گل معلوم کیتی تیرا کل ایمان ہن چلیا ئی
اوہدا ویکھ کے حال احوال سارا ساڈا روندیاں نیر نہ ٹھلیا ئی
جیتوں اوستوں ہلیسی جواب دینا عشق اوسدا کاسنوں ٹلیا ئی
ہیرے تہ کیتو میموں ٹھگنے نی کدی ہر وہ نہ کسینوں چلیا ئی

لہ جیبھ کو سان چڑھانا یعنے زبان کو تیز کرنا اور خوب باتیں کرنا ۱۲ سہ جس دن پھٹ جائیگا آسمان بادل کے ساتھ ۱۲ صہ جس دن بدل جائیگی زمین ۱۲ سہ آسمان پھٹ جائے تو صبر سے سیا جاسکتا ہے ۱۲ شہ مپ ۱۵ (ترجمہ) یہ بات ملتی ہے انہی کو جو سہار رکھتے ہیں اور یہ بات ملتی ہے اس کو جس کی بڑی قسمت ہے ۱۲

جے تدھ انت ایہ گھولنا گھولنا سی کاہنوں اوس دا جیو ڈلیائی
دنرات ہیر تیرے عشق پچھے جھاں کل جہان وچ اجھلیائی
نیڑ اس بیڑ اس دے عشق کولوں ٹھلاتدیاں پیانوں چلیائی
وارث حق دیتوں جل وں حق گھتھا عرش رب دا تدوں تھرتھلیائی

جواب دادن ہیر

ہیر آکھیا اوسنوں کوڑی کرکے ٹکل وچ لوکا لیا ہاجے
آہموں ساہمنے بیٹھ کے کراں گلاں تسیں منصف ہو مکایا جے
میں آکھ تھکی اوس کملڑیوں نوں لیکے اٹھ چل وقت گھسایا جے
اجے ہے ویلا آکھے لگ جائے تسیں اوسنوں جا سمجھایا جے
میری مائوں تے باپوں کرو پردہ گل کسے نہ مول سنایا جے
جھیڑے ہون سچے سوئی چھٹ جاسن دل جھوٹھیاں نوں مہنا لایا جے
ہیر آکھنا اوس نہ کن کیتا ہس کا سنوں ڈسکنا لایا جے
وارث شاہ میاں ایہ وقت گھتھا کسے پھیر نوں تھہ نہ آیا جے

آوردن دختران رانجھا را نزد ہیر

راتیں وچ لائیکے ماہ ہٹیوں کوڑیاں ہیر دے پاس آیا ننی
لوکاں آکھیا ہیر او یاد ہوندا اسیں ویکھنے آیاں مائیا ننی
جنھاں میہیں وچ اک سال سنے نڈھی سوئی کھیڑیاں دے ہتھ آیا ننی
ایہ سہیلیاں ساک تے سیں تیرے سبھے اسیاں چھپیاں تایا ننی
اساں کہیا اس بے نڈھے نی جتھے کھیڑیاں راں وکھایا ننی
ہیر آکھیا آوندینوں بسم اللہ اج دولتاں ہیں گھر آیا ننی
سورج چڑھیگا مغربوں جویں قیامت توبہ ترک کر گل مکایا ننی
اوسیوقت جواب ہے ماں کانوں ہٹ ھاڑ دیاں دے اگے لایا ننی
تساں وہیٹیاں ہن دی نیت بدھی لیکاں جیتے بھجکے لایانی
وارث شاہ اللہ نوں سونہیوں تو سانوں چھڈکے ہو ور لایا ننی

جواب ہیر بار انجھا

نہیوں لائیکے لج بے لج ہوئی میٹھوں کینڑی ٹلی کوئی گل جائے
اک چھاہ بھرکی تیری عشق والی دوجی تتیاں نے ہیر جان تائی
جھڑی ہوئی سی سوئی ہو چکی ایہو خلق سارے سر بھس پائی
وڈے دھم دھاری سب خاک ہوئے راون ٹیک نہ رہیگی اک رائی
جدوں دھروہ سی آن اوداس ہویا تدوں رب نے اوس دی اودیائی
مانوں دے دلاسڑے بہت سارے ہیوے جھگڑ کاں دھی رنج جائے
ہوئی لکھی قضا دینال ساڈے نہیں وچ پریت دے شبہ کائی
ایس ہوئی شاہ فقیر کیتے راجے جو جبھے نگھ نگام پائی
جدوں شمس تبریز نے شرع جھنی رب دسدی کھل سی چالاہی
وارث شاہ پلا وڈیناں ہوئی سوئی منوں کھل تسیں رضا الٰہی

لے عورتوں کا لباس کر واکر ۱۲ ہے اب کس واسطے رونا شروع کیا ۱۲ ہے ہاتھ کر اس مزنوں کے حوالے کر دیں ۱۲ ہے تجھ کو چھوڑ کر دوسری طرف محبت لگائی ۱۲
ھے مجھے کوئی بات نہیں کہی جاتی ۱۲ ہے بیفائدہ کوشش کی ۱۲ شہ دھرو ھنگا نام ایک دھوکا ہے ۱۲ شہ پلا اور جگت بھی ایک ساد دھوکا نام ہے ۱۲

جواب رانجھا باہیر

ہیرے ماریا میں تیرے عشق والی مینوں مار کے پکڑ نوایائی
دکھ سکھ میں جھولڑی پالئے کیہا مٹھڑی چاٹ لگایائی
ڈٹھے باجھ نہ رجدے نین میرے گھاؤ پھیر اپھیر پہونچایائی
وارث عشق دا ماریا کملڑی نی ایتھے آ کیکے چاک سدایائی

جواب ہیر

مینوں قسم خدائیدی رانجھیا وے تدھ باجھ نہ لگدا جی میرا
سکھ نال گھڑی نہیں جالیا وے دکھ آپنے مینوں پا گھیرا
نت پئی حیران میں پھرنیاں وے کجھ ہتھ نہ آوندا مول تیرا
وارث اک تساڈڑی سِک ساڈے وجانیاں نہ چھڈدا مول کھیڑا

جواب رانجھا باہیر

ہیرے کدوں میں میں چڑیاں سپ دکھ قضیئڑے کدوں جالے
سڑ بل کے کوئلا ہوگیا اندر بربوں النبڑے آن بالے
ہُن نت بیلے وچہ جان میری شیشہ لوک دے تیو کیوے نگ کالے
وارث لاکے نہوں حیران ہویا دوجے نت اولانبڑے ہیر والے

جواب ہیر با رانجھا

ہیر آکھدی رانجھیا قہر ہویا رہی شرم دی لج نہ کاہینوں
کوہی وانگ نزات کراؤندی وے لگا گدھ کلیجڑے گھاؤ مینوں
جوگن ہو ببھوت میں لا بیٹھی بھور اہر نہ آوندی ذرا تینوں
وارث نہیں محرم کوئی حال دا وے رانجھا حال ساڈا اوساں جا کینوں

مقرر کردن روز شادی

کھیڑیاں بیاہ کڈھایا بمہناں توں بھلا ستھ مہورت وار میاں
پھیر رات نوں آن نکاح لینا کر چھڈیا ایہ اقرار میاں
رانجھا دیکھ کے ساز سامان سارا ہو بیٹھا ئی بیقرار میاں
رانجھے دُعا کیتا جمع آوندیوں تے غیب دا کٹک تے دھاڑ میاں
نانویں ساونوں رات سی ویروار ی لکھ گھلیاں ایہ نروار میاں
اوتھے کھیڑیاں سبھ سلاں کیتے ایدھر سیال بھی ہوئے تیار میاں
خط لکھیا اجو دا آن پہتا چوچک لگیا نئوں لوڑے دھار میاں
وارث شاہ سیالاں نال ہویا منھ نیر گا تا تلوار میاں

بیان خورشہائے شیریں

لگے نگدیاں تے شکر پارے تلن ڈھیر لاتنے وڈے کھیور اندے
تلے خوب جلیب تے گل بہشت لوندی لڈو کیاں پیر گو میو راندے

ئے جگر پر زخم ہوگیا ۲ کسکو حال سناؤنگی ۳ ستے نگدیاں شکرپارے گھیو نے قسم مٹھائیاں یہ کھانوں کے نام ہیں عہ یعنے ایک تو تمہاری آس جلاتی ہے اور
دوسرا نندا ر خیال بھی نہیں چھوڑتا اس سبب سے میں بہت حیران اور پریشان ہوں اور رات دن بےچین اور بیقرار رہتی ہوں ۱۲

سید اکھنڈ تے گھیو پایا ہے جیہی بھاجی لاڈلی نال جو دیورانی دے
کلا قند بکھانیاں سواد مٹھے پکوان کیتے نال نیوراندے

ہو جو جہان دی رسم آہی سبہ جمع ہوئے نال بہورانی دے
ٹکا والیاں نتھ حمیل جھانجھر بازو بند مالا نال تیوراندے

ایضاً

مٹھی ہو کھجور پراکری بی بھرے خوانچے نال سموسیاں دے
اندرسے کچوریاں بچی وڑی اتے کھنڈ دے کھرنیاں کھوسیاں دے

پیڑے نال خطائیاں گول گپے تے پیدائیاں نال بلوسیاں دے
رانجھا جوڑ کے پھرے فریاد کردا ویکھو گھسدے ساک پیڑوسیاں دے

اسیں چپ کر کے پرہاں ہو بیٹھے وس چلدے نہیں ہن روسیاں دے
وارثشاہ نصیب ہن پون جھولی کرم ڈھن ناہیں نال جھوسیاں دے

بیان پختن طعام

منڈے ماہن چاول دال دہیں کھرا ایہہ پیا پالیاں ہیانوں
سبہ چوہڑے چیڑے پچ رہے راکھے چوہڑے ساہبھ لوکاں دیاں ہیانوں

اخنی زردے تے ہو پلاؤ قلئے اشراف امیر سپاہیاں نوں
کامے چاک چوہڑے چیڑے ڈنگرانوں دی ہی کھچ جو دہی لایانوں

ڈال شوربا تے نال مٹھا منڈا ڈوماں ڈولاں کنجراں نائیاں نوں
وارثشاہ سب نعمتاں جمع ہویاں لوک کھاوندے بے پرواہیاں نوں

مقولہ شاعر

ساک ماریاندے کھولین ڈانڈے ان پچھے وہ نہ بولدے نی
نہیں چاہڑوں لال چار ہو کے مونے سپ انگوٹھی وس گھولدے نی

کدی آکھدے ناہیئے آپ میٹھے اندروں باہروں ڈولدے نی
گن ماریاندے سبھے رہن وچے ماڑے ماریں دکھ پھولدے نی

شاندار لوں کہے نہ کوئی جھوٹھا کنگال جھوٹھا کر ٹولدے نی
وارثشاہ لتاڑ دے پئے ماڑے مارے خوف دے موہوں نہ بولدے نی

اقسام برنجہا

مشکی چاول اند بھرا ان کوٹھے سوئن پتی دے جھونڑ چھڑیدے نی
باستی مسافری بیگمی من ہر چند اتے زردے دھڑیدینی

باریک سفید کشمیر چاول خورش جھڑے ہو تے پری دینی
سٹھی کر چکا سیوا کرت کنٹھل میوا پا کے تھال چہ دھریدینی

کل بنڈیار تو خوب چاول سکھداس نالے پئے چھڑیدے نی
گلاں تچیاں نال تھوڑیاں دے موتی چون لنبوہیاں جڑیدینی

اتے زیوراں کجھ شمار ناہیں رنگ رنگ دے گہنے گھڑیدے نی
وارثشاہ ایہہ زیوراں گھڑن تائیں پنڈ پنڈ سنیار پھڑیدینی

۱ زبردستی اقبال نہیں ملسکتا ۱۲ ۲ ڈھونڈ کر جھوٹا کرتے ہیں ۱۲ ۳ مسکین لتاڑے جاتے ہیں ۱۲ ۴ زیور بنانے کے واسطے گاؤں کے زرگر پکڑے جاتے ہیں ۱۲ ۵ کھسدے یعنی چھینے جاتے ہیں غریبوں بے گناہوں کے ناطے ۱۲

تعریف زیورات

کنگن نال زنجیریاں پنج منیاں ہار نال لونگ پرایو نے — تر گا نال کپور اندے جٹ سچے توڑے پاونٹے گھر مان بھایو نے

پہنچی جگنیاں نال حمیل بالا عطردان بھی نال گھڑایو نے — سوہنیاں ایلیاں نال پازیب چھبے گھنگرالڑے گھنگر والایو نے

گور کھ دھندا انگوٹھی تے چونپ کلیاں کان پھول تجن بنایو نے — وارثشاہ گہنا ٹھیک چا کے ہاسوی کھنڈرے چا پوایو نے

ایضاً

سکندری نہری بیر بلیاں پپل پتر ڑے جھمکے ساریا نے — ہس جھڑے جھڑ کنگناں نال جگنی ٹکے نال ہی چا سواریا نے

چنن ہار لوگا ہندیاں نال لو ہلاں ڈی ڈول میانڑ ے دھاریا نے — چھلے کھیلاں تے سب تیار ہوئے نال داؤنی چا سواریا نے

لاگ لاگیا مے جھڑے نقد آہے گن گٹ کے چا وچاریا نے — داج گھنگھے لونگ صندق بدھے سنوں کی نے داج رنگاریا نے

ونگاں چوڑیاں چوہے دندانیاں سن نال مچھلیاں والئے ساریا نے — بندے آرسی نال انگوٹھیاں مے جھمر چھوٹی نال نتاریا نے

جھڑے زیور سب تیار ہوئے انگ لاونے ہار سنگاریا نے — وارثشاہ میاں اصل داج رانجھا اک وہ بدرنگ کرہاریا نے

شمار پارچات جہیز ہیر

لال لنگیاں تے متاع لاچے کھن کھیس تے ریشم سلاریا نی — مانگ چونگ پٹا گلاں ڈورئیے سن بوندیاں پنجتانیاں ساریانی

چوب چھائلاں تے نالے چار سے ہے چنداں ماں دے باہنوں چھاریانی — رنگ رنگ دے داج تیار ہوئے سبھ جوڑ کے چا سواریانی

سالو بنھر ڑے چادراں بافتے دیاں نال بھوچھنا ند پھلکاریانی — وارثشاہ چنگے سرو پا خاصے پوشاکیاں ملدیاں بھاریانی

ایضاً

لال گھگرے کا ہڈوہیں نال مشرو شکلے پگا ند ینال تیسیلڑینی — بوگ بند تے انبٹری بادلاسی زری خاصے چوتار ریلڑے نی

دریائی دیاں چولیاں نال چمن کمخواب تے چنیاں پیلڑینی — چار خانے ڈورئیے ململاں سن چوب چھائیلاں منت عکسیلڑینی

الاہ تے جالیاں جھمیاں سن شیر شکر گلبدن رسیلڑینی — داج سرخ سفید تے زرد پیلے ہری اطلسی تے نال نیلڑینی

نینوں خاصہ تے کمرخاں تھاں سالوے اک گوبڑے اک تنبیلڑینی — وارثشاہ دوا و دھی ہیر رانجھا لکے تیلڑے نے مجے خیلڑینی

سلہ یٰبَنِی آدَمَ (ترجمہ) اے بنی آدم ہم نے تمہارے لئے (دیبا) لباس اتارا ہے جو تمہارے پردہ کی چیزوں کو چھپائے اور موجب زینت بھی ہو اور پرہیزگاری کا لباس یہ سب لباسوں سے بہتر ہے۔ اس کے نام ہے اقسام پارچات اسے دوسرے کا لباس ہے ان دونوں کا جز لباس تھا۔

شمار ظروف ہائے جہیز

سرپیدانیاں تھالیاں تھال چھنّے لوہ کڑچھ تے نال کڑاہیاں نے
گول گڈوے پتیلی تے طبلباز اں تے رکاب پرات پڑایاں نے
چمچے بلوے دوہنی دیگچے سن نال خوانچے طاس بادشاہیاں نے
بے حساب ہے انت سن واج رتے جگڑے پاٹ گئے دیکھ پرایاں نے
گھمیاراں نے مٹاں دے ڈھیر لائے دھکے بہت بالن نال کاہیاں نے
منسکاں ماشکی بھرن آنا ڈلے ہو بو کے سیکڑے کھو وچ پایاں نے
خلقت جوڑی ہے روٹیاں کھان والی کوئی وار نہ آؤندے نایاں نے
کوہن بکرے کرن پلاؤ قلیہ کٹھے چھالیے ہتھ قصائیاں نے
لیا جس وچ چھلدے مہر چوچک خلقت جوڑ دی ہتھ دعایاں نے
دیگاں کھچدے گھت زنجیر رسے توپاں کھچدے لشکر بادشاہیاں نے
رانجھا چھڈ کے دہیں بے فکر ہویا جا بیٹھا ئی وچ سرایاں نے
وارث شاہ میاں چا دیاہ ڈاہے ٹنگے بھرن کھسڑے منگو ماہیاں نے

آمدن مرداں بر شادی کتخدائے ہیر

ڈاراں خوباں دے سیالاں دے میل آئے حور پری بے ہوش گوندیاں نی
لکھ جٹیاں مشک پلٹیاں نی تن پدمنیاں اٹھ کے ہاندیاں نی
باراں ذات تے سٹ سنات ڈھکی رنگ رنگ دیاں سوہناں آندیاں نی
اُتے بوچھن سن نچت ونیدے وے اتے لنگیاں تیڑ چھناندیاں نی
لکھ سٹھنیاں بن تے لین گالیں واہ واہ اک سہرہ گاندیاں نی
پریزاد جٹیاں نین خونی نال ہیک مہین دے گاندیاں نی
نال آرسی مکھڑا ویکھ سندر کول عاشقاں نوں ترساندیاں نی
اک لاہ کے چادراں کڈھ چھاتی اوپرواڑیوں جھاتیاں پاندیاں نی
اک وانگ لسانیاں کڈھ لاٹو ویرا راہ دی ناٹ کھاندیاں نی
اک ناوڑی ماردیاں نچدیاں نی اک شتوڈیاں گھوڑیاں گاندیاں نی
اک گانو کے کولاں کا نگ ٹیاں اک او وچہ دوہڑے لاندیاں نی
اک اکھ دی ہو نمار میرا اک وچ مولڑا گاندیاں نی
اک عاشقاں دے گیت گاندیاں نی جنے کھنے نوں چائیں لاندیاں نی
وارث شاہ جیوں شیر گڈھ بین لکے لکھ سنگتاں نیارتی آندیاں نی

متفق شدن مرداں ہر جنس بر شادی ہیر

جویں لوگ نگاہے تے رتن تھمّن بھڑ تھوا کے تے رنگ لاندیاں نی
جھٹ پٹیاں صدقے نال چل آندیاں نی قدم چم مراد سب پاندیاں نی

لے جیسے بادشاہی لشکر توپوں کو کھینچتے ہیں ۲؎ گرے باندھی ہوئی ملک پنجاب کی لنگیں ۳؎ ایک گیت ہوتا ہے جس میں دولہا کے گھوڑے پر چڑھنے کی تعریف اور دعا ہوتی ہے

کوڑیاں جھنگ سیال لاندیاں میل بنیاں کا من انگ سوہا گویگے گاندیاں نی | جوڑے زری تے باوَلے وہیاں ایندے ویکھ کواریاں کول شرماندیاں نی

گلیاں جھنگ دیاں میل سوہایاں نے تے انداز نیاز بتاندیاں نی | مطرب دیاں ڈھول جا ٹیکے نال چادراں قدم اٹھاندیاں نی

اِک عطر امیر چنبیل لاون اِک وٹناں انگ ملاندیاں نی | خونی پٹیاں تے ول پا ٹیکے تے دنداسڑے رنگ رنگاندیاں نی

بھر تھوماں کے پھمنیاں گھتدیاں نی اِک وندیاں تے اِک چاندیاں نی | وار شاہ دا چور ما ٹکلے تے دے فاتحہ ونڈ ونڈاندیاں نی

آمدن برات

ڈھاڈی منگتے کنجریاں نقلیے سن ڈوم اتے سرود وجائیکے جی | کشمیریاں دی کھنی نال وجے جھیڑاں تریاں چھنا چھنا ٹیکے جی

پیا آن ہنکار سی گھوڑیاں دا اُڈدی دھرت دی دھوڑ دھمائیکے جی | نیلی شرتی پنچکلیاں گلّے چھپے پھمناں نال سجائیکے جی

مشکی چھپے کمیت عراقیے سن بنری چینیاں رنگ چمکائیکے جی | نقری تیلیے لکّے سند رچوہے چلن چال کنوتیاں چائیکے جی

ہک سم گرمے عود رنگ سے سن ہک ناں رنگ حلوان سوہائیکے جی | برتے ہک بگے شاہ پسند سبھی چھڑے چلدے دھرت ہلائیکے جی

ہک نیچ بہوٹیاں انگ تے دوروں آوندے رنگ جلکائیکے جی | ہک رنگ مجال عقیق سوہن پاون گجھ ہنکار سنائیکے جی

جوئے گھوڑیاں تے اسوار کھیڑے چڑھے گبھرو جنج بنائیکے جی | گاون کنجریاں خوب آواز کرکے لٹے وسدیاں ہتھ بنائیکے جی

واگاں سوہنے پاٹلاں باندیاں نی ناچ کنجریاں پیر نچائیکے جی | سپر وار کبت سن بہت پڑھدے دیندے نوک زبان سنائیکے جی

گھوڑی سہرا اِک مراسناں دی گاون ڈھولکاں نال سوہجائیکے جی | سونے روپے بلوریاں ٹھوٹھیاں لا پوست پیوندے بھنگ چھنائیکے جی

کیسر بھنڑے پگاں دے پیچ آہے گھوڑے لوہل جمیں جھنکائیکے جی | کاٹھیاں سرخ بناتیاں ہتھ تیرے دار و بیکے دھرگ جائیکے جی

پھلاں سہریاں طرح ناں ال نکلن کھے وتے نی لکھ لٹائیکے جی | وچ چوک دے جنج اتار کیتا صفاں بوریئے دین وچھائیکے جی

مجلس لا بیٹھے وچہ داڑے دے پیاون شربت صاف چھنائیکے جی | سونے رُپے تے چرم دے لا گھتے بیدے بھر تدے چمک چمکائیکے جی

نیچ وانے چکانے خوب نیچے سچے تلیدے بند پوائیکے جی | وار شاہ دے کھدے تے بہن منگٹ سوہن سہرے بنھ بنھائیکے جی

دشنام دادن دختران مردمان برات

دیکھو جھنگ سیال بہشت بنیاں کوڑیاں میل لیاں خوب سہایائی | پھلاں چھٹیاں موہنیاں گند کے تے اکو جیڈیاں ہتا پکایائی

لہ بدری قرتی پنچواں قلیان حقے کی اقسام ہیں۔ دسہ سونے کے سہرے دولہے کے باندھے جاتے ہیں۔

کائی آکھدی اماں مرودیاں وے تیری بھین ودا بیت بھنایائی
آ وے لاڈیا چیک مچیک کتنی ایتھے دماں دا اچک چکایائی
کائی وے گالیں کائی پاوے کامن آپو اپنا ڈھول وجایائی
جنج کھیڑیاں دی جدوں آن ڈھکی کوڑیاں کامناں تے زور پایائی
آ وے سیدیا نے بابلڑے وے کیوں ہیجڑا نام دھرایائی

اماں تیری وی اسیدیا کھیڑیا وے نال جا کیوں عقد بنھایائی
بھانویں بھین بھنیویں نوں وچ کھاں وے ویکھا اینوں لایائی
چوچک مہر دیاں گھریاں بلیاں نوں مڑ کھیڑیاں دا ایڑ وایائی
جنج بھندی کرن تیاریاں جی نال سونڑاں چا ولایائی
وارث شاہ میاں ہیلوں سمجھنا سی کیوں جا کے بھار اٹھایائی

آمدن برات و غمگین شدن رانجھا

جنج آوندی ویکھ کے کھیڑیاں دی رانجھا بھجے وانگ کباب ہویا
اج کون پچھے رانجھے چاک تائیں بیگم ہیر تے کھیڑا نواب ہویا
لوک آکھدے چوچک نے ظلم کیتا ہارے قول ایمان خراب ہویا
کیتا جدوں سوال سی کھیڑیاں نے رانجھے سمجھیا ساتوں جواب ہویا

خوشی ہیر دے ویاہ دی سید زینوں مست پتیاں جھ شراب ہویا
جلی موت آکھے رانجھا زندگی توں جیون یار دے باجھ عذاب ہویا
رانجھا ہیر پچھے ہیں چار داسی مشہور وچ پنجاب ہویا
وارث شاہ معلوم کریں آپے روز حشر دے جدوں حساب ہویا

آمدن برات در جھنگ

چڑھی رنگ ہوں جنج کھیڑیاں دی ڈھکی شہر سیال دے آمیاں
شطرنجیاں گھت وچھ سٹھ بیٹھے جوڑے دھا دیاں دے گھلے آمیاں

لاگی لکھ خوشاں دی آ کھلے ہتھیں دتے نے سہرے پکڑا میاں
وارث شاہ دھاہڑی کھلے گاؤندیاں کیتی کھیڑیاں نیک ادا میاں

ملاقی شدن سیالاں با کھیڑیاں

جا نجی کمراں کس کے آن کھلے تدوں تیلیاں آن شال پھیریاں
پھر اوہ ویکھ سیالاں دا خوشی ہوئے کنیں بندے تے سوہنے کس کریاں

لکھ لکھ گذار دے شکرانہ جدوں جنج درداں نیوں آن وڑی
وارث شاہ کی پچھنا ہیر تا من کے دوجی توں چنگی ہے ہیر کڑی

سلہ پ ۲۲ غ ترجمہ ہم نے دکھائی امانت آسمان کو اور زمین کو اور پہاڑوں کو پھر سب نے قبول نہ کیا کہ اس کو اٹھاویں اور اس سے ڈر گئے۔ اور اٹھالیا اس کو انسان نے یہ ہے بڑا بے ترس نادان سلہ روز اول خود فضولی کردہ وال فضولی خود جہولی کردہ ۱۲ سلہ پ ۲۲ غ ترجمہ تو کہہ جمع کرے گا ہم سب کو رب ہمارا پھر فیصلہ کریگا ہم سب کے انصاف کا اور وہی ہے فیصلہ کرنے والا ۱۲

ایضاً

نائی جا کے تھال پتاسیاں وا دھریا کھیر یانے اگے آ میاں
ملنی کوڑماں دی ہو گئی کیچیاں چلے لاڑا گھوڑیتے لیا چڑھا میاں

بج روک سوپٹے تے اک ڈنگی دھریا کھیریاں دا سروپا میاں
وارث شاہ سبا ہلدا نال چڑھیا چنگے کرن لگا کم خدا میاں

روشن شدن آتشبازی برات

آتشبازیاں چھٹیاں پھلجھڑیاں بھی پیچ چھٹے تے باغ ہوا میاں
سانون بھادروں گجیاں چھٹدیاں نی ٹنڈ چوہیاں دی کیتے تمام میاں
ہوائیں چڑھدیاں طرف اسمان ویکھی رنگ رنگ دے ہین شعاع میاں
مغل ویکھ ہو یارا نار کردے ہو ہڑاں چھٹیاں کرن سلام میاں
ہرٹ وگن تے ویلنے کھو چھوڑے لتے چکیاں پھیریاں تمام میاں
دوروں نیڑیوں پھڑدے ویکھنے نوں آئی پر تھی ہجوم میاں
لکھ آدماں دے خلق آ دھکی رہیا پیند نہ وچ سما میاں

ہاتھی موتنے چکیاں چھاڑ چھٹے تاڑ و تاڑ پٹاکیاں پا میاں
مہتابیاں ٹوٹکے چادراں سن دین چکیاں وڈے رسا میاں
تخت جواندا سی کھیریاں نے واگن باغ بہشت سہا میاں
اک لاکڑی آؤندے کھیس لیکے تسبیح ذکر دی بہت پھرا میاں
کوکباں چلن زمین کنہدی سی برج چڑھدے سن طرف چلا میاں
شیر ہر تے چھٹکے نال خوشی مغل سوٹیاں نے بھر تھوپا میاں
وارث شاہ آتشبازی چھٹ گئی ہن اگلی گل سنا میاں

کلام تمسخر نمودن مطربانی

ڈومنی کامن پائیکے تے چھند آکھے دے سٹھنیاں تے کھیڑے سیہنی
بھادوں کھیڑ بیٹھے وچہ کھیڑیاں نے چاول تھالیاں وچہ گھتدینی
لاگی دین پچھاوڑیاں لاگیاں نوں اتے ہور جو رسم سو پتدینی

ویلاں دین ان گنیاں سدھ کائی کھیڑے پٹے اتے وڈے گندینی
بُجھ کھیوے شکراں سُدھ ناہیں کھنڈ چاولاں دے اتے پیندینی
وارث شاہ میاں کھیڑے کھان کھاناں بہت جیبھ نوں چوچاٹ چھیندینی

آوردن برات اندروں و رسمہا بدعت کردن باشوہ

میل مل سیالاں نے جنج آندی گئیاں شگن سبب کرانونے نوں
منہ کھولکے چھاننی توڑیا نے ستھن سینیوں یار لنگھاونے نوں

گھت سُرم سلائیاں دین گالیں تے کھنڈ کنے نال کھڈاونے نوں
آ بیٹھ کھنڈ کنے کھیڈ ملا جفل لونگ سپاریاں پاؤنے نوں

بنھ تلیاں پھڑی وچہ بال دیوا آیاں نوشوہ دی نظر لگاونے نوں
تیرے نکے سر بالیدی ماں واری سیدیا وسنوں ہن بہاونے نوں
اک ہسدیاں کھیڈدیاں دین جیہاں بن بنیاں لاڈ لڈاونے نوں
دیس تت حساب ستاب باتوں چھڈ بیٹھیاں وہلکے لاونے نوں
سوہی نال چا کچھیا گبھرو نوں رتڑی لگیاں آن کھواونے نوں
گرد آن ہویاں وڈوالے سید دے تیاری کریاں چھجھ پچھاونے نوں

کائی آکھدی ماں مرادیا وے نکی آندیو نال بٹھاونے نوں
کائی دے گاتھ تے دے چھبی اک جھڑکدے دوئی ہساونے نوں
چھناں تھال دے وچہ چار کھیونے پکڑ زور دینال دباونے نوں
چیچی نال انگوٹھے دے کھول چھناں سٹیاں کیتیاں نیں ویاونے نوں
بھری گھڑا گھڑولی تے کڑی نہاتی آیاں پھیر لگا پڑھاونے نوں
وارثشاہ توں نکلے چھین جادو کردیاں سحر نواونے نوں

گفتگو کردن خسر اچیاں با سیدا پسر اجو

بنھ منگدیاں سالیاں ہیج چھلا دودھ کنوارڑی چیردا وے
لونگاں منجھ دیو چہ کوٹ گرے گھت گھت چھلا کوڑی چڑیدا وے
اک کوار مہدی گانہ ہتھہ والا پیریں نوشوہ لال دی توڑیدا وے
تینوں تاں ڈیکھا سانوں ہسچہ تھماں ہنچا دیکھاں سنیدی چیڑیدا وے
چیناں تلکناں تے جویں تیل تھیندا ویکھاں ڈلہ پیا کیکن چھیدا وے
کواری کوڑی نے بافتہ کتیاں جہڑا شہر تساڈڑے انیدا وے
ساڈے پنڈ دے چاک نوں دیہ ماں ہیکھا نال تیرے اینویں ویدا وے
بدھی جنج چھڈا توں اپنی وے دینا بیگدی قید توں چھڑیدا وے

دودھ دیہ توں گھوڑی چوجٹا نال وچھ کھنڈ دی پڑی دا وے
بناں بلدا اند کھوہ دے گیڑ ساتوں اڈہ گھڑکدا کاٹھی گھڑیدا وے
ییچ چھلاندی تے ٹیوا لونگاں الادسیں ریت بنی لیکوں ریدا وے
اک منیں گیہر یدا کھڑی منگے ہاتھی بانجھے وچہ چھڑی دا وے
انودہ موتی ہار بیاں دا گل انگیاں پا بیٹھے پھڑی دا وے
جہڑی ماؤں تے بھین پیو تیرا اوہدا نام اوچیرڑا سنی دا وے
سیدیا ہسکے بول توں نال ساڈے غزل ریختہ کوئی جو پڑھیدا وے
وارثشاہ ہیجا کھڑیا وانگ چھلاں جویں چھل گلاب دا گھڑیدا وے

کلام سید

انی سوہنے چھیل ملوک کوڑے میٹھوں اینہاں چھیڑنہ چھڑیدا نی
چڑھیا ساون تے باغ بہار ہوئی دیہ کھاہ مرکڑا اکھڑی دانی

رتن سوسٹھ دیو چہ بلقیس رانی ایہ ہیج چھلا اوہدی پڑیدانی
نگیں پارسا دہنی پور کڈھی ایہ لے دودھ کنوارڑی چڑیدانی

سلہ لڑکیں ایک قسم کا گیت بولکر اسکا جواب مانگتی ہیں ۱۲ ؎ اگلے زمانہ کے ایک ظالم بادشاہ کا نام ہے ۱۲ ؎ بلقیس شہر سبا کی ایک ملکہ کا نام جس کی طرف حضرت سلیمان علیہ السلام نے خط لکھا تھا اور وہ مسلمان ہو کر ان کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اسکا تخت بھی ایک ساعت میں منگوایا جس کا قصہ قرآن شریف میں ہے ۱۲

چیناں کنگنی چوگ چھپو نیاندی جھڑانت گھبرا نمے پھڑیدانی
سوہیاں ساویاں نال بہار تیری مشک آوندا لونگاندی دھڑیدانی
کس گل توں جیو شلاوندی ہیں مزہ چکھیا دام تے گریدانی
تینوں مان وڈا اساں باجھ تیماں مہید ویکھ لے دھو کل تھڑیدانی
جھب نہالے ٹیک جھر چھپل کوڑیئے جا کھوہ دا نال لے گریدانی
اساں بھال کیہہ دیہ ہس آندا اپ ٹپ جھڑا اوتے جھڑیدانی
ہر کنج کوڑے ٹریں موچے جیبا پانہ کنجی دی جھریدانی
اک منگیرا ایہہ انہوں کوٹھے پونچا سوہندا کتے نہ گھڑیدانی
اک گل بھلی میرے یاد آئی روٹ سکھیا پیر دی تھڑیدانی
کوٹھڑی وچے ستو ونگ سنجا تیرے سون توں کول لے گڑیدانی
چولی مشک دی لے توں گھر کترکا مشک سبھ سر پڑچ وچ گڑیدانی
اک جا کڈی بھین تے تیں سیے چلونال میرے جوڑ جڑیدانی

دودھ لیا ہے گھوٹیدا چو کوڑیئے ایہے پی پیے باپ لڑیدانی
کھنڈ پوٹیدا اوچھنے دیاں تینوں تکمہ لال وچ اسدے دھڑیدانی
ایتھے اک دلیل کر بیٹھ کوڑیئے ہن چار چوفیر نہ پھڑیدانی
بناں بلدا نمے کھوہ بھجاوندا اوہ کھر گدا کا ٹھڈی گھڑیدانی
ہور کون ہے جھڑی ہس سنگے اساں ہس آندا جوڑ جڑیدانی
چکھا پودا تے ہندوستان اندر ایہی حکمت پیر دی جھڑیدانی
جوڑی ہاتھیاں دی کجے وچ پائی ایہے لگائیے پیڑے پھڑیدانی
ہتھیں اپنے لبیں سمہال کوڑیئے ایہے گھڑک پلا کوڑی جڑیدانی
چال چلن مرغابیاں تن ناری بولیاں پھل گلاب دی جھڑیدانی
سرمہ سرخی تے لبیں وند سراتوں شیشہ صاف وچ آرسی جڑیدانی
اساں بھال کیہہ دیہ ہس آندا جھڑا ساریاں گول نہ سڑیدانی
وارثشاہ گھبرا کاہنوں گھتیا ہے جیکوں جند پیارا روح وڑیدانی

دربیان تشریف آوری قاضی شمس الدین برائے نکاح ہیر

قاضی سد بہالیا فرش اتے آیا اوہ جو عقد پڑھاونے نوں
مسلمانی دے پنج بنا دسے کلمہ صفت ایمان پڑھاونے نوں
چھ کلمے تے پنج نمازاں کہیاں مسئلے ہور بنا سمجھاونے نوں
غصہ کھا گئے ہیر سیال کہندی ناکر جھگڑا ای کھپاونے نوں

دو شاہدتے اک وکیل کیتا نیت خیر دے ہتھ اٹھاونے نوں
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اوکہیا شریعت بتاونے نوں
دلوں شک شائیگے کہیں بی بی تاں ایجاب قبول کراونے نوں
ہیں تاں کجھ نہ موڑساں انجھے توں وارثشاہ کی قول اپڑاونے نوں

لہ تیرا باپ تجھ سے نہ لڑیگا ۱۲ ستہ دھڑی وہ جو شادی پر عورتیں اپنی گوندھی ہوئی دلفوں پر صندل زعفران اور قرنفل کا لیپ کرتی ہیں ۱۲ ستہ سرخ میہ مراد طلاق ۱۲ ستہ یہ ایک جگہ ہے جہاں میلہ ہوتا ہے اور قماربازی بصرے زیادہ ہوتی ہے جس کی مثل مشہور ہے جھڑی مت پھری ۱۲ ستہ جو جلانے سے جلتا نہیں ۱۲ ستہ یعنے جب تک دل وجان سے عورت اور مرد ایمان نہ لاویں نکاح نہیں ہوسکتا ۱۲

کلام ہیر با قاضی صاحب

پڑھے علم جو عمل نہ کرے بھورا وچ ہاویہ دوزخ سٹنا ئیں — جہڑا حق نوں کرے ناحق میاں ایس جگ تھوں وس کی کھٹنا ئیں
وڈا کھوہ ڈونگھا وچہ نرک ہیگا رب قاضیاں نوں اوتھے سٹنا ئیں — نہ بندگی راتدن کرن ناہیں وچہ اگ بریاں دے گھٹنا ئیں
ہیں تاں وچہ ایمان دے رہاں ثابت بھلا قاضیا مدھ کی وٹنا ئیں — وارث شاہ جو قاضیاں برا کیتا وچہ دوزخ دے کھوہ وچہ سٹنا ئیں

رنجیدہ شدن بیوی ہیر

قاضی سدیا پڑھن نکاح نوں جی ہیر وہر بیٹھی نہیں بولیئے — ہیں تاں منگ رانجھیٹے دی ہو چکی ماں کفر تے غیب کیوں تولیئے
نزع وقت شیطان جے دیوے پانی بچی جان غریب دی ڈولیئے — اساں منگ درگاہ تھیں لیا رانجھا صدق سچ زبان ہی بولیئے
تکھن نظر رانجھیٹے دی اساں کیتا انجھیں ہاں کیوں چپاہ نوں ٹولیئے — اساں جان رانجھیٹے دے پیش کیتی لکھ کھیڑیاں نوں جا گھولیئے
دکھیں محکمے عشق دے اساں کیتے ساتوں ہاں کیوں افترا بولیئے — اینہی پیوتی دل وانگ میاں وارث پئی مٹو تو دے بھیاں تولیئے

کلام قاضی

قاضی محکمہ وچہ ارشاد کیتا من شرع دا حکم جے جیونا ئیں — بعد موت دے نال ایمان پیرے داخل وچہ بہشت دے تھیونا ئیں
نال فرق دے شوق دے نور قربت وچہ جنت العدن دے پیونا ئیں — وچہ شرم حیا دے ہیں ثابت اتے خوشی دنیاں وچہ جیونا ئیں
چادر نال حیا دے ستر کیجے کاہی درز حرام دی سیونا ئیں — وارث شاہ خوشی ہووی جگ سارا عمر خوشیاں نال لیونا ئیں

کلام ہیر با قاضی شمس الدین

ہیر آکھیا جیونا بھلا سوئی جہڑا ہووے بھی نال ایمان میاں — سبھو جگ فانی اکو رب باقی حکم کیتا ہی آپ رحمٰن میاں
قول توڑیا ماکوں اقرار کرکے کوکاں بیبے جاد و بہیاں — ایتھے سدا نہ رہیا مول کوئی اوڑک جاونا چھڈ جہان میاں

ف۔ مسلمانو ایمان والو حکم پر چلو اللہ کے اور اس کے رسول کے اور ضایع مت کرو اپنے عملوں کو ۱۲ (ترجمہ) وعدہ دیا اللہ نے ایمان والے مرد اور عورتوں کو بہشتی باغیچے جن کے نیچے نہریں اور مکان ستھرے رہنے کو باغوں میں اور رضامندی اللہ کی سب سے بڑی ہے یہی ہے مراد ملنی ۱۲ یعنے سب دنیا فنا ہو جاویگی مگر اللہ تعالیٰ کی ذات ہمیشہ باقی رہیگی اسلئے چاہیے کہ انسان نیک اعمال میں کوشش کرے اور خلوص نیت سے کام کرے ۱۲

کُلُّ شَیءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَهٗ حکم آیا ہے وچ قرآن میاں
میرے عشق نوں جاندا دھرتی عرش لوح قلم تے زمیں آسمان میاں
رانجھا چھڈ کے نظر نہ غیر کرساں بھاویں چلکے آوے جہان میاں
میں تاں کدی نہ چھڈساں رانجھے نوں بھاویں جاوے گی میری جان میاں
بیتاں رانجھا رانجھناں کوکساں گی جیچر جان وچ تران میاں
وارث شاہ اس زندگی کوڑ دے تے کیوں ویچیے معرفت ایمان میاں

جواب قاضی صاحب با ہیر از غم دلگیر

جوبن ویدا کجھ وساہ ناہیں ہاں متیے مشک پلٹیے نی
نبی حکم نکاح فرماؤ تاں رب فانکحوا امن دے جٹیے نی
کدی دین اسلام دے راہ ٹریئے جڑ کفر دی لیتوں پٹیے نی
جہڑے چھڈ حلال حرام تکن وچ ہاوئیے دوزخ دے سٹیے نی
کہیا من توں ساریاں بھایاناں قاضی آکھدا روپ پلٹیے نی
کھیڑا حق حلال قبول کرتوں وارث شاہ بن بیٹھیے دٹیے نی

کلام ہیر بے نظیر با قاضی مرد ریاضی

ہیر آکھدی قاضیا کریں توبہ راہ سچ بناں کوئی راہ ناہیں
قلوب المؤمنین عرش اللہ تعالیٰ قاضی عرش خدا دا ڈھاہ ناہیں
جتھے رانجھے دے عشق مقام کیتا اوتھے کھیڑیاں دی کوئی واہ ناہیں
اجھی ہی گولیر بن عشق والے اوتھے ہور کوئی چارہ لا ناہیں
جے میں جیوندی کاج ایمان سچیاں ایہا کون جو ہنت فناہ ناہیں
جیکر پھیراں میں ایمان رنجھیٹڑے توں روز حشر دے وچ پناہ ناہیں
جیہا نگر دے وچ نہ ہیر کوئی اتے لدھیرا نوں جہا بادشاہ ناہیں
وارث شاہ میاں قاضی شرع دے نوں نال اہل طریقے راہ ناہیں

کلام قاضی

کرن عالماں نال جواب ساوے ناں معقول مجہول مرتد ہیرے
ویکھیں عالماں نہ زیارت نیند نے جہڑے ہون منکر سوئی رد ہیرے
اُچا کوٹ ہے شرع محمدی دا لنگ توں سکیں ٹپ نہ حد ہیرے
آپ غفلتاں دے وچ ڈبیوں توں کھوہ گھتنگے کالبو جد ہیرے
جنہاں نص حدیث نوں ترک کیتی اوہ خاص مردود شد ہیرے
شرع نبی توں جان قربان کیتی سیس کٹیا شاہ سرمد ہیرے
شرع نبی دلوں جنہاں نہ چھیڑے روز حشر ہوسن مشکل بد ہیرے
وارث شاہ کی عمل وکھاویں توں پوسی جیڈی ضد اسد ہیرے

کلام ہیر با قاضی

حکم رب دے عمل عاشقاں دے ناؤ باناں قاضیاں ساہدیا نوے
رب کدی نہ انہاں نوں تو مچا نے جہاں نیاں دے مرادیاں نوے

جدوں جگ جہان تے سوگ ہوسے تدوں قاضیاں دے گھر شادیانوے
اوہ محروم ہووے رحمت ربدیتوں جہناں ڈھیاں چیریاں کھادیانوے
شکل مومناں دی کم موذیاں دے ایہ تاں اصل شیطان دیاں دادیانوے
جس دینے فریب تے لکھ بدہانہ ہووے سبا دینگا دیاں وے
چوری پڑھن نکاح تے زبردستی کدوں لکھیا حکم ایہ ہادیاں وے
وارث عاشقاں نوں کون قید کردا جہناں تخشیاں آزادیانوے

کلام قاضی باہیر

روز ازل لے جنہاں نے کرم چنگے من لین فرمایا رب ہاہیرے
راہ دین اسلام تے ٹرن سدھے کرن شرع دا یہتا دیہ ہیرے
فرقان وچ فاتحواں رب کہیا نازل ہویا ای شان سبب ہاہیرے
ٹر آیا ہے پیروی نبیاں دی تے چھڈ راہ شیطان کرتب ہاہیرے
من حکم فرمان تو لدائی ابولہب نے چھڈ کسب ہاہیرے
حکم ماں نے تے باپ دا پوچھ بڑیاں جن دیندا ایہ ورتب ہاہیرے
جیہڑے فقہ اصول لے راہ چلن جنت ملیگا انہاں نوں چھب ہاہیرے
ماں باپ استاد دے عاق جیہڑے شرع وچ رضا توں چوچھ غضب ہاہیرے
جیہڑے ماں تے باپ تے سہیں راضی اسے تھاں ذاکرین توں لب ہاہیرے
وارث شاہ واآکھیا من جا بن نہیں ہوونگی ابولہب ہاہیرے

کلام ہیر باقاضی صاحب

ہیر رو بیکلے اٹھ کھلوتیائی سن کھاں گل تو نال ایمان قاضی
ماں پیو یا ہیوسی قول اقرار کیتا ہیر آکھے وی ہے امان قاضی
اکو ہیر دے قول نوں پھیر پھیر ناں کدوں ہویا سی ایہ فرمان قاضی
پہلا قول ہی توڑ کے بولنا ہی ہویا کسنوں ایہ نقصان قاضی
اک ماں دے باپ اجوڑ کرے دو جا توں ہیں وچ شیطان قاضی
ایہ شور کرس آکھ سینا ہیں جھڑا کھنڈ یا وچ جہان قاضی
رانجھے یار توں کلھ نہ موڑ سائیں چھڑ ہاند پوچھے جان قاضی
وارث شاہ پناہ ہے ہور ڈھاہ مینٹی اکو تکیہ رب رحمان قاضی

کلام قاضی باہیر صاحب بے نظیر

قاضی آکھدا ہیر لاچار ہو کے جا کاں نال کے کہہ توں پن ہیرے
کراں خوف خدا ایہدا اوراں مویئے نہیں ڈگے وڈے کھان ہیرے
وڈے شرع مارا وہیر ویلیاں کراں عمر خطاب دا نیاں ہیرے
گھت گلگھاں وچ پئیں جا رشتاں تینوں لکھیسی جاؤ کراں ہیرے
کھیڑے کریں قبول تے خیر جاسیں چھڈ چاک تھیں آماں ہیرے
اکھیں پیٹ کے قت لگھما ہوئے ایہ جوبنان لال جہاں ہیرے
میرا آکھناں جے قبول کریں شابا ہوسیا جگ وچہ ناں ہیرے
وارث شاہ جن اسرار ملے جدوں وچے باپ تے ماں ہیرے

[illegible]

کلام ہیر با قاضی

ہیر آکھدی سی مہاں قاضیا وے کیوں چھیڑ نائیں شرک کفر یانوں
رلے دلاں نوں کھڑ وچھوڑ دیندے بڑی ہان ہو تہاں تھاپا نوں
راہ سجد تینوں کرکے ترک قاضی کریں کوڑ وے اڈیا سیاپیاں نوں
نت شہر دے فکر غلطان رہندے ایہہ شامت ہے بد ہانیاں نوں
رب دوزخاں نوں بھرے پا ہا ہن کمبا دوس ہے انہاں سچیاریاں نوں

درس عشق دی وقفی نہیں تینوں ملاں پا کی خبر سیاپیاں نوں
کھاون دھیاں نال یتیماں چن ابہونا رہے قاضیاں چا ریاں نوں
جھوٹھ سارا چا آیا تینوں تے جیبی لگ سارے کھاں چا ریاں نوں
جتنوں لینے اسیں گل کردے ربّ یاراں تہاں چھیاریاں نوں
وارث شاہ میاں نبی بہت اوکھی نہیں جاندیاں انہاں کاریاں نوں

کلام قاضی با ہیر

جہڑے شرع دے حکم تے رہن ثابت گھت وچ بہشت دے پائینگے
جہاں رد کیتا قول شرع تائیں اوہ دوزخاں دو بوجھ ڈا ہسینگے

جہڑے ماؤں تے باپ دا حکم من لین جنت بھی انہاں نوں جائینگے
وارث ماں من توں آکھیا استاد دا نہیں کھل الٹی تری لاہینگے

ایضاً

نزع وقت نہ کہیدے ساتھ رلنا خالی ہتھ تے جیبی جاسینگے
قبر وچ بہا کے مار گرزاں وچہ تے پاپ دے پن تار سینگے
روز حشر دے ایہہ گنہگار سبھے گھت اگ دو بوجھ نکھار سینگے

جہڑے چھڈ کے راہ حلال نوں تکن نظر حرام دی مارینگے
دنیا اتے بھی روسیاہ رہسن عاقبت نوں ملک سوار سینگے
وارث شاہ ایہ عمر دے لعل مہرے اک روز نوں عاقبت ہار سینگے

کلام ہیر با قاضی

جہڑے جاہل پڑھ تقصیر قاضی انہاں اسرار بدار کھنائیں
جہڑے ہجیانوں کرن جا چھوڑے تہاں دوزخاں دکھ چکھنائیں
الیں ضد دا کجھ سوا وناہیں ایویں خاک دا اک کمبل جھکنائیں

پڑھن علم تے عمل نہ کرن جہڑے وانگ ڈھول دے پول جو ٹھکنائیں
کھوہے ویل دیو چلو وہ لاہینگے ویڑھ پاپ دے تھوہیاں پھکنائیں
وارث شاہ ایس جگ جہان اُتوں اساں عشق دے حرف نوں رکھنائیں

کلام قاضی با ہیر

مینوں دس کس بدھ نکاح تیرا کون شاہد تے کون وکیل ہے نی
تہاں شاہداں وا نکاح ناہیں ایہ تاں شرع دی چال دلیل ہے نی

سلہ تھوڑا پڑھا ہوا قرآن شریف کی خبر کیا جانتا ہے ۱۲ ھ ترجمہ پڑھ من کیوں نہیں جیتے کی آگ کو اور گھیر لیا اسکو ایسے گناہ نے سو وہی ہیں لوگ دوزخ کے وہ اس میں رہینگے ۱۲
سلہ ان کاموں اور معاملات کو نہیں جانتی تھی ھ اگر تو ہمارا کہنا نہ مانے گی تو تیری کھل الٹی اتارینگے یعنی سخت سزا دینگے ۱۲ ھ ایندھن ہی ہو کر دوزخ کو بھرنا
سلہ خالی ڈھول کی طرح انکی آواز ہی آواز ہے ۱۲ ہ خاک پھانکنا بے عزتی اور خواری کا کام کرنا ۱۲

دئیں جھوٹھ دی خبر اگم واہیں نص فقہ دے وچہ دلیل ہے نی ۔ ایہہ تاں شرع سرپوش ہے سبھ فرقے دے مجھے نوں اں سبیل ہے نی
شرع پکڑ کے چڑھا یا چا سولی منصور جو مرد وصیل ہے نی ۔ رانجھا باجھ نکاح دے بدھیا نے کون کہے درست تشبیل ہے نی
جہڑا راہ خدا ایہہ نہ جانے لوک اوسنوں کہن بخیل ہے نی ۔ وارث شاہ کس بدھا نکاح تیرا وچہ شرع دے جھوٹھ قلیل ہے نی

کلام ہیر با قاضی

اگوں ہیر بولی میاں قاضیا وے تینوں کس استاد پڑھایا ئی ۔ تینوں شرع شریف دی خبر ناہیں سچ آکھ کیوں رب بھلایا ئی
موجب شرع دے جھلی منصور سولی شاہ شمس نے چم لہایا ئی ۔ قاضی مسلیا تینوں توں تاں ہیں جھوٹھا تینوں کھول کے آکھ سنایا ئی
سُن قاضیا پتہ نکاح دا جی اساں سچدا الست الایا ئی ۔ نیت عین حلال ہے عاشقاں دی نقطہ عین دا جنہاں اُڈایا ئی
عین شین تے قاف جنت ہیرے جنہاں ہیر ایمان لیایا ئی ۔ قالو بلیٰ دے وقت نکاح بدھا روح نبی دے آن پڑھایا ئی
قطب ہو وکیل وچہ آن بیٹھا حکم رب نے آپ کرایا ئی ۔ جبرائیل میکائیل گواہ چارے عزرائیل اسرافیل آیا ئی
اگلا توڑ کے ہور نکاح پڑھنا آکھ رب نے کدوں فرمایا ئی ۔ وارث شاہ حقیقت دی خبر ناہیں قاضی دنیا دا امام دھرایا ئی

کلام قاضی با ہیر دلگیر

جنہاں اللہ تے نبی تحقیق جاتا اوہ ذوق دنیا دا چکھنگے ۔ جنہاں ناہ منیاں پھیوں تا دینگے ہڈ گور دے وچہ کو بھجنگے
شرع نال انموں سنجو کردے بجاہ نرگ دے وچہ وہ بھجیں گے ۔ حکم نص حدیث دا من میرے اساں توں بھی کم کچھ بھجیں گے
توبہ قسم قرآن چوان تینوں تیرا ماں تے باپ ہنجیں گے ۔ وارث شاہ جہاں دے کھیت اندر تیہے وڈھنگے جیہے بیجنگے

کلام ہیر با قاضی مرد ریاضی

جہڑے عشق دی اگ دے تاتے اُنہاں خوف نہ نرگ دی آسدا ئے ۔ جنہاں اکھیں نام دا ورد کیتا اُنہاں فکر اندیشڑا کا سدا ئے
آخر صدق یقین تے کم پوسی موت چرخ ایہہ تیلا ماسدا ئے ۔ دوزخ موریاں ملن بے صدق جھوٹے جنہاں مان تکیہ آس پاسدا ئے
جھوٹھ بولنا کفر تھیں بہت مندا حکم حق فرمایا رسدا ئے ۔ وارث شاہ جہان تے رب دا قہر ہوندا اوہ تاں جھوٹھ دے وچہ اپھاسدا ئے

لہ پ ع (ترجمہ) اور جس وقت نکالی تیرے رب نے آدم کے بیٹوں سے انکی پیٹھ میں سے اور انکی اولاد اور اقرار کروایا ان سے انکی جانوں پر کیا میں نہیں ہوں رب تمہارا کہنے لگے البتہ ہم قائل ہیں کہیں کہ قیامت کے دن ہم کو اسکی خبر نہ تھی ۱۲ سے ایسے ہی کاٹینگے جیسے بوئینگے ۱۲ سے پ ع (ترجمہ) اور کلام نہیں ایماندار مرد کا اور نہ عورت کا جب ٹھہرا دے اللہ اور رسول اسکا کچھ کام کہ انکو رہے اختیار اپنے رب کے کام میں ۱۲ سے جس پر خدا کا قہر ہوتا ہے وہ جھوٹھ میں آکر پھنس جاتا ہے ۱۲

کلام قاضی با ہیر

قاضی آکھدا ہیر نوں ایہ مسئلے من لے جے تدھ نوں لوڑ ہے نی
لکھیا وچ قرآن کتاب دے جی گنہگار خدا دا چور ہے نی
جو کجھ ماں تے باپ تے آہیں کرئے اوتھے تدھ دا کجھ نہ زور ہے نی
کریں ترک حرام حلال کھائیں ایہو راہ شریعت دا تور ہے نی

منے صدق یقین ایمان والا جہڑا نہ منے سو کور ہے نی
حکم ماں تے باپ دا من لینا ایہا راہ طریقہ دا زور ہے نی
جنہاں راہ نبیاں چھوڑیاں تاں ونجنگے پیر ویکھکے جھوردا مور ہے نی
انت دھن تے پچھی رب دیسی وارث شاہ نوں کاسدی لوڑ ہے نی

کلام ہیر با قاضی

ہیر عرض کیتی تھُنبکے جی گل سُنے جے اصل دی چاہنی ہیں
قاضی ماؤں تے باپ اقرار کیتا ہیر رانجھے دے نال ویاہنی ہیں
انت رانجھے نوں ہیر پرناوی کے موردی ہیر ویاہنی ہیں

جیتیاں ہے ایمان نے چھڈ سچا مکروں لہے سا ہیول لاہنی ہیں
اساں اوسدے نال ہے قول کیتا لب گور دے تیک نباہنی ہیں
وارث شاہ نہ جاندی ہیں کملی جھڑش شہر دی گھتے نے کھاونی ہیں

کلام قاضی با ہیر

قبر وچ درگاہ دے تہانوں جے جہڑے حقدیاں نال لکاسنگے
جہڑے چھڈ کے حکم بجیم ہوئے وچ ہاویہ دوزخ دے ڈاہسنگے
سُن فقہ تے پڑھن قرآن جہڑے گناہ اوسدے دھوبی لاہسنگے
مالے دو گناہ دے ہوون سارے حق نال جہڑے رغبت چاہسنگے
تن پالکے جنہاں خود روی کیتی اگے اگدے عاقبت ڈاہسنگے

ماؤں باپ دے حکم وچ چلن نال شوق دے اوہ ویاہسنگے
جہڑے حقدیاں نال پیار دھرن اوہ بہشت جی نہانوں چاہسنگے
کرن عکس جو شرع محمدی دا اونہاں کھچیاں دوزخوں لاہسنگے
جہڑے نال تکبری کرن آکڑ وانگ عید دے بکرے ڈھاہسنگے
وارث شاہ میاں جہڑے بہت سیانے کاگ وانگ اوہ پکڑ [illegible]

کلام ہیر با قاضی

ہا ہیر پھیر بولی بیاں قاضیا وے توں سنیں نعرے میرے آہ دے وے
جنہاں صدق یقین تحقیق کیتا مقبول درگاہ اللہ دے وے
مشکل راہ ہے عشق دا قاضیا وے تکے دید بے جا نہیں راہ دے وے

جہڑے رہے نام تے محو ہوئے منظور خدا ایہدی نگاہ دے وے
جنہاں اکو دا راہ درست کیتا انہاں فکر اندیشڑے کاہ دے وے
جنہاں نام محبوب دا ورد کیتا اوہ تاں صاحب تیغ جاہ دے وے

لہ پاؤں دیکھ کر قاضی افسوس کرتا ہے ۱۲ [illegible] ۱۲ [illegible] رانجھے کی صورت [illegible] ۱۲ [illegible]
[illegible] ۱۲ [illegible] اپنے رب کے پاس
اور نہ ڈر ہے [illegible] ۱۲ [illegible] دوزخ میں [illegible] عید کے بکرے کی طرح [illegible] ۱۲ [illegible] تیز چشاں دلدار چاند کی ۱۲

ایہی دم دا پتہ کی جیونے دا ایہہ پتلے تابع ساہ دیوے
جہڑے وڈھیاں کھائیکے حق روہڑن اوہ چور اوچکڑے راہ دیوے
رب بخشدا لیسی اونہاں نیدیاں نوں جہڑے حکم تھیں بارگاہ دیوے
ایہہ قرآن مجید دے معنے فی جہڑے قول یقین وارث شاہ دیوے

کلام قاضی با ہیر

غیر شرع دے جھگڑے جھگڑنی ہیں توں بول کلمن سخن سنبھال ہیرے
اسیں پڑھاں نماز پردہ کولی لاہ کپڑے سبھ کنگال ہیرے
وچ دوزخاں پائیکے سارنگے اوتھے چھٹناں ہوگ محال ہیرے
پنجے وقت نماز گذاردی ہیں تیرے کپڑے پئے رواں ہیرے
رانجھا باجھ نکاح دے بدھیا ندے تینوں کیونکر ہوگ حلال ہیرے
وارث شاہ دا آکھیا من لئیں ہوسیں عاقبت وچ نہال ہیرے

کلام ہیر با قاضی

گنہگار کرتار نوں یاد کرئیے جیہدا نام ہے پاک اللہ قاضی
رضا حق دی عاشقاں من لئی تکی ہور نہ کتے پناہ قاضی
دس کون تانی جہڑا موڑ دیوے کیتے کم اللہ بادشاہ قاضی
عین شین تے قاف دی چڑھی رنگن جہناں رنگدا واہ واہ قاضی
دوجا مینڈے نام دا آسرا ہے جہڑا استاد خیر خواہ قاضی
اکھر لیکھ دے لکھے نہ مڑن ہرگز کیوں ہونائیں بجھ گمراہ قاضی
جوڑا لکھیا سی ہیر اندھ بابا دنیا وچ ملیا نال چاہ قاضی
سانوں آسرا رب رحیم دا اے کہندا کوک کے تے وارث شاہ قاضی

کلام قاضی با ہیر

قاضی ہیر نوں آکھدا اتیں متھیوں گل عشق دی مار نہ با جاوے
جہناں شرع رسول دی من لئی راضی تنہاں تے آپ خدا جاوے
جہناں ماں تے باپ دی ہٹ تائی عالی مرتبہ حق دا ڈھاہ جاوے
رب آپ سبھاں نوں جوڑدا ای ایہویں ہونی دے متھے لا جاوے
صم بکم بہشت دے وچ ہوئے عمی حکم درگاہ فرما جاوے
امام حسن حسین شہید ہوئے وچ کربلا جنگ مچا جاوے
حضرت عیسیٰ آسمان تے چاہڑیوسو موسیٰ نے کوہ طور اڈا جاوے
منصور سولی انا الحق بدلے عشق آپدی حد پہنچا جاوے
عزازیل سجود تھیں ہٹیوسو یونس مچھیاں دے مکھ آ جاوے
لکھیا کون مٹے روز ازل ہویو نامی فرعون ہو ور فناہ جاوے
جہناں اپنے حق نوں کنڈ دتی کالا منہ تے رنگ سیاہ جاوے
لکھی قلم تقدیر دی کون میٹے حکم رب دا کون ہٹا جاوے
حضرت آدم بہشت تھیں کڈھیوسو کیلہ حوا نوں بیر پہنا جاوے
لکھیا مٹے نہ مول پیغمبراں تھیں جہڑا اکھر کرتار نوں بھا جاوے
ابراہیم نوں چنخے تے چاہڑیوسو اسمٰعیل قربانی تے آ جاوے
آرا رکھ چرایا ذکریے نوں کیڑے صابرے تن وچ پا جاوے
قدرت نال طوفان دا حکم ہویا کشتی نوح دی نوں دھکا آ جاوے
یعقوب نوں حشر دکھایوسو یوسف آئی توں بل ڈکا جاوے

تہیں بھویں ادہ اپنیاں وستاں تھیں جیہی کرے کوئی تیہی پاجاوے
کھل لیگی شمس تبریز وانگوں ونہ نیزے برابر تے آجاوے
گھمن گھیر وہیر وچہ پوں ٹھاٹھاں بیڑا تین نہ کیہدا لاجاوے
عشق شیخ صنعان نوں ہیدیں کیتا اوہنوں ب رحیم رکھاجاوے
ہووے عدل جے نوشیرواں والا تینوں عشق دا اون چکھاجاوے
نہیں جام جمشید دی رتبے توں لوک خوف تھیں لکھ پڑاجاوے
انی ہیر کوڑے مٹے لگ میہے سر کیہیے خون نہ آجاوے
سسی پنوں نوں عشق خوار کیتا مارو تھل اندر لوچہ رُلاجاوے
سوہنی ڈب موئی جھناں وچ نیچے گھت ملبے وچ من لوڑہاجاوے
کہی جانے توں عشق دے حال نوں جنید رید دے سنگ لاجاوے
ایس عشق دا سانگ اولڑائی کائی نویں آئین ٹھہراجاوے
عشق سانگ کو سنگ نہ وچھدائی تیرے کن وچہ بانگ سناجاوے
سونے عشق دینوں تہہ یار وتا میں سندر روفے جلال بدی آجاوے
گنڈی گھت زنبور فراق والی سول سہنیوں اس توڑ تاجاوے
گنڈی یاد والی دی چھک لیسی وانگر یونیاں انگ نہ لاجاوے
ملکی ماں تیری ہیرے کیچ مری چوچک باپ تیرا غم کھاجاوے
بیٹھی جنج تیری بوہے اٹھ جاسی ٹٹ کھیڑیاں دا لکھواجاوے
لگا سٹھیوں ٹٹ سوہاگ پوسی بھناں کڑمنی دے گل لاجاوے
چوڑا نتھ بھوئیں تے سٹ کڑیاں والے مرکیاں سینہ بجھاجاوے
پگاں مشک للورتے بوندا ودی سالو انجلا سیہ وکاجاوے
لاگ کمیاں آس ایہدٹے ڈوم بھناں نگ ڈٹاجاوے

شاہ شرف نے عشق قبولیا سی وانگر گھوڑیاں وڑ دوڑاجاوے
ابوشمہ نوں عشق رنگین کیتا نال دُریاں جان کوہاجاوے
سلیمان نوں تخت توں سٹ سو اوہنوں اپنا آپ وکھاجاوے
ابراہیم ادھم فقیر ہویا پیالہ شوق دا عشق پلاجاوے
ناٹھو شاہ دی نہیں توں پتری تی جگ آکھدا گل تُرہاجاوے
جیہی گل صنوبر دنیاں ہوئی دھاراں تینوں پی عشق چنگھاجاوے
شیریں لئی فرہاد نے جت بازی سر دیکے گل ویاہ جاوے
ایس عشق مے بان نوں کھڑنی لیلاں مجنوں نوں گھت سدہاجاوے
مرزا گھت کٹھا نوں چہ سار پُو سو صاحباں سولیا ویے مختہ اجاوے
عشق براؤ لڑا ابھو ستا میں ہر دی آگ نے لیجاوے دہاجاوے
عشق پا کمند تے بند کردا انگ گھت تکمیل جھو کھاجاوے
دھند وکار اندھیر غبار تینوں خونی تیہہ ہیرے ستاں کھاجاوے
ایہہ عشق لوکار دوکان ہیرے کھلاں چھوک کے تاودہاجاوے
مرے وانگ کلیجڑا اس جاسی سر اہرن وداں کُٹاجاوے
تیرا ویر سلطان پٹھان واہر گل گھٹ کے پار لنگھاجاوے
اجو وچہ شہر دیکا نوں من جاسی تیرا آکھنت ہی موچھ مُناجاوے
سبھو جھنگ سیال لاندا دیس تیرا سارے ملک اتے دھیاجاوے
جوڑ اہیر لے تے ماجمیل تیرے گہناں ہو نہ کوئی ہنڈاجاوے
سوہے ساوے تے بانہوں چھلکاری تیرا رنگیا دیج پھوکاجاوے
لاگی ناک ڈھن تیریاں پایاندا جیہے چھپے دا آمر وٹھاجاوے
تیری ودا سوئی ساری سار سٹن پلنگ پیہڑیا نوں اگا جاوے

وصوتا داغ نہ لے کو اریاندا اُسّے موتی دی آب گوا جاوے — وارث شاہ وانگوں پریشان ہوسیں متے سُتیاں ہی مُٹھا جاوے

کلام ہیر با قاضی

ہیر آکھیا عشق دے راہ پوناں نہیں کم ملوانیاں قاضیاں دا — ایس عشق میدان دیاں کُٹھیاں نوں رُتبہ کربلا دیاں غازیاں دا

تُربت وچ درگاہ قبول ہووے سجدہ عاشقاں پاک نمازیاندا — راہ حقیقیاں قربان کرنی ایہہ کم نہ جھوٹھیاں پازیاں دا

کرکے قول زبان تھیں ہار جاناں کم بے ایماناں دھوکے بازیاندا — عشق سِر ہے ذات خدا اُبدا عاشق شان وکھین کارسازیاندا

رانجھا نال ایمان قبولیا ہیں قصہ ختم کردو دورازیاں دا — رانجھا چھڈ کے انگ نہ لاں کھیڑا اہو ند لگدے نوں حق تازیاندا

جدوں کدوں کرداتریں عاشقاں تے مالک رب غریب نوازیاندا — وارث شاہ حقیقتی دی لین لذت پہلاں چکھ لے لون مجازیاندا

پہلے عشق مجازی کا نمک چکھ کر

کلام قاضی با ہیر

تمام تحصیل تفسیراں ہیں جیہڑے نے اصول قرآن ہے نی — تا معقول زبان تھیں حرف بولیں جل گئتے دی فقہی دان ہیں نی

جہاں غیر دلیل تے قدم رکھے سچا نص تے ہو شیطان ہے نی — شرع نبی دی جہاں نہ سمجھ جھیڑا انج کرے نہ کوئی انسان ہے نی

ماں باپ دے سامنے بولتی ہیں کے گھتیا تینوں مسان ہے نی — وارث شاہ استاد نوں تند نی ہیں تینوں لگے کی جن طوفان ہے نی

کلام ہیر

ہے تمام تحصیل جہان اندر ابو شحمہ تے دوم شیطان ہیں وے — انہاں دوہاں وچوں توں سناں تیں قاضی کوئی جن تیں ہیں طوفان ہیں وے

تینوں نص حدیث دی خبر ناہیں جھگڑو واسطے برا جوان ہیں وے — وارث شاہ شکاراں نوں پھریں بھوندا وچ دوستاں مجرا مستان ہیں وے

ایضاً

قاضی گل سہا لکے بول مونہوں جیہا لگ جان نہ رانجھے توں مُڑاں واری — مسئلہ جانتا توں انہاں تائیں جہڑیاں سند بانٹے تیری گل واری

جیہڑا یار جان نہ کراں قبول کھیڑا ابھا وین یہ نصیحتاں لکھ واری — بے پردہ ہیاں بدیاں ویکھ میاں کر سکھ آتوں جا لکھ واری

جیہڑا مرن دا خوف نہ عاشقاں نوں جہاں نبی رضا جو سو نہاری — خالی ہتھ آیا اتے جاے خالی وارث شاہ جو عمل تھیں ہووا ری

کلام مہر چوچک با قاضی

چوچک آکھدا قاضیا نہیں ہن تھیں منیوں تعلیمیں کون ہیکیاں — جیچ کھیڑیاں دی ہوے آن بیٹھی لگی بہت بیتوں بیتاں لیکیاں

کھڑا ایہہ دا جگ جہان سارا اتے باہر دے کُل شریکیاں — وارث دیاں تینوں جو تیہہ منگسیں گل کرین گل ہیری ہن ٹھیکیاں

کلام قاضی با چوچک

قاضی آکھدا چوچکا نہیں تھیوں دِنے ماجھ نہ ہوسی کم تیرا
زبردست دا راہ بنا بڑائی کردا خوف ہے پیر فقیر جھیڑا
جھوٹھ سوتھ دا قول اقرار کرکے نہیں عقد توں چھپیا جائے جھیڑا
کرن خوف خدا دا مول ناہیں قاضی کھان حرام وہ لوُن بیرا

ایہ تاں جاندی پیچ درپیچ جڑیاں کوئی کرے ناہیں سخن جم میرا
چوری چوری سمجھاو کیل تائیں عے بازیا سیاں چا بھرے بیڑا
بناں پچھیاں پڑھے نکاح قاضی سو ہیر نمانی دا دوس کیہڑا
وارث شاہ نہ روا نماز روزہ حق داروں کرے ناحق جھیڑا

کلام ہیر با قاضی

ہیر آکھیا قاضیا دغا کیتو کی وٹنا ایس جہان توں جی
لیکے رشوتاں کریں خوشامداں توں نہیں سنگدا رب رحمان توں جی
جہا کیتوی بگ سزا تینوں پاویں بدلہ رب رحمان توں جی

بناں پچھیاں پڑھیں نکاح میرا ایہ فتویٰ نہیں قرآنتوں جی
جھوٹھی دینیکے نشان گمان جھوٹا کیوں پڑنا ئیں پاپ پا تیں جی
وارث شاہ کجھ عمل کما چنگا اوڑک جاینگا ایس جہانتوں جی

کلام قاضی با چوچک

قاضی آکھدا چوچکا جب ہوتوں سد خویش قبیلڑا لیاؤنا ئیں
ڈنگی لکڑی دیناں ڈنگ ساڈا اساں تنگ ترٹ کہ ہوونائیں
رانجھا نال تقدیر تغیر ہویا اتھے نواں فوجدار بناونائیں
جنج ترت تیار جا وداع کرنی ڈوم ڈلڑا پھیر پڑچاونائیں
رانجھا چاک جے کرے خرخشہ کوئی اُہنوں غضب بیاں جاونائیں

لے سد گواہ وکیل تائیں اساں شرع دا عقد بنھاونائیں
گھڑی ڈھل نہ لاونی پھیر اتھے اساں ترت نکاح پڑھاونائیں
فخر ہوندی نوں تخت دیوا دینا ڈولی گھت کہار بڑاونائیں
جویں مال ویراں نے نظر آوے پک ہار رونا نے اگے لاونائیں
چھوہری موڑ نہ گھلنی پھیر اتھے وارث شاہ نوں چا بھجاونائیں

کلام ہیر با قاضی

غصہ کھا کے ہیر جواب دتا تینوں رب رحیم کریم پچھے
چلے نس گواہ وکیل سبھے جویں شیر نوں دیکھ کے اوہ نٹھے

ہندی نکھ لکھے ہتھ نہ لاونی ئیں اج مین سوہاگناں پریں گھتے
وارث شاہ بیرے آن جواب چھٹے جیہے تیر کماندے تیر چھٹے

لہ پ ۲ ع (ترجمہ) اور جب اللہ نے اقرار کیا تھا کتاب والوں سے کہ اسکو بیان کرو گے لوگوں کے پاس اور نہ چھپاؤ گے پھر پھینکا انہوں نے وہ اقرار اپنی پیٹھ کے پیچھے اور
خرید کیا اسکے بدلے مول تھوڑا سو کیا بری خرید کرتے ہیں ۱۲ سے خوف نہیں کرتا خدا کے برہان یعنے قرآن سے ۱۲ سے جیسے تیر کمان سے چھوٹتے ہیں ۱۲

کلام قاضی با ہیر

مینوں دس ہیرے کہڑی گل پچھے نال چاک محبتاں لایانی
موہرے مگھت بھورا ہتھ ڈانگ پھڑکے مجھیں چاریاں ہو چرایانی
وڈا ادب استاد دا سمجھ ہیرے اگے ماپیاں من ضایانی
کہڑی آیت حدیث دیاں تینوں واچاک ہے دس صفایانی

گھر بار ناہیں کوئی کھوہ کھاڈا کتے پنڈ نہ پہیر نہ جایاں نی
پچھے چاک دا لاک سیاہ پیہ ٹکیاں لاہ ستیاں شرم حیایاں نی
حکم شرع شریف محمدی نی انہوں ہاں منع فرمایاں نی
وادتناہ دیہال توں گوہ کرکے کیوں تہ تے اڈیاں چایانی

کلام ہیرے نظیر با قاضی

پڑھے قہر خدا ایہہ اجوٹیاں تے لعنت رب دے کاذبین قاضی
قدر عشقدا عاشقاں صادقاں توں جھکھ مارے نے جاہلین قاضی
رانجھے رب دیچہ جے وتھ جاناں وچے عشق دے کوہن زین قاضی
نقش چاکدے حرف تبارک اللہ خوشخط لکھے خالقین قاضی
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھکے کیتا رد شیطان لعین قاضی
پڑھے نظر آکھاں الحمد للہ آہے باو رب العالمین قاضی
پوجاں صدق تیں ایاک نعبد و ایاک نستعین قاضی
لکھ نعمتاں انعمت علیہم اوپر انہاں جواہل صفین قاضی
جنہاں ترک کیتا اوہ گمراہ ہوئے پڑھکے ویکھ ولا الضالین قاضی
موہڑے کملی دھری مزمل دی کھونڈی انگلی تہ یسین قاضی
رانجھا دید شہید حسین مینوں کھیڑا شمر یزید لعین قاضی
آشے رنگیہہ سرد تیاں لکھ واں ہوئے عشق دلوں آفرین قاضی

موہوں بول اوڑے برنامیں وے توں دموویں مشرکین قاضی
سچ آکھنے توں عاشق نہیں مڑدے قول ان کنتم صادقین قاضی
حسن چاکدے جلوہ ذات ربی ہیر ویکھیا نال یقین قاضی
رخ یار دا صفحہ قرآن والی نور نبی ختم المرسلین قاضی
عقدے بسم اللہ الرحمن کھولے الرحیم عقیدیاں ساجدین قاضی
بخش الرحمن الرحیم اللہ روز حشر مالک یوم الدین قاضی
اھدنا الصراط المستقیم سدھے ٹرے راہ صراط الذین قاضی
من حکم غیر المغضوب علیہم ہوئی امر دی ہیر تلقین قاضی
اکوا ایہو رانجھناں ویہ دو لیے آکھاں لکھ چھین لکھ آمین قاضی
نبی پاک ہو یا چہرہ وہ مستانداد رانجھے باجہ نہ ہیں چین قاضی
متھا چاکدا خاص محراب مسجد سجدے پئی ہاں نال یقین قاضی
تکھے عشقدے موت شہید مینوں حاجت نہیں تجہیز تکفین قاضی

لہ پ (ترجمہ) اے ایمان والو آگے نہ بڑھو اللہ سے اور اس کے رسول سے اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ سنتا ہے جانتا ہے ۱۲
ـلہ اے قہر کے لایق کیوں اسقدر فساد برپا کئے ۱۲ ـتہ اے لعنت اللہ علی الکاذبین ۱۲ ـکہ سر دینے سے عزت رو جانی تو لاکھ حاصل ہوگا اور عشق سے آفرین ہوگی ۱۲

جیوندی جان جے کراں قبول کھیڑا انگھ جاں ہین پئے بین قاضی دھو کے بند بانھے رب جاندا ئے نال خیر خیر الماکرین قاضی

سولی چڑھنا تے ورا نہ فکر کرنا دھوں عشق دی مرا یہن قاضی وارث قول زبانتوں ہارنا نہیں عاشقاں مذہب ایہن قاضی

کلام قاضی صاحب بار وسا

قاضی پنڈ دے پنچ سدا سارے گھت شطر نجیاں رہا و چھا بیٹھے لئے سد گواہ وکیل سارے جیبے ہوئے نی آنکے سبھ اکٹھے

اس نکاح دا شور فساد پوسی جہا جھگڑا پوندائی وچ ستھے وارث ہیر نہ مڑ دیئے رانجھنے توں بھا ویں جا پینیں ربی لٹھے

کلام ہیر با قاضی

ہیر آکھدی دس کھاں قاضیا وے کہیا نال ساڈے مقدمہ پایا ئی ہیں تاں کدی نہ کھیڑیاں نال چلاں وں بس کرکے شور مچایا ئی

دھی اپنی نوں یاد دیہہ چہوٹی جیکر رس تیرے من آیائی وارث شاہ توں قاضیا باز آویں ہیر آکھدی رب فرمایائی

کلام قاضی با ہیر

غصہ کھائیکے قاضی جواب دتا ہوئی بہت ہی جاہ نہوڑ یئے نی قدم ویکھکے زمین تے رکھئے نی چلو ویکھکے پیر نگوڑ یئے نی

بھورے کملے چا جواب دیئے ریشم نال دوشالیاں جوڑ یئے نی بھاویں لکھ شناس بیراگ ہوئے سبد نخل پچھان بی لوڑ یئے نی

چونسی کھدر اں تھان تریسا مے پنڈ بنال نہ مول چھوڑ یئے نی اوڑک ذات صفات تے اصل ہنڈ اگدے کچراں لین کھوڑ یئے نی

زری بادلہ خوب پچھان لئے سرے صاف دے بھوتھن جوڑ یئے نی پھد شیخ مشائخ لنگوٹیاں دے وارث شاہ دیوا اگ نہ نوڑ ئے نی

کلام ہیر با قاضی

اک ہیر نے پھیر جواب دتا تینوں بدی نا رہے قاضیا وے کھائیں وڈھیاں چھوڑ یہ حرام بولیں تینوں بدی نا رہے قاضیا وے

آوے مڑیں نہ ربدیا ماریا وے ساڈ ہنال کہیا ستھا سازیا وے وارث شاہ خداتوں لیں بہ لہجیا نال ساڈے ڈھنڈے بازیا وے

کلام قاضی با چوچک

قاضی آکھدا ایہہ جے روڑ پکا ہیر جھگڑیا نال نہ ہار دیئے لیا وڈے چھو نکاح منہ نہ اسدا قصہ کوئی فساد گذار دیئے

لے جیسے حضرت منصور علیہ الرحمۃ نے محبت الٰہی میں سولی منظور کی ۱۲ سے پ غ ز ترجمہ پہلے اولاد آدم کی پہنے آنا ری بہتر پوشاک کر ڈھلکے تمہارے عیب اور رونق اور کپڑے پرہیزگاری کے سو بہتر ہیں ۱۲ سے کمینہ سے ہٹ کر باعزت ملنا چاہیے ۱۲ سے کیسا مقابلہ شروع کیا ۱۲ سے ہمارے ساتھ کیسا پیچ اور فریب کیا ۱۲ سے کیچڑ دیکھ کر پاؤں ہٹانا چاہیے ۱۲

نالے لوکاں تے ایہیاں قاضیاں نوں نالے پیندا یہ بہار نیوں مار دیئے
چھڈ مسیتاں اُڑیا نوں چوڑدی چھڈ کریاں سویاں چار دیئے
سانوں فکر فساد دا میلنے دا ایہ ہور کھلار کھلار دیئے

کالیں بند بیئے پکیاں ہویانوں انہے یار دا نام چتار دیئے
اہنوں باجھ ایچا ہے بنہ ٹور دا یہ تان ہڑی کیتے کار دیئے
وارث شاہ مداکی ئیں ہیر جیہی عشق وچ میں انگھیوں نار دیئے

جواب ہیر

ہیر آکھیا قاضیا پاز یا دے دھکو دھکی نہ پڑھیں نکاح میرا
روح چاکدے نوں جیہی ماریا ہیں جانے رب رسول گواہ میرا

پہلے روز ہیں عشق دے لڑ لگی ربا بخشیا کل گناہ میرا
میری گلدی نہیں پریت تینوں شاہد حال دا ئے وارث شاہ میرا

نکاح خواندن قاضی ہیر با سیدا بنا راضی ہیر

قاضی بنھ نکاح تے گھت ڈولی نال کھیڑیاں دے ترتی ٹور میاں
تمک ہیں اتے نال اوہ گھوڑے گہنا کپڑا اُٹھ گراں ڈھور میاں
اوہ تاں ہیر نوں لیکے وگ ٹرے نال ہال پکڑے نہ زور میاں
شاہ رکن عالم سنت دار ہویا ہو لا تھکے سبھے زور میاں
کھیڑے ہیر نوں لکھکے رواں ہوئے جویں بالنوں لے وگے چور میاں

تیور ہیورانسال جڑ کے گھنے دم دولتاں نعمتاں ہور میاں
زوراوری حرامیاں ظالماں نے ہیر بنھ ٹوری اگے ڈھور میاں
ہیر کھیڑیاں نال نہ ٹرے مولے پیا پنڈ دے بوچ ہا یہ شور میاں
ہیر وندری دھندڑی چڑھی ڈولی ٹری ہیر فقیر نوں سو میاں
وارث شاہ میاں حق رانجھنے دا کھیڑے لیگئے زور ہو زور میاں

زار نالیدن و فریاد کردن ہیر بوقت سواری ہودج

ڈولی چڑھدیاں ماریاں ہیر چیکاں بیج گھماں رانجھیا یار لوے
رہی سُد نہ کچھ سہیلیاں دی ٹر دے وار نہ گلیں ملایا نوے
نال وچھے جویں قلبوت ٹریا میرے باپ تقدیر لکھایا نوے
اج دولتاں تیریاں لے لیاں کے کھیڑیاں دشمناں ہایا نوے
تینوں اج سیالیاں دیتے بازاں کُنکلے دیتیاں سبھ چرایا نوے

بنہاں جل چھُری کی چھُری گھتی انہاں قاضیاں وقصبائیا نوے
رکھیں اج اجو کڑی تے بابل کا دن ماسیاں سیچھیاں تایا نوے
انہاں گلیاں لائیاں سکیاں نے نال ڈھکیاں ویڑی یایا نوے
ہویا تخت ہزارے تے جھنگ سیال ملن نگھو روچ وڈھایا نوے
میرے باجھ لیسی کون خبر تیری رُلسیں وچ اُجاڑیاں کھایا نوے

له خنزیر کی گردن سے گھی نکالتی ہے ۱۲ سله الٹی چھری سے ذبح کیا ۱۲ سه گائیں ذبح کرنے والے ظالموں نے مجھکو بیرحمی سے ذبح کر ڈالا ۱۲

ایہہ سہیلیاں ہی سوہاگ دیاں سن سرزنیاں ہی ہون ورایا نوے
چاندا پیش نہ جاندا ہانسناں کرکی کوک دیتیاں لکھ دوہایا نوے
لیاں اُنہیاں لہبی سی جھٹ جہڑا سارا یمن دی نیہاں رنایا نوے
تیرے نام توں رنجھیا لکھ واری بندی ہیر میں گھول گھمایا نوے
چھل الڈیاں سوہا ونڈیاں ٹی پچھیں کلی کرنا یاں نوے
بندی ہیر کملی مہربان رنجھا تراں مدھ نوں سائیاں سایا نوے
میرے بھاوے پیر فقیر سوگئے گیاں رنجھیا اک خدایا نوے
واناں لیاں میلے جیونہ یا نمے حرصاں سایاں لوں گوایا نوے
ڈاہڈے رب چھوڑ کے سجناں توں مین ریاں موتیاں پایا نوے
رہی چاہ کنعان دی وچ لیے رب مصر دیواں ڈھکایا نوے
ستا لا صبر بوہے انہاں کہیا نوں دیناں وچ وتاں جہاں کہایا نوے
اگے وچھ سر سجے سجھ یا ئی پچھاڑ گیاں بہت سختا یا نوے
انہاں نا نیناں واناں نوں چھپے دیے ملیناں بد نوٹھا یا نوے
ویکھ رنجھیا رسنگار میرا زلفاں کھاییاں کہتے آیا نوے
جوڑے سبز سجے سالوے وہٹیاں نیں پیرے انگ سفید لایا نوے
زور اوراں سیاہیاں دھکا دھی کے آن سل چھڈایا نوے
جی وچ مہرو اس نہی حسنا مدا گھٹاں تھر دیاں یہ وسایا نوے
تقے کھاں کارن انہاں جا نجیانے کلمے شیاں تیرو پچھایا نوے
اوتھے رب بے باجھ نہ کوئی ساتھی ماپیاں ویکھ داج وہایا نوے

کیتی جد اقضانے ڈار وچوں کونج وانگ میں ہیر اُلایا نوے
رج ویکھیا نہ تی مکھ تیرا انکھیں رجھ دنیاں سن لایا نوے
دھکا دُھو نہ کوئی تقدیر اگے واہی ہیر ہمیر تاں لایا نوے
اک گھڑی نہ سدھ توں کھڑی ساں پیاں لیاں ایہ جدا یا نوے
وگی واؤ وچھوڑیدی ڈولیاں میں تلی لگدو یا انگ جھلایا نوے
بنوں ہورا مید سی ہو ہوئی رب کیتیاں بے پرواہیا نوے
سُنی گئی نہ کوک فریاد میری گلاں پا رسول تے پایا نوے
اگے پواں گی وس بیگانیاں مے دیس اوپرے واہنڈیاں جایا نوے
جویں آپ فرقت توں کوفیانے کھڑیاں ہیاں نہہ ترایا نوے
تدوں پلکدی نہیں کھلیر سوندی جدوں قسمتاں نے اٹھایا نوے
اوہلے اکھیاں دے ہوئی محرماں توں اگے وسنیاں سیہ پیا یا نوے
موہوں رویاں بول نہ سکیاں میں چپ کرا نگی نال شرمایا نوے
یا جھوں ہکیاں واونیاں منہ میرے پھیرے گھگے زردیاں آیا نوے
یا شک ناک زمین اسمان چلنے البان انہاں کیتیاں وہما یا نوے
رکھیں قدم رنجھیا سچ اُتے خاطر شہوہ دی ہون چھپایا نوے
دس اتیوں لے مدد کرن کیہڑے جہاں ہیاں آپ رضا یا نوے
منگاں کیا توں رنجھیا خیر تیری روز قیاں ہون بلایا نوے
ڈولی چا کہار اولار ٹے تڑی یر کدی چکیاں بلہیا نوے
میاں اک اکلڑی وداع کیتی کلمہ شہید نیاں ہمراہیا نوے

لے جوڑہ امی تھا اُڑا لیا ۱۱ ؎۲ تمام عمر اس کا بدلہ دینا پڑا ہے ۱۲ ؎۳ کمیاں مراد حجام موچی وغیرہ ۱۲ ؎۴ آنکھوں سے اوجھل محروموں سے ہو جاؤنگی ۱۲ ؎۵ آگے سے بیگانے نظر آتے ہیں ۱۲ ؎۶ یعنی دل شہید جنہوں نے خود راضی بتقدیر ہو کر صبر کیا وہ ہماری مدد سوقت کیب کرتے ہیں ۱۲

گلاں ولاندیاں وانہد بوچہ رہیاں ہویاں سوئی جور تنوں بھایا نوے ۔ وارثؔ شاہ ہیر تے رانجھنے سوگ ہویا خوشیاں کھیڑیاں لگیاں نابانوے

مقولہ شاعر

نہیں جن نہ باجھ رانجھیٹرے بے بجھ ہوئیگے زنید پہو پہنچا یائے نے ۔ تو رُچا ئیگے اُوٹھیاں آتاں کرکے شوہ گھاٹ تے دھنلا لایئے نے
مار جگیاں ہوکاتوں ڈھدھ مارن بھانڈے بجیکے شور گھتایئے نے ۔ لوکاں آکھیا رانجھے دی گرو منت پیر ٹبّ کے آن جگایئے نے
چشمہ پیر دی خاک دا لانگھے وانگ سیوکاں سنجی منایوئے نے ۔ پھر ٹھوہار ہونے دوالے رانجھنے دے لاول پیگدا تھڑا وجایئے نے
پچھان تے پنیاں کم آگے بھو دام نوں خوشی کرایو نے ۔ کم مہیں دے چھیڑکے نال شفقت سرٹمک چا چوایئے نے
واہ واہ چلے رات نوں رات کھیڑے دارے جائیکے دینہ چڑھایئے نے ۔ وارثؔ شاہ کھیڑے بہت خوشی ہوئے ڈولا ہیر اجاں تھہ آیوئے نے

آرام کردن برات در راہ

کھیڑے ویکھکے بہت مکان چنگا اتر گھوڑیاں توں ڈیرا لایئے نے ۔ بہت خوشی ہوکے لڈی مار دینی نال شوق دے مجرا کرایو نے
چھاویں ٹھیہہ سرایاں گھوڑیاں نے اک دوئے نوں چا پوایئے نے ۔ وارثؔ شاہ رانجھا پریشان بیٹھا انہوں نہ مول بلایئے نے

صید نمودن کھیڑیاں از روئے خوشی کتخدائی

کھیڑے پہنچ اوتھے بہت خوشی ہوئے نیت صید شکار دی دھاریئے نے ۔ الہڑ دوئے نوں ویہڑے ورشا نے ترکش تیر کمان سوار ہوئے نے
گرہ ہرنانے گھوڑے دوڑایئے نے آپو اپنا زور نتاریئے نے ۔ اک مارن بندوق نشانیاں نوں اک چلے کمان چا چاہڑیئے نے
ہرن پاڑے تے بہت شکار کیتے نالے وننڑ دوتن ماریئے نے ۔ وارثؔ شاہ کباب بھن کھاوندے نے حصہ ہیر دا ترت نتاریئے نے

ملاقی شدن ہیر رانجھا را در قحافہ

ہیر ویکھکے جا مکان خالی سہیں رانجھے نوں ترت بلا وندیئے ۔ رانجھے یار نوں وچہ بہا ڈولی نال شوق دے انگ لگا وندیئے
کھیڑے ویکھکے تے قدر واقف ہوئے ہیر یار نوں تور کھا وندیئے ۔ منکے چگنے نوں کول سدیا سی ایہا فقر اجا بنا وندیئے

سنیاں نوں سے بلاکر بیدار کیا ۱۲ سے جیجے نازمان ہوکر زور سے واپس آئی ۱۲ سے سر دار بنیے تنہا دغیرہ گھوکر ۱۲ سے موتی نیچے گیواسطے پاس بٹھایا تھا ۱۲

لائی پھلدی چھٹی جے کسے اسنوں زہر کھا مراں ایہ سناؤندے نے — وارث کھیڑیاں نے ویکھ چپ کیتی جنج کوچ دا حکم فرماؤندے نے

خاموش ہو

بازگفتگو کردن

ہیر آکھیا اکھاں رانجھیا وے گلیں لگ ملئے جاندی وار دونویں — ہن ترسدے رہنگے عمر ساری کر کے دیدناں آخری وار دونویں

جیوندے رہے تے ملاں گے نال قسمت پھیر رب میلے اکوار دونویں — ملے ہیر رانجھا وچہ ڈولڑی دے جیہی گھتکے بانہہ ولار دونویں

جیہی نال ملے وقت جدائی کرکے روح بت روئے بھباں مار دونویں — ہیر کھول بیٹھی ڈکھاں چھلیاں نوں کھڑ جاہ دلے یادگار دونویں

ہویا جدوں الست دا حکم نازل اسی ویکھنا قدے یار دونویں — روحاں قالو بلیٰ پکاریا سی کردے آپ وچ بہت پیار دونویں

آدم حوا اونہوں رہے وکھ ہوئے کرکے سال تحال قرار دونویں — ڈاہڈے نال تقدیر نکھیڑ دتا بہن رون لگے زار و زار دونویں

دکھ درد اندوہ مصیبتاں نوں کٹ جانگے وچہ سنسار دونویں — میر آبار ہیں تاں ملیں آپ پیٹوں رلکے پھیر ہو ساں چلنہار دونویں

نہیں تے روز نشور دے جل ملساں کرساں ہدا ہا کہ ہدا دونویں — دتا ہیر پیغام وداع وارث کہیں رانجھے دیاں ہیاں ہیدر دونویں

روانہ شدن برات کھیڑیاں

جنج رواں ہوکے اوتھوں اٹھ ٹری ڈولا جائکے نیڑے لیاہیو نے — اگوں لین آیاں سیاں وہٹڑیاں جے مدھ آندڑے بیبے گاؤنے

ڈولا جا بیٹھا جدوں کول بوہے گھیرے روٹیے ترت اتوایو نے — منگے نیج پیسے روک لا گیا نے تلی ہیر دی مہندی لگایو نے

اکھن لیف تولیاں سنگنے بھی منے پنڈ دے سنگے چایو نے — کڑیاں وہٹی نوں ڈولیوں کڈھ آندا تیل وچہ دہلیز ڈھلایو نے

پانی وار پیتا سس ہیر دی نے شکر رب دا موہوں الایو نے — اگے رکھ قرآن تے نیج نہراں ٹرت ہیر دا گھنڈ کھلایو نے

کڑیاں وہٹی نوں کرکے تے لیایاں دوالے ہیر دے چھبر سٹایو نے — پھیر گوت کنالیا آہ ہویا ٹرت چوری توں کٹ بنایو نے

وچہ گھت پراتے گھیو چوری اگے ہیر دے آن دھرایو نے — دے کھچڑی تے چوری دیاں ستے کیاں نندا دیور گود بہایو نے

نیج نہراں بھی ہیر دے ہتھ رکھے ترت وہٹی دا گھنڈ لہایو نے — ہٹے سس نے وہٹی نناں دونوں نالے دائی نوں کول بہایو نے

دائی لا گیا ندی کر شمل خدمت رانجھے وال ہیاں جان آیو نے — سروں لاہ ٹمک چھوڑ کھس لیا آدم بہشت تھیں جاترا ہیو نے

۱؎ اگر کسی نے اسکو تھوڑی سی دھمکی دی تو زہر کھا کر مر جاونگی ۱۲ ۲؎ اگر تو میرا یار ہے تو ایک دفعہ مجھے آکر ملنا وہاں سے نکل چلیں گے ۱۲

۳؎ ایک گیت ہے جو دلہن کے شہر داخل ہوتے وقت گاتے ہیں ۱۲ ۴؎ ساس ڈولی سے وار کر پانی پیتی ہے۔ یہ ایک رسم ہے ۱۲

۵؎ بڑے برتن میں گھی کی چوری ۱۲

ماں ہیر دے پاس گواہنڈناں نے جھٹ پٹ آن مبارکاں پائیونے
جھاٹ پُت سی بنے نوں دتی لوہا اجوڑا خوب سہایونے
رانجھا روندڑا پچھانوں رواں ہویا کوئی وس نہ چلدا لایونے
کھیڑے آکھدے پھیر نہ ملن دیہو ہیر رانجھے توں چا اُٹھایونے

دھن بھاگ تیرے داج پلنگ پیہڑا اتنے وٹنڑی کیہ صلاحیونے
گلاں پھیر دے دلدیاں پھیر جانے کیہا وسا جیت نہ پایونے
ویکھو ایہہ بھی قدرتاں رب دیاں نے بھکھا جنتوں وچ کڈھایونے
وارث شاہ قبیلڑا خوشی سارا رانجھا ہیر وگیر کرایونے

کلام ہیر با رانجھا

رے وے رانجھیا واہ میں لا تھکی میرے وس تھیں گل بے وس ہوئی
گھر کھیڑیاں دے نہیں وسنا میں ساڈو نیاں انہاں نرخس ہوئی
میں تاں وندری ہاں گھم ساری سمالدے وتیاں دے سر تے نحس ہوئی
کیہے چندرے وقت سی نیہوں لگا سبھو رس دی بات بے رس ہوئی

قاضی ماپیاں جائیاں بنھ ٹوری ہنڈی تیندڑی وتی لس ہوئی
جاں جیونگی ملانگی رب میلے حال سال تاں وتی لس ہوئی
قسمت نال ملیساں تینوں رانجھیا وے بجا سامنے حال کی کس ہوئی
وارث شاہ توں پچھلے لیکھ میرے ہونی ہیر تینڈی بے کس ہوئی

جواب رانجھا با ہیر

جو کچھ وچ رضا دے لکھ چھڈیا سو ہوں لیکھ آکھے جیڑے نی
جے تاں نیت ریل وانگ آوے اینویں سر تے ناگ نہ چھیڑے نی
جے ناہ ترے یار دیال پورے اندے مٹے نہ سہیڑے نی
اسدے نیال نہ ہرگز گل کرے غصے نال چا دلیں نکھیڑے نی

سنجاں سکھناں چاک نوں کھیانی متھے ہوئے چندرے بھیڑے نی
اک یار دے نام توں فدا ہوئے بھرا دیکھے اکھے نبیڑے نی
دغا وتو نا ہوئے جس آدمی نوں پہلے رو رہی چا کھدیڑے نی
وارث شاہ پیاس ہوئے اندر شیشے شربت دے نہیں چھیڑے نی

کلام ہیر با رانجھا

مائیں سی پی ساں بھجر دیوں چتے تینوں رانجھیا پاس بلاوندی ہیں
لاواں لیندڑی شوق دے نال تیرے مہندی گھول کے سبھ گنوندی ہیں
مائیں لال چوڑا بانہو بند ماواں دھڑی نال سندھوڑے واوندی ہیں
تیرے شوق دے نال رانجھیا وے نک نتھ سوہاگ دی پاوندی ہیں

مکھن کنڈ ملائی تے دودھ چوری تیہیں اپنی گت کھواوندی ہیں
چھلے کرے پنجا لگا پاچھنگی مہندی گھول کے انگلی لاوندی ہیں
ٹکا بندلی بھیجے نال لوہالاں انگ موڑے پایلاں پاوندی ہیں
دن عید دے رات شبرات ہوندی وارث شاہ نے جس مناوندی ہیں

ل؎ کیسے منحوس وقت یاری لگی ۱۲ ۲؎ لذت کی بات بے لذت ہوگئی ۱۲ ۳؎ مائیں عورت کی شادی کے قریب دو چار روز مقرر کرکے پیلے کپڑے پہناتی ہیں اور سہیلیاں اس کے ہمراہ رہتی ہیں اسکو مایاں پڑنا کہتے ہیں ۱۲

کلام رانجھا باہیر

کر کے قول زبان دے ہار یوں تاں شقدی لون توڑ ہیرے
پہلوں نال پیار دے ٹھگیو نی ہن کوڑ کہانی نہ جوڑ ہیرے

جھاک ویکھ کے باغ بہشت والی سانوں چلئیں کلہریں چھوڑ ہیرے
کر دیئے ساتھ تے پار اتار دیئے ماہو وچ نہ سٹیئے بوڑ ہیرے

پیڑ ویلنے وچ کماد وانگوں میرا چلئیں رسا نچوڑ ہیرے
آپ پری بنکے اُڈن ہار ہوئیں سانوں عشق دا جن چمبوڑ ہیرے

جل کے ہانیں پلنگ وچھاریا نوں ساڈے رلن نوں گندے روڑ ہیرے
پہلاں نال محبتاں گاہ لایو پچھوں کیتوئی مکھ مروڑ ہیرے

آپ چلئیں ونڈری وچ جیکے کرکے اساں دے نال انجوڑ ہیرے
ہن کیتوئی سنگ کو سنگیا ندا اول ورنے سنگئیوں توڑ ہیرے

پھڑ کے بانہہ پار اتار یوئی ہنوں لانہ چاہڑ لیو توڑ ہیرے
ہیراں وچ جہان دے لکھ ہوسن اتے رانجھیاں دی نہیں تھوڑ ہیرے

گئے فرق نہ جان گواونے توں جہاں یار دے ملن دی لوڑ ہیرے
کارن یار دے پاک دیدار پچھے عاشق ہوئے نی سراں نوں چھوڑ ہیرے

بوہے عشق دے بدھے سد کھڑے نہیں عاشقاں نوں کدی موڑ ہیرے
وارثشاہ تیرے ساڈے حشر میلے نت روحاں نتھا لباں جوڑ ہیرے

کلام ہیر با رانجھا

میاں رانجھیا عمر دے پئے جھیڑے لکھ ورد ہیر اکس وڈنا ہیں
کھیڑ بنال نہیں ہونا جو ہیر آکھے طلب تے جھاڑنا چھنڈنا ہیں

نیچ پیر تیرے ہیرے وچ ضامن جہاں نیچکے سیدا ہنیدنا ہیں
وارثشاہ فقیر دا پکڑ پلا جنے ٹھگیا نوں پھیر گنڈھنا ہیں

کلام رانجھا با ہیر

ہیر کستا نال ہوں منجھے کرے جتن جے میاں کوڑیا نوں
انت کن لپیٹ کے نستیوں توں حاصل کجھ نہیں چھپیوں ڈوریا نوں

اوڑ کے پنا آپ سمہالیوئی چھڈ جھیڑیاں لمباں چھوڑیانوں
وارثشاہ وانگر سنے خاد ما نڈے کڑیوں چھڈ جنڈیالیاں جوڑیانوں

کلام ہیر با رانجھا

تینوں جالدی گل ہیں لکھ گھلاں تُرت ہو فقیر تیں آونا ہیں
کسے جوگی تے جاکے نہیں چیلا سواہ لا کے کن پڑاونا ہیں

سبھ صفات برباد کرکے اتے ٹھابیں سیس نہ ناونا ہیں
تو ہیں جیوندیاں نہیں دیدار سانوں اساں مرت نہ جیوندیاں آونا ہیں

جلدی آ و بندی کر فی تساں تیاری کوئی بھیس ہی خیج ٹچ ٹاونا ہیں
وارثشاہ تساں نوں خبر لیعنی نہیں تاں اسانے روح گواونا ہیں

مقولہ شاعر

یار جٹ دا قول منظور نا ہیں گو زشتر دا قول رستیاں دا
جتناں ہوں کی جیت تا ہیں سوئی اصل بھرا ہے بھائیاں دا

جدوں ہین اروڑی تے عقل آوے جویں گرہا ہووے قصائیاں دا
اکبر شاہ توں ور آو جب آہے جنہاں کہاسی بیربل شاہیاندا
کسیجل نیدیاں کھڑکاں جٹ جانے پیشوا فساد دے پایاں دا
جٹ غرض دے واسطے بے پتر جائی نبے ہر قوم تے نائیاں دا
جٹی جٹ دے ساہنگ تے ہون راضی پچھے مغل تے دیس کی لایاں دا
جھگے تیرہویں دے پنڈوں ہون ماں کے نہ چھتر اوہ رہایاندا
موہلاں آکھ کرایائیاں کھوہ لیندے نہ کرن کالا پھیر نائیاں دا

سٹرل لاکے چھپڑاں بیٹھ دیندے مزہ آوندا امدوں صفائیاں دا
جٹ کرے پراہت تے پچھے کوئی مار سٹیے پت قصائیاں دا
کلاکارتے جھاکڑو جٹ وڈے کھوندے مال نی جاندیاں راہیاندا
جٹ جیدہ نہ کوئی گوار ڈٹھا جویں بانہہ نہ کوئی سپاہیاں دا
وصیاں مینہاں کرن ساغر انوں یکن ہووے مال جوایاں دا
جٹ چوہیدا کھوہنا لینے چلے وسنا لکاں سایاں دا
وارث شاہ میاں تے ہی چھوڑ جانو قول جٹ سنیا قصائیاں دا

کلام رانجھا با ہیر

رانجھے آکھیا سیال گل گئے سارے اتے ہیر بھی چھڈ ایمان چلی
دھیاں وسیچکے قول زبان ہارن تے محراب متھے آتے دھون ہلی
دچوں کھوٹیے تے باہروں صاف دسّن گلاں کرنیے جانے کرم بلی

سر جھانوں سر گیا پھیر جو چپ جا جٹ تہ وچہ آنکلے گل ہلی
یاروسیا لاندیاں دا ہرجاں ویکھیے ہو جبی ہردہ ننگوار دی مشر بلی
وارث شاہ میاں وہی سوہنی نوں گل وچ چا باوندے ہن تلی

ایضاً

پنجاں پنڈیاں پیچ توں کیتی قاضی شرع تاں مارکے چور کیتے
گل کرن ایماندی کدہ چھڈن پنج پنڈے ٹھگ تے چور کیتے
عالم اہل علم ہیں جٹ سارے جاہل مسلیاں توں چہ لاہور کیتے
تدوں فوج ایماندی نس چلی جدوں حرص تے طمع نے زور کیتے
پھیر اماس اتے ہویار اشکا ندا لکھے نبیدیاں نے آدم خور کیتے
سرسٹ کے غازیاں گھاس وٹی اچی ہوہنگ سٹے کھوتیاں نخور کیتے
زوراوری ویاہ لیگئے کھیڑے اساں وہتیرے شور کیتے

پہلے ہور تاناں قرار کرکے طمع وچہ دا ماد چا ہور کیتے
اشراف دی بات منظور ناہیں چور چوہدری اتے لنڈور کیتے
دنوں دن کجھ ہوندا ہوسویا گئے وقت زنانیاں ہور کیتے
کاں باغ دیوچہ کلول کردے کوڑا پھیلیندے اتے مور کیتے
جھونہد بہت ہوئے چلوائیاں تے کوماند نگاہیں اتے مور کیتے
وڈے شیر خدا دے وچہ گھڑیاں بل ہلیاں نے گدڑ گور کیتے
وارث شاہ جو اہل ایمان آہے تنہاں جا دیسے چھڑ گور کیتے

جواب ہیر با رانجھا

لہ گرفتار کسی دوسرے کو کرے ... ناطہ کمکر چھین لیتے ہیں اور دیانی کا جامع کو دیتے ہیں ... گرا زہو گئے یعنی بے ... قریب کھیت کو تھا سور کے بستے ہیں ۱۲

پچھوں ہیر نے اک جواب لکھیا وغے یار جہان ہے ہو رہیا
فنے دار چا چوانوں کرن پیچھے حقدار ہے انت نوں ور رہیا
سچے سخن نوں خلق چا ترک کیتا کوڑ سچڑے نال سمو رہیا
اوڑک ویکھکے دم وچ بیچیا جے رانجھا بیل شتابے دے ڈھو رہیا

کہن ہو تے ہو کماؤندی کسی لوک اس کم وچ ہو رہیا
سیالاں سید کھیت نہ آپ تار رانجھا قدی وگنوں چور رہیا
وچ مجلساں کوڑ دی فوج وہانی پھیر سچ دا اک نال ہو رہیا
وارث شاہ کی فائدہ جیوندا جو بجھ ہو ناسی سوئی ہو رہیا

کلام رانجھا

یار وگ سیال تحقیق جانوں وچہ بال ٹھگنیاں سیکھاوندے نے
قول اٹھ رزباندا سا اک کھوہ پن چاہ پوندے ہو رہے لاوندے نے
جٹ چوڑھے یار وارہ مارن ٹھنڈیاں ہو ہندے تے نیڑ لاوندے نے

ٹت وکھ سر داراندے موہ لیندے انہوں نہیں وچ اچاک بناؤندے نے
دا ہڑی تھیندی جھڑ اقصا بیاندا بیہبے وچ پیچ سیداؤندے نے
وارث شاہ ایہ جٹ نی سبھ کھوٹے وڈے ٹھگ ایہ جٹ جہاؤندے نے

مقولہ شاعر

دو گز جیبھ ہمانوں سچ کہندے سنہیاں مارتے پار لاوندے نی
جیہے اپا ہووں تیہاں عورتاں نے بیٹے بیٹیاں چور بنا لاوندی
موہوں آکھ کڑ بایاں کھوہ لیندے وکھو موت تے ریجھ لاوندی
وچ جگ دے وہ خوار ہوندے جہڑے دھیاں توں رزق کماوندے نی

ترک قول حدیث دی نت کردے چوری یاری بیاج کماوندے نی
جہڑا چوتے راہزن ہووے کوئی اہدی بڑی تعریف سناوندے نی
جہڑا پڑھے نماز حلال کھاوے انہوں نہیا مستقی لاوندے نی
وارث شاہ میاں دو وخصم دینے نال بیٹیاں وہر کماوندے نی

آمدن دختراں برائے کشادن دستیار ہیر و سید

جہڑوں گانڑے دے دن تگیچے لسی مندری کھیڈن آیا نی
ہویا سد آواز جیٹھیانوں نوں کوڑیاں ہم ہما کے آیا نی
کہناں جھل نوں نگ کچوریاں ے اک گھت پھلیلڑی آیا نی
چھٹی انو خوشبو بہار دیچی رنگو رنگ دے عشق سوایا نی
بلن وانگ مشال جو بوار گتے جیوں چراغاں بال لگایا نی

پئی دھم کہار جاں گانڑیدی پھرن خوشی دیہال سوایا نی
سوتی برگ گلاب دبل عنبہ سرہ عطر چنبیل مل آیا نی
نواں وقت وہاندا سجراسی خوشبوئیاں ور گھنڈ ایا نی
گیاں مہک چولیاں بہاریاں نی شعلہ مار دا باغ ہوایا نی
ماس حسن دی آب دو چند ہو کے گھمبیاں دھوئیاں گھنڈ چڑھایا نی

له یعنی عون الله ترجمہ دھوکا دیتے ہیں اللہ کو اور ایمان والوں کو اور نہیں دھوکا دیتے مگر اپنی جانوں کو اور نہیں سمجھتے بیچ دلوں انکے کے بیماری ہے اللہ زیادہ کرتا ہے بیماری کو واسطے انکے عذاب ہے درد دینے والا ۱۲ … قول قرار کیا ہے انہیں پھر وہ توڑتے ہیں اپنا اقرار … یہ ہے کہ اللہ بدلنے والا نہیں نعمت کا جو دی تھی ایک قوم کو جب تک وہ نہ بدلیں اپنے جیوں کی بات … ترجمہ اور نہ زور کرو اپنی بیٹیوں پر بدکاری کیواسطے اگر وہ چاہیں قید سے رہنا کہ کمانا چاہو اسباب دنیا کی زندگی کا ۱۲

کیکیجہ کراں تعریف جھٹیاندی جیوں خراویاں ڈھیاں لاہیاں نی
صوبیدار جیو وانگ لاہو ویکھی سیسے ایہ فوجداریاں پایاں نی
دوالے ہیر نوں ہرنے بیٹھیاں نی کوریاں چاپرات لے آیاں نی
ہتھوں دہٹیاں شوخ ودہیک ہوون ہیر کرے نہ ول اوایاں نی
وہی گیہر وکھولیے گانڑے نوں وانگ نکڑاں کرن لڑایاں نی
پکڑ ہیر دے ہتھ پرات پائے باہاں مرد ویا تو وانگ پلمایاں نی
کوریاں آکھیاں کھول تیں گانڑے نوں دل وٹی دے ہتھ خفایاں نی
بینوں قسم ہے ہیر دے پیر دی جی کنہاں چاودواں کھول سکایاں نی
گانا کھولیا اونہاں جھٹیاں نے جہڑیاں خورشید نال وہائیاں نی
رہی سون سہت جھٹیاندی نسی ڈوہل پرات لے آیاں نی
بھے اٹھ ٹریاں او وازار ہو کے پھیر نہ مول بہایاں نی
کجھ شوق نہ سی اونھوں نال سیسے جیو چہ کلیلیاں کھایاں نی
چلیاں اٹھ سوانیاں اکٹھیاں کرن سون سہت نہ آیاں نی

نہیں خوشی جہاندی ہو کوئی وہٹیاں گھروانسال کھڈایاں نی
سیدا لال پھیرے لگے آن بیٹھا کوریاں ڈٹڑی پاس بہایاں نی
لسی وچہ چاپاندیاں مندریوں تھماریاں نال اوایاں نی
سگوں سیدے نوں کیہہ سنجوگ ہوئی نہ آن جہبان پاس تھایاں نی
کھڑیاں آنگ ویل صنبیل سیتے چیریاں ہیر دے مُنہ زردایاں نی
مندری نال جیٹی دے ہتھ آوے دل ہیر دے نا صفایاں نی
گانے ایس بھی مول نہ کھلنا جے باہاں چھولیاں مارگوایاں نی
پون ایس بھی مول نہ کھلنا ہیں نہراں ہیر دل بہار کھنجے آیاں نی
سنیاں سخن جھٹیاں ہیر توں جی آہیو تے ہی اٹھ سدھایاں نی
سانوں اس امید برسات دیسی گھٹاں گڈیاں برسایاں نی
لگے غم اندوہ فراق ہیتے کوریاں مرد ماں کھڑیں آیاں نی
رتنی ہو سی ہو دی ہو ہونی شکر کرے جو رب رضایاں نی
وارث شاہ میاں نیناں ہیر دیاں نے وانگ لال جھنبلایاں نی

گفتگوئے قاضی با مہر چوچک

قاضی آکھیا چوچکا بھلا جیوں لتھے لج لگا ڈرے گلوں تیرے
وچہ سیال اندے جب چہنگ ہوئی اتے خوشی ہو پہروینی سبھ کھیڑے
وچہ تخت ہزارے دے سون گلاں اتے بھابیاں آکھیاں کرن جھیڑے
تیرے دکھ نے رانجھیا رنڈیاں نت چھڈی اگے گیا جتیرے
دن رات آرام نہ رانجھے نوں جیتوں درد فراق نے پائے گھیرے

گھر کھیڑیاں دے بیٹھی ہیر آئی چاپے لگا وڈے اتے جھیڑے
فوجدار تغیر ہو آن بیٹھا کوئی رانجھے دا پاس نہ پائے پھیرے
چیتی لکھکے ہیر دی عذر خواہی جویں مینوں کہے ہونیڑے
جیتوں رانجھیا اساں نوں آن ملیں سبہ کرکیا اساندے پار بیڑے
وارث شاہ میاں وچہ بھابیاں دے چھٹی ہٹ رانجھیٹے دے پھیر گھیرے

لڈ کمریاں باندھی گئی تھا بوکے پاس ... سجا دتھا اور گیا اور ... عورتوں کا شوق اور جوش سب جاتا رہا اور نا امید ہو کر ... گھروں میں چلی گئیں ... رانجھے کا ... نا رفع ہو گیا

کلام ہیر صاحبان بار رانجھا و نامہ نوشتن

ہوئی لکھی ضرور رانجھیا وے ساڈے آئے گناہ ترے چا چھیڑے
جھڑے پچھلا انت توں ہیں اکھا اوس چھنڈ گل رلیکے کھیڑے
کوئی نہیں وسیاہ کوارا بندا اینویں لوک نکمے کرن جھیڑے
ونے رات خوار سیں وچ جھلاں قول کوارا نامے ہوئے نال تیرے
تیر ماں نشان مینہاں رانجھیا وے لا دبن وچہ ہزار میں وت ڈیرے
اوس جوہ وچہ پھیر نہ مین پائی کھسن جان جھاں کھیڑیاں منہ پھیرے

مر آئنہ وگرے باکم تیرا الشکندا گھریں توں پا پھیرے
جس واسطے پھریں توں وچ جھلاں جھتے باگ گھیسے نیں شتہ پھیرے
توں ناں منختاں سیں زیارت کرو ادیکھ قدر ناں بدیاں کون پھیرے
کلس ریدا چاہڑ نے چار وضے جو بیٹے آنکے وڑیں وہڑے
دیگ پوساں علیدی چھنجہ سو کھاں غازی پیرے چاہڑے چا سہرے
وارث شاہ ایہ نذر سی اساں منی خواجہ خضر چراغ دے لئے پیرے

جواب نوشتن رانجھا

بھابی خرانئی رت جاں آن پہنچی بھو آمر تیتے بے حال دینی
اساں جدن کیتیں انہاں پاس جا ناں تیرے محرم ساہ بھالدینی
بھابی عاشقاں دے نال سچ ہوندا اتساں گوہرے وچ خیالدینی
نت وحدت دے دریا اندر رہندے مست شراب وصالدینی
ایس عشق پچھے لئن مرن سو سے صفاں دے وچ کھو نا گالدینی

سیوں بلبلاں بوٹیاں کھپا تھوں پھیر پھل لگن نال ڈالدینی
بھابی عشق توں تھکے اوہ جاندے پتر ہون جے کسے کنگال دینی
ابراہیم ادہم تے حسن بصری پھیر ہوئے نہ مالک مال دے نی
سچیاں عاشقاں نوں کچھ خوف ناہیں آتش وچہ سر ینوں بالدینی
مارے بولیاں دے گھریں نہیں وڑدے وارث شاہ ہوئی پھرن بالدینی

مقولہ شاعر

موجود ہر جا ایت جاگل لا یا ایہ سیکھنے ذو الجلال دینی
لوکاں کول پیغام جا گھلدینی ایہ گل کویں گردوں ٹالدینی
گئی عمر تے وقت پھر نہیں مڑدے گئے کرم تے بھاگ نہ آوندینی
گئی گل زبان تھیں نہیں مڑدی گئے روح قلبوت نہ آوندینی

جہاں سو لیا نت لئے جا چھوٹے منصور ہوئی ساتھ نہ بال دینی
وارث شاہ جو گئے سو نہیں مڑدے لوکاں ساتوں آونا ں بھالدینی
گئی لہر سمند سعل تیر چھٹا گئے مڑے تے سمے نہ آوندینی
گئی جان جہان تھیں چھڈ جسہ گئی ہور سیانے فرماوندے نی

لہ وہی ہوا جو تقدیر میں تھا ۱۲ ۲ سہیلی سونے کا کلس خانقاہ پر چڑھاویں ۱۲ ۳ جنگل میں پھر پانی نہ پیا ۱۲ ۴ بات زبان سے نکلی ہوئی پھر واپس نہیں آتی ۱۲

مُڑ تیتے پھیرے آوندے نے رانجھے یار ہوری مُڑ آوندی نی
رانجھے یار ہوراں ایہا تھاں چھوڑی کتے جا کے کن پڑاوندی نی
بھابی وس ناہیں ہُن کجھ میرے لوک تسانوں نہیں سمجھاوندی نی
دیکھ جٹ ہُن فند چلاوندی نی ہُن چلیے گھوں ہو آوندی نی

اگے وا ہیوں چا گوا بونے ہُن عشق تھیں چا گواوندے نی
اگے اپنی جند گواوندی اے ہیر جٹی ہتھ لیاوندے نی
ایہ جٹ دی ذات ہے وڈی کھچر کوئی جوگ دا سانگ بناوندی نی
وارث شاہ میاں ساہنوں کون سیّے بھابی بھابیاں تیر چلاوندی نی

خط رانجھا طرف نبھا

خط لکھ کے رانجھے چا ہتھ دتا موہوں بولیا بہت سلام کرنا
یارو رزق جہاں ہووس اوس نگریا چار آکھیو نہ چلدا موڑ دھرنا
سُن بھابیاں خط خاموش ہویاں کہیا بھابیاں اوس نوں اُٹھ ترنا

دانے پانی دے وس ہیں وس میرے جو کچھ لیکھ لکھیا سوئی پیا بھرنا
بھابی وس توں آہیں ہویس میرے ساتوں پیا ہے عشق دریا ترنا
رب میلسی تدوں وہ آن مُلسی وارث شاہ ہوراں ہُن صبر کرنا

صلاح کردن خسراچیان ہیر

مصلحت ہیر دیاں ساہوریاں اکیتی مُڑ پیکڑے ایہ نہ گھلنی جے
ماں باپ دے کہے نا ایہ لگی ساہورے نو جا دے لانے ولنی جے
آخر رنڈی ذات ہیو کا ہوندی جا پیکڑے کھیریں ایہ ملنی جے

مت چاک مُڑ چھڑے وچ سیالاں ایہ گل کوسا کدی ہلنی جے
کدوں ساہوریاں دے حکم وچ چلی ایہ تاں ٹُرھ دی بل ولنی جے
وارث شاہ دنیاں نہ ملن دیئی ایہ گل نہ کہے اتھلنی جے

گرفتار شدن ہیر بخانہ خسراچیان

ہیر ساہورے گھر وچ قید ہوئی سوندی بہندی طعام نہ کھاوندی ہے
کسے نال نہ ہسکے بولیندی منہ کجّے پئی شرماندڑی اے
دُکھی پکیاں ساہوریاں کھوہ گھتی ڈوالوطان لہندی غوطے کھاندڑی ہے
بہہ لاوندی چوریاں ہیریاں نوں گہنا کپڑا انگ نہ لاندڑی ہے
صورت رانجھے دی اکھیاں وچ رکھے سر سیندھیے حسن بناندڑی ہے

دنوں دن اوہ سکدی جاندڑی ہے باجھ درد نہ سول مراندڑی ہے
سانگ وچ کلیجے دے رڑکدے سینے وچ کٹاریاں کھاندڑی ہے
دنوں وچ دلیلاں دے گذر دے جاے روندیاں رات وہاندڑی ہے
دم دم رانجھا رانجھا کوکدی ہے بیٹھی رات دن رو بجاندڑی ہے
ہیری وارثا قول ہو یاد کیتا اکے پلک نہ دلوں بھلاندڑی ہے

لہ یہ تو اپنی جان ضائع کریگی یا ہیر کو باندھ لاویگی ۱۲

وُرودی کس تناں تے دو تباں توں چپا کتیری تُت لنگھاندڑیئے
کدی رانجھا ویکھ مُڑ س ینوں تیری گل خریدڑی باندڑیئے
کدی کسیدے کول نہ ڈھکہ بہندی ہے نت نویکلی واندڑیئے

جدوں رانجھے واہیر نے نام سُنیاں لکھ سید ا شکر منا ندڑیئے
جدوں ملے سیلی آ کے چین مینوں وری ہو جاوے میری جان ہڑیئے
وارث شاہ محبوب آ دیدار دیویں نہیں تاں آتنیں ضائع جاندڑیئے

دیگر

وچہ لکھیں دے عشق دی جنگ پوری محرم ارہوئے کوئی گل گُجھے
سہتی مہیکلے پچھدی ہیر تائیں کہو بھابے تدھ توں سہرو گے
بن ہو گیا بیک کے گرنگ تیرا ہڑیاں ہے لنگر وٹے مڈوٹے
ویدن اپنے جیوڑے دس مینوں کہڑے دکھ کھاندے تینوں منہ اڈے
سہوں بھلکے گل کرنی میں توں چپ کیتیں وانگ سبھا چڑے
تیرے طور وچوں بو وسدے چھوٹی عمر تے دکھڑے پے وڈے
کامن کسیدے پے نی زور تینوں دھاگے ریشمی اکے تعویذ گڈے

ڈھونڈے راہ پیاریاں وچہ وچھڑ جہاں مال تے ملک محل چھڈے
دنوں دن توں سکدی جاونی ایں دسیں جاوڑے پیلے رنگ تیرے
جمی سکئیے ہو تھاں تیرا نتے لہو گھٹدے پنیدے جان چھڈے
آہیں مارنی ہیں لیے ساہ لیکے کوئی چھڈ رہوں روگ پیا ہڈے
اڈے بھابے گل نہ آکھ سکاں بھاویں تھر تھر میں کسے پھیل ہڈے
کوئی جانہ وہیا نوانگ تینوں رہیں کھتری ٹری وانگ تڑفے
وارث شاہ طبیب نوں مرض دسیں تیرے درد نی ودے سب وڈھے

کلام ہیر با سہتی

بھیت اوّلوں آخروں سب قصہ سارا کھول کے ہیر سنایا ئی
تیرے وانگ پیارئے بھابیئے نی عشق دا میرے دل آیا ئی
کسے ہتھ سنیہڑا گھل اسنوں اوہ بھی عشق نے ہو گ ستایا ئی
جھب دیگا آن دیدار تینوں خاطر جمع کر اساں الایا ئی

سہتی سندیاں ہیر توں سب گلاں ہولی بیٹھ کے کول سمجھایا ئی
میں بھی نال مراد بلوچ دے نی تیرے وانگ پریم رچایا ئی
خط لکھ کے بھیج منگا اسنوں اوہ وی آوسی جے اوس بھایا ئی
وارث شاہ نہیں لائیدی لاج رکھیں عمل کریں جو رب فرمایا ئی

رفتن سید ابر چارپائی ہیر

اک رات سید بہت خوشی سیتی پلنگ ہیر دے تے جا پیر دھردا
ہیر یاد کیتا پیر اپنے نوں حاضر ہوئے کے پچھنا پیر کردا

ہیر آکھدی لیے نماز پڑھنی سید اکڑ کے تے زیر وزبر کردا
ہیر کہے امان میں رانجھنے پیر سید مینوں پکڑ تطہیر کردا

؎ پشت کی ہڈیاں ۱۲ ؎ برا چلنا خوش خلقی ۱۲ ؎ شاید کسی خوبصورت مرد جوان پر عاشق ہے ۱۲ ؎ درد اور ویلڑا دبلا اور سوکھی ۱۲ ؎ اگر اس کی خوشی ہوگی تو خرم ہوگا ۱۲

ہٹ پیر آہے سبھ چوہکر کے پیر نہ مشکاں جا اسیر کردا
وارث شاہ بیدا ہتھ جوڑ لئے میں تاں ٹلگیا بخش پیر مردا

غسل کردن ہیر

فجر ہوئی تے اٹھ کے ہیر جٹی بیٹھ لگنے وچ شنان کیتا
اونہدی پا گیکے غم دے وچہ بیٹھی رانجھے یار دے بول دھیان کیتا

میں تاں تیری امان ہاں رانجھیا وے دلوچہ اقرار ایمان کیتا
پیر پنجاں جہ نہ آئے نیں جوڑاں شاہد حال دا رب رحمان کیتا

کتے رانجھنا نظر نہ آوندا اے ایہو وقت ہی جی غلطان کیتا
او بھا ساہ لیکے صم بکم ہوئی پنڈا اوسکے تے سنسان کیتا

ڈبی وچہ دلیل دے کھا غوطہ ہیر جا پتال ڈونگھان کیتا
صورت پیر دے دلوچہ تصویر ہو کے رجوع رب دے بطرف دھیان کیتا

جا تاں اک خدا برحق جٹی دوئی دور جو رو شیطان کیتا
ہویاں سبھ کدورتاں دور وچوں دل ہیر دا نور نوران کیتا

پنجے پیر ہوئے آن ترت حاضر جدوں رب نے حکم فرمان کیتا
وکھن پیر سبھ دلوچہ ہیر دے بیٹھی رکھ ٹھوڈی تے ہتھ حیران کیتا

آکھن اٹھ بچی خبردار ہو جا کھڑے دکھ تینوں پریشان کیتا
دلوں آہ وڑی تے منجوں ٹلے ہیاں چپ ہو کے منہ جھان کیتا

آکھے جب جھڑا فراق گھیا سی او ہے عشق بینوں خفقان کیتا
عشق چالکے جی اجاڑ دیتا میں تاں اپنا آپ ویران کیتا

اوکھے وقت اندر پیر دھیر کردے رب فتنا تائیں نگہبان کیتا
دین پیار دلاسڑا ہیر تائیں پنج پیراں نوں جا مہربان کیتا

آیا جوش تے کشف دا زور کر کے پیراں چاک سگوں جا حاضر آن کیتا
کر جھولی تے لیں مراد بچی پیراں جذبیاں نال فرمان کیتا

جھولی ہیر دی رانجھنا پا پیراں پیراں وتڑا نام نشان کیتا
ہویا فیض جو ہدیاں رحمتاں دا رب کرم دا مینہ روان کیتا

آکھن ظاہر بھی ملیگا جیب تینوں ظاہر باطنی حکم رحمان کیتا
غوث قطب تے پیر اولیا اللہ رب فقر سندا اچا شان کیتا

پنجاں پیراں اگے ہیر عرض کیتی نالے حال احوال بیان کیتا
آکھے درد فراق رانجھیڑے دا ونزات ہیں درد زبان کیتا

دتی ہیر نوں بہت دھیر واس پیراں ہیر عشق ظالم پریشان کیتا
وارث شاہ فراق دہنال جٹی باراں ماہ دا ذکر بیان کیتا

احوال دوازدہ ماہ بیان ماہ ساون

چڑھیا ساون ماہ خدا والا سبھ ماپیاں فولڑی پائیاں نیں
رو رو ہیر نے زور کیتے قاضی کھیڑیاں نہہ دیوائیاں نیں

طمع حرص پچھے انہاں لاگیا نے وہن شوہ دے گھت روڑھائیاں نیں
خوشیاں نال اکھیٹن کوڑیاں سبھ بھاویں تتی غمادی پینگھ چڑھائیاں نیں

لے گرے دھیان میں غور کرنے لگی ۱۲ سے مہینوں کی گنتی اللہ کے پاس بارہ مہینے ہیں اللہ کے حکم میں جس دن پیدا کئے آسمان اور زمین ان میں سے چار ہیں ادب کے ۱۲

رناں ملسیاں پچھ پچھیاں تاں بانتے چھج چھاننی گھت اُڈائیاں ہیں
پھری عشق دی کٹ کے جگر میرا گھت برہوں دی گیہنا بنایا نیں
بہراوس تے چلہ اک رتی رانجھے یار توں جدا ہوئیاں ہیں
تتی لکھ ہزار پکار کیتی پے گئی ساں وس قصائیاں ہیں
ایس ویلڑے نہیوں نہیں جاندیاں ہن رب لکھے لکھیاں لائیاں ہیں
وارث شاہ تقدیر ایہہ ہے کونج کانگے ہتھ پھائیاں ہیں

ماہ بھادوں

چڑھے بھادروں روندی پھر جیتی بنہوں ڈھونا نظر نہ آوندا ئے
اکھیں نظر نہ آوندا یار مینوں میرا سیندیاں وقت وہاوندا ئے
سر تے بدل گرلدا عشق والا نت قہر دی بوند وساوندا ئے
آپو اپنے شغل مشغول سبھے کوئی ہسدا تے کوئی گاوندا ئے
کوڑیاں پینڈیاں نت اکاندیاں تتی بنہوں برہوں فراق ستاوندا ئے
راتیں نیند نہ آوندی سیج اُتے ونے چکر اسول نہ بھاوندا ئے
ٹھاٹھاں مار فراق دی کانگ آئی جیوڑا تے غوطے کھاوندا ئے
میرا واس آباد وچہ ویرانڑے کوئی سیج نہ تخن الاوندا ئے
کجھ کیہدی کسے نوں سار نا ہیں آپو اپنی لوک سناوندا ئے
وارث شاہ اللہ بن تا سنگ نا ہیں وچھیاں انجھاں کون ملاوندا ئے

ماہ اسوج

اسوج آس لاندی رکھ لئی ہر دم ہیٹھی سبھے ڈھیر یا نیں
تیز چھری پھیر کے ہتھ عشق ظالم کیتی کٹ کے زیر توں زیریاں ہیں
کیہے تتڑے وقت سی بنہوں لگا آئی دکھاں نے تکھ دہیریاں نیں
ترک کرم جھمیلاں چڑھی سیاں عشق والے تلی رکھ وہناں انیریاں ہیں
اوہنوں شوق دیاں گل لاوندیاں ہن ہوں کھدیاں تیری تیریاں نیں
رانجھا یار ملاوناں اکو اری آہے عشق فراق نے گھیریاں نیں
تتی چند دی چاننی چانٹی وچ اندوہ غبار اندھیریاں ہیں
اوسیاں لانونڈی کانگ وراوندی ہاں آکھے یار دی خبر نہ بہیریاں نیں
رونوں صبر نہ آوندا اکھیاں نوں لکھ دتیاں دلوں دلیریاں ہیں
وارث شاہ قضا جدا کیتی عرضاں کیتیاں وبہتیریاں ہیں

ماہ کتک

کتک ماہ واکتک ہن ورچڑھیا میری آپ ہے جند مکاوݨے نوں
ایہہ ماہ دیوچہ سہیلیوں نی میرا جی چاہے بیلے جاوݨے نوں
رب جھنگ سیال توں کڈھ کے تے سی رنگپور کھاک لاوݨے نوں
درد خواہ رانجھے باجھ کون ہوئے بندی ہجر دی پیڑ ونڈاوݨے نوں
کتے سوہنا نظر نہ آوندا ئے درد جا ہوند نہیں کسے جاوݨے نوں
کیہاں زرق ہمار انتے چنگ لیاں گلیاں پکیاں کہ بھولاوݨے نوں
پکیے ہوندیتے بیلے ونجدیاں رانجھے یار نے انگ لگاوݨے نوں
تنہوں سنگ سہیلیاں ورہیاں آئی اک نہ جی پرچاوݨے نوں
تتی زہر پیار دا او یار رانجھا کدوں آوسی وگ گواوݨے نوں
وارث شاہ رانجھے نوں نال لے کے جاندیاں چھاننے نہاوݨے نوں

لہ بہت شرمناک کر دیا وہ عشق کی دیگ میں پکایا ۱۲ سہ زاغ کے ہاتھ میں دیکھی ہوں ۱۲ سہ کیسے منحوس وقت میں عشق لگایا تھا ۱۲

ماہ مگھر

مگھر ماہ دے وچ پئے دکھ سہندے دل چاہوندا ائے ملے آن رانجھا	تیرا ہو پڑا آنکھ تے مینوں نہیں ودی سوہنی تیری شان رانجھا
روز حشر دے مینوں نہ منگیر ہوساں نبی پاک دے ہیٹھ نشان رانجھا	دین دنی دے وچ مشہور تیری ہیر آکھدا جگ جہان رانجھا
کدی جھنگ سیالاں توں کرم ہوسی پھیرا نگھدے ویہڑیاں رانجھا	ڈنی ہیر نمانی توں تار سیاہاں کرکے نہر دا اک وسیاں رانجھا
کدی آنکے پھیر سہانی سی تھیں اپنی دھری امان رانجھا	تیرا مکھ ڈٹھیاں مینوں چین پوندی ہیرا توں ہیں دین ایمان رانجھا
سیّاں جوانا تاں توں بھلا چاک ہیرا تیرے جیہا کوئی جوان رانجھا	وارث شاہ گرلا وندی ہیر جتی آلیں نہ کریں گمان رانجھا

ماہ پوہ

پوہ ماہ وچ کنبدی جان میری ہیں اکلڑی سیج تے سوونی ہاں	مینوں وندیاں رت وداع دینے فجر ہوندے تے اٹھ کھلوونی ہاں
آس پاس خالی کوئی یار ناہیں پیچ کھا کے جان سنگوونی ہاں	کدی آکے منہ سی بچھانے تیرے دلمانے دے دھونے دھوونی ہاں
پھر جگ ملامتاں تہمتاں دی اکڈی ہیر کی آکھے دھوونی ہاں	وارث جگر دے عشق دیاں لاسیاں جوں لگے سیجدی لوونی ہاں
سینے درد فراق دی پھیر چلی گلے عشق دے پیہن نوں جوونی ہاں	سینہ لگن تے اکھیوں پیا پانی دے نکیاں ہیڑے گوونی ہاں
جو قت کوئی گھر نہیں ہوندا تا نہیں مٹھ نو کلی سووونی ہاں	رانجھا مول تا اوندا نظر مینوں وارث ہنجو دے ہار پروونی ہاں

ماہ ماگھ

چڑھے ماگھ نوں جیوا دہس ہویا دل چاہوندا ہے زہر کھا مرئے	اکے ہیں سیاہاں رانجھا چاک مینوں ضائع جان نوں آپ ونجا مرئے
سر سیالاں دے کھیڑیاں پھس بکے سوہنے یار دا نام وسیا مرئے	چھڈ رنگ محل تے مائیاں نوں آگے چاک دے سیس نوا مرئے
کیسے روز وچ حسن دہان تیرا سرے کیسے وری چڑھا مرئے	بھٹھ دکھی آس بیگانڑی ہے تھیں اپنی خیر کما مرئے
کھوہ منڈیاں سولیاں گند یانوں دھڑی ہونیاندی سوہ لا مرئے	سُپ علم کتاب بھلا یا تیانوں حرف عشق دا ورد پکا مرئے
ہے ولید وچ فسوس ناہیں یار رج کے گلے لگا مرئے	وارث شاہ نہ ملے درگاہ ڈھوئی جیکر یار توں مکھ بھوا مرئے

ماہ پھاگن

پھاگن ماہ دی رت جاں آن پہنچی کھڑے باغ تے خوب بہار ہوئی	سبز پتیاں نوں لگے پھل تازے ہر ہر باغ دے وچ گلزار ہوئی

لہ خوبصورت چہرہ اور آنکھیں ۱۲ سلہ تیرا منہ دیکھنے سے بغیر چلن پڑجاتی ہے ۱۲ سلہ بار بار بلا بلاتے بیچ کھینچتی ہیں جہاں جہیں کا [illegible] ۱۲ مجھ [illegible] والے وہیں ۱۲ عہ بیگانوں کی آس رکھنی تد سے بیجے کسی کام کی نہیں ۔ جو کام آدمی اپنی بہتری کا آپ کرے وہی بہتر ہوتا ہے ۱۲

ماں نت بہار دی بیج سیاں تتی پیٔاں جی اوازار ہوئی
بی بی فاطمہ دی خدمت وچہ سو سال کھلے وال تے حال خوار ہوئی
توں بیج چیندریں پاکھنڈیاں بی ہیر بیجان نہ پار اورار ہوئی
لوک ہسے ویکھے ریہنی ساقی بھا ہ دی تاں خس و خار ہوئی

تیغ عشق دی ہاتھ تکبیر کشی میری حشر دے تیک پکار ہوئی
دو کھانو وچہ داڑوندی عمر میری رانجھے باجھ نہ کسے درکار ہوئی
لوک ہسدے خوشی وہنال کھیڈن ساعت ہماندی خوشیدی خم ابر ہوئی
وارث شاہ رانجھیٹے دیا باجھ جیتی ونوں دن تاں آن بیمار ہوئی

ماہ چیت

چڑھے چیتر ماہ نوں سب سیاں رل نیندیاں تاک لگاندیاں نی
دلیں عطر امیر صلیل لاون نال سدہراں ہیس گندھاندیاں نی
کول سجناں دے خوشی رہندیاں نی میرو آکھ نوں کانگا وانداں نی
میں ترنجپیا ماہی کول نا ہیں ہیرے جیو وچہ کانیاں جاندیاں نی
نال شوق دے گھر اندر وچہ جاکے پیاں نکل سیج وچھاندیاں نی

ہتھیں پا کنگن پہن زری بور پیریں جھانجراں چوچہ لکاندیاں نی
خاطر خاونداں ہار سنگار کرکے بن پھبکے رت دکھاندیاں نی
آپو اپنے دلیاں محرماں نوں نال شوق کلاویاں پاندیاں نی
گھر بار وچوں ربن آوندے گلیاں کھیڈیاں تیوں کھاندیاں نی
وارث شاہ اکلڑی ہیر جیتی ہور کو نتا نوں انگ لگاندیاں نی

ماہ بیساکھ

چڑھے ماہ بیساکھ نوں ہیر جیتی رانجھے یار دیاں باجھ حیران ہوئی
تہمت سہتراں طعن ملامتاں دا ہیر جگ دے وچہ نشان ہوئی
رودی پھوڑی پنڈتاں جوگیاں نوں ہیر جی ساعت وچہ زیاں ہوئی
کہے تریمے وقت دا جرم میرا عمر دکھاں دے وچہ ویران ہوئی
رانجھا ملے منگوں میں جیوندی ہاں ہسے نام توں میں قربان ہوئی

ناری وونڈی تے پلو پاوندے کہندی جان لبیں آن ہوئی
میری آہ دی شور پکار سنکے تر تھل زمین آسمان ہوئی
کدوں نیک ہوسن تیرے ملے سب ساعت وچہ زیان ہوئی
میں تے دھ قدیم دی گوری ہاں نال صدق یقین ایمان ہوئی
وارث شاہ کیہوں ہماں توں رس گیا سجن نہیں سی گل شیان ہوئی

ماہ جیٹھ

چڑھے جیٹھ جہیڑے دے بہت ملیاں ہیر اجیوڑا کملایا ئی
چڑھکے کوٹھیاں تے راہ ویکھنی ہاں جت نت اوہ کیک تے لایا ئی
بالے اگ فراق دی سار دیہے رت لنبوا لو آں اکایا ئی
سو ہوں ویکھ داڑھے بھجو تا میں سسی وانگ ماریہ تھل لایا ئی

سا تھوں ہویا کی ایڈ خطا پیارے تساں دل تھیں چا بھلایا ئی
کر کے دھپ تے پھولیاں پوندیاں نی ہیرا کھیوں جی گھبرایا ئی
کو تنا نو الیاں مندیاں سر دکھاں دے ہماں تیرا ایکسیہ لکھایا ئی
آکھیں اوس مخدوم مقصود دینوں میرے کم نوں کیوں لگایا ئی

لے گرم ہوا کی لپٹیں ۱۲ ۔ خاوند والی عورتیں ۱۲ ۔ سر دفلانے بن سرے کرتی ہیں ۱۲

میں تاں بندی ہاں ماہنے باجھ تیری تیرے باجھ میں حال ونجایا ئی — وارث شاہ نماری بندی ہیر جیہی تیرے درد فراق ستایا ئی

ماہ ہاڑ

چڑھیا ہاڑ وچہ جیران جیہی بل بل کے سینے اندر بھجدے نے — بات ویلدی کھولکے دس دیہی اکھ سیج گنواوندے بجھدے نے
سینے وچہ فراق دی سانگ لگ کے برچھی اگ نال ریس جو بجھدے نے — رت پھیدی پاہندیاں اپیانوں کوئی خبر نہ دسیا بجھدے نے
چھان چھکے عشق نے پتہیاں میں جند نہ ہیڈری یوں ساتھ بجھدے نے — کدی آن کے مکھ وکھا رانجھا جان لباں اتے آئی بجھدے نے
ہو یا جیوا دن پاس رانجھا کوڑیاں وچہ نہ کھیڈدی رہندے نے — دلوں زرہ پیار دیہال کرو کی کھول ہو رحکایتاں بجھدے نے
گیا عشق بداں وچ ہے اوتھے زور دی بات نہ بجھدے نے — وارث شاہ رانجھے باجھ ہیر تائیں کوئی جلدی یاد نہ سجھدے نے

آمدن زنے پیش ہیر و چیزے پرسیدن ازو

ہو یا سال قیمت آل جیہی طرف جھنگ سیالاں دے تیار ہوئی — کول ہیر دے چل کے بیٹھدی اے کہندی تیر یتوں میں نثار ہوئی
کوئی دس سنیہڑا ماپیانوں کیوں بیٹھیں جیوا دن دار ہوئی — جو کچھ دسنا ایں سو دس مینوں تیری غمخواری میں غمخوار ہوئی
میں تاں چلیاں ساہوریاں ول ہیرے گل دس چھیتی دی دلدار ہوئی — وارث شاہ جیہی ہیر جان لگی ہیں تاں رانجھے باجھ خوار ہوئی

رفتن زنے بطرف جھنگ و پرسیدن پیغام از ہیر

اک دھیڑی سا ہورے چلی سیالیں آئی ہیر تے لیں سنیہاں نوں — تیرے پیکڑے چلی ہاں وہ گلاں کھول دسیاں جیہاں کہیا نوں
تیرا گھر و نال پیار کہیا و ہٹیاں سیدیانی ہاں جیہیا نوں — تیریاں ساہویاں نال پیار کہیا کرم کر و سنیہاں دیہیا نوں
ہیر آکھدی اوسدی گل نیویں پر یغما تاں ال جو لیہیا نوں — وارث قاف تے لام تے میم لیوے ہو دی آکھاں جیہاں جیہا نوں

پیغام دادن ہیر

ہتھ بنھ کے گل وچہ پاپلا کہیں دیس نوں دعا سلام میرا — مینوں وریاں دے وس پایو نے سیاں چاوسار یا نام میرا
پھوواہ وچہ پوڑے ماپیانوں انہاں تاں ہیں کوئی کام میرا — ہتھ جوڑ کے رانجھے دے ہیر پکڑیں اکا اینا کہیں پیغام میرا

ے سخت پیس ورد کی ۱۲ ے زبان سے اور باتیں کرے ۱۲ ے کیڑا جو ریشم کو کھاتا ہے ۱۲ ے زور کی باتیں چل نہیں سکتیں ۱۲

کرو مہربانی تُسیں آپ آؤ نہیں تے ہوندا اے کم تمام میرا

وارث نال بیوارثاں رحم کیجے مہربان ہو کے آؤ شام میرا

پیغام دادن بسمت رانجھا

تری قہر قصور ہیں بخشنے تیرے ہجر فراق نے کُٹھیا نہیں

ہیر درد فراق دے نال ہوئی گلاں وچ دی بہشت گھٹیاں ہیں

ہتھ چھُٹ بکر گئے عشق نال ایہہ جھنڈ پرا کر کیا دے رُٹھیا نہیں

تیرے جوڑ وچھوڑ دے جھگڑے آہیں لگیاں پوئیاں چھتیاں ہیں

چور چین دے رتیں گھر ستیاں دے وچ چوڑ ہیں بازار دے پھٹیاں ہیں

جند چھوڑ دیاں نے وچے وچ کھادی ہائے دُکھ وچھوڑ دی پُٹھیا نہیں

نہیں چھڈ گھر بار اجاڑ دتیاں نہیں وساں تے نہیں وسیا نہیں

تینوں تخت ہزارے دا بھید پوچھ آنی نہیں جیوناں مرن تے رُٹھیاں ہیں

دن رات قرار آرام نا ہیں اودے عشق دی اگ نے لُوٹھیاں ہیں

ہیر وچ لئے تینڈیاں نو ہنگ ویلی لُٹھیں درد دے چاہڑ چھُٹیاں نہیں

کوئی درد انہیں سنیہڑے والا رانجھے باجھ ہی پٹی کُٹیاں ہیں

جوگی ہوئے کے آ جو ملیں تینوں کسے انہاں دی قہر دی رُٹھیا نہیں

ایں تند امید دی کہہ دلِ نے کتن ریدی اس دیاں تُٹیاں ہیں

وارث شاہ میاں پریم چھیلیاں نے مار سٹیاں چھُٹیاں کُٹھیاں نہیں

ایضاً

اکھیں اُنجے نوں کدی آملے اوہے درس دیدار دی بھکھیاں نہیں

کسے گھڑی سوگمنی آ رانجھیا وانگ نت او وکدی تکیاں نہیں

بس پانیاں کھیڑیاں کو فیاں نوں سر بدی دے تھکاں تُھکیاں نہیں

روضے حسن حسین شہید غازی بھلے پیر دی کُھٹیاں سٹیاں ہیں

کھادا ماس سرپیڑ دا عشق خونی کالجے دو ڈنگ سر پھٹے تکیاں نہیں

وارث شاہ باجھ ہوئے رد جواب کیہڑے اگے دم نال لمائی جھکیا نہیں

آمدن عروس در خانہ خسر اچیال بہ جھنگ

ڈِٹھی آنکھ سا ہوئے وُڑی جیدن پیچھے چاک بہالاندا کھیڑانی

سو دو لال لٹیاں گیے گلاں نت سہجاد کہہ نہ بہیڑانی

جیہڑا عاشقاں وچ مشہور رانجھا سر اوسدے عشق دا سہرا ای

عشق ٹیکے تریاں گال لیا نی اجڑ گیا مندا وہڑا کھیڑانی

منگو چیک دا جیہڑا چاروا ہے سند تخت ہزارے دا جیہڑانی

بھورا ونجلی سٹ جُنوں ہویا کوئی اوسدا کتے ہے ڈیرا نی

گئے وا لسے کتے مسیت رہندا ہیرا او ستوں جیو سنیہڑا نی

وارث عشق دا ماریا پیے جھنڈا ہیر ویاہ کے لیگیا کھیڑا نی

۱ زخمی کیا اور ذبح کیا ۱۲ ۲ جھنی ہوئے گیا ہے اس کو معاف کرنے کی لکڑی ۱۲ ۳ منہ بند کر کے قید کیا ۱۲ ۴ چور رات کو سوتے ہوؤں کو لوٹتے ہیں ۱۲ ۵ آسمان سے قہر کی گھڑی ہوئی ہوں ۱۲ ۶ عشق نے تباہ کر دیا تمام عزت برباد کر دی ۱۲ ۷ نہ آباد ہوتی ہوں اور نہ آباد ہوں گی ۱۲

جواب دختراں ہمراہ او گوید

کُڑیاں آکھیا چھیل ہے بس بھناں چھڈ بیٹھا ئی جگ دے سبھ جھیڑے
وچ بیلیاں کو کدا پھرے بھوندا اجے بھاگ کھیلے تے شینہ بگھیڑے
بی بی آپ توں گل کر ہو نیڑے اوس کلا دے کلھ نوں کون گیڑے
چھوہری آکھدی بیٹھے ہو واسدی خبر سیری دیو لنگا خد چھیڑے
کُڑیاں آکھیا جاؤ لیاؤ سُنوں کوئی چھیڑے باندری کرو بھیڑے

سُن وے نجیلی ایہہ فقیر ہویا جس وڑ دے ہیر لگیکے گھیڑے
کوئی اوس دیاں گل کرو آپاں جیہا فقیر دے لنگ نوں کون چھیڑے
اکھو نال پیار دے لا سر ٹھیٹھ دے ریڑکا ویسی تیرے ماہنگ پیڑے
اڑیو آکھیو جا کے نجیبڑے نوں سیتے پاؤ نے آپ توں اپچھیڑے
اکھیں ویکھ آ تا جا کے کھیڑے منیں تینوں سدیا اج محبوب تیرے

آمدن دختراں نزد رانجھا

کُڑیاں جا دلا یا رانجھے نوں پہرے لگ تے ورد ودالڑ یائی
سانوں تیرا استھوں ابیر دتا سبھ جیو دا بھیت اولڈیائی
جھب ہو فقیر تے پنج بیٹھے او تھے جھنڈ پیا کا سنوں اُڈیائی
تیرے واسطے ماپیاں گھروں کڈھی اساں ساہ ہو ا پیکڑا رڈیائی

آکھن گئیں گھِن بیٹھا سُنجیا ندا تینوں ہیر پیاری نے سدیائی
انہاں وانگ آکھ وساہ ماہی عزرائیل جڑھ وہتے ودیائی
اڈ ماپے نہ جیونا ہوگ میرا وچ سیال لائے جی کیوں گڈیائی
وارث شاہ ایہہ عشق دی نوکری نے دہاں باجھ غلام کر چھڈیائی

آمدن رانجھا پیش مُلا

رانجھے نے مُلاں نوں جا کہیا چٹھی لکھو جی سجناں پیاریاں نوں
پہلے دعا سلام قبول ہووے انہاں دوستاں بہت پیاریاں نوں
اک ہجر کے زیر آسمان سانجے چا لکھیا اے دکھاں ساریاں نوں
اک ہو بھی گلا چا لکھیو جے ہیر سے مائے نہیں آ واریاں نوں
چاک ہو کے ورتے فقیر ہوواں کہیا مار بیا ساں بیچاریاں نوں
میرا حال احوال تاں سبھ لکھیں فراق چھڈ نہ گلہ گذاریاں نوں

تُساں ساہ ہو کے جا آرام کیتا اسیں دھوئیے تاں سچ الگھیاریاں نوں
مہربانگی نال جو یاد کیتا پانی پا لے سکھے انگھیاریاں نوں
تو تاں کتھ سکے نہیں جپ لیاں تاں سچ تے تو رو یاں تاریاں نوں
اگے پیڑ سے نام توں نہیں ڈھے اکے چھڈ کے اک ادھ وساریاں نوں
گلہ لکھو جو یار نے لکھیا ای سجن لکھدے جیویں پیاریاں نوں
وارث شاہ نہ بہیج تا انگھ کا بی کویں جھتے پاسیاں ہاریاں نوں

له بیجنے دیوانہ اور سخت مزاج کو کون کچھ کہہ سکتا ہے ۱۲ سه جلدی آگ پر پانی ڈالا ۱۲ سه ستاروں کو توڑتی ہیں ۱۲

مضمون خط

تینوں جا سی ووڈا ویاہ والا بھلا ہو یا جے جھب مسیجے نی
رنگ رتے وہٹے کھیڑیاں مدے کپڑ لنگے دی گھنڈ کھیسیجے نی
سنگ چھڈ کے سنگ کو سنگ لئے کیوں سنگلے بیجتوں بھیجے نی
قاصد ہیر نوں آکھدا جا چھیکے تے خط جا کرے آکھ صبا لیجیے نی

اہنوں نکل گئیں بریاں وہ نال ہجوں انت سا ہوے جا پیجیے نی
چاکیاں پایا پانی وکھانتاں یا لی کرم سیدے پیاں بھیجے نی
کھیڑے ساہوے چا بنایو تے سیے کیہڑے تیے پیج ریجیے نی
وارث شاہ تینوں ہن آکھدا ہے ٹھگی متراں نال نہ کیجیے نی

جواب خط روانہ کردن ہیر بطرف رانجھا

تیرے واسطے بہت اداس ہاں میں تاہیں تدوں چرپ چھپاں نوں
مرتوں اتے سنجوگ نہ ٹے ہوئے کون ٹھو وا سا پیاں پنہاں نوں
وچھوڑے وچ توں آنکے یا پھیر ابی تاں لیھیاں یاراں منیاں نوں

سنجھ یا پیاں وٹی ساں ظالماں نوں لگا کون چھیاں بھنیاں نوں
جوگی ہو کے ادتوں سنجانڑے کون جاندا جوگیاں تنیاں نوں
وارث شاہ اس بدی مہر باجھوں چلاکون سیا وندا رنیاں نوں

مقولہ شاعر

قید آپ تے خور دنے وا گھ چیکی کوئل لنکاوے باندی گئی دی
چھٹی اپنی پکڑ نہ مارہت ہیر نا ہیں عشق دے بوجھ دے ڈھلی
ہو مست ملنگ دیوانڑا توں سہلی گوڈری ہین ہو شیخ چلی

کیناں ای نکالیں چاک کملے کھیڑا پیا زنجیدی آن بلی
کوئی جا کے پکڑ فقیر کامل فقر مارے وچ رفتار چلی
وارث شاہ ایہ عشق دریا لگا ہیر ٹھہبوں باجھ ملاح ٹھلی

نامہ نوشتن ہیر بطرف رانجھا

دتی ہیر لکھا ئیکے ایہ چٹھی سیں رانجھے دے ہتھ لیجا دینی
ہتھ نیکے ہیر یاں سجناں نوں رو رو سلام دعا دینی
کھیڑا ہتھ نہ لاوندا منجھ نیوں ہتھ لا نیکے گور وچ پا دینی
پڑھیں آپ جنازہ توں آکر رانجھا سا ہیں گھتکے زمیں وچ پا دینی
میرا اجل میں تاں مٹھے سنیج رانجھا کن سیں دے دتی یا دینی

کتے بیٹھ نو لکلا سد ملاں ساری لکھو کے بات سنا دینی
مرچکیاں جان ہے نک اتے اک وار جے ویداں آ دینی
لکھ ہیر سیاں غماں تاں رانجھا ایہ چنگ لیجا کے لا دینی
تساں حق حقیقت سبھنی سی دل اپنے دی سمجھا دینی
میری لئیں نشانڑی بانک چھلا رانجھے یار دے ہتھ پھڑا دینی

ل سرال میں جا کر اعتباری ہوگئی ۱۱ سے خوب طرح نوچین ہو گئی ۱۲

میری وے نشانڑی کہیں اسنوں اتے ہو بھی بات بتا دینی
وارث شاہ میاں اس کملڑے نوں ٹھگ زلف زنجیر دی پا دینی

رسیدن خط ہیر نزد رانجھا و دیدن او

لگے چوٹڑیاں نال نہ آیا ئی زلفاں گنڈلا ندا رہیا دیکھ میاں
کل ٹھگ نالو ہتھ وندا سٹ ریدا ئین ہوٹیاں نے بھرن ہاسکیہ میاں
ہوئی مونی بول کر دیا فینوں ہو یار بھاوس دیکھ میاں
وسرات پئی کرلا ؤ میں ہے او ہے وچ کلیجڑے چھیک میاں
گھت گنڈلی ناگ سیاہ ملیں و نکیے اوہ بھلا جیں لیکھ میاں
آ رہند ئی بیڈکر و نکیہ زلفاں خونی نیناں ہے بھیکھ نوں دیکھ میاں
تینوں بکھیاں اوں کلیجڑے نوں وہ گئی ہے عشق دی نیکھ میاں
وارث شاہ فقیر رضا ئی فقر مارے لیکھ وچ میکھ میاں

پیغام دادن ہیر قاصد را

دیا قاصد ابدا وسطائی اکھیں جا رانجھیٹے نوں غم میرے
اکھیں رونیاں تر نکھٹ گیا آنسو ہین جھولی چھم چھم میرے
سیالانوں چہ میں تت بھڑ تیڑے گیتے رنجھڑے رینے جوم میرے
چھپ ملیں پنجاں پیر امتیاں نے سٹ گھرے درد الم میرے
تیر سیا جچہ میں اگ نین جوڑاں شاہد حال دینی وانی چم میرے
تت کو کدی کا ناگا ڈاوی ہاں ہیو لکھیا لیکھ کرم میرے
کدیں آکو نائیں وے توں آ ماہی مڑ آو نائیں گھرے کرم میرے
پئی سکنی ہاں تکھ دیکھنے نوں آ ہے نی نگ تے دم میرے
تیرے عشق فراق نوں ڈولیاں میں پھیر پایا گل گھم گھم میرے
راہ وچھیدیاں اکھیں پک گیاں کدی دیو دیدار خصم میرے
وانگ جھنگ نے آن جو ملیں مینوں جھیڑے نکیو وے ہون ختم میرے
جھب بوہڑ مینوں میرے سائیاں نوے گد بن ٹرتے دینے تھم میرے
جیباں جیتیاں دی شل پیر یار پا کجھ غدر نا ہیں لیس چم میرے
وارث شاہ رانجھیٹے نوں ہاں لکھیوں تن ونا ہیں ہلے دم میرے

رسیدن خط ہیر نزد رانجھا

قاصد آرانجھیٹے نوں خط دتا ڈھی ہوئی ہے نکمے تے جانیاں
اک گھڑی آرام نہ آو ندائے کہیا ٹھو کیو پر ہدایان میاں
نال سوز نے و نیدے سیدڑ مینوں ڈھلی ہول او سد لگانیاں
کوئی پا بھلا ور ٹھگیو نی سر گھتیا چا مسان میاں
نال کھیڑ باندے او ہدا پیار ناہیں لوک لا تھکے سیتان میاں
جس وقت منجی اتے لت دھرد او سوقت پیندا شور آن میاں

تیرے واسطے راتوں گنے تارے گنتی نوح دی وچ طوفان میاں
تیرا نام لے ندھی چھوندی ہے بھاویں جان تے بھاویں جان میاں
جوگی ہو کے نگر وچ پھیرا مو جا ناں نال تیرے نہ ہری مان میاں

موہوں ٹدھ دا نام جو کڈھ بندی اوتھے نت پوندی گھمسان میاں
راتیں گھڑی نہ سیج تے نوں سوندی ہے ہوک تیرا ارمان میاں
وارث شاہ میاں بیٹھے کم ہونے جدوں بہت ہوندا اہرمان میاں

خواندن خط ہیر میاں رانجھا

چٹھی نام تیرے لکھی ہیر نے وچ لکھے سو درد فراق سارے
ڈاڈھی لکھی توں درد فراق میرا چیرا اندروں سند توڑ تارے
قاصد ویکھ کے خط نوں خوش ہویا کیتا ہیر خدا دا شکر بارے

رانجھا خط نوں پڑھ کے خوشی ہویا دلوں ساہ دی ٹھنڈی آہ مارے
گل لکھی جو والدے دکھ لکھندا لکھن پیاریاں نوں جویں یار پیارے
وارث شاہ کم سوئی جیہڑے رب کرسی اہدیاں قدماں توں پئیاں وار وارے

خط رانجھا بجواب خط ہیر

لکھیا ایہ جواب رانجھیٹڑے نے جدوں جیو وچ اوس دے شور رہے
پہلے لکھیا سلام پیاریاں نوں مجھ واہ فراق دے پڑ گئے
ساڈی گل نہ پچھدا مول کوئی کم یار جد وکھ نے موڑ گئے
ساڈی ذات صفات برباد کر کے لکھیڑ ہانڈے نال جوڑ گئے
آپ ہو محبوب جا ستر بیٹھے ساڈے غنیاں تے نیر نچوڑ گئے

اوسے روز دے اسیں فقیر ہوئے جبر وفا دے جٹ نے چوڑ رہے
اساں جانیا تے مال رشتہ کیتا تیں لگدی پریت نوں توڑ گئے
ساڈا واہ آیا وچ آوندے اوہ نمارو آریاں موڑ گئے
آپ بنکے ساہو ملیا جے ساڈے روہیا رسا نچوڑ گئے
وارث شاہ میاں ملیاں اہراتوں دہڑو دل ویکھو زور زور گئے

مضمون خط میاں رانجھا

ساڈی خیر ہے چاہونے خیر تیری ہیر لکھو حقیقتاں ساریاں جی
مر دو چوہدر سیہا نت چاک ہو کے چک سیالدیاں کھاں چاریاں جی
سپ رسیا تے کر ن مارستر نکے دیندا جے ہیڈے کماں ہاریاں جی
آپ نال سوہا گئے جا رہن ہچے لا جا دن چکاریاں جی

پاک رہنے پیر دی مہر جھوں گئے کون صیتاں بھاریاں جی
دعا ویکھے آپ پڑھ جان فولی چنچہ ہاریاں ایہ کواریاں جی
پچکے تجاں نوں مار فقیر کر کے بہن ساہو ہوئے جاگمکاریاں جی
سرداراندیاں نیتراں چاک کر کے آپ ملدیاں جا سرداریاں جی

لہ ستارہ کو دو کس کے پیچھے بند کریں ۱۲ کہ سسرال میں جا کر گھوتی ہیں ۱۲

جسو قت کوئی اوقے نظر کردا خوب کردیاں ہار سنگاریاں جی
وارث شاہ نہ ہاریاں اساں کولوں لکھ سوچ تسیں ایہہ ناریاں جی

صلاح کردن رانجھا بدل خود بجہت دیدار ہیر

رانجھے فکر کرکے تجویز کیتی کویں ہیر دا درشن پالیئے
سینہ اگ فراق طوفان تایا ملکے یار نوں کویں بجھا لیئے

دھونا عشق دا نویں سر پھیر گھریا دل اپنے نوں سمجھا لیئے
کھرا کٹھن دریا ہے عشق والا پار لنگھیے تُلہا بنا لیئے

کرانال ہے لبھدی ڈھیر دولت طالع ہون چنگے گنج بھالیئے
رانجھے آکھیا لئدی ہیر دولت جرم گالئے تاں بھیت پالیئے

رنگ ہو وناکے جا ورلئے نال ہیر دے انگ لگا لیئے
اوہ رہے نوروا خوان لیما شہدے ہو کے جرم وٹا لیئے

اک ہو وناں رہیا فقیر بیٹھوں ذرا اتنا ہی وس لا لیئے
کھس پا لیا چیکنا زم نیڈ اودرہ سواہ دا وچہ رلا لیئے

کسے جوگی نوں سکھیے سحر کوئی چیلے ہو کے کن پڑا لیئے
اتھے خودی گمان منظور ناہیں سر دیجیے تاں بھیت پالیئے

کتے بیٹھ اکلا سدر گوشے حرف عشق دا ورد سکھا لیئے
ہیرے ہون نصیب جے دھروں چنگے یار نیں چلکے گلے لگا لیئے

اگے لوکا نے جگ دے بال بچے فرا اپنے نوں جوگ لا لیئے
جدوں رن گھر بار وسار دیے تدوں جھگڑے دی جا دا لیئے

کنگھی انگ ہے چیرکے آپ تائیں رن زلف محبوب دی گاہ لیئے
آگے جھنگ سیال نہ ہیر کیتا ذرا کھیڑیاں نوں جھوک لا لیئے

کسے جوگی دے نال پیوند ہلئے رن لیا و تہدا سحر پا لیئے
وارث شاہ محبوب نوں تدوں پایئے جدوں اپنا آپ گوا لیئے

ایضاً

دھیدو ہور دلیل وی غور کیتی اساں پہنچنا ہیں منزل دور یارو
سرتے بھار فراق دی ندی تارو کویں لنگھیے پار نے پور یارو

خانے فقر دے عشق دی چال چنگی چلو ایس دوکان ضرور یارو
ڈنڈ کنگھریا ندی لنگا لیئی باجھوں معاملہ باجھ فتور یارو

دو وقت دیلے وانگ عہد بانھے حاضر بولنا ہو حضور یارو
تاں فکر دے چلہ نہ تا ہیں نہیں چھلکنا بھار تنور یارو

دیکھے بانہہ سرانے تے گھوک سونا پھیر اٹھکے بیٹھنا گھور یارو
وارث شاہ دا بولنا بھیت اندر دانشمند نوں غور ضرور یارو

روانہ شدن رانجھا بخدمت بالناتھ

بجھی عشق دی اگ نوں ہوا لگی سماں آ یا ای شوق جگاوندا
بالناتھ دے ٹلے دا راہ پھڑیا مینا جا گیا کن پڑاوندا

ل نہ ہاریاں اساں کولوں بنے ہم سب کی ہارتی ہیں جو اہ بھوج سے نہیں ہاریں گے

بارھے تاں شکر بجالیائیے کیا وعدہ عمر گواوندا
اگے دوزخ وچ پیندا ہر کوئی سارا ایہا چاسی بھکھ وٹاوندا
نالے آکھدا جے کرامات ہووے ٹلے آکھدا گم ہناوندا
جندے سوہنے لاہ کے چاچھڈیا کن پاڑ کے مندراں پاوندا
کسے اپنے گورو دی ٹہل کر کے سحر سکھ کے رن کھسکاوندا

بارہ روز آکھے ہین جو ناتھ جوگی ول جاندا بار لنگھاوندا
نال ایہہ ہویا ونیا دریا نتوں فکر لایا سو پھیر مرہم وندا
پٹے وال ملایا نے نال پاپے وقت آیا سو گرو مناوندا
جرم کرم تیاگ کے تھاپ بیٹھا کسے جوگی دے ہٹ وکاوندا
وارثشاہ میاں اینہاں عاشقاں نوں فکر ذرا نہ جند گواوندا

جداے منودن رانجھا برائے فقیر شدن

ہوکا پھیرے دیندا پنڈ اتوں چ سارے آؤ کے فقیر بھی ہونا جے
دوارا کن پاڑ کے واہ بلی گورو سارے جگت دا ہوونا جے
نادی دینی وہ دائی پھیر جنیے دی کسے بھبے نوں بول نہ روونا جے
نالے سنگناں تے نالے گھو ناجی دیندار نہ کسے دا ہوونا جے
بار وچ بہانئے واہیاں نفع نابیں ارک وانگے رنج کھلوونا جے
دیکھ چھیڑ دیاں پودیاں جاندیاں ہن ہنجھ انہوں جوگتوں جونا جے
دلوں میل جاندی پاک کرنی داغ حرص کپیت دا دھوونا جے
ہر کسے توں ٹہل کرا لینی ولی پیر فقیر سداونا جے

منگ کھاونا کم نہ کاج کرناں نہ کجھ جانا تے نہ کجھ چونا جے
نہ واہی نہ کسب روزگار کرناں ڈھو شاہ پھر مفت دا ہونا جے
منگ کھاونا اتے مسیت سوناں نہ کجھ دیونا تے نہ کجھ لیونا جے
مست لنگنے جگا انوچہ بھرناں اتے غم نوں کھوہ ڈبوونا جے
سدا خورشید نہال نہال رہنا مینوں ڈوبلے تکمہ نہ دھوونا جے
دھر کے تنگ تے تنگ ننگ سوناں کھانتاں نہ چھو گوونا جے
کمر کس کے حاضری نہیں دینی ہتھ بنھ کے نہیں کھلوونا جے
خوشی اپنی اٹھنا میاں وارث اتے اپنی نیندر ہی سوونا جے

ملاقی شدن رانجھا بالناتھ

بالناتھ دے ٹلے تے جا رانجھا گل نہاں مکان ول نظر کردا
آسن جوگیاں دے بہت سندر زنگار نگدا اکھیاسی چا پڑھدا
رانجھا وچ بیٹھ کے بہت نہال ہویا سبھو سدا ذہر تے جہد کردا
سبھو ذکر تے شغل تے فکر اندر زباں رب دے نام نہ ہور کردا

روڑی گوڈری رکھ کے ٹیک متھا جوگیاں دے جا چرن پھڑدا
کئی ہنر سفید تے سونی سی ملمع پھیریا چاندی تے ہور زردا
کئی پوتھیاں پڑھن گیان گیتا کوئی بھاگوت پیار تے بیٹھ پڑھدا
وارثشاہ بھی فقر دے نام اتوں جیو جان ہدم وے چا کردا

عرض رانجھا بخدمت بالناتھ

ٹلے جائکے جوگی تے ہتھ جوڑے سانوں اپنا کرو فقیر سائیں — تیرے درس دیدار دے دیکھنے نوں آیا دیس پردیس میں چیر سائیں

صدق دل لے کے نال یقین آیا اسیں چیلڑے تسیں پیر سائیں — بادشاہ سچا رب عالماں دا فقراں دے رہن وزیر سائیں

بناں مرشداں راہ نہ ہتھ آوے دودھ باجھ نہ جھدی کھیر سائیں — یاد حق دی صبر تسلیم نیچا تساں جگہ ہیال کی رسیر سائیں

تینوں جوگ کے ہتھ سلام کردا اکھند ابہت ظہیر اسیر سائیں — فقر کل جہاں دا آسرا ہے تاج فقر دی پیر امیر سائیں

پیر تاکے لاؤ نمے محرت بنے بیڑے وُبٹے ڈونگھے نیر سائیں — حکم نال تی مردہ کر زندہ پھیرے لیاندے دم اخیر سائیں

ڈھونڈاں ڈھونڈ کے انت لاچار ہویا کوئی پیش نہ گئی تدبیر سائیں — حکم فقر دا کولوں جائے ناہیں چلے مرن تقدیر دے تیر سائیں

میرا ماں تے باپ بھین بھائی چاچا تایا تے ساک نہ ویر سائیں — دنیا وچہ ہاں بہت اداس ہویا پیروں ساڈیوں لاہ زنجیر سائیں

ہن چھڈ تینوں دس جاں کیتھے نظر آوندا ئیں ظاہرا پیر سائیں — تساں جگت نوایا بیٹھہ آسن وارث شاہ دی بخش تقصیر سائیں

کر آس آیا کوئی زور ناہیں تیتھے رب دیواسطے کرو دیا — ایضاً کوئی سبھنا ہر تیتے آؤندے پھریا چاہے تے اوتے کے تیا

میں تاں ایا دکھاں تے ہوئیاں دا تکا سانجہ تساں دے آن ہویا — میں غریب بھوکم چھڈ آیا گوپی چند نے بھرتری جوگ لیا

تیری صفت میں سنی ہے جوگیاں تیں بالناتھ جگت دے وچ ہویا — تیری دیکھ کرامت من شکر کیتا ایسے واسطے آن رجوع ہویا

تیرا اٹھہ ڈٹھیاں سب پاپ جھڑدے ہو زنگ دا ناس ہے تد دھو گیا — وارث شاہ جاں فقر دلے پے برقعہ دوہاں عالماں تھیں نہال ہویا

جواب بالناتھ

ناتھ ویکھ کے بہت ملوک چنچل اہل طبع تے سوہنا چھیل منڈا — کوئی حسن دی کان ہو تساں سندر تے لاڈلا ماں تے باپ سندا

کسے دکھ توں رس کے اٹھ آیا اے کسے دیال پے گیا وچھنڈا — ناتھ آکھدا دس کھاں سچ سیتے تو تساں کیہڑے دکھ فقیر ہندا

تیرا طور نہ جوگ دا اکھ دسے مال مست پے تو تساں نہیں لنڈا — چشماں تیریاں خون گنداں نی لیہج حاکمی ناہ غلام بندا

جوگی ہوئے اصیل جو بھلے ہوئے جوگی ہووے ناہیں چھڑ وگنڈا — وارث شاہ تساں جیہا چھیل بانکا وچہ مجلساں سوہندا چھیل منڈا

کلام رانجھا با ناتھ

بالناتھ نوں جوڑ کے ہتھ کہندا نثرت جوگ دا اکھول ہے پیونائیں — ایہہ جگ مقام فنا دائے سبھا ریت دی کند ایہہ جیونا ئیں

لہ پھر اسے اگر چاہے تو اسے ہمدردی کرتا ہے ۔ ۲ تیری آنکھیں خون کرنیوالی ہیں دل کو لبھانیوالی ہیں ۔ ۳ ریت کی دیوار یہ زندگی ہے

چھاں بدلاندی عمر بندیاندی عزرائیل نے پاڑنا سیونائیں
بھانویں تخت بیٹھے بھانویں زمیں سویں آخر خاک دے بوچہ لیونائیں
اج کل جہان دا اہل میلا کیسے رت نہ حکم تے تھیونائیں
وادّشاہ میاں انت خاک ہونا لکھا اسیجیات جے پیونائیں

کلام ناتھ

ہتھ کنگناں پہونچیاں چھپ بیاں کنیں جھمکدے سونیدے بندڑے نی
سر کو چکے باریاں وارچھلے کجل بھنبرے نین نچندڑے نی
گھلے وچہ بازار دینی لشکدینی پھلاں ہار گلا توچہ گندڑے نی
مچھ پٹیاں لنگیاں کھیس اتے سر بھنے چلیں دے بندڑے نی
کھا پہن پچھن سرفی ماپیاں دے کساں جیبیے فقیر کیوں ہندڑے نی
وادّشاہ کساں جیبے چیل بانکے وچہ مجلساں سوہندے نندڑے نی

کلام ناتھ بار رانجھا

خابا تدی جگدیاں سیگلاں دعن مال نیں سول نچوڑدے نی
کھلے فتح دا باب گیان اندر نال واتے دھیان سچو ڑدے جی
بھوتماں دس کس بھلکے انہیں گو ہولوں کاہ ودوڑدے جی
پنج بھوت بیکار تے اور بانی نال صبر سنتو کھیدے پوڑدے جی
ایہ دوکھ تے سکھ اکسمان جاپے جیبے شال شرے تے بھوڑدے جی
وادّشاہ میاں ہن جوگ پائیے جد دل اپتے ایہنوں دیکھے جی

بھوگ بھوگناں دے وہتے ویں بیوین نیڑ لیکے راتدن ہڑنائیں
ماپے وچھلی تریتا نال گھوریں گاہیں ہیں لاکیکے چونائیں
ہن ایہی آوندا عقل ساڈی عمر آخری وچہ کساں دونائیں
الضیا کھڑا کٹھن ہے فقر دی اٹ بھاگن جو ہرنے اکھی کاہ دگونائیں
سچ آکھ جتا کسی نی تینوں ہوا دچھڈ کے کھ کیوں ہونائیں
وادّشاہ تینوں رت کے جتا ایں فقر وچا وکھڑا اجزائیں

کلام رانجھا بالناتھ

ابراہیم ادھم چھڈ راج دتا باتاں حقیاں جا دسا ریانی
ناتھا چھڈ دے راج راجیانے فوجاں فقر نے جدوں تاریانی
جوگی چھڈ جہان فقیر ہوئے ایس جگ وچہ بہت خواریانی
اوہ پرکھ پرم پدپائے پنج اندریاں جنہاں نے ماریانی
ایس جگت غریب نوں ماریو جی ایں انگلیاں سنگیتاں تاریانی
پارس لوہے نوں ملے تے ہوے سونا سن گلاں ہیں ایہ تاریانی
کبر عیباں بھوکھ سب لنی دیبدے صفاں فقر نے جدوں کھلاریانی
لین دین تے دغا نیاں کرناں گمت تے چوریاں یاریانی
جوگ دیکے کرو نہال سیتوں کیہاں جیوندے گنڈیاں جاہریانی
وادّشاہ میاں باشرم رکھے جوگ وچہ مصیبتاں جاریانی

ل سایہ بادلوں کا جیسے بے اعتبار ہوتا ہے آدمی تخت نشین بادشاہ ہو یا زمین پر سونے والا فقیر ہو آخر دونوں نے خاک میں سونا یعنی قبر میں جانا ہے ۱۲ ۔ سے گرمیں ریشم کی لنگیاں اوپر کھیس اور سر پر خوشبودار زلفیں ۱۲ سے سرمہ لگائی ہوئی آنکھیں تازہ بتازہ ۱۲ شہ کھانے پینے کا بوجھ والدین کے سر پر ۱۲ ۔ تمہارے جیسے فقیر کیوں ہوتے ہیں ۱۲ ۔ ہ جا نگی سب باتیں سفنہ ہوتی ہیں ۱۲ شہ روح اندر روتا دنی توی کس نے معلوم کئے ۱۲ ۔ ہ تیرے سے لنگر کیسی کا ہو معلوم ہوتا ہے ۱۲ ۔ کیا مصیبت پڑی لذت چھوڑ کر خاک کیوں ہوتا ہے ۱۲ ۔ پانچ حواس ظاہری فنا کئے ۱۲

کلام ناتھ

ناتھ آکھدا جوگ دا سبق پہلا کرناں مار کے دیہہ اناس جٹا
ذکر عالماں فاضلاں صوفیاں دا اسیں دسیے پاس نفاس جٹا
چھڈ آپ سے جگ جہان والے اکو ربدی رکھنی آس جٹا

پنج تت سارے وکھو وکھ کرنے اکو تت دا رکھناں پاس جٹا
دسن روح تے قلب تے سر خفی ظاہر باطنی پنج حواس جٹا
وارث شاہ ایہ زندگی کوڑ جیے اک دم دا نہیں بھرواس جٹا

چھڈ دغا دغولیاں کھل کینہ ہو کے حرص ہوا تھیں پاک جٹا
آیوں کیہہ توں حال سر ندیہیا نال لے خویش قبیلڑا ساک جٹا
اندر دین دنیاں اہدا نام سچا سارا نور ظہور افلاک جٹا

الیضاً نہ توں اگ رہیں توں رہیں پانی نہ توں ہیں ہوا نہ خاک جٹا
چوداں طبق جو کوٹ نہ ابھر کے دیکھ ذات خدا دی پاک جٹا
وارث شاہ تاں اپنا آپ جاپے جدوں کریں سر پلاک جٹا

جہاں دیو تھیں جوگ دا پنتھ منیاں کھرا کٹھن ہے جوگ دا نام میاں
جہاں بن سادھو دی نیڈلی لے تہاں جیو نارم تے چھم میاں
کنسا توں چھ کوئی اک چاونڈ لے بھاری جوگ دی اڈ رم میاں

الیضاً کوڑا ایکا سواد ہے جوگ سندا جیہی گھوٹکے بیہڑی فام میاں
اوہاں بھسم لگا کے بھسم ہوناں پیش جانے نہیں کہہ سیام میاں
وارث شاہ اتھے پرکھ سوئی جیہڑے شوق نال اٹھیں پہر رم میاں

کلام رانجھا بالناتھ

تسیں جوگ دا حرف بتا وسانوں شوق جاگیا حرف گہینیاں دے
حرص اگ تے فقر دا ایہہ پانی جوگ ٹھنڈ گھتے وچ سینیاں دے
سوئے فقر دے گھر اک جھا وکدے کھیں والیاں اتے نابینیاں دے
تیرے دوار تے آن محتاج ہوئے ایہیں نوکر جاچ بھینیاں دے
اللہ پاک سچا جدوں کرم کردا ہوندے سبھی فقیر یقینیاں دے
دیدار خدا شفاعت قبول کرے کم کوئی اتھے دینیاں دے

ایہے جوگ دے پنتھ وچ آن وڑیاں جیہڑے عیب تے آکھ بینیاں دے
اک فقر ہی پیدے ہن ثابت جو تھڑ کے اہل خزینیاں دے
کرو نظر میں چیٹ غریب اتے جویں چھپک بلیاں رحم بینیاں دے
تیرا سو فقیر ہیں نگر منگاں چھڈ اہل ہرے اہناں وزینیاں دے
تسیں کرم کرو رب فضل کرسی دور درد فقر ہو جان کمینیاں دے
وارث شاہ کرم جے کرو فقیر اتے رنگ خوب ہوون جسم بھینیاں دے

کلام بالناتھ

ایہیں جوگ دے واعدے بہت اوکھے ناد سن پی کے ورد جا وناں دے
ماڑی لا کے ناتھ ول جھیاں جہر ناد سوہن وار یچ سا چیں چاوناں دے

جوگی جنگم گودڑی ٹپا واوی منڈی زرلا بھیکھ ڈناوناں دے
جے آئے وا ہر گ تے سوگ چھڈے نہیں جو بال گیان پیپول لٹا وناں دے

[illegible]

نام فقر دا بہت آسان لینا کھرا اوکھا ہے جوگ کماونا اوے
اگیاں باشی جتی تپی جوگی جات استری بول نہ پاونا اوے
گندھل تے پوست افیم بھنگ نشہ کھائکے مست ہو جاونا اوے
جگ خواب خیال دی بات جانی ہو کملیاں ہوش بھلاونا اوے
جگن ناتھ گوداوری گنگ جمنا سدا تیرتھاں جائکے نہاونا اوے
کام کرودھ تے لوبھ ہنکار مارن جوگی خاک دا خاک ہو جاونا اوے
ایہہ جوگ ہے کم نراسیاں دا تساں جٹاں کی جوگ کماونا اوے
لوکاں بھانیاں ایہہ جوگ دی بات سوکھی جیوں مریاں تے خاک سماونا اوے

نہا دھوکے جٹاں نوں دھوپ دینا سدا انگ بھبوت رماونا اوے
لکھ خوبصورت پری حور ہووے ذرا جی نوں نہیں بھرماونا اوے
تن چھیدیں آرسی نال ویکھن اتھے ستھرا روڑ کراونا اوے
گھت مندراں جنگلاں وچ رہنا بین کنگ تے سنکھ وجاونا اوے
میلے ساہ نہ جاونا لیچ چھم نوں ناتھاں دا درشن پاونا اوے
رناں گھوردا اکھاڑا پھریں جٹی تینوں لوکاں جوگ کماونا اوے
طمع حرص نوں مار فقیر ہونا ساں حق دا راہ بتاونا اوے
وارث شاہ جوگ دا جال کھرا اوکھا جوگ پاونا جان گواونا اوے

کلام رانجھا با ناتھ

تسیں جوگ دے بھیت تے کر دیا دین دھل نہ لوٹدے جی
میں تاں ہن گھر بار وسار بیٹھا مڑ کے دیویں نہ کھوٹدے جی
ناتھا اوکھی وگدی جوگ ساری جیکر نال پیار دے لوٹدے جی
صدق چھکے تے جھڑ ہارن لکے پار لائیے وچ نہ بوٹدے جی

تیریاں سبھ گلاں منظور مینوں وچ جوگ دے کوئی ہن توڑدے جی
جہڑے آس کرکے آگئے در والے جیوں سدا چا نہ توڑدے جی
لا الحفیظا اوہی جہڑا آس رکھے کیوں اوستوں چا پھوڑدے جی
وارث شاہ میاں جنہاں کوئی ناہیں مہا اوستوں نہ وچھوڑدے جی

کلام بالناتھ

گھوڑا ہمیشہ جوگ دی واگ ویکھے نفس مارنا کم بہو چنگیاں دا
عشق کرن تے تیغ دی دھار کپن نہیں کم ایہہ بھکھیاں ننگیاں دا
جتھوں جوگ کمایا نہ جاوے میاں فائدہ کی جوگ منگیاں دا
شوق مہر تے صدق یقین باجھوں کیہا فائدہ ٹکڑیاں منگیاں دا

چھڈ زر اتے حکم فقیر ہونا ایہہ کم ہے ماہنواں چنگیاں دا
ایتھے تھاؤں ناہیں ارنگیاندا ایہہ کم ہے سراتوں ننگیاں دا
جہڑے مرن سو فقر تھیں ہون واقف نہیں کم ایہہ جگ تھیں نگیاں دا
وارث شاہ جو عشق دے رنگ رتے تیڈی ایہہ بے رنگے رنگیاں دا

کلام رانجھا

رانجھا آکھدا یار تے ملیا لا کوئی دس سولڑا راہ ناتھا
گھروں تیریوں کچھ نہیں خرچ ہوندا چڑا مندراں اتے جھبکا ناتھا

۱ عورتوں کی طرف نہ دیکھنا ۱۲ [illegible] ۱۲ [illegible] فقیر [illegible] ۱۲
[illegible] ۱۲ [illegible] ۱۲ [illegible] ۱۲ [illegible] ۱۲ عاشق
[illegible] ۱۲ سر برہنہ بے تعلق ۱۲ [illegible] مرنے سے ڈرنے والے ۱۲

انا انا انت کدوں آکھیا میں نال لے آکھیا قالو بلیٰ ناتھا کہیا ہور نا ندا آیا پیغمبر میرے کہنی چھیڑی ایہ بلا ناتھا
پہلاں عرش عظیم توں ملے دھکے تھلے ہوئیں تو ماریا چا ناتھا پلے پا پنجیریاں سیر آٹا دتا دیس توں باہر کڈھا ناتھا
ٹریا وانگ مسافراں دیس چھڈے نہیں ویکھنا ملک کوئی آن ناتھا ڈگا آن بن تیر یا نوچ قدماں خبر ہور دا اجھولڑی پا ناتھا
نام یار دا نال یقین صاف نکلے جائے سینیوں ہو ہو انا ناتھا شغل حقدا وچ وجود گھوکے دسیوں وارتے وہ چڑھانا تھا
میری عاجزی عجز منظور ہووے کوئی تمہ باجھوں نہ رو خواہ ناتھا انہدا آکھئے بار دیجے ہو جائے ایہ جسم فناہ ناتھا
فناہ فی اللہ دی منزلوں لنگھ اگے کراں سیر جا ملک بقا ناتھا وارث دکھ مصیبتاں و رنجوں فضل کرے جے آپ خدا ناتھا

کلام بالناتھ بار انجھا

جوگ کرن سو مرن تھیں ہوئے اسھر جوگ سکھنے سکھنا آیا ہی نہچا وڈا کیکے گورا ندی سیوا کیتے ایہی جوگ ندا فرمایا ہی
نال صدق یقین دے نہ تقوی نہتے تیروں بانوں پایا ہی میل ویکھدی وھو کے صاف کیتی ترت گورو نے رب ملایا ہی
منڈ آپنوں جانا خلق کولوں جے تاں جگ مے نیتھ نوں چا پایا ہی نامی کپڑے دھو وندے گورو دا پاس مٹیکے بھیت چھپایا ہی
بیچ سنوں اسوچ قلبوت خاکی سبھے بنے تھاڈول بنایا ہی وارث شاہ ہمہ اوست جاپے سرب ہوئے جگوانتوں پایا ہی

ایضاً

مالا منکیاں دی جیہ اکھ ماگا توں سرب کے بیچ سما رہیا ساہ جیوندیاں وچ ہے جاپ تیرا نحوں نشہ بھنگ افیم وچہ آ رہیا
جویں تیرے نیں چھند یوں مکر چیا تویں جان جہان میں آ رہیا جویں رگ سمرید وچ سانس اندر تویں جوت میں جوت سما رہیا
رانجھا نیکے تحج ہی مکر لگا جوگی اپنا زور سبھ لا رہیا تیرے دوارے چہ لگا ہو رہیا ہاں بیں جوگی جٹ نوں گھنا بھا رہیا
الیس جوگ توں فائدہ کی تینوں تیرا کم آسمان بن آ رہیا توں تاں ظاہرا ولی خدا دا ہیں تیرا نام لیاں دکھ جا رہیا
جرم کرم تیاگ سرب وچوں تیرے درس بے دکھ ہٹا رہیا بھوتا کاس تے جدا کاس وندانت جوت اگاس میں لا رہیا
تیرے دوارے مرانگے ہیں جوگی نہیں خون تیرے سر آ رہیا وارث شاہ میاں جھوں عشق لگا دین دنی دے کم تھیں جا رہیا

ایضاً

جوگی اکھدا آکھے جانا ئیں میں الیس جال توں باز میاں سر سختیاں نرمیاں جھلیانئی نہیں حسناں ولے وا راز میاں
جوگ جیوندیاں مر جاونائیں ایتھے کم نہیں لاڈ تے ناز میاں سدا انگلی دے راگ نوں لگ رونا ئیں کرکے رنگ قلبوت دا ساز میاں
ذکر شغل تے فکر وچ رہنا ہو ہو وانت آواز میاں ایتھے لنے آپ نوں گولنا ئیں نہیں کھیلنے چرغ تے باز میاں
کرکے خودی تکبروں ترک توبہ رہنا نیو یاں جیوں نماز میاں من وچ مسیت محراب تقوی صدق فقر دا جائے نماز میاں

لہ اپنے آپ کو کیا سمجھا ہوا ہے ۱۲ سے تیرے سر چڑھے گا جیسے تیرے ذمہ خون ہوگا ۱۲ سے اگر ہوش میں ہے تیئے اگر تم کو عقل ہے ۱۲

ایس جوگ دا جالنا بہت مشکل رنگ زرد ہوئے سوز گدازیاں نیں
سجر فقر وچ تلہ توکلی دا وارث حرص دا سو ہر جھاڑیاں نیں

مقولہ شاعر

جوگی ہو لاچار جاں مہر کیتی تدوں چیلیاں بولیاں ماریانی
دہیں بُنٹ ہو دھوت کو ردو جوگی کرن تنوں ہتھ خواریانی
ویکھ سوہنا رنگ جٹیٹرے دا جوگ دین جیہاں کریں تیاریانی
ٹھٹر کے ہنڈ باندے لگے جوگیاں نوں کستاں جھانڈیاں ہنبے ماریانی

چھیاں سان چڑھائیکے گرد ہوئے جوجی تکھیاں تیز کٹاریانی
وچ رنگ دے ہووسی وواس اُنہاں چھڈ منیاں سویاں جاریانی
جوگ دین نہ مول ہماہنانوں جیہاں کیتیاں محنتاں بھاریانی
وارث شاہ خوشامداں سوہنیاں دیاں گلاں حدوں بنی نرواریانی

کلام رانجھا با مریدان بالناتھ

بالناتھ چیلیاں تساں جانناں ہاں جہڑا ہویا تاں تساں دا خاص بھائی
جیہاں ہر میں پرکھیا ن لیا کم تساں دا ہویا سیدھا راس بھائی
تساں نال بیر کوئی نہ زوراہیں کیوں چلیا اینویں سو اس بھائی
غرض ہویا ہوبادل عاشقاں دا جہڑا سچ کردا ہوندا پاس بھائی

سبھے دیا کرو میرے حال اُتے ہووں عاقبت وچ خلاص بھائی
بدھی آس میں جوگ دے سکھنے دی جیویں مریاں ساں ہوادہن بھائی
ویر ساہد دیاں جو ساہد کردا اینویں عمر کا رہیا جاس بھائی
فقر سوئی جو دعی نوں ور کرے وارث شاہ توں ککھ لے ایس بھائی

کلام مریدان با رانجھا

چیلے آکھدے منڈ یا نہیں ساتھوں آئیں سچ دیات نہا وندے ہاں
جوگ اسانوں مہر نہیں فیند آپے رات دن ہی پ دھیاوندے ہاں
لے نت چڑہاں منتاں پیر دھوکے آسن ٹھلد ا سوز وچھاوندے ہاں
کرسی بیٹھیاں نوں متھا ٹیکدے تے نال صدقے پیر دھواوندے ہاں

باراں برس ہوئے سانوں ٹہل کردے منگ پن کے نت کھواوندے ہاں
کدی اگ بوند اکدی آنگ پانی کوئی پیدا نت نہ پاوندے ہاں
بابا گنگ پہنوں چل نت لیا نگے تے بہرات نشان کراوندے ہاں
وارث کرم سوئی جہدے یوں جھولی آیوں پچھکاں عمر گواوندے ہاں

کلام رانجھا با ناتھ و مریدان او

نیت کرن بیگانڑی طاعت اوگن تے آدمی اگے گنہگار ہو ندے
چھڈ کرت گھرن چنگی تے بھو ٹھر بولی تونی لاوندے تے اید یار ہوندے

لے لینے جوگ وں کو درست اور رنجے گو، وادر دیکھوں اور رات کو ترسے کا کام بیٹھے تو وہ دوزخ میں جائینگے اور خوشامد سب ہونگا واسطے ہر ایک انسان کو چاہیے کہ اچھا کام کی طرف
رجوع کرے ۱۲ جن کا حق خدا نے گم کر دیا ۱۲ سچ کی بات تحقیق نہ کیں ۱۲ بیگانہ ذکر فی ۱۲

سادھ اینہاں بندی چال ایہا کئی پیدل تے کئی اسوار ہوندے
اِک باجھ امید دے پار لنگھن اِک نال امید دے خوار ہوندے
اساں جوگ نوں خیر نہیں گل بہن ہنساں تینہیں سندوں اُدبیزار ہوندے
رب بخشیاں تھیں چا کرے تھوڑے اوہ چاہے تاں اکتھیں چار ہوندے
ایہو جیہے معاملے کئی سادھو اساں ڈٹھے نی وچ سنسار ہوندے
وارث جنہاں امید نہ ناتھ کوئی کم تنہاں دے عاقبت پار ہوندے

تمثیل شاعر

رل چیلیاں تاں کیا کیتا بالناتھ نوں پکڑ پتھلیا نے
ٹوکاں بولیاں نال بےشرم ہو کے بالناتھ دے جگر نوں سلیا نے
سیلیاں ٹوپیاں مندراں چھڈ چلے غصہ جیو دے وچ اوہ ٹلیا نے
چھڈ دوار اوکھار بھنڈار چلے چار راہ تے واٹ سبھ ملیا نے
غصے نال پکار پکار کردے گورو بولیاں نال ہتھلیا نے
وارث رب بخیل نہ ہووے میرا جائے راہ نصیب دے ملیا نے

کلام رانجھا با مریداں ناتھ

سنجاں آکھ نصیب ہے باپ ماں دے میرا رب بخیل نہ ہو گئے جی
ایہہ حکم تے حق نہ نت رہندے نال عاجزاں کرو نہ زور گئے جی
بیڑا الدیا ہویا مسافراں دا پار لائیے وچ نہ بوڑ گئے جی
تریں نال ماردے ہیریاں نہاں تھیں جہاں نوں چاہ ہے گھور گئے جی
جھڑا آس کر کے لگے آن وال دے جیو اوس دا چا نہ توڑ گئے جی
کیہہ غرور دا کم ہے فقیراں دا ناتوں نہ وچھوڑ گئے جی
کوئی کم غریب دا کرے مل ایہہ سکوں اوہناں نوں ٹھکیے ہوڑ گئے جی
بھلا کر وہاں وصل نہ مول کرے وقت دور دراز نہ ڈھوڑ گئے جی
ماں باپ جیہا کوئی نہ ہووے تہاڈے تیں نہ وچھوڑ گئے جی
وارث شاہ یتیم دی غور کرئیے ہتھ عاجزاں دے نال جوڑ گئے جی

کلام بالناتھ با خادماں خود

دھروں ہندڑے کام نہ ہاں کھیڑیاں تیریاں نے چیلیاں اوئے
پانی دودھ وچوں کڈھ لیندے چاتر ڈبکی پاوندے تیلیاں اوئے
مینوں ترس آیا دیکھ زہد تیرا گلاں مٹھیاں بہت رسیلیاں اوئے
گورو آکھیا مندراں جیبیا اوہ چھڈ دیو گلاں اکھیلیاں اوئے
ماہیں وڈن نگ مرن بتھیں بھور عاشق جنہاں سولیاں سر تے جھیلیاں اوئے
وارث شاہ پھر ناتھ نے حکم کیتا کڈھ اکھیاں نیلیاں پیلیاں اوئے

لہ گلہ میں بہن بیٹھنا بیٹھے ہمیشہ قائم نہیں رہتا ۱۲ ہے حسرت کے چاروں راہ بند کر دئیے ۱۲ ہے لوگ میرے حق میں برے نصیب کا سامنا کرتے ہیں ۱۲

قبول نمودن فرمان ناتھ مُریدان

چیلیاں گورو دا حکم پروان کیتا چار سر گدائیاں ٹھیلیاں سیلیاں نی
نو ناتھ بونجاہاں بیر آہے چوسٹھ جوگنی نال رسیلیاں نی
اک دوئے وِنیاں نہ بات کردا اتاں چیلیاں سبھ سو سیلیاں نی
سیہرن سونٹھ جاں بھویں تریتہ ولچ گورو نے منتراں کیلیاں نی
چھ جتی تے دنئے اوتار آہے وچ آ کیا تاں وے چھیلیاں نی
وارث شاہ نہ طاقت ہے بولنے دی جیہے قدرتاں بدلیاں چیلیاں نی

جوگی شدن رانجھا

دنئے چاہنا سو کا مُندراں بالناتھ دی نذر گذار یا نے
جھڑے غصے تے کاوڑاں چیلیاں سن سبھ جیو توں جا اُتار یا نے
بہت غضب گورو دی بات آہی سبھا جیو اندر چا مار یا نے
گورو کہیا سو انہاں پروان کیتا زوراں چیلیاں تے بازی ہار یا نے
گھتا کپڑا اکل تاراج کیتا حسن باولی جا اوجاڑ یا نے
پیرٹے لا کے گورو پیار دتا انگ لابھوت سوار یا نے
غصے نال وگاڑ کے گل ساڈی دُرڑے گورو توں جا سوار یا نے
انہوں ہویا جا بتیں جوگ بخشش آپ وچ آیہ بات وچار یا نے
زور آور انہاں دی گل ہے بہتا دُکھی جان تُھکے بدی وسار یا نے
گھٹے وٹ کے صم بکم ہو کے کائی گل نہ موڑ کے سار یا نے
لیا استرا گورو نے ہتھ دتا جوگی کرن دی نیت چا دھار یا نے
وارث شاہ ہُن حکم دے پئی انہی ملکہ وریاں بھج کے ہار یا نے

حاضر شدن رانجھا بخدمت بالناتھ

بالناتھ نے سامنے سد دھیدو جوگ دین نوں پاس بہا لیا سو
کن پاڑ کے جھاڑ کے حرص حسرت اک پلک وچ من وکھا لیا سو
پڑھ کے منتر اپنے گورو والا پھیر رب دا نام سنبھالیا سو
سواہ انگ رما سر مُن اوہدی پا مُندراں چا لنوا لیا سو
گورو چیلے دا بن اک ہو یا پرچہ پا کے دھیان نوں لاہ لیا سو
ہتھ پھیری سمرنا دنگی اسم اللہ دا چا سکھا لیا سو
رو رو بہو دسیا سواہ ملی منہ تے جبہ کو ٹھے دا نام گا لیا سو
جیہے پتر اں تے باپ مہر کرے جا پلے دودھ پوا کے پا لیا سو
لیکے استرا درد فراق والا اک پلک وچ روڈ کرا لیا سو
خبراں کل جہان وچ کھنڈ گیاں رانجھا جوگ دا ساز وکھا لیا سو
اوہو رانجھا تے اوہو چاک جوگی بھیڑے چلن نوں سانگ بنا لیا سو
وارث شاہ میاں منہارو انجوں جٹ پھیر مرید کے کالیا سو

[illegible]
[illegible]

نصیحت کردن بالناتھ رانجھا را

ذرا بے سکھیا رہے یاد والی دس راہ جو گورنمے جائیے جی
سادا آپ نہ جانیے پا ستر پیتوں ہٹھ وسیس جوگ کمائیے جی
اتے وید ناریدی یاد وسے گورو جوگ دے پنتھ نوں پائیے جی
سنکھی دوار دے جوگی بھیکھ منگے دعا نہیں سنائیے جی
سنگی چادری کھپری تھ لیکے پہلے رب دا نام دھیائیے جی
ادھی ماننوں جانکے گرو پنجا چھوٹی بھین مثال کرائیے جی

سبھ تیاگ کے فکر اندیشڑے نوں راہ گورنال گورا نتوں پائیے جی
لکھ پدمنی چھیڑنی نظر آوے اوتھے جیو نوں ناہ ڈولائیے جی
نہا دھوکے چا بھبھوت ملیے اتے کسوت انگ وٹائیے جی
اسی بھانت سون منگ دے بھیکھ لیکے مست الکھ دے دوار کو آئیے جی
منگ الکھ وچ جانکے جا ڈیرے پاپ چالن دے ناد گھوکائیے جی
وارث شاہ یقین دی گل چنگی سچ حق ہی حق ٹھہرائیے جی

کلام رانجھا با لناتھ

رانجھے آکھیا مگر نہ پیے کدی قہر دی اگ ہٹائیے جی
پہلے چیلیاں نوں چا ہیر کرے پچھوں جوگ دی ریت بتائیے جی
ایہہ گو ہجڑی مت کوڑ تیری گھٹ خندقے وچ ڈوبائیے جی
کرتوت جے ایہو سی جد تیری منے ٹھگ کے لیکے لائیے جی

گورو مت تیری سانوں ناہ بھاوے گل گھٹ کے چا لنگھائیے جی
اک وار جو دسناں دس چھڈو گھڑی گھڑی نہ گو سواکائیے جی
لیک لائیکے پھوندی مت دینی تیتوں مت ایہہ کس سکھائیے جی
وارث شاہ شاگرد تے چیلیاں نوں کائی بھلی ہی مت سکھائیے جی

باز نصیحت کردن بالناتھ رانجھا را

کہے ناتھ رانجھیٹیا سمجھ بھائی سر جائے جوگ بھرو ٹڑیں نوں
من مار کے جوگ نوں پالیے جیہا مار کے ناگ رکھ سوٹڑیں نوں
داغ ذنب نوں بہت سنبھال رکھیں چادر فقر دی چٹڑی چوٹڑیں نوں
حال فقر دینوں ناہیں لنگھایئیں ولوں صاف کہیں نیت کھوٹڑیں نوں
بالے جوگ دے تے کھیڈن جا نیاری چلیں سمجھ کے چال اس گوٹڑیں نوں
اہیں لگھ آوندی چھوٹے بولاں چار لیاؤ ناہیں کھوٹڑیں نوں

الکھ ناد وجائیکے گرو پنجا میل لیاؤ نام گڈے روٹڑیں نوں
سچا نفس شیطان نوں گھٹ ماریں جیہے دھوبی کو اڑی ہتھڑیں نوں
ہتھ پکڑ مطہر یقین والی ماریں نفس شیطان دی کھوپڑی نوں
نفر شہر آکھیت کماؤ نوائے چوہا چور لاگو گئے ڈوہڑی نوں
تھنی بلدو انگوں گائیں وچ پھرنا نہیں سو نخنا ورتکے جھوٹڑیں نوں
بڈھی ماں برابر جانئیں ایں اتے بھین برابر چھوٹڑیں نوں

لہ خواہش نفس فنا کریں ۱۲ سلہ جیسا سانپ سوتے سے مارے ۱۲ سلہ شیطان لگا ہوا ہے ۱۲ عہ سورہ ہود ترجمہ البتہ نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو ۱۲

جیہڑی سَتّی نہاتیاں ہوویں رکھیں ثابت ایس لنگوٹڑی نوں
اسیں بڈھی نوں ماں ہی جاننے ہاں اتے وہی برابر چھوہٹڑیاں نوں
جیہڑی سامنے آوسے تے مونہہ پھیریں کدی ناہ ویکھیں اوس موہٹڑیاں نوں
وارث شاہ میاں لکے چھُری کانی ووہڈھ دور کریں ایس بوہٹڑیاں نوں

کلام رانجھا با بالناتھ جوگی

ثابت ہووے لنگوٹڑی تیں نا تاں کاہے جھگڑا اجاڑ دا ایں
ایس عشق تھیں جیب جے ہٹے میری اگے پاڑنے کا سانوں پاڑدا ایں
جیہڑا شوق ہوندا ایہنوں رب لاہوندا مست گشت غفار دا ایں
ایہنوں عشق نے مار حیران کیتا تخت تیں وِکھے بہار دا ایں
ایس میں نوں ڈُدھی نے سوہ لیا نت فقر دا نام چتار دا ایں
تاں کم نہیں سی فقیر ہوندا اک رکھناں غم یار دا ایں
جیہڑا سکے رہن جے ہووے میرا اگے معاملے کا سانوں مار دا ایں
سر ووکرا اکیوں کن پاڑن جے تاں کبر ہنکار نوں مار دا ایں
جے میں جاندا آن توں پاڑ دینے ایہ مندراں مول نہ سار دا ایں
جے میں مست اجاڑ وچ جا بہندا اجہیں پیالا اندیا کا سانوں چاڑ دا ایں
جے میں جاندا عشق تھیں منع کرناں تیرے ٹلے تے جھار نہ مار دا ایں
اگے کن سوارو پھیر بیٹھیں گھتوں چھالوں تاں سرکار دا ایں
جے توں کرنی سی بیں نال ایہ ٹھگی پہلے روز جا ویل نہ مار دا ایں
وارث شاہ دیہاں کوئی گل کرو انہوں چانکنے وچ تے مار دا ایں

کلام بالناتھ

پچھوں تاوندا ایں کسی نوں کھیں ہتھ نہ آوندا اوہ ویلا
کتھیں لیبدے مندراں پا بیٹھا ہن با ٹھگی دا آنکے ایہ میلا
ہاتھ پھیر رہ سی اوہ ویلا جیہنوں کیوں بیچ جاگنا سی ایہ جھل ہیلا
سانگ تے سنگتی نوں پچھ کے ونگ لیا جو بن سنگ کر بہوے نال کیلا
گنج فقر دینوں ایس منت پایا کیتا خرچ نہ پیسوں اک دھیلا
مطلب پاپکے تے ہویا جٹ پھیلا غرض واسطے ریپلا پینے لیلا
ہن کراں کیہ کوں تیہیں خوشی چکا حال قال تے کھپری ناد تھیلا
پہلاں فندیاں لاکے جوگ لیا گئے نشان بیاں ہو وچھیلا
جوگ منتری کھیت کماؤ نے ایہ بالکا غیب دا پیا نیلا
پتر کھوتیا ہنے کھے گئے نہیں ہون میرے قصے اوکھے تھیڈ دہی لیلا
ہُٹے اک دنے اُنہ کدی گن ہووے نہیں انار کریر ڈیلا
کتھوں جٹ میرے گرو آن ہویا گھر بار توں چھڈ کے ہو ویلا
موٹے مندراں کن بے عیب تگے لا بیٹھا ئی مار جگر سیلا
وارث چیند بیچیاں اکوا رسیاں لاکے سر لگا کے تہ مول چیلا

ایضاً

کھاہ رزق حلال تے سچ بولیں چھڈ دیہہ تُوں یاریاں چوریاں اوئے
توبہ کریں تقصیر معاف تیری جیہڑیاں کھیلیاں صفاں گھوریاں اوئے
آ چھڈ چالے گوار تیتے والے جیہی پاڑ کے کیتیاں موریاں اوئے
پنجھا چھڈ جتیا خصماں ساہمنے لیاں جیہڑیاں پاڑیاں کھنڈیاں ریاں اوئے

[illegible]

چوراہگاں چرتے والیاں چوریاں رلیاں بھیناں تروڑیاں اوئے — دھو دھا کے مالکاں وِرت لیاں جھڑیاں چاٹیاں کیتیاں کھوریاں اوئے

چھڈ سبھ بریایاں پاک ہو جا ناز نال جگتندے زوریاں اوئے — ریولے وِچ توں وَیڑیا کم چوری کوئی غرضیاں ناہ ہون پوریاں اوئے

تیری عاجزی عجز منظور کیتی ناہیں منڈاں کن وِچ سوئیاں اوئے — وارث شاہ نہ عادتاں جاندیاں نی بھاویں کٹیئے پوریاں پوریاں اوئے

کلام رانجھا با جوگی

ہیں چٹ ہاں مطلبی یار پورے داؤ ڈھنگ کرکے وِیا کدہائیں — اک گل توں جان قربان کرنی پر دلیدا ہتھ نہ چھڈنا ہیں

گورو پیر تیرے ربدا نام لے کے جھنڈا رنگیو دیوچہ گڈنا ہیں — وارث تنہا بیالا تے کھپرا بانڈا نال سبھے گھر کرکے ودّھنا ہیں

کلام ناتھ بار انجھا

سبجا وڈھکے چیلیاں حرص والی فقر کا نہہ نفس کھدا اڑیا نوں — ہل واہندی جگی جاچ تیتوں واہ جانا ئیں گیتیاں اڑیا نوں

ویکھے چڈیاں کیوں نی دھیانا نوں ہولاں ہار کے چوکھراں اڑیا نوں — وارث شاہ تھوتھوا قبل ان تھوتھا چھڈ مہویدی جنا کھاڑیا نوں

کلام رانجھا با ناتھ

ناتھا چونیاں مرن بے کھرا ویکھا ساتھوں اڈیو ابجا ہو نکھونی — ہیں چٹ ہاں ماریاں کرن والے اساں کجھکے ناہ پڑونے نی

جہر اسخن منظور نہ کرے کوئی سو بہوں آکھ کے چاو گو ونے نی — ہیں ٹھلے تے آن خوار ہوئے ساتھوں نہیں ہونے ادّبے روونے نی

ایہویں کن پڑا کے خوار ہوئے ساریں عمر دے دُکھ وکھوونے نی — رناں نال جیو رچیدے چیلیا نوں ایہ گو نرونہ نبھکے جھونے نی

ساتھوں کھپری ناد نہ جائے سانبھیا اساں نت نوں جھگڑے جھوٹنے نی — رناں وِین گالیں ہیں چپ کرنے ایڈے صبر دے پیرکس دھوونے نی

رناں اکھ کمینیاں تین جالیے سنکے سخن کر چپ کھلوونے نی — پینڈاں ایڈیاں کیسے نہ جا نیاں نی بھار ہن والے چیلاں چھوونے نی

بھٹ گھتنا گھنڈیاں جا یاں نوں پچھوں بہو کے اک نہ ڈوہنے نی — اسیں جھگڑیا نوں گلوں لاہ بیٹھے جھیڑے لڑے مول نہ چھوونے نی

ند لمت خراش چوڑ کر ناں ہوہن جکیانہ نہیں چھونے نی — کھچاں رناں لڑکیاں کرن جہیڑاں گتاں ٹیکے چھلے کھوونے نی

ہس کھیڈ ناں تساں جا منع کیتا اسیاں ہوئیں تے گوہنے ڈھوونے نی — وارث شاہ کہے انت آخر نوں لگے چوونے تے میٹے ڈھوونے نی

کلام بالناتھ بار انجھا

چھڈ چوریاں ہاریاں وِنھا جا بہت دکھیاں ایہ فقیریاں نی — جوگ جالنا سار دا تر کلاوے ایس جوگ وِچ بہت ظہیریاں نی

لے رہے ہوئے زمین کے ٹکڑے ۱۲ ٹھگوں میں دیکھ ل کو جلانا ۱۲ جیتی جان فساد چھوڑ دے ۱۲ موٹے رسے بٹنے والے بیلنے موٹا کام بننے والے ۱۲ مکر و فریب ۱۲ بیل جوتتے ہیں ۱۲

جوگی نال نصیحتاں ہو جانمے جوہیاں وٹہ دے نک نکیریاں نی
تونا کھیری ہمنا ماونگی چھپہ بھنگ زنبیل زنجیریاں نی

چھڈ تریمتاں مے بھاکیہو جوگی فقر نال جہان کی سیریاں نی
وارث شاہ ایہہ جٹ فقیر ہویا نہیں ہونیاں گھیے تون پیریاں نی

کلام رانجھا

اگے ناتھ دے کھلکے عرض کردا صورت یار دی مینوں ساں ڈھونڈ نائیں
ہیر جٹ جلال دی ٹیکیا مینوں ہور غیر نوں نہیں کھروڈ نائیں

ناگ عشق دا ایہنا ئی وچ سینے کنڈل مار جن تے نہ ہو ڈھونڈ نائیں
وارث شاہ وانگر ہیر ملن ماجھوں ہاں ساہ واہی جھنڈ نائیں

ایضاً

سانوں جوگ دی رتیہ ندو گئی ہی جدوں ہیر سیال محبوب کیتے
چھڈ دیس شریک قبیلڑ مینوں اساں شرم دے طور عجوب کیتے

رل ہیر دے نال ہی عمر جالی اساں تدے جوانی دے خوب کیتے
ہیر چھپیا نال ہی مس بیٹھاں اساں وچ ملنے نئے مرغوب کیتے

ہویا رزق اودھ تاں گل ٹلی ماپیاں یار دے چا اسلوب کیتے
دھیاں گنڈ دی کھیوں بڑی ساعت نال کھیڑیاں دے منسوب کیتے

پیا وخت نال جوگ وچ آن جاتے ایہہ واسطے آن مطلوب کیتے
عشق نال فرزند عزیز یوسف نوے وردے بیت یعقوب کیتے

ایہہ عشق نے ملے پیغمبراں نوں جتھے عشق نے ہڈ ایوب کیتے
دیہی اپنی ساڑ کے خاک کیتی ایس عشق نے چا غروب کیتے

عشق واسطے شاہ سکندرے نے فتح شہر شمال جنوب کیتے
ایس زلف زنجیر محبوب دی نے وارث شاہ جیہے مجذوب کیتے

بانکسار دعا کردن بالناتھ ورحق رانجھا بدرگاه خدا و قبول شدن

ہوئیں گورو جگت دا تائیں سچا جس تے کرم کریں پار لنگھدا ائے
مینوں ہیر دیہو سانوں طلب ایہا ہیر ہیر میرا جی منگدا ائے

ناتھ سمجھیا نہیں خیال چھڈ دا لگا ایہنوں تیر خدنگ دا ائے
ناتھ کرا فسان جو تو ملیا تاری لا کے رب توں منگدا ائے

رانجھا ناتھ اگے ایہو عرض کردا ایہا عشق دو ہاں ناگ رنگدا ائے
ناتھا اوکوٹوں جوہیں ٹرے ویوا توہیں ہو زنا توں دل سنگدا ائے

انکھیں[۱] میٹ مراقبے وچ ہویا ہر طرف دھیان کر سنگدا ائے
ناتھ میٹ انکھیں درگاہ اندر نالے عرض کردا نالے سنگدا ائے

چوداں طبق نکھانئے نے تھاؤں تھائیں کیتا بڑا اوہا توں تنگدا ائے
درگاہ لا ابالی ہے حق والی اوتھے آدمی بول نہ سنگدا ائے

۱ یعنی بالناتھ نے انکھیں بند کرکے تاڑی لگائی جسکو صوفیاء کرام مراقبہ کہتے ہیں۔ مراقبہ میں ہمیشہ دل کی توجہ خداوند تعالی کی طرف ہوتی ہے اور دیگر خیالات سے قطع تعلق کیا جاتا ہے اور اسی طرف سے فیض اور تجلیات کے وارد ہونیکا انتظار کیا جاتا ہے تاکہ وہ فیضان غفلت کے سبب ہاتھ سے نہ چلا جائے چنانچہ فرماتے ہیں۔ یک چشم زدن غافل ازاں ماہ نباشی ۔ شاید کہ نگاہے کند آگاہ نباشی ۔

آسمان مُیں چاوڑی توں تیرا وڈا پسار مُرار نگدا ائے
سبھ چھڈ ریاں بنھ تقوی لاہ آسرا ساکتے تانگدا ائے
میرا نام سُنکے ملے آن چڑھیا کے پند ہیں اے تے جھنگدا ائے
لائی عشق وینے تن جالیا سو جیوں شمع تے حال پتنگدا ائے
ایسا عشق نے مار حیران کیتا سنگھیا سو انگ پتنگدا ائے
کریں فضل نا ہیں بیڑا پار ہوئے لگے پلک نہ دیر و رنگدا ائے
توں ہے غریب نواز صاحب پردہ ڈھکناں فقر دے ننگدا ائے
کیکوں حکم ہے کھولکے کہو اصلی رانجھا ہو جوگی ہیر منگدا ائے
بنجاں ہیر ام رگاہ وچ عرض کیتی دیہو فقر نوں جنم ملنگدا ائے
رانجھا جٹ فقیر ہو آن بیٹھا لاہ آسرا نام تے لگدا ائے
مار ہیر دیاں نیناں نے خوار کیتا لگا جگر وچ تیر خدنگدا ائے
شوق نال جنگل بیلا چیریا سو کیتا خوف نہ شیر پلنگدا ائے
گھوں ہوں ہو کے سر وچ سواہ پائی چیرا لاہ کے تے جھمبر رنگدا ائے
کن پاڑ منا کے سیس داہڑی پی بہے پیالڑا بھنگدا ائے
سبھ شیخی شان گنجی چھڈکے تے نانا پیڈیا فقر نسنگدا ائے
جوگی ہو کے دیس تیاگ آیا رزق دور ہے کونج کلنگدا ائے
ہو یا حکم درگاہ تھیں ہیر بخشی بیڑا لاد تا اساں ڈھنگدا ائے
وارث شاہ ہن جھناں نوں بخشے تہاناں کی محکمہ جنگدا ائے

مژدہ دادن بالناتھ رانجھارا

ناتھ کھول اکھیں کہیا رانجھے نوں سنج جاہ تیرا کم ہو یائی
سنکے خوشی دیناں تیار ہو یا جٹ جوگ دی جوگ نوں جو یائی
ہیر بخش دتی تیرے رب تینوں موتی لعل دیناں پرو یائی
کمر کس اوداسیاں بنھ لیاں جوگی ترت تیار ہی ہو یائی
کروہ ہیرے نگلا و تھاپی رخصت دیہو ویلا رٹ ہو یائی
چل آن لگا اوس پڑھ بینوں چہڑا دوچھ ورگاہ دے ہو یائی
پڑھکے فاتحہ خیر دا گورو صاحب تیری ہتی انکھ تھیں گو یائی
چڑھ دوڑ کے جت دے کھیڑیا نوں جیہڑا شگن تیہنوں بھلا ہو یائی
خوشی ہو کے کر وداع بینوں ہتھ بنھکے آن کھلو یائی
وارث شاہ جاں ناتھ نے حکم کیتا کیسیاں ترد اپترا ہو یائی

طیار شدن بطرف رنگپور رانجھا از خدمت بالناتھ

رانجھے مُردیاں ہویاں چار کیتی کوئی مود فریب بنا ئیے جی
جونہ پیکے بل وچہ پالیے طبا شہر دا رنگ وکھا ئیے جی
بھان کھلکے پیکے پانگلی ہو کا ویدگی چادر ڈیو لا ئیے جی
پٹ بوٹیاں ٹنگے دیاں پانگلی دے چھپر رکھکے جا سوکا ئیے جی
اٹھ سٹ دیاں جرانوں پٹکے تے جڑھ پانڈی آ کھلا ئیے جی
کسے فند فریب جے ملے پیارا اونے سحر جادو پھڑجا ئیے جی

سیئں لال تھہاز حسین وانگوں نگاں چوڑیاں نتھ جڑائیے جی
درس یار پیاریے دے ویکھنے نوں بیراں جوگیاں دا ویس لائیے جی
وچوں مجلسوں اٹھکے وانگ مجنوں پیر کتیاں دے چم آئیے جی
وارث یار دا تدوں دیدار پائیے جدوں اپنا آپ گوائیے جی

حسد بردن مریداں جوگ رانجھا

جوگی ناتھ توں خوشی لے ہو وداع ہویا چھٹا باز جیوں تریڑ ابنولاں
اک پلک وچ کم ہو گیا اس دا لگی اگ چیلیاں ساریاں نوں
جوگ دیہو جو آوندے لوک نوں ہن جاندا اساڈیاں نعریاں نوں
جٹ کل دے آئے نوں جوگ دتو کیا مان ہے اساں بیچاریاں نوں
پہلے کرم سو ون تاہیں جوگ پائیے ملے جوگ نہ کرماں ہاریاں نوں
تنیں برساں دے بیٹھے ٹہل کردے حاصل کجھ نہ ٹہل گزاریاں نوں
فوجدار حضور تھیں کوچ کیتا تو تکا لگا ہے چوٹ نقاریاں نوں
اساں ٹہل کرینیاں عمر گذری ڈھل گھتی سو چیلیاں پیاریاں نوں
کدی مہر دی نظر نہ ویکھیو یاوین ہتوں کریں جوکاریاں نوں
مرکے سہجنے اکھ جواب تاں انہاں چیلیاں منشہ ریاں نوں
اسیں جٹ انجاں ہیں بہاس گئے کرم کیتا سو ہماں نکاریاں نوں
وارث شاہ اللہ جدوں کرم کرے حکم ہوندا نیک ستاریاں نوں

کلام مریداں ناتھ بار رانجھا

توں تاں جوگ لیا نال صاحبی دے خوشی نال گھماندڑے آ لیتو
دھن بھاگ سہاگ نصیب تیرے جس گرو نوں جھب جھکا لیتو
زہد بندگی گھٹ نہ مول کیتی ست گور ٹنے بھار اٹھا لیتو
کوئی پا چھلاوڑا ٹھگبوٹی سر گورو دے جادوڑا پا لیتو
پہلے لدھیاں ٹلے تے آن چڑھیوں جوگ گل وبال توں پا لیتو
کجھ پن نہ دان اشنان کیتا کم گل دے نال بنا لیتو
اسیں مرے تے وڑے ہی ور رہے اینتھے نزدیک وچھا لیتو
وارث شاہ توں جوگ الیا دا ناٹک لگے توں جوگنوں لا لیتو

مقولہ شاعر

جدوں کرم اللہ دا کرے مدد بیڑا پار ہو جائے نمانیاں دا
حکم نال جہاز سمندر بچ پڑا اوتھے کجھ نہ زور نہانیاں دا
اک ستڑے دے جگا صاحب صاحب من گھیرا حق دے بھانیاں دا
جیسے بوٹھ نبات تے شکر پایے لگھاں کج سواد لکھانیاں دا
لکھناں فرض نہیں بے جا بہے کہیا مان ہے اساں نتانیاں دا
اک جا گندے رہن محروم کموں ایکھیں ہے اوہدے بھانیاں دا
کھیڑا اسیر پیا گھر جا بیٹھا ہویا وارثی حسن نگانیاں دا
رانجھا چاک ہویا لکھ کھجا کے ہیر کیتا سی چاک بے تانیاں دا

لہ پ ع (ترجمہ) اسی طرح اللہ مدد کرتا ہے انکے دو ویر جو سمجھ نہیں سکتے ہو ہے جیسے ایک کریل کو آگے لگا لیا ۱۲

ووھی کھائیکے قاضی نکاح پڑھیا جدوں چلیا حکم ملوانیاندا   میرے کرم سو لُٹے آن جاگے کھیت جھیاں ٹھینیاں دانیاندا
رانجھا ہو جوگی آیا واہو واہی شوق ہیر دا نام دیوانیاندا   وارث شاہ میاں وڈا ویدرانجھا سردار ہے سب سیانیاں دا

روانہ شدن رانجھا بطرف رنگپور

جوگی ہو تیار جاں اُٹھ ٹریا آیا پنڈ پر پنڈ بھو تڑائی   پھرے پنڈ وچہ آٹے تاں لوک کہندے ایہہ تاں جوڑ بالناتھ دی آئی
کنّیں مندراں ایہنوں پھبن ایہدے ہتھ ستّے لنگوٹ آئی   کوئی جوگیا مدّی نہیں ڈول ایہدی ہیر ویلیوں دیکھو مہوٹ آئی
جا گہنہ مندراں دی بیٹھو سوہن والے ہتھ سوہندا رنگلا سوٹا ای   کسے ہاں دی گھر دیں جاک تا جیندا انکھیں جیکا وندا پوترائی
ساتوں ایس جیہا چند جیہے ہتھ آوسے پہنے زری تے بادلہ گوٹرائی   کسے جاگ بھری اینوں جھیاں سی ایہہ تاں خسمدی کا وندا لوٹرائی
ست جنم کے ہیں ماں تہویں کدی وہیانا ہوں جوڑائی   دکھ بھجن ناتھ ہے نام میرا ایس ہاں دھشتر وید داپچوڑائی
ہیر آنا تھہے وڈا گورو دیسا دا اچلاو سکا پوجنے چوترائی   جو کوئی اسلند سیاں دم مارے ایس جگتوں جائیگا اوڑائی
اسانتال ہے ربنے کرم کیتا اساں جوگ لیا ہی کھوڑائی   بال ناتھ سچا گورو پایا میں بہت صاف ہے تورو ادھوڑائی
جھل عشق دا جاگنا بہت اوکھا پایا جیہر سبراں اوجدا یوڑائی   جینوں عشق دے رستر دی خبرنا ہیں بھار چیٹھ جاندا یا کھوڑائی
اہیں فقراں ظاہرا نگ کالے کوندا اعلیٰ تے بہت بھنگ گھوڑائی   وارث شاہ جو لئے انگیا سماؤدی وودھہ پیڑا اندر بیٹھا اپنا ہو ڑائی

کلام ایضاً

وھاپالمیوں نڈکی کھیڑیاندا چلیا ہنہ جو آوندا اوتھ اتے   کعبہ کہ متھے ربہ پاؤ کے پہنچیا کھیڑیاندی جمع ٹٹھہ اُتے
موہنے پاڑ نیلی لوں پڑہا ساجوگی ڈوم وینسے جوبن سُکھ اتے   چیٹا کھیری بھاوری لونڈ لونڈا بھنگ پوست چادر ی ہو لٹکدے
قفنے نال چلاور مست جوگی جویں سار ہاں جھولے وریہا اتے   ہیر آگے تساس چوڑ ان چلے رکھ ہتھ تلواروی مٹھ اتے
جوگی خوشی ہوآوندا کھیڑیاتوں جویں جنج بن آوندی کُھٹ اتے   واہو واہ دھانا رانجھا کھیڑیاتوں وگنے نیر جوبن دی لُٹ اتے
انیویں سر کیدا آوندا کھیڑیاتوں جویں فوج چڑھ آوندی لُٹ اتے   وارث آن وڑیا جوہ کھیڑیاندی سایئیں ہو یار انجھیدی پٹھ اتے

تبدیل کردن لباس رانجھا

رانجھا بھیس وٹائیکے جوگیاندا اُٹھ ہیر دے شہر نوں ہوندا اے   ٹھٹھکا شہر جیوں ووڑدا مار آگے جویں چور اندر ڈھٹے آوندا اے

سخن یار دے یار نوں حیف آئے کدی گاوندا ئے
نال چاودے جوگی ہی سرگ ٹریا جویں مینہ اندھیریا آوندا ئے
تیز بولدا سخن مناوندا ئے من شیرنی پیر مناوندا ئے
ویس کھیڑیاں دے رانجھا جاوڑیا وارث شاہ عیال بولاوندا ئے

آمدن رانجھا در حد بست رنگپور

چدھروں رنگپور دی راہ جاوڑیا بھیڈاں چارے عیال وچ بار دیجی
چھٹ چوڑے تے چکلدی جیب وانگوں گھتے ویدھے رن نہ یار دیجی
تیں ہیں کیہڑے ویس توں آہے سخن دس کھاں صوفی روار دیجی
باراں برس بیٹھے بارائی برس بھیڑے ملن ولیاندی گلا تار دیجی
نیڑے آکے جوگی نوں پچھدا ئے جویں نین وکھین نیں بار دیجی
چوریاں تے ٹھگ نہ رہن کتھے کتنوں چھپن ایہ آدمی کار دیجی
ہیں رنگ ہاشی چلے گنہ میلے ہیں تیجی سندوں پار دیجی
وارث شاہ میاں آئی چلے جاگ تھمے ہیں قرزاں کوتو بدیار دیجی

کلام چوپان بار انجھا

پالی آکھدا فقر نہ جھوٹھ بولن فقر سئی جو جھوٹھ نوں مار دیجی
سچ اللہ دا نام تے فقر دوجا ہور جھوٹھ پسار پسار دیجی
سارے ملک وچ دھم پچھوٹ پالی مُڑے پھیریاں ہیڈا نوں جاچ دیجی
توں تاں چاک سیالاندا نام وسیندا چھڈ جھیڑ لیہہ گل ہنجار دیجی
تیرا اُجناہ میر سیال آہیں خبر عام سی وچ سنسار دے جی
ویس کھیڑیاں دے وڑاخبر ہووے جان تخت ہزاریوں مار دیجی
مساں جاہ تیتھوں لیکھا منگی گے وچہ روز حساب شمار دیجی
مار چور کر سٹنے ہڈ گوڈے ملک گور عذاب قہار دے جی
جس وقت ہووے خبر کھیڑیاں نوں اسے وقت تیری جان مار دیجی
تے فقر تے ایتناں جھوٹھ بولیں جھوٹھ دھرم ایمان نوں مار دیجی
پھیر آکھدا نہ جی ویکھ میں نوں آہیں ول تے چال چار دیجی
نوں جھے نچھوٹ وچہ پالیا نے وسواں حدہے وچہ سنسار دیجی
نہیں چوچکیداں جدوں جاویں آہیں جی پانی اہیں وچ بار دیجی
نس جاہ ایتھوں مار سٹنگے کھیڑے سچ نے جھوٹھ تار دیجی
نس جاہ کھیڑے مستاں ہو دہ کرنیں پیارے نہ لیجان کار دیجی
کوئی جاگی نہ ہووی معل تیرا الفسو نفسی ہی سبھ پکار دیجی
آکھے لگ میرے مڑ جاہ پچھاں کھیڑے گھر جانتے پھڑ پھار دیجی
وارث شاہ جیہیں گور وچہ ہڈ کرکن گزران نال عاجی گنہگار دیجی

کلام رانجھا با چوپان

فقر آکھدا پالیا قہر کیتو ایڈا جھوٹھ دا بول کیوں بولیا ئی
وانگاں پھیر کے چکراں کریں نویں ایڈا جھوٹھ اپرایڈ کیوں کیتی

سا سمند رکا پرندہ ہے ۱۲ ملاقات وا لوکی مرادیں حاصل کرتے ہیں ۱۲ چار اطراف پھرتے ہیں ۱۲ ہم خدا کی قدرت دیکھتے ہیں ۱۲ طریق فریب چور کی بات کہدے ۱۲ تیرے وطن تک تجھے مارتے جائینگے ۱۲ آیت شریف (ترجمہ) جتنے کہ فضلے مجموعہ زمین کی سیر کرو اور دیکھو جو گنہگار وں کی عاقبت کیسی ہوئی ۱۲

ایہ چار نا کم پیغمبراں دا کیہا عمل شیطان دا تولیوئی
اسیں فقر اللہ دے ناگ کالے اسانساں کی گھولنا گھولیوئی
تیرا سبھ حال معلوم کیتا لقمہ مکھ حرام دا وچ لیوئی
کھیڑے لیگئے زور ہیر ورتیتھوں وندا پھرنا ہیں جھوٹھ چا بولیوئی
تیری سبھ حقیقت لبھ لئی چلیا جاہ مرکے تھیسر تولیوئی

بھیداں چار کے تمتاں جوڑنا ہیں کیوں غضب فقیر تے بولیوئی
حیا لی آکھدا جھوٹھ نہ بول توں ہی کھن پانیوں کسے نہ رولیوئی
وا آہی چھنڈ کے کھولیاں چار یونی ہو بوں جوگیڑا جو جانی ولیوئی
سچ منکے سچیاں ہٹا جاہ جتا کہیا کوڑدا جھولنا بھولیوئی
وارث شاہ ایہ عمر نت کریں ضائع شکر وچ پیاز کیوں گھولیوئی

ایضاً

رانجھا آکھدا اگے سنرا تیںنوں جیا دوں توں ظن بنا بیٹھوں
کس عقل تے غیب دیاں خبراں سرکفر دا بھار اٹھا بیٹھوں
اساں اہ مسافراں بانہد یانتے کہیا فقر اکوڑ بنا بیٹھوں

اجے جھوٹھا پر اہد توں بولنا ہیں ورخشم دا اج بھلا بیٹھوں
کرے ودھ کلام نہ مول بھائی کہیا کوڑدا فرض وچھا بیٹھوں
وارث وین تے دنیا اندر تھیں نیواں ہو کے عمل کما بیٹھوں

کلام چوچک یار انجھا

آسی جاکا سواہ لا منہ تے جوگی ہو کے نظر بھوا بیٹھوں
کھیڑے مار لیگئے نت مارتیرے سارا یعدی لیکھ لوا بیٹھوں
اوہ وچلیا تھیں آوندا ئی جیدوں حق عاشق مرو ا بیٹھوں
سنگ چھڑتے نامے جانی ہووے ولی دھر اجیدھ چھڈا بیٹھوں
ہن وارکی چھینا ئیں سوکھاویں جدوں کھیتے توں منا بیٹھوں
سر ودھ تیرا کرن چا بیسے جھوٹے کھیڑیں توں جا بیٹھوں

ہیر سیال دا ایار شہور رانجھا موجاں ماں کے کن پڑا بیٹھوں
تیرے بیٹھیاں ٹیاہ لیگئے کھیڑے داہڑی پر سید لوچ منا بیٹھوں
ہن سونا ہیں جنیدیاں سو ہر یاتوں تھول لال جان خاک رولا بیٹھوں
جدوں ڈھوئی دا نہ لگا ایہے ہتھ ویلات لوں جا بیٹھوں
اک عمل نہ کیتوئی غافلا اوئے اینویں کہیا عمر گوا بیٹھوں
وارث شاہ تریاق دی تھاوں ہن تیں اپنی زہر توں کھا بیٹھوں

کلام رانجھا باچوچک

رانجھا آکھدا اگے سنرا تیںنوں ایہ تاں ہوبائی بہت قصہ تیتھوں
اک دودھ دیو چا گھولیوئی ودھا ہویا ہے ایہ فتور تیتھوں

ایڈے جھوٹھا پر اہد توں بولنا ہیں کیہا منگساں ورفتور تیتھوں
گلاں لاں چھپا ندیاں کھیکے تے ورگیا شیطان لنگور تیتھوں

لے پانی سے کبھی کسی نے کھو نہیں نکالا ہوتے جب تک یقین بیان ہوا صد پانچ ترجمہ سورہ ہود) البتہ جو یقین لائے اور کیں نیکیاں اور عاجزی کی اپنے رب کی طرف وہ ہیں جنت کے لوگ وہ
اسیں ہمیشہ رہنگے ۱۲ ترجمہ کیا ہم نے عمر نہ دی تھی تم کو جتنے میں سوچ سکو جسکو سوچنا ہو اور پہنچا تم کو ڈر سنانے والا اب چکھو کہ کوئی نہیں گنہگاروں کا مددگار رہا ۱۲
ترجمہ جو پسند رکھتے ہیں زندگی دنیا کی آخرت سے اور رکتے ہیں اللہ کی راہ سے اور ڈھونڈتے ہیں اسمیں ۱۲ صہ بینے وہ لیگئے تیرے منہ پر مار کر ۱۲

اپنے آپ توں بنیا ہیں عقلوا لا رہیا عقل شعور تے تمیز تیتھوں
وارث چاک بنا ہیں توں جوگیا نوں سرہو لیا ہے جو منور تیتھوں

ایضاً

فقر آکھدا پالیا نہیں تیتھوں دساں جوڑ دی سبھ تدبیر میاں
اساں سہلیاں کھپراں نال ورتن بھیکھ کھا یکے ہوش ہیر میاں
نام مہر بانے سانوں سن آئے رانجھا کوتے کیہڑی ہیر میاں
جھاچاک بنائیں توں جوگیا نوں اہیا جیو آئے سٹھوں چیر میاں
نوں ناتھ چوری نے سد جھڑے کہیں انہاں تے نال زہیر میاں
ہیں تاں پھیر چھیڑ ساں جوگیا نوں میری کرے بنا ل لکیر میاں
شکل چاک دی اگی سی تیرے جیہی سر ہیال نہ بھی ہوش سر ر چیا

ست جنم گئے ہیں فقیر جوگی نہیں نال جہاندے سیر میاں
بھلا چاہیں نہ چاک بنا سانوں آہیں فقراں ظاہرا پیر میاں
جی تی ہن ناتھ دے جوگ پہے ست ہیر ئے جنم فقیر میاں
فقرا ٹھر گئے غصے نال جوگی اکھیں رہ وہ پلٹیا تیر میاں
ہتھ جوڑ رہیا لے قدم پکڑے جوگی بخش جوگی بخش ے اپنی تقصیر میاں
ٹتیں پار سمندوں ہن والے بھلگیا چیلا بخش پیر میاں
وارث شاہ دی عرض جناب اندر سن ہو ونا ہیں دلگیر میاں

کلام چوپان منت پیش رانجھا جوگی

بالی عرض کیتی تہ نیکے جی تیتھے سنو حقیقتاں ہار یاندے
ایہ پریم پیارا اکھیوں نین مست سن نال خمار یاندے
جدوں ویاہ ہویا تدوں ہر ہیتھی ڈولی چاہر یانے نال خوار یاندے
موساں نینگر اندیاں ٹونڈ ہیانے ئے یاریاں عشق کوار یاندے
کھیڈن والیاں ساہوے سنگھڑیاں لن گیریاں سیکھ بجار یاندے
معشوق پیارے جدا ہون کیکوں عاشق رب بھو جیں چھلکا ر یاندے
انکھیاں چھوہر لنے تتھاں پیار کوں الگ سے نہیں سٹیا ر یاندے
مولی ہندیاں نے جدوں کھیت ملے لٹ لئی رت پسار یاندے
گنڈ کی ن متھی ہوئی بنے حاجن پھیرے ہو رکھل گرد مزار یاندے
پرہاں چاہ جھما رچھڈ نینگے ناہیں چھپے یار کوار یاندے
کوئے کرن پیار کو نیارانہوں ایہی فند فریب بیپار یاندے

جھٹے ہیلیا تو چد لیجائے جتی چینگھاں ہنگھدی نال پیار یاندے
واہیں دھیلی تے پھیریں مرگئی ہانجھ گھنگے نال کوار یاندے
دھر لیکھا ہنگر اندیاں جھوکاں ہندیاں نے پریاں پھول کوار یاندے
جتی ویاہ دی رہیا مہر انوں سبھے سیکھنے لونگ پیار یاندے
رانجھا وانگ لہاں شیر بیانے نت پیچ رائی وانگ دسنگار یاندے
نالے کرن لطیفہ جہان ٹھگن فند پھیے نہیں چھپیار یاندے
وہ بھیاں اسنا نو انگ تبھے تاں چلیے نہیں چار یاندے
چترے گربیاں کرن پیار بتے جتھے بال وکھن چھیل ہار یاندے
بڈہا ہو گئے جو سیت وڈ ر اسل پھیر وائی نال مدار یاندے
کاریگری ہو توف کریاں چاکا تیتھے ول ہے بافے چھار یاندے
وارث شاہ فقیر قربان ہوے اہیاں قدرتاں ویکھ نیار یاندے

کلام رانجھا با چوپان گلہ میشاں

تسیں عقلوں کوٹ عیاں ہوندے لقمان حکیم دستور ہے جی ۔ باز بھور رنگلا لوہا لونگ کالو شاہین شہنی نال کستور ہے جی
لوہا پشم پتہ ڈبا موت صوت سبزہ پوشاہاں منظور ہے جی ۔ پنجے باز جیہے لکڑ وانگ چیتے پہنچا و جیا مرگ سبہ فور ہے جی
چاک شینہ وانگوں گج مینہ وانگوں جنیوں ندمان ہڈ چور ہے جی ۔ کسے پاس کھولنا بھیت بھائی جو کجھ آکھیو سبہ منظور ہے جی
میں تاں ہو لاچار فقیر ہو یا کویں سیر داہووے حضور ہے جی ۔ پردیس وچہ کم آ پیا میرا ہیرلئی اسکے سر دور ہے جی
شاہ علی نے سرچھپایا سی پردہ پوشی وچہ فقر مشہور ہے جی ۔ وارث شاہ ہن بنی ہے بہت اوکھی اگے سمجھ اقہر قلور ہے جی

تواضع نمودن چوپان بار انجھا

پالی ہسکے مروچھا بھوا باہوں پکڑ رانجھے نوں بیٹھ گیا ۔ گلاں نال پیارے کرن لگا مگروں بھیڈ انوں اٹھ کھبا ڑ بیا
پالی رانجھنے نوں للکاریاسی رانجھا اٹھ کھبیاڑ نے نگ بیا ۔ وارث شاہ عیاں سمہالیا نی لیلے ستے بھیڈ اک پاڑ گیا

مقولہ شاعر

رانجھا سن سوال عیالدا جی نعرہ کھچکے کوک پکا ریا ئی ۔ کدھا پڑوں نہرنوں جاتے تاوچہ رڑ بیٹے آن نتار یا ئی
مارے خوف دے ترت اوہ اٹھ نٹھا رانجھے نہرنوں جا للکاریائی ۔ گھرکی وشنا گھیا ڑ اکھڑ ا ہو یا رانجھے کھچ اکھچکے ماریائی
پٹڑ وانگ زمین تے ڈیہہ پیا رانجھے نال چپیٹے ونڈہ پا یائی ۔ وارث شاہ عیالئے کول لیا یا و یکھ قدرتا نتوں بلہار یائی

کلام چوپان

عیالی سمجھیا ایہہ ہے فقر ثابت کرامات وچہ نال بھر پور ہے جی ۔ صادق عشق وچہ چہ ہلاک ہو یا کیتا ذرہ نہ کجھ قصور ہے جی
پھر اٹکرت سوال سو سن لیا رکھ اکھیاں تے منظور ہے جی ۔ ویکھے راہ خدا دے جیتنا ئیں نیکے وچہ عیاں ضرور قریب ہے جی
ہتھ جوڑ عیالی نے پیر پکڑے تیرے کشف دا نور ظہور ہے جی ۔ وارث ہسکے آکھدا جاہ بھائی جو کجھ بولیو سبہ منظور ہے جی

کلام رانجھا با چوپان

رانجھے کہیا عیالی نوں بیٹھ بھائی بھیت کسے تھیں کول نہ چھٹ جائے ۔ بھیت دشناں کہیا بلانا ہیں وسوئی جو دیکھ دم گھٹ جائے

لے عیب دیکھ کر خاموش رہجائے ۱۲

ہرگز بھیت ہی کیہ دا نادھیئے مار مار کے تے بھاویں ہٹ جائے ॥ گل جیو دی وچہ ہی ہے خفیہ کا تنگ وانگ پنجال نہ سٹ جائے

بھیت دسناں کیہ بھلا ناہیں بھاویں پچھے لوک کھٹ جائے ॥ وارث شاہ نہ بھیت صندوق کھلے بھاویں جاندا جیہ اٹھ جائے

کلام چوپان بار رانجھا

مار عاشقاں دی سچ لاہیاں بار ی لگے گھن لیجاونی سی ॥ اگے یاری ہی کھول لاونی سی اگے ہیر ہی مار مکاونی سی

انت کھیڑیاں ویاہ لیجاونی سی یاری اوسدی نال کی لاونی سی ॥ منگ دیاہ کے لیگئے جیونئے نوں مر جاوناں لیک نہ لاونی سی

لیکھ ہیر تاہیں کتے نکھ جاندوں ایڈی دھم کیوں رکھاونی سی ॥ مر جاونا سی یار دے تے منہ موں سچ کے پنڈا یہ جاونی سی

اگے ہیر ہی مار کھاونی سی اکے اپنی جان گواونی سی ॥ وارث شاہ جے منگ لیگئے کھیڑے اہڑی پرتے یوچہ پناونی سی

منع کردن رانجھا چوپان را از گفتگو

رانجھے آکھیا بس کر بیلیا اوئے تیریاں گلاں سنیاں دل اٹھ جائے ॥ اساں جوگیاں صبر تھیں کم لیناں بھاویں کوئی سانوں ریگ جائے

میرا حق کھویا انہاں ظالماں نے میرا صبر ترجھ سیدیدی پٹ جائے ॥ اکھیں ویکھکے مرد ہن چپ کردے بھاویں چوری جھگڑا اٹ جائے

دنیاں نہیں جے حقیقت وچہ کھیڑیاں دے گل خوار ہوئے سکھڑ بہت جائے ॥ تو جا کھیڑیاں دے تھے اڈیائی تاں جا کے نشانی نوں جٹ جائے

ہاتھی چور گلیر تھیں چھٹ جاندا ایہا کون جو عشق تھیں چھپ جائے ॥ وارث شاہ میاں بالی سوں کی چنگا جیڑا وچھڑیاں نوں کرد اجٹ جائے

کلام چوپان

بالی آکھدا جوگیا تیں کو وے تینوں ویکھ جوان تنجیل جیہا ॥ سیدا کپ دشمن تیری جان دے جیہدا خوف ملک عزرائیل جیہا

جان تجھ تقصیر سیہڑ بالی کبر مار کے تے عزازیل جیہا ॥ بنت صاف سیتی بیڑا یار تیرا ابرا کم نہ غیر وکیل جیہا

پھیر دیکھنے وچہ نہ آوناائیں تیرا چمکدا حسن قندیل جیہا ॥ سوہنا قد سی سرو دیوانگ سیدا ہو یا جوگیا خشک سنبل جیہا

تھہار ہنا داو بدیسی آج آلو آں تے شل جیل جیہا ॥ عاجز ہو کماوندوں اسم اعظم ترت ہو جاندوں اسرافیل جیہا

ہجر یوسفی نے کدیں صبر کردوں ہندا قرب تینوں اسرافیل جیہا ॥ تقوی نیہ نمرود دی تجھ جیڑے ہنڈں ہوندا نار توں تو خلیل جیہا

گھسا کر دلیل اجل جاندوں ہندوں وچ سبل اسمعیل جیہا ॥ شمع حسن تے وانگ پتنگ سڑیوں رہیا رنگ نہ اوہ رنگیل جیہا

[illegible]

چھنے چوریاں مے کھا کھا غرق کیتے آیوں کھپرا کپڑ زنبیل جیہا
گل سندیاں ناتھ حیران ہویا ہیٹ اکھیاں تے کھلا فیل جیہا
گدڑ وانگ جا پلے لج درس تیری ہیسیں جٹاں توں شیر دی ال جیہا
پنڈے لا بھبوت اجدھوت بنیوں ہویوں رانجھیا سانگ جیوں بیل جیہا
ہیرے آکھنے نوں مند سمجھ ناہیں غصہ کھا کے ہو کڑیل جیہا
ایس کم نالوں کتے ڈب مردوں ہوندوں جٹ جے مرد اصیل جیہا
سند پنڈ پیدا رنگپور جا پر آہی اکے دور ہویا لکھ میل جیہا
پھر سیں منگدا پن دا خوار ہوندا پچھے ہیر دے ہو ذلیل جیہا
ڈبے جکڑی گل انار وگی کالا لاکٹ ہویا پنڈ اپیل جیہا
وارث شاہ فقیر نے سچ کہیا اگے حقدے جھوٹھ قلیل جیہا

ایضاً

عیالی اکھیا رن لیجاہ لوکھ سید اپارنہ ساوڑی پگدا ای
لاٹ ہے نہ جیو دیوچہ گی ایہ عشق النبہڑا اگ وا ای
اساں سناں چھڈیا وچہ پنڈاں کھا دی قسم خدا جو جگدا ای
لیکے نہ مڑ تنوں کھسک جا چاکا سید اساں نہ ساوڑا لگدا ای
اساں رانجھیا ہکے گل کیتی جا ویکھ لے واجے لگدا ای
جاہ ویکھ معشوق دے نین خونی تینوں نت والا نیزا جگدا ای
ساں یار دا تے گھنا بازو والا جھٹ چور وانگے دا ٹھگدا ای
وارث کن پاکے نہیں جا سو یوں اجے تیک نہ نہنا جگدا ای

اطلاع نمودن چوپان مہاں رانجھا را

جدوں رنگپور دیوچ جا ہیں اوے اتے جا الکھ جگاؤ ناہیں
کوڑیاں پنڈیاں آن کھہیر کرسن بھر کے چھنب دیکھے مگروں لاہو ناہیں
رناں سچیاں فقر انسوں وین گالیں تینوں جاہ نخواہ بیچاؤ ناہیں
شوخی وچہ جہان مشہور آہی کوئی بول وسنوں ہنڈیاں پاؤ ناہیں
چودھاں طرح دا علم اوہ جانڈی آ ڈرا اوسنوں پتہ چالاؤ ناہیں
سید خاص دشمن تیری جانہے تے کیتیاں باز نہ آؤ ناہیں
ہیرے آکھنے تے کریں عمل ہجا نویں جتے ہیر نوں گھن سدہاؤ ناہیں
وہڑے کھیڑیاں دے تلکن بازیاتی ذرا سو ہد کے قدم لگاؤ ناہیں
فقراں جوگیاں نوں انگ سجا کھیں الیں لنگوں داغ نہ لاؤ ناہیں
سہتی نام ہے عقل شعور والی اس نال تیرے متھا ڈا ہو ناہیں
بھیں سید ریدی نند ہیر دے اوس فقر توں خوف کھاؤ ناہیں
اوہدا یار مراد بلوچ ہے اوے اوہنوں مرد نیال بھاؤ ناہیں
ہوتے وس رانجھیا وا وچھڈیں جھکیر سنگوں یاروں پاؤ ناہیں
وما علینا الا البلاغ ہویا وارث شاہ نوں فرض سمجھاؤ ناہیں

مقولہ شاعر

مروا جھجری ہانی باجھ دہرتی عاشق ڈھٹرے باجھ نہ رج دی نی
جیہاں پنڈیاں مرو ونڈا لیئے پے عاشقاں نے مروکجدی نی
الکھ لکھ سریں اول ہول آون یار یار انتوں ہول نہ بھجدی نی
وا چڑتے یار دا آکل ساعت ناہیں وسدے بینہ جو گجدی نی

لہ سولے دیدار سیر نہیں ہوتے ۱۲ کہ مشکلوں کو تقسیم کر لیتے ہیں ۱۲ سہ جو بادل بہت گرجتے ہیں برستے نہیں ۱۲

فقر حال باجھوں اہد زہد باجھوں عالم علم دیباجھ نہ جیدنی — وارث یار دے پاک دیدار بجھے عاشق دیکھ لے جانوں تجدنی

کلام چوپان بار رانجھا

عیالی آکھیا پھیر انجھیٹر بنوں نگر کھیڑیاں دے جوگی وڑن لگوں — جاگے بھاگ تیرے میاں رانجھیا اوئے تخت اکبری اُتے توں چڑھن لگوں

آکھے تخت ہزارے دے جتیں سوہنیاں وچ جھنگ سیالدی کرن لگوں — ہل قہر قلعہ دیوانگ چڑھیوں جوہ کھیڑیاں دی گڑا وڑن لگوں

صوت ربدی نوں رجال تیرا کالائنہ شیطان اکرن لگوں — آکھے لگ ابلیس دیوانگ آدم جان بجھ تقصیر نوں بھرن لگوں

ابراہیم دیاں سنتاں جان کے تے کیوں چخہ نمرود دی چڑھن لگوں — موسیٰ وانگ مثال ہے کل تیری آپ کم فرعون دا کرن لگوں

یونس وانگ ہو دے تیرا رب حافظ ڈھڈھ تمر دے پیر بوچ پٹن لگوں — جی ہیر دا یار فقیر بنکے ستاں پھیریاں نوں ولی کرن لگوں

روم تخت ہزار بدیاں جاڑ باندا ایتھے ختن دا لاجن ہرن لگوں — سنداس بیراگ دی فوج لیکے نال کھیڑیاں دے جوگی لڑن لگوں

پیا اک اکلڑا مارینگا اگے وا ہر انہے کیتھے اڑن لگوں — اگے ماڑ سیالاں دے پاڑ بوبی ہن کھیڑیاں تے کارہن لگوں

رسماں پیر کے ٹھری جان سنداکھٹ لہو دے دو ستا بھرن لگوں — ابے عشق استاد دے درس وچوں حرف وصل معشوق دا پڑھن لگوں

دفتر عاشقاں دوچہ رانجھیا اوئے ناواں مہر پیغمبری جڑن لگوں — رب کرے نصیب لو کھن آکھے وہ دھوے عاشقاں کڑھن لگوں

اُنکے سیلیا اوئے تیرے حوصلے نوں پیومدی جیندنہ مرتوں مرن لگوں — تھیں لا کے چم وجود اتوں وچہ نیلہ جلد آپ توں مرن لگوں

کھل عشقدی پھوک کے رانجھیا اوئے سونا تا قلبوت دا کھڑن لگوں — رب توں خیر دے تیک دیوے جیڈی گل پچھے بیلی مرن لگوں

موہلی درد فراق دے وچ جینا کھت اوکھلی عشقدی چھڑن لگوں — اہلی وطن قدیم نوں چھڈ ٹریوں پیر اوپرے دیس وچ دھرن لگوں

وکیھ حسن جمال معشوق روشن عاشق وانگ پتنگ دے سڑن لگوں — وارث شاہ اللہ فتح دے تینوں پنڈ دیر یاندے جیہا وڑن لگوں

داخل شدن رانجھا در شہر کھیڑیاں

اُٹھ وگیا رنبوں ہوکرکے اوتیں آنکے تھینہ وچہ دھیائی — رونق ویکھلے پنڈ دی بھکھ چنگی رانجھے یار دا جیوڑا رہائی

رانجھے اگے عیال نے قسم کھادی نگر کھیڑیاں دے جا کے دھیائی — یار روکون سردار گراں کیہڑا اتے لوک کیہ دکیاں دسیائی

اگے پنڈ دے کھوہ تے بھرن پانی کوڑیاں نال رانجھا خسیائی — یار ہیر ابھانوں تاں ایہ جوگی کے لبھیا تے نہیں دسیائی

اہدا نام ہے رنگپور کھیڑیاں دا کسے بھاگ بھری جا دسیائی — پانی پیو ٹھنڈا چھاویں گھوٹی سن پنڈ دا نام کھیڑیاں سیائی

لے جان کو شک کرتے ہیں ۱۲ سے مراد باری کرنے لگا ہوا تو سپ چ (ترجمہ) صلاوہ کون ہے جو فوج تمہاری تم کو مدد کرنے کے سوا ۱۲

ایسے کون سردار ہے جات کھاتے سخی شوم کیہا نام جہائی
باغ باغ رانجھیٹرا ہوگیا جدوں نام جٹیٹیاں دسیائی
اُتے خوب لباس بنائیکے تے جوگی ہو تیار اُٹھ نسیائی
کوئی کرے جے رب حبیب میرا ہویا وس توں کم ہوسیائی
کدی لے ہولاں کدی جھولدے کدی رو پیا کدی ہسیائی

اجو نام سردار ہے پت بیدا جنے حق رانجھیٹے دا کھیائی
خوشی عیش نے آن مقام کیتا غم فکر اندیشڑا نسیائی
لگی کھیری بنھ تیار ہویا لک چا فقیر نے کسیائی
جب وچھڑے یار ملا ساہاں ہویاں مدتاں جیوڑ تسیائی
وارث شاہ کساں جو ہون اجہی مینہ اوڑ جے ویہانوں وسیائی

سیر کردن رانجھا بلباس جوگیاں در شہر رنگپور

پھرن بال کواریاں گرد جوگی جیہے خبر منگدا سی گھراں سار یاندے
اُتے جھول ستانیاں کرے گلاں سخن سنوں کن ماٹیا چار یاندے
مار عاشقاں نے کرن چا پھیرے نین گھمرے توک کٹار یاندے
ایس جوبنے دیاں بنجاریاں نوں ملے آن سوداگر یار یاندے
نیناں نال ہیجرا چک کڈھن دس بھولے نکھ بیچار یاندے
جوگی ویکھ کے آن جو گرد ہویاں چھٹے پھرن وچ ناگ پچار یاندے
شاہ پریاں توں ویکھ حیران ہویا جیہا ملک زادہ وچ یار یاندے
آن گرد ہویاں بیٹھا وچ جھوٹے بادشاہ جو وچ عمار یاندے

آ جوگیا کہیا ایہ دیس جھوٹو پھین گھیر وسیٹھ وچ دار یاندے
کراں کون تعریفیں کھیر یاندی واراں پھرن چو طرف کوار یاندے
وین عاشقاں نوں توڑے نال نیاں نین رہن ناہیں ہر بار یاندے
سرمہ نیل جو ندھرا سرخ مہندی لٹ لئے نی ہٹ پسار یاندے
سوہنے سرخ ساوو شین جوڑے زنگار رنگ سنگار مٹیار یاندے
او تھے کھو کلے اکھیاں ہس لوندا اتے خواب وچ میل کوار یاندے
کدی بول پجے کدی چپ کرو اکدی کرولے سخن قرار یاندے
وارث شاہ نہ رہن سنجیلڑی نی جہناں نرانوں شوق نہار یاندے

معشوقاں نشاں

نور فقر دا آن ظہور ہویا نہیں وسناں رہن چھپائیاں نی
ڈٹھا حال فقیر واجدوں ناں دولے سہم ہماکے آیاں نی
بجھے ندھیاں ڈیاں ہر نیڈوں آپ اپنی لوڑنوں آیا ننی
ہووانیاں سبھ بھروانیاں نی سبھے چل فقیر تے آیاں نی
جو کجھ ورتیا نہاندنیال آنا گلاں فقرنوں کھول سنایانی

آس وند خلقت رجوع آن ہوئی اگے فقر جو کوٹ نوائیانی
اک درشن لین فقیر آیاں آساں سبھنے مرت پہنچائیانی
کئی بالکاں کواریاں بھیج آیاں سٹھاریاں کجھ دیا ہیانی
کئی بڈھیاں ٹھیریاں اٹھ ٹریاں ہتھ پکڑ ڈنگوریاں دھائیانی
آپو اپنے کیرنے کرن بہکے رونے رونداں بہت کرلایانی

لہ ملاقات بارہ عورتوں کی ہوئی کہ آرام کرنے نہیں بیٹھے ہیں جن کھو کر دیکو نہار کبھی خواہش ہوتی ہے

کوئی آکھدی زہر دا پیا گھاتا کوئی سپ کے اولاد سکایا نی — کوئی آکھدی رہا ہے سس سوہرا تت کرے نیناں لڑائیاں نی
کوئی آکھدی مار کے خصم مینوں گھروں کڈھیا نال خطایا نی — کوئی درانیاں اتے جٹھانیاں نی کوئی دیوراں بہت ستایا نی
کوئی کہے گوانڈھناں نال میرے اینویں کوڑا اپڑو جہاں چایا نی — کوئی آکھدی پت پردیس گیا ڈھولاں اوسنے کا سنوں لایا نی
کوئی آکھدی گجھڑا روگ مینوں گلاں کردیاں نہیں شرمایا نی — سینے جھریاں عشق دی بھاہ بھڑکی چولی چنگ چواتیاں لایا نی
جھریاں پانچاں کنیاں چھوہریاں سن اتھے سبھ کے پاس بہایا نی — لیاؤ ٹھیکریاں کوریاں تسیں جاکے جھریاں آویا نتوں اج لاہیا نی
رانجھے آکھیا آہناں عذر کیتا پاس آ بیکے ڈھیریاں لائیاں نی — کولہ قلم دوات بنا کے تے لیکاں کھچکے تھہ پھڑائیاں نی
کسے آکھیا انگا ہنے وچ رکھو کسے لک دے نال بنھایاں نی — کسے آکھیا اک تھے وچ پو کسے وچ بروتہ دبائیاں نی
کسے گھڑے وچ پاندا حکم کیتا سارے عجزاں گھول پوایا نی — سس سوہرا تے دیور مرید ہوکے نند خاوند سبھ جھکایا نی
کسے آکھیا توں خاطر جمع رکھیں تیریاں بھنے پوریاں لیاں نی — رہا میلیں چھپ وچ پنیا ننوں سوہوں کرن فقیر دعائیاں نی
کسے آکھیا چرخے دے نال تھو دیکے چھٹیاں ست بھوائیاں نی — وارث شاہ فقیر نے سبھ رناں ڈھنگ کرکے گھروں لاہیا نی

آمادہ کردن انجھا کودکان ہمہ دختر ازبرائے خبر رسانیدن در خانہا

ماہی منڈیو گھریں نہ جاکنا جوگی مست کملا اک آوڑیا — کنیں مندراں سوہیانی داہڑی پٹے سر بھواں منا وڑیا
دم دم کھڑا کو رو نام رب دا متھے جوگ دا تلک لگا وڑیا — کوڑیاں نال نہ کردا ای گل کائی گیان پوتھیاں سبھ سنا وڑیا
کسے نال قدرت جل جھگے بیٹھیں کوئی جل بھلاوڑے آوڑیا — کسے گھریں نہ جاکے آکھنا جے جوگی ست ابد صوت ہے آوڑیا
دم دم دہیاں اوہ ذکر کردا پاک رب دا نام دھیا وڑیا — چھپیا نا کو میرا کوئی جانیو متھے جوگ دا تلک لگا وڑیا
ہر وقت کھڑا اسے ورد اسدا اک رب دا نامے آوڑیا — ہر گھڑی اوہ گوسو دا نام لیندا ہمان دیوتوں وچ ملتاں لیاوڑیا
ذکر کردا ای بیٹھکے ہو گئے کہیا سوہنی نال ادا وڑیا — کرے ورد خفی جلی علی والا نال کیندے ناں اوہ آٹھڈیا
ہو یا شوق فقیر دا ویس کیتا دنیا چھڈ کے فقر دا راہ پھڑیا — وارث شاہ کم سوئی جو رب کرسی ہیں تاں اوسدا بھیجیا آوڑیا

آمدن دختراں خانہ بخانہ و اظہار نمودن احوال جوگی پیش مادراں خود

کوڑیاں ویکھکے جوگی دی طرح ساری گھریں سہریاں سیاں آ بانی — مائے اک جوگی ساڈے نگر آیا کنیں اوسنے منداں پائیاں نی

ع۲ خاوند کے چھوٹے بھائی کی عورت کو درانی اور آنکے بڑے بھائی کی عورت کو جٹھانی کہا جاتا ہے اور آنکے خاوند کو دیور اور جیٹھ کہتے ہیں ۱۲

ناہیں بولدا اُبرا زبان وچوں بھاویں بھجیاں ناہیوں پاپیانی
اڑا اوندا وانگ جلا یا نے جہان وچ انگ مداریاں چھاپیانی
خونی ہانکیاں نشے دیناں بھریاں نیناں کھیوریاں سان چڑھایانی
کدی کنگ وچ جا بیٹھے کھڑا سوے کدی ہسکے ناد گھوکایانی
نشے باجھ بھواں اُبھریاں ہتیانی مرگانیاں عجب سوہایانی
سچ پچھے تے وصل کجھ ناہیں گلاں کر والے بہت آتایانی
او ہے حسن دیوانیاں کیتیاں نے گلاں مٹھیاں بہت رسایانی
کدی رمل نجوم کتاب واچے پرشن قرعہ تے فال کڈھایانی
ناں وہ منڈیا گوری ناہ چنگم ناں ودھیاں وچ ٹھرایانی
جڑھاں کھوہ تے پانی بھرو یاں سن ہس ہسکے گھر انسوں آیانی
ہتھ کھپری چھاپڑی موہندیاں نے مرگانیاں گلیں پہنایانی
پریم مٹیاں اکھیاں نگ بھریاں سدا گوہڑیاں لال سوہایانی
کدی سنگلی سُٹ کے شگن لوے کدی سوٹے تے اوسیاں پایانی
اٹھے پہر اللہ نوں یاد کردا جیرا وسنوں باندیاں ماتیانی
جناں سوہندیاں چھیل اُوس ہٹھ ہیر نوں جچ بس چھید والے گھتاں آیانی
ناں کوئی ماروناں کسے نال لڑیا نیناں اوسدیاں جھڑیاں لائیانی
کوئی گورو پورا اسنوں آن ملیا کن پاڑکے مندراں پایانی
کدی دے چونکی کدی پڑھے تسبیح کدی نہا دھو ہو چپ کھایانی
کدی ہسدے کدی وہ وندے نے کدی کوک کے دے دہایانی
وارث شاہ چیلا بالناتھ والے جھوکاں پریاں کیہنے لایانی

بیان کردن خواہر سیدا پیش ہیر از حال جوگی

گھر آ نناں نے گل کیتی بھابی اک جوگی نواں آیا نی
پھرے ڈھونڈوا وچ جہیان نے کوئی اوسنے لال گوایا نی
سوہنا چند جیہا وڈا قد جیہے کسے ماں کرماں والی جایا نی
ہیرے کے رجوتن دا اوہ پتر روپ مُدھ تھیں ودن سوایا نی
نیوین نظر چہرہ دا وچ کھیر یلیاں نے متھے چمکدا نور سوایا نی
ورد نال پکار دے سیل ساہاں جانی یار کوئی اوس سجایا نی
حسن بصری جیوں آکھدے عشق اندر تن خاک دے وچ رلایا نی
مرنے صاحباں نے دیکھو عشق پیچھے تن خاک دے وچ رلایا نی
کامروپ تے دوسری کام لتاں سنوں لا کے نفع کی پایا نی
کنیں اوسدے درشنی مندراں نے گل ہینکلاں عجب سوہایا نی
نالے گاوندا تے نالے رووندا اے وڈا اوسنے رنگ مچایا نی
کوئی وڈی مراد دی چھاک ہنوں کسے بھاگ بھری چھیکایا نی
وچ ترنجناں گل وڑ نہ پچھے ڈھونڈا انت او سدا کسے نہ پایا نی
گل سیلیاں نے محراب متھے بانا فقر دا خوب سوہایا نی
ابراہیم ادھم جیوں جوگ اندر گل ملک تے مال لٹایا نی
لوہی وسدا اے کسے چیز دا نہ سانگ جوگ دا بن آیا نی
حضرت یوسف زلیخا دے عشق کارن باراں برس چہ قید کرایا نی
ایس عشق پیچھے کیہاں کرن گیاں وڈا او ڈھکے مندی رہایا نی

ل بھاگ بھری طالبہ دار یا قبول صورت۔ کہتے ہیں کہ شاہ صاحب کی محبوبہ کا نام بھی تھا جو کہ جاہ کے محلے میں ٹھکر قوم کی ایک عورت تھی جس سے آپکو حد سے زیادہ محبت ہو گئی تھی۔
اسی محبت کے جوش میں یہ ہیر و رانجھا کا قصہ آپ نے تصنیف کیا تھا ۱۲

گورو ناتھ دا اوسنے نام لیکے پنڈ وڑدیاں ناد وجائیا نی
سئی ویکھ جو آنکے عشق اندر لالچ بنیندری یار وکھایا نی
پیہے ویکھدا وہٹیاں چھیل کوڑیاں من کیستے نہ جھرمایا نی
کائی جھنگ سیالاں دا آکھدی ہے کائی کہے ہزارے اوں آئیا نی
کائی آکھدی کیسے عشق پچھے تیرے لاہکے مندراں پایا نی
کوئی کجھ آکھے کوئی کجھ آکھے عاشق اک نہ چت تے لائیا نی
کائی آکھدی ایہ تاں نہیں جوگی ہیر واسطے کن پڑایا نی
جتی ستی جوان ہے کا ہن صورت گرپی چھید جیوں جوگ لیایا نی
کوئی آکھدی ایہ بھرتھریئے راج حکم تیاگ کے آئیا نی
کائی آکھدی حسن دا چور پھردا تاہیں اوسنے کن پڑایا نی
کائی کہے پر ہیری جاٹ لگی تاہیں اوسنے بیس منایا نی
کہن تخت ہزاریدا ایہ جوگی بالناتھ توں جوگ لے آیا نی
اُنہاں کہہ ملامتاں تہمتاں نے جنہاں بھار پریم دا چایا نی
وارث شاہ ایہ فقر تاں نہیں خالی کسے کار نے وے اُتے آیا نی

زاری کردن ہیر از شنیدن خبر رانجھا را

سہتی سُنکھی ایہ گل نہ کر واسطہ تاں سُندیاں مر گئی جے نی
گئے ٹٹ تراں تے عقل ٹُٹی میری جھکھ نکھیڑے پئی جے نی
اوہدا دکھ ڈاڈھا سو وناں جدوں سُنیاں سُکھی بیٹھکے ہیں ٹہہ گئی جے نی
کویں ویکھیئے اوس سیانڑیوں جدھی دھم تر نجنے پئی جے نی
اکو پوست دھتورتے بھنگ پیکے موت اسنے مل کیوں لئی جے نی
سوہنا روپ انوپ گوایا سو اوہ مُویا تے ہیں مر گئی جے نی
ہائے ہائے سُکھی اہدی گل سُنکے ہیں تاں گھٹا بوڑ ہو گئی جے نی
جیندا چندر پتر سواہ لا بیٹھا دتا ماریدا مائی سہگئی جے نی
جس نار دا کونت فقیر ہویا ترنی اوسدی جوڑ ہو گئی جے نی
جسدے سوہنے یار دے کن پاٹے اوہ تاں نہری جوڑ ہو گئی جے نی
ناہیں ربدے غضب تھیں لوگ ڈردے متھے لیکھدے لکھ دگئی جے نی
اُنہاں ایہ جدو کیتی گل کیتی کھلی تلی ہی ہیں لڑھ گئی جے نی
کیہوں کن پڑائیکے جیوندے گلاں سُندیاں ہیں جند گئی جے نی
سہتی جیوندا نام جو لینیاں ہو چند سُندیاں ہیں نکل گئی جے نی
وچھیاں کیہڑے دیس وا ایہ جوگی اتھوں کون پیاری رس گئی جے نی
جیندا ماں نہ باپ نہ بھین بھائی کون کریگا اوسدی سنی جے نی
اُنہدیاں سہلیاں نتوں ہیں گھول گھتی وار وار صدقڑے گئی جے نی
بھاویں سکھ ہزارہ وچ ہے دُھمّاکے خبر نہ اوسدی لئی جو نی
جیندا ویرا میر فقیر ہویا بھین اوسدی جیوندی رہی جے نی
گلیاں نوچ دیوانڑی ہو گئی پھردی سینے گھاہ فراق سہہ گئی جے نی
اڑیو روندڑی رہگی عمر ساری جوگی یار ہویا مر گئی جے نی
وارث شاہ ہیر دا دُکھ تاں پھریا خلقت نگر کیول وسدے پئی جو نی

لہ چاند مراد خوبصورت ۱۲ سلہ خدا کی تقدیر پر صبر کر گئی ۱۲ سلہ جیتی رہی ہے یا مر گئی ہے ۱۲ کہ لوگ اس کو کیوں دکھاتے ہیں ۱۲

افسوس کردن ہیر از جوگی شدن رانجھا پیش دختران

رب جھوٹھ نہ کرے جے ہووے رانجھا تاں میں چوڑ ہوئی منوں پٹیا نے
ہیر واسطے دکھڑے پھیرے کر کے اوہ تاں جیبھے نال پٹیا سو
خون جگر دا عشق دے کھیت اندر پھلی پنیاندی لا کے چھٹیا سو
ایہہ رانجھیٹڑا پھل گلاب دا سی میرے ہجر اندر جوبن لٹیا سو
مہربان ہے رب رسول اُس تے جام وصل دا اوس نے چٹیا سو
ثابت قدم ہے عشق دے راہ اُتے پیر اگاں تے پچھاں نہ ہٹیا سو
ہویا چاک نیڑے ملی خاک رانجھے لاہ ننگ ناموس نوں سٹیا سو
ظاہر نہ روے دلوں آہ مارے رانجھے ہو جوگی منوں چھٹیا سو
لگا گرن اس جند دے کھڑیوں کن پاڑ سر پر کیوں چھٹیا سو

لگے اگ فراق دی سار سٹی سڑی کلی نوں مڑ کے بوٹی پٹیا سو
ناگے رن گئی نالے کن پاڑے اکھ عشق یقین نفع کی کھٹیا سو
قدم رکھدا ہی نال دانیاں دے چھج چھانی پا بہنوں چھٹیا سو
تیغ عشق دا نال شہید ہو یا ویکھ سید رنیے سیس کٹیا سو
جو کوئی ساتھ دیسی نال رانجھے دے حصہ وقصو تقصیر گھٹیا سو
تیغ صبر یقین ملیا نفس موذی شرک کفر نوں گردنوں کٹیا سو
کل وچہ چوری چوری ہیر ہووے گھڑا نیر دا چا او لٹیا سو
فی بیں گھول گھتی سکھیا رڑی سی ہیر واسطے وکھڑا کٹیا سو
وارث شاہ ایس عشق دے ونج وچوں جا جا ل کی کھٹیا وٹیا سو

گفتن ہیر دختران را کہ کسے حیلہ جوگی را بیاید

گلیں بانکیاں کویں لیا دو سانوں سل پچھے کیہڑے تھاؤں دا نی
کیہ لائے لکے دیس وچہ پھرے بھوندا اتے پچھیا منگ کے کھا دا نی
ویکھاں ماپیوں ویہیوں بیٹیوں اوہ یار دا لکے چھپاوندا نی
آکھا کس طرفوں کتھے جاوندا سو کی ناؤں ہو یا پیوتے ماؤں دا نی

کون گورو تے کس نے کن پاڑے چیلا کیہدا اوہ سدا وندا نی
دیکھاں کیہڑے دیس دا چوہدری اتے وا ندا کون سدا وندا نی
پھرے ترنجناں وچہ خوار ہوندا وچہ وہڑیاں پھیریاں پاوندا نی
وارث شاہ مڑ کھو ایہہ کاسدا لئے کوئی ایہدا انت نہ پاوندا نی

صلاح نمودن ہمہ دختران باہم جلیسان برائے مسخری جوگی

بانی ہیر دیاں سکوار مٹیار کڑیاں ویکھ جوگ نیوں کھلی ماریاں نے
جیہناں وٹ کیہا کوئی کیتا کن تہاندے کاسنوں پاڑیاں نے

سو جانِ لگیاں جیہناں کواریاں نیاں ایہہ تہاندا حال وچاریاں نے
ایہہ جاندا کسے نہ چاک لدا کڑیاں سدکے اوسنوں جھاڑیاں نے

[illegible]

ہیر کھیڑیاں نال پیار وداُ انہوں آکھ کے اگ لا ساڑیا نے — ہکّاں کھولکے گلاں ہاریونے جگ دعتواتیت تے واریا نے
منھیں بھر تے مچلیاں سوکھیں انہوں پلنگ اُتے چاچاڑیا نے — پہلے نال پیار دے جوگیر ٹھنوں کول سد بہا کے ماریا نے
جھنجیل لڑیاں کوآریاں گن پاڑے ایہہ پاڑے منھی لرکے ماریا نے — گلاں کرنے آ کے شوکیانی ہتھ جوگی دے نال سواریا نے
کنگن لوپنچیاں لاکے ویہ لونیاں آن سیکیا مکھ کھلاریا نے — سونے رنگ محبوب بھونت دانگوں اتھوں لاکیکے چاکا ساڑیا نے
زلے کرن گلاں نالے ہسدیانی صورت ویکھ فقیر ہاریا نے — وارث شاہ ہیاں تہوں چاکے تے انجان نکھو ہڑا ماریا نے

رفتن دختران برائے آوردن جوگی بطرف ہیر

لین جوگی نوں آیاں دھنلا ہو چلو گل بنا سوارنے نی — تسیھے بولیاں جانسکار جوگی کیوں نی سائیں سوارے پیارے نی
ایسے نال کیوں لاہیے دوستی نی آمدا اندروں جی اکھاڑنے نی — ہتھ کے نرم گلاں نال ٹھیانے اوہدا دل کلیجڑا اٹھائے نی
ووڈی جہڑوی ایس ایس اُتے وہاں سمے ہیر دینوں چلو تارنے نی — سنگ نگر اچیت ہے ایہہ کہانا ہاں حدیاں جاوسانے نی
سیالے کچہ کے بہیں اچیت چلے نگر جانکے سیکہ چارنے نی — وارث شاہ تہیں گھروں کہا آیاں نال جاوڑاں لو چمکارنے نی

افسوس کردن دختراں بر احوال جوگی

گنڈھیں گماندیاں شوکیاں چھاپیانے ہک جوگی دیناں چھوہیا نے — ایسے سوہنے مکھ محبوب اُتے کیہہ صورتیں ڈی بیجڑا ہایا نے
ایہی مائی ماں نامی دے جگر اندر چھری ورد فراق چلایا نے — وارث شاہ میاں سوہنی ندھڑیدی حسن باولی کیوں چاوڈیا نے

ایضاً

کوٹریاں دیکھ کے حسن فقیر دینوں اُچی کوک تے شور پکاریا نے — سنگی نال کیتا جوگی نڈھڑیتوں کسے جرم دا ویرتاریا نے
دیکھو سند رچودھویں رات دینوں دلگدن بہت سنگاریا نے — والے کنگن لاکے وہ تونباو آتش بجھیا منگنے چاہڑیا نے

عاجزی کردن دختران نزد جوگی

رسم جگ دی کرو ایت سائیں ساڈیاں ہوتا زل میاں کیچے — اج مہر دے وہڑے نوں کرو پھیرا سہتی سوہنی تے نظران کیچے

ملاد میں بیٹھے جھولکر ایکدفعہ جوگی کو دکھلاتے پھر سر پہ کھیڑے کو لئے جس طرح محبوب عورتوں کو ناز دکھانے کی عادت ہوتی ہیں ہو سکے بڑا کرو جو ڈیکھوں کے
پاس ہوتا ہے دوسے رسم جگ دی یعنی اوہدی ماری کی باتیں چنانچہ جوگی کہ جاتا ہے کر رسم جگدی پہین جانے مال یہ عورتوں کا محاورہ ہے۔ دنیا کی بات جو کہتی ہیں ۱۲

چلو سیر کرو نگر کھیڑیاں دے جوگی بیٹھ دا کجھ گیان کیجے
ویہڑا اوہدا چلو وکھا لیئیے ذرا سیر دی طرف دھیان کیجے
بھجے تھکے ہتھ کھلوتیاں نی جوگی عرض اساڈڑی کان کیجے
منظور ہے عاجزی تساں ایں اور بندگی کجھ نہ شان کیجے
نالے کرن عرضاں سکر اندریانی نالے کہن جو بیدار ہی آن دیجے
ساڈی بینتی منو فقیر سائیں ایہو عاجزاں نال احسان کیجے
چلو ویکھیے گھراں مٹیاریاں نوں آہے صاحبو نہیں گمان کیجے
وارث شاہ میاں نہیں کرو آکڑ وعدن جیہا نوں لوں دھیان کیجے

کلام جوگی بزبان فخریہ در لباس خود

ہمیں وڈے فقیر ست پیڑھیاں دے رسم جگ دی ہمیں نہ جانتے ہاں
گنڈ موتی کا جاڑو چہ کھاں چکے تے منتر اس لیکے جوں ملنے ہاں
بگھیاڑ اور مرگ تے شینہہ چیتے ہمیں تنہاندیاں صورتاں جانتے ہاں
تمہیں رنناں سوہنیاں خوبصورت ہمیں بوٹیاں پٹیاں جانتے ہاں
نگر بیچ تماشا پر چلائے اوہ دیاں بیچکے تنبو تانتے ہاں
گورو تیرتھ جوگ بیراگ ہوئے ویکھ تنہاں نہ ہمیں پچھانتے ہاں
لوک چھاندے بھنگ تے شربتاں نوں ہمیں آجزی اطرو چھانتے ہاں
پری جن تے دیو شیطان تائیں پڑھ سیفیاں انہاں نوں رانتے ہاں
گل اپنی تے جھراں اپاں آپے انہوں اپنی گل تے آنتے ہاں
وارث شاہ میاں دور ہے بن ہو جاں نوں کمر پچھانتے ہاں

مقولہ شاعر

بچھوں ہو آیاں مٹیار کوڑیاں اجہا ویکھکے موج گھت ہویاں
انکھیں مدہیاں ہیں بیٹے دیکھ ہے نگ ہاں نہ دھوکا لے ستھ ہویاں
دیکھ جوگیڑے نوں دیکھ پیار ہوہوں کس کس کیکوں اہل بیت ہویاں
گھیرا گھتیو نے گرد جوگیڑے دے چھیڑ چھاڑ اتے پنج ست ہویاں
انی آکھاں بچھے دہر شیوں گرتے جیوں انگوں گھیرا گھتہ ہویاں
ویکھے آن کھلوتیاں وہندیاں جہکے ڈبیاں تے رتو رت ہویاں
رل گلیاں پچھلیاں دھم پائی گل پچھنے نوں اکت ہویاں
وارث شاہ اسمجھیے تے ڈھیسیاں دیاں گلاں تے صبا نقشیں ات ہویاں

تعریف جوگی بزبان دختراں

سیئو ویکھو نی مست الست جوگی جیندا ریہ بول دھیان ہے نی
انہاں بھیوا انوں آسرا اپنے گھر بار نہ تان زمان ہے نی
سونے ورگی دیہی نوں خاک کرکے رلن خاک دے فقر دیاں ہے نی
سوہنا پھل گلاب معشوق نڈھا راج پتر تے سگھڑ سوجان ہے نی

نہ اس سے اپنی منزلے ہیں ۱۲ کہ منہ سے کس طرح کہیں کہ صاحب عزت ہیں ۱۲ ستے دھوپ میں کھڑی ہیں ۱۲ سلے پسینہ میں ڈوبی ہوئی ۱۲
ھے سونے کے رنگ کا بدن یعنی چمکتا ہوا ۱۲

دھن ہو سوداگراں جیہا سی کوئی حسن خزانیدی کان ہے نی
جیہیں سیہں ٹھیاریاں نگ بھریاں تو بیا ایہہ بھی ہادڑا ہان ہے نی
اڈیو ایہو نوں نظر آوندا ئے ایہ تاں ہیری ساری آکھن ہے نی

جنہاں بھنگ پیتی سوہ لا بیٹھے تنہاں ماہنوانوں کہی کان ہے نی
آؤ پچھیے کیہڑے دیس دا ئے اتے ایہدا کون مکان ہے نی
وارث شاہ نہ چھیڑیئے عاشقاں نوں یاد ربدا بوجھ سلطان ہے نی

پرسیدن دختران حال احوال جوگی

سنی جوگیا گبھرو چھیل بانکیا نیناں کھیویاں مست دیوانیا وے
وچوں تیں ہیں ہونٹ بھیت دے نی آہیں ہیرا نال بہانیا وے
کہناں چاند اُپٹ توں کون کوئی آہیں بچھیاں گل تیر مانیا وے
کون ذات ہے کاہنوں جوگ لیا سچ سچ ہی دس مستانیا وے
کے رن جھاڑی بولی ماریائی کہسا ریاسو نال طعنیا وے
بیبا دس شتاب ہے جیو جاندا آہیں چھپیئیں نال مرجانیا وے
کرن منتاں ٹھیاں بھرن ہیکے ہنے پچھلے سیں ٹرجانیا وے

کنیں مندراں مندراں سہلیاں نی داہڑی پٹے سر ہویں منایا وے
کس مینوں کن کس پاڑیو نی تیرا وطن ہے کون دیوانیا وے
رانجھا تخت ہزار اپید اجاپنا میں آہیں ساریاں مغز کھپانیاں وے
ایس عمر کی ولے پٹے تینوں کیوں جونا میں دیس بگانیا وے
وچہ تریجناں دے وچار تیری ہوئے ور تیرا اچلی مانیا وے
نالے پچھدیاں نے مسکرائیاں نی نالے اکھدیاں سہیں ہن جانیا وے
وارث شاہ گمان پئیں بیان آوے ہیر دبا مال خزانیا وے

جواب رانجھا بہ دختران

رانجھے آکھیا خیال نہ پوو میرے شینہہ سپ فقیر دا دیس کیہا
وطن ومان ریال تے ذات جوگی ساڈا اساں قبیلہ خویش کیہا
دنیاں نال پیوند ہے اساں کیہا چھڑ جوڑنا نال سرشیں کیہا

کو نجا نوا نگ موئیاں دیس چھڈے ہماں ذات صفات تے بھیس کیہا
جیہڑا وطن تے ذات ول دھیان رکھے دنیا دار ہے اوہ درویش کیہا
جنہاں خاک درخاک فناہ ہونا وارث شاہ پھر تنہاں نوں عیش کیہا

ایضاً

ساڈی ناہ کاو وے جیہا تے کمالی کھنڈ اکر دودھ کاہیں تتوں ماں
گھر جہان دے سانوں ساتی جاناں سر نہ پا ندے ہیں جتے ناں

جے لینے داتے اجایئے کھلی جھنڈ سرتے آسیں بھوتنے ماں
یا چھڈ رہیئے ہو رجیاں نا ہیں اک بھنگ بوزہ پے کھوتنے ماں

لیہ آکڑ ین جس اقبالمند نے خیال ہو اچکی ناخن جس میں بہت پچکیاں دیتی ہیں ۱۲ شلہ عورتوں کی زبان سے مرد کا لفظ ہیں ہم جانتے ہیں ایک کمالی نازکا بھرا ہوا لفظ ہے چنانچہ یہ لفظ تین چار دفعہ شاعر نے باندھا ہے اس پچھے نہیں مرجانیا وے پنجابی زبان دان اسکی خوبی جان سکتے ہیں ۱۲ شلہ شیر سانپ اور فقیر کا وطن کیسا ۱۲ شلہ جیات کمانی ایک طمن کا لفظ ہے جیسی کمینہ عورت ۱۲ شلہ مہربان سردار دیکی عورتیں یا ہمدرد مطلق سب عورتیں ۱۲

اسیں جاننے ہاں ہر کون کوئی اتے ربدی یاد وچ رُٹھے ہاں
وارث شاہ میاں بٹھ بال پھانبڑا ایسے ہو کیکے راتوں چھوٹے ہاں

کلام دختراں باجوگی

اساں گورو کر کے تُساں عرض کیتی بال ناتھ دیاں تُسیں نشانیاں ہو
تینوں چھڈ نائے کویں ظالماں نے کشیر وہاں تُسیں خرمانیاں ہو
ساڈی عاجزی تُسیں نہ سُنے ہو غصے نال پیار وے آنیاں ہو
وارث آکھیا ہور جے چلو وہڑے تُسیں ہنیں کرو نے مہربانیاں ہو

کلام جوگی

جاؤ واسطے ربدے خیال چھڈو ساڈے حال تھیں تسیں بیگانیاں ہو
اسیں مست فقیر دیوانڑے ہاں تسیں واتیاں تے پھیرانیاں ہو
لے جہر کرو ہم سے وداع ہو وہاں نال تسیں کیہ ناتیاں ہو
سبھے سوندیاں تر غنجے شاہ پریاں جوبن تشاندیاں کانیاں ہو
اسیں مست بیہوش بیقل جوگی تسیں سبھ سیانیاں دانیاں ہو
اساں جہیاں فقیر اندھیت مشکل محرم راز نہ ہاں دے جانیاں ہو
ہاروت ماروت نوں کھوہ پایا زہرہ ختری جیاں نشانیاں ہو
چلو کرو نگھت فرشتیاں نوں تسیں خاص شیطاندیاں نانیاں ہو
تساں شیخ سعد نال مکر کیتا تسیں مکر دینال پر سفیاں ہو
ہیں کسے پرولیں دے نفر ہیکے تسیں نال شریکاں شانیاں ہو
افلاطون لقمان بھی ہار گئے تسیں وڈے شریریاں نانیاں ہو
وارث شاہ فقیر غریب سگا کوئی ڈھونڈ و جوان جوانیاں ہو

کلام رانجھا جوگی

ہمیں بھکھیا واسطے تیار ہوئے تسیں آنکے کیتاں چھیڑیاں ہو
پچھوں اکھو بھوتنے آن لگے اینویں کھوہ وچہ سنگ کیوں رہے دیاں ہو
ایہہ مٹھیاں کھانوں ساں لایا تسیں کھہ دنیاں اکھیڑیاں ہو
اسیں بوہنے مہردی گھریں جاناں کیوں عالے تسیں نبیڑیاں ہو
اساں لاہ پنجالیاں جوگ چھڈی تسیں پھیر کھوتوں گیڑیاں ہو
اسیں چھڈ جھیڑے جگی ہو بیٹھے تسیں پھیرا تو ولو تیڑیاں ہو
ہیں بھکیا منگنے چلے ہاں سے تسیں آنکے کاہ کھیڑیاں ہو
وارث شاہ نوں نال کاؤ کھاں سے لڈی مار کے زمیں کھیڑیاں ہو

مقولہ شاعر

جگی کوڑیاں دی بات نہ اک منی انہاں نوں پھیر بڑا لایا ئی
انہاں عاجزی عجزی بہت کیتی جوگی اک نہ جو نے لیا بایا ئی
جوگی آکھدا انہاں بیوفایا سو نفع انہاں نوں کیسے پایا ئی
جنہاں رت زنانی تے عمل کیتا تہاں لنت نوں عقل گوایا ئی
اساں رناندی رت نہ اک لینی ایہو گور نے سبق پڑھایا ئی
وارث شاہ کوڑیاں لاچار ہویاں جوگی صاف جواب سنایا ئی

کیفیت ظاہر نمودن دختران پیش ہیر

کوڑیاں نے حقیقتاں جو گئے بدلیاں مُڑ ہیر ول پاسناونداۓ
ہیر پاس حقیقتاں کھولیاں نے جیونوچ نہ شوق سماونداۓ
بے پرواہ ہے اساں معلوم کیتا پیار رب دا نام وسیاونداۓ
جھوٹھ موٹھ دی گل جو کرے تیتھے تیرا جیو ایویں بھرماونداۓ
پئی رہیں رنجور توں پلنگ اُتے ڈرو اول نہ کوئی بلاونداۓ
اسیں بہت تعریف سُنا رہیاں اوہ اک نہ جیو تے لیاونداۓ

رنگ رنگ دا قافلہ قاصداں دا آپو اپنی خبر سناونداۓ
اگے جو گئیے عاجزی بہت کیتی کائی گل نہ جیو تے لاونداۓ
اساں بہت صلاح جا کہیا نوں نام کیہڑا اوس نہ بھاونداۓ
وڈے بھاہوۓ پیکڑے تیرے پیے تینوں صبر نہ آونداۓ
اساں منتاں بہتی بہت کیتی گھر گئیے پھیرا نہ پاونداۓ
وارث شاہ وانگوں فرزات تینوں ذکر یار دے نام دا بھاونداۓ

عاجزی کردن ہیر پیش دختراں

بی بی بھینے تسیں ہزار دیہو اساں رب دے نال نہ زور کوئی
دوس کیہا ہے تساں بیچاریاں نوں جیہڑی بنوں بھاونڈی کرے کوئی
پیا لکھیا نہ کُجھ جہان اُتے تی جیوندی جند وچ گور ہوئی
بھے بختیاں نیہاں جھلی لیاں نی تساں نہ کیتا ئی موڑ کائی

کرے رب جیہڑی اوہنوں بھاونیہے متی ہوری کھودی ہو ہوئی
متھے لکھیاں کرماں نوں کون موڑے جیہڑی ہونی سی اوہو ہوئی
ہری جگدی بیج قبول کیتی رب باجھ نہ آسرا ہور کوئی
بھاو بی لکھ آکھو سر جھلنی ہاں وارث باجھ نہیں غمخوار کوئی

کلام دختراں

کیہ بنے کیتیں کون ونیدا آکھیا کم سانوں تیرے نال ہیرے
جہناں ڈھولڑی پا ویاہ آندی بھے کیتے نی جا نہال ہیرے
اساں سہیاں تنگ گل کیتی لیہے وانگ توں چڑیناں ہیرے
توہیں آکھیا جوگی نوں سد لیاؤ اوہ چیہی سبھیں لیں خیال ہیرے

اجے سکیوں آئے چلیئیں توں کدوں ہو سیا عمر دی چال ہیرے
کائی وڈی نا ہیں تیرے نال ساڈی فرا بول زبان سنبھال ہیرے
تاں اے آکھیو نی تالے کمر پنہیں کٹے رکھیو جوگی دی بھال ہیرے
وارث شاہ تینوں نت کے بھابی فر اپنے آپنوں ٹال ہیرے

غصہ کردن ہیر بر دختراں

کسب اپنے وسدیاں ہو تانوں چھوڑے کردیاں پھیر کرتب کوڑیو
کیہا قہر کیتا اساں لاگیا نے جہ کھیڑیاں نوں وتی ب کوڑیو
میرا صبر پوے ایہناں کھیڑیاں تے آوے رب دا قہر غضب کوڑیو
کیوں وتیاں جنے لاندیاں ہو سارے جگ وچوں تینوں لبھ کوڑیو

متھے لکھی سی بُری کلام ہیرے ایتھے بولیا میں آن تب کوڑیو
ہیر سیجان عذاب ڈوزخ وں چھپے ایویں گھروں جے مرتسیں چھب کوڑیو
پیچی وانگ لزاریاں تڑپنی ہاں جاندی جگ نہیں کسے ڈھب کوڑیو
وارث عشق جنہیں ہیر ہے ہو جاندا جدوں لا وندا رب سبب کوڑیو

جواب دختراں با ہیر سیال

اساں شرت نہ غرض سیال کوئی لفظ جوگی دا پیا سی کن ہیرے
بھلا کردیا نوں ہند اوبیوی لا او نوں جھکے جان اوتھن ہیرے
ایہے کن پاٹے تدھ عمر گالی ربیلیا سن تون سن ہیرے
کتی تونہ بولیں کواریاں نوں مغرورا ئیاں دا تیراون ہیرے
ساڈا صبر پوے جیہا بولیں توں تیر سیجان گمان نہ ظن ہیرے
زناں قدر دیانی سساں سوہریاں نوں تیتھوں ساہوئے بگوں من ہیرے
دہیں قدر ن بلایا نتوں تدھ جیہاں اتے رات نوندی ترن ہیرے
نہیں خلقدی بند زبان ہوندی وجدا نہیں دریاؤں بن ہیرے
شرت نال وسالے کسول وزہ جوگی آیا ئی عید اجن ہیرے

بھلا دیں تیرا جتھے جتیں توں کہن سچ توں جھوٹھ دا اون ہیرے
ایکے دھیدے کریں توں نال سائے وا رندا جاندی کن ہیرے
کتھا نوچہ انگیار نہ کدی جیبیں لگے اگ نہ چھیدی چھن ہیرے
ڈریں کہ جہاں پھیرے پئیے نی سانوں نہیں ایہہ یاد نہ کن ہیرے
دلوں خوشی زبان تیں سچ ظاہر گنتھوں سکھیوں نی ایہے فن ہیرے
رزگن تھیںیں تے پہین لپکان نوڑاں کریں کمہ نہ دو ہیراتوں بہن ہیرے
اساں سمجھیا کھیڑیا نوچہ تیتوں کرنی چال ہے بہت کٹھن ہیرے
جھوٹھ سوٹہ گھوٹ ہتھیاں جوڑکے تے ون تھال دوجہ نہ بھن ہیرے
ناکر پر ہنکا تے ہاں ایذا وادتشاہ دا آکھیا من ہیرے

جواب ہیر با دختراں

صبر پوے تساڈیاں پیانوں جنہاں جن کے تسیں جو رکھیاں ہو
کیہ کیہ منوں نہ لگدیاں ہو سنجے جیسے دیس وچ وسیاں ہو
نہ دبو پرائیاں جائیاں نوں اجے جال پریم نہ پھسیاں ہو

ہو ہیرو نانیاں مرن ماپے تاں جنہاندے تسیں ہیر سیاں ہو
کرن مسخری سیاں ہو تھیاں ہو کے کیہ دینا ال کدھ ٹیاں ہو
مارو تیر انہو پناں طعنیاں دے تسیں ترکشاں کانیاں کسیاں ہو

لہ عورت کا زیور عورت ہی جانتی ہے ۱۲ سلہ آ ان تمہارے سسرال ڈرتے ہی ہیں ۱۲ سے کیکو دعوہرا کرتا ہے ذرا کام نہ کرنا ۱۲ سے خلقت کی زبان دریا کی طرح ہے اس کو کوئی بند نہیں کر سکتا ۱۲ سے گھو دھتیاں عذر بہانہ اور اپنے آپ سے کہیا ۱۲ لئے کو کہتے ہیں چنانچہ لکھا ہیت سے واضح ہے ۱۲ سے کسی کے کہنے پر نہیں چلتیں ۱۲ سے والدین کو کھانے والیو دشنام ہے ۱۲

بُرا کہن تے بُرا کھاونے تے لگ بھجکے سچ توں نسّیاں ہو ۔ وارث شاہ وانگوں چھڈ نباک عملاں کہیاں وچ بُرائیاں دے پھسیاں ہو

جواب دختراں با ہیر

ہوی بُرا کرنیدیاں پھتیں بھاوی بھاو سدینی بُرا کرے جھیڑا ۔ سنجی پئی ایں رنج رنجور ہو وانگوں پئی کو کنی ایں ویکھو حال میرا

اگوں لڑن نوں اٹھ تیار ہو ویں ہمان نہیں چھوڑیا یار تیرا ۔ شرم ایں اپنے ہتھ رکھن وارث شاہ نوں سمجھ جو پیر میرا

کلام ہیر با دختراں

تیراں تاں لیو کھاندو جند یاں نوں پھر و نجدیاں ہو ہیتاں کوڑیو ۔ گلاں سندیاں ایتھاں بھجیاں ہیں اندروں ٹٹی جے گال کوڑیو

بیٹھی پھولنی ہاں قسمت پتر نیوں کدی ٹھیک ہووے میری فال کوڑیو ۔ رانجھے باجھ کھلیر نہیں الٰدم وی گھڑی جھٹ گذرے جیوں سال کوڑیو

متے لکھی کلام قبول کیتی جو ہیں جانساں کرانہیں جال کوڑیو ۔ بھاویں ووڈھکے قیمہ ہی کرو مینوں رہے جیندا کھیڑیاں نال کوڑیو

کراں مکر میں باوارات نال نے حل مشکلاں ہون محال کوڑیو ۔ رکوار لاوے گل آن رانجھا ہووال جیو دیوچہ خوشحال کوڑیو

پیالبرانیدھے پیش ہیرے تعک ہوئی ہاں بہت مندحال کوڑیو ۔ نہیں تخت ہزار یدی خبر کوئی رہیا دور ہے جھنگ سیال کوڑیو

کے رانجھاآن دیدار دیوے لگے خواب وچہ ہووے وصال کوڑیو ۔ وارث شاہ جاں مد فضل ہوسی کرے کرم تاں سجناں نہال کوڑیو

کلام دختراں

تیرے بھلے دیواسطے گل کیتی کوئی ویر نہ اساں کماونا سی ۔ تھری مت سی عقل دیاں ماریانوں اساں تینوں کیوں جلاونا سی

بُری جاوندی ہیں لدی گل تینوں آکھ کس تے کوک سناونا سی ۔ ساڈا بخش گناہ تاں لیں کرجاہ سوہوں ایتیاں اساں کھاونا سی

نہیں سی سکھیا توں وچہ شہو کر ناں ہیتاں ساہو رے آن چھپاونا سی ۔ سچ آکھنے توں ہن کیوں جھکیں ہیں پہلاں بھجکے نہیں نبیڑا لاونا سی

اگوں پویں پیچھی جیکر جائے نی اساں جوگی نوں کاہ بولاونا سی ۔ وارث شاہ اساں بھیت لبھ لیا تیرا انت نہ کسے نے پاونا سی

کلام ہیر

اگے اپنے حال حیران ہاں میں نہ رو تساں نہ وندکے لیاہے نی ۔ ایتھے آن کے سکھ نہ ویکھیا میں وناں دُکھاندا معاملہ پیا ہے نی

من بھاوندے بول بولینیاں ہو کجھ جیو دے وچہ نہ دیکھیا ہے نی ۔ بہت لاڈ کر و ہمراہ پیاندے اجے ساہورے کم نہ پیا ہے نی

دُکھ درد مصیبتاں بھاریاں نے جگ شور واپھیر انہ پیا ہے نی ۔ وارث شاہ جے آن دیدار دیوے دکھ درد میرا ویکھو گیا ہے نی

لہ بیٹے تم دوسروں کی لڑکیوں کو طعنے دیتی ہو سیکھو کہ تم ابھی تک محبت کے جال میں نہیں پھنسیں۔ ورنہ تم کسی کو طعنے دیکر ذلیل و خوار نہ کرتیں ۱۲ تہ عقل کی ماری بیوقوف تھی ہم ہوتے تہ اتنی بے عزتی کروانی تھی ۱۲

کلام دختراں با ہیر

اکھیں وٹیاں باجھ وچ تیج ناہیں جدوں ہک ہمیں کریں اعتبار ہیرے
سوہنا خوبصورت کوئی چھیل نڈھا پیا جاپدا اپت سترا ہیرے
اساں نال مُدھ پڑا چا پالی بھو ہرے بیٹھیاں ہوونگی خوار ہیرے
گھریں بیٹھیاں تول تے بھار ہے نی ہوندا لکھ توں لکھدا بھار ہیرے
ساتوں تجے سیہیاں اکھنائیں آئے جوگی اوہ جھٹ دربار ہیرے

سُنے آوندا جھکیا منگنے نوں وضع شیر دیوانگی دیدار ہیرے
اساں لہج دا آن بیان کیتا کیتی گل نوں ناہ کھلار ہیرے
تیرے عشق نوں جاندا جگ سارا کیوں ہنیں آپ مامروار ہیرے
آوسطہ ریدا جان ہیہ نی سوہوں بولی نوں پکڑ تنمار ہیرے
وارث شاہ دی من توں حیرنی نوں حال جب ہوسے تیرا یار ہیرے

کلام ہیر با دختراں

بولی ہیر نہ چھیڑئیے سول اُنہاں جیہڑے رہے ہوون فقیر کوڑیو
تبارک الذی بیدہ الملک وھو علیٰ کل شئ قدیر کوڑیو
وانگوں شیخ منصور چڑھ گیا سولی کیسے وند نہ لئی سی پیر کوڑیو
وچ جنگلاں پیا خوار ہویا پیروں جیہے توڑ زنجیر کوڑیو
مونہے دیو نہ ایس نمانڑے نوں متھے لکھی سی بُری تقدیر کوڑیو
چھڈ رنگ محلاں تے ماڑیاں نوں ہوئے شاہ فقیر امیر کوڑیو
لگے اپنے حال حیران ہانہیں لائی کساں کی ہو تقصیر کوڑیو
دیس چھڈیا وانگ نہیر آندے آیا وانگ پردیس دی چیر کوڑیو
مددگار ہوسے اُہدا رب سچا مہربان ہوون پنج پیر کوڑیو

جیہڑے چھڈ جہان اُٹھ نک جیہے اُنہاں گیہد یاں کی ہیر کوڑیو
اسمٰعیل وانگوں ذبح ہو آیا وہ سو پڑھی سی کس تکبیر کوڑیو
حضرت ذکریئے نے کیتے بہت تلے آرا رکھ کے سٹیا چیر کوڑیو
کیسے ہور نہ اوسدی وات پچھی باجھوں پیر حضرت دستگیر کوڑیو
گئے شہر عداک فقیر کر دے چھڈ علم قرآن تفسیر کوڑیو
ابراہیم ادہم فقیر ہویا گئے چھ نہ جان وچہ سریر کوڑیو
ماری دُکھ فراق دے روندیاں ہیں وگن اکھیوں خون دے نیر کوڑیو
نٹی ہو کے ساریاں آکھ رہے منہوں ہنیا دے مار دے تیر کوڑیو
وارث شاہ نوں مول نہ چھیڑنا جے جیہڑا ہیر دا پیر فقیر کوڑیو

ایضاً

سُکھ تکیاں ہونڈیاں سکھیاں ہو من نچیاں منہ توں ہال ہوئی
وچوں ہجر نے سی آواز کیتی اُتوں بولیا نال بُرحال ہوئی
آئی نیند تاں اُٹھ دراز ہوئی شکل سانجھے دنیاں وصال ہوئی

گلیں تارشو اگلیاں پچھلیاں دی جتھے وڑ دیاں نہ تاں ہال ہوئی
دل ہیر دے پھیر خیال آیا ہُن سیجری یار دی بھال ہوئی
وارث شاہ گھر پھیر دے جاوندی او دھر جوگی نوں فرحت دی لال ہوئی

سلہ چھوٹی عمر سے بیکار ہو ۱۲ شہ اب ناچتی ہو منہ سے پردہ ہٹا کر ۱۲ شہ طعنہ سے والدین اور سسرال کو آباد کرو گی یعنے سب کو اجاڑو گی ۱۲ شہ یعنے محبوب کی جدائی کے سبب دل سے تنگ تھی اور غمگین اور لاچار اور غمزدہ تھی اور پھر لڑکیوں نے طعنے اور ہتے دیکر بہت خراب حال کیا جس سے اُسکے دل کو نیا زخم لگا اور درد رسیدہ ہوئی ۱۲ شہ یعنے دوسری طرف جوگی نے گداگری کے واسطے گاؤں میں آنیکا ارادہ کیا اور طیار ہوا ۱۲

رفتن جوگی در شہر کھیڑیاں برائے دریوزہ گری

رانجھا کھپری پکڑ کے اُٹھ کھڑا سنگیں وارہی دوار وجاوندا اے
کوئی دے بُرا کوئی دے ٹھگ کوئی تھالیاں پُرس لیاوندا اے
کوئی آکھدی جوگی جاں نوں آیا کوئی روہیاں بھوال چڑھاوندا اے
کائی چوڑ کے ہتھ کرے منت ساڈوں آسرا فقر دے ناوندا اے
کائی آکھدی چور اچکڑا اے چوراں وانگ ایہ جھاتیاں پاوندا اے
صورت فقر دی اکھیاں گنڈیاں نال کرے فقر وچھاوندا اے
کائی آکھدی ڈھیاں ویکھنے نوں کنگن نال ایہ اگ سناوندا اے
کائی آکھدی چاکا ایہ جھیڑے عشق مشکرا دا بہت چھپاوندا اے
کائی دے گالیں لئے مار پھردا کائی بولدی جوگی وچ وندا اے
کائی آکھدی مست دیوانڑا اے چوراں چہرہ انگ وکھاوندا اے
کائی آکھدی چور ادھال پھرا سونگاں چور انداں گراوندا اے
لٹے پھرے تے گالیاں دے لوکاں ٹھٹھے مار دا لہر کماوندا اے
آٹا گنگدا تے لے کھیڈ بہتا دانہ ٹکڑا کوئی نہ پاوندا اے
کوئی منتاں کرے تے چھپ چھپ کوئی بُنھ کے سیس نواوندا اے
کسے نال ایہ ہس کے نال کردا دوجے رنگ تے رنگ وچھاوندا اے
کائی آکھدی چاک اودال پھردا اس کیہڑی ایہ گھسکا وندا اے

اُٹھ چڑھ گھتو وہڑے والیوں نادو پھوک کے پیار رانوندا اے
کائی آکھدی مکھ تھیں بچی اچرو جوگی دعائیں سناوندا اے
کائی بنچے والے بت پھیریا نوں غصہ جیوتے مول نہ لیاوندا اے
کائی آکھدی مستیاں چاک پھرا نال مستیاں ہتھ دکھاوندا اے
رناں ویکھنے دی اینہوں پھرکی کائی نسے اودال لیجاوندا اے
گھر نال ملی سواہ گھر تے کوئی چوہدری زاد وچھاوندا اے
کائی آکھدی پھا ایہ بنچ لے وانگ اکھیں دے سر آوندا اے
عاشق کیہدی گل نہ گولئے چپ کیتڑا اوقت لنگھاوندا اے
کائی آکھدی پُچھ مشٹنڈڑے جوگی جیہی گل کو لاوندا اے
کائی آکھدی کیہدی ہنک لگی رنگ رنگھے گاوندے گاوندا اے
کائی آکھدی گنڈیاں اکھیاں نوں وراں جھیا نال رُلاوندا اے
کائی آکھدی چھپ مار سوٹا آنے لالی اکھاں دکھاوندا اے
رناں نال ایہ پھرے کھیڑے وا وچ خیر دینیاں لوٹاوندا اے
صدق نال جو اج ہی آن لگے بیٹھا دو بیڑے نوں سٹے راوندا اے
چھوچھا کر دا نائے لٹ وھاگے لکے تیرا ایہ وچ چلاوندا اے
انہیں کردی نہ خبر گدا فقیر ایہ اودھا طور تیرا انتظار وندا اے

وارث کھڑو ہنگناں ہسکیہ ساڈی ایہو جیہے ایہ سخن سناوندا اے
وارث شاہ رانجھیٹڑا اجے چڑھیا گھر وگھر ہے مبارکاں لیاوندا اے

۱ دھم دھم کے راگ گاتا ہے ۱۲ ۲ بدمعاشوں کی آنکھیں ۱۲ ۳ آنکھیں سرخ کرکے دکھلاتا ہے ۱۲ ۴ تیرا منہ کا دیدار مانگتا ہمارا گدا ہے ۱۲

مذمت کردن جوگی دختران دِہ را

آ وڑے ہاں اُجڑے پنڈ اندر کاہی کڑی ترنجنے گاؤندی اے — ناہ کھلکڑی پاؤندی ناہ ہسی بچھی پانہ وحدت کنیا وندی اے

سُوئی بھنبھلکے دل ناہیں نتے ویلنے چیک چہاؤندی اے — ہاہگا مارکے پاروا پار کرکے نہیں کانگ تے سواؤ ڈاؤندی اے

تہیں چوہڑ میر پدا گیت گاؤندی نے گڈ بہیدا رہ وچ کوئی نہ پاؤندی اے — وارث شاہ پچھے چاہئے ایہ نگری ایسی طرح فقیر دی آؤندی اے

کلام کوڈکاں با جوگی

چل جوگیا ایس وکھالیائے جتھے ترنجنے چھوہریاں گاوندیاں نی — لیکے جوگی نوں آن کھلیو تے جتھے وٹیاں چھوپیاں پاندیاں نی

تند کڈھے نلیوں توڑکے تے اک دو گی نوں بہت ہسا ندیاں نی — اک باہیاں ناں گھسا اڈیکے اک ہل تے ماہل بڑ ہاندیاں نی

اک سچیاں مست ملنگ بنکے اک سانگ چوہڑ بنیدا لاندیاں نی — رنگ رنگ دا ایک بہیں سر کے وارث شاہ نوں گیت سنا ندیاں نی

آمدن جوگی در مجلس نسوان و مشاہدہ نمودن آنہارا

جتھے ترنجنا نے گھرکار پرے کتن بیٹھیاں لکھ تریٹیاں نی — کھتریٹیاں تے جھنبیاں نی ترکھنٹیاں اتے جٹیاں نی

لوہاریاں لونگ سپاریاں نی سندر خوجیاں تے رنگریٹیاں نی — سندرکواریاں ویپگاریاں نی تے بیاہیاں مشک لپیٹیاں نی

اروڑیاں مشک چہڑیاں نی چیلیاریاں چھیل سرٹیاں نی — سنہاریاں نے کمہاریاں نی سندر تیلیاں نال چھیپیاں نی

پٹھانیاں چادراں تانیاں نی شیخو مارجیاں نال نعیٹیاں نی — ہنجاریاں نال چھپاریاں نی راجپوتنیاں نال بھٹیاں نی

درزانیاں سگھڑ سیانیاں نی بروالیاں نال مہیٹیاں نی — لاولانیاں جٹیاں پنیاندیاں جیاں نوا لیاں نال ڈوہٹیاں نی

کنڈ صیلیاں چھیل چھبیلیاں نی تے کلالناں بجاجراں ہٹیاں نی — چنگڑاتیاں نیانیاں میرزادیاں نال سوہنیاں لوہاریاں ہٹیاں نی

چھیلناں بیوناں قفضے کٹناں قصائیاں نال شمشیرٹیاں نی — بازیگریاں سنتیاں کنگراں وبرابرنہ تمام جنٹیاں نی

له کھکڑی ایک کھیل ہے جو لڑکیاں جمع ہو کر ایک دوسری کا ہاتھ پکڑ کر دیتی اور گول چکر کی طرح گھومتی جاتی ہیں اور زبان سے گاتی جاتی ہیں اور سی بھی یہی طرح کی کھیل ہے مگر اس میں ایک دوسری کا ہاتھ نہیں پکڑتیں ۲۰ شہ سوزن تلاش کرنے کا کسی کو طریقہ نہیں ۲۰ شہ چوہڑ بھی ایک گیت کا نام ہے جو ہیر کتاب کے مصنف سید وارث شاہ صاحب کی تصنیف ہے بار کے ملک میں عورتیں گاتی ہیں ۲۰ ﷲ نہروں کی دختریں ۔

پوریاں نیاں جھنیاں نگر نیاں تے بیراگناں نال ٹھہریانی
کاغذگٹ ڈوگر نیاں اڑدگین ہتھی وانسناں نال لوچیاں نی
لمواٹیاں ہواڑیانی کشمیرناں نال چھلیٹیاں نی
پریزاد حسین پہاڑناں نی ملتانناں نال سندھیٹیاں نی
بھراسناں ڈوسناں سریانیاں تے سوہندیاں کوٹ کچھیٹیاں نی
لبانیاں بورناں کنگلانیاں راج بیٹھیاں اتے جٹیاں نی
سیدزادیاں تے شیخزادیاں نی پیرزادیاں تے مجاوریٹیاں نی
ملاحناں زور ستارنیاں نے تے نہارناں ورچھینیاں نی
تارکشنیاں تے سلے ونیاں نی گوٹا وکھناں عقل سگھڑیٹیاں نی
پچھوناں شوخ معمولناں نے موہن ہیانتے ول لیٹیاں نی
صورت وہندیاں پریچ دل بعلگیاں حسن جوگے نے بیٹھیانی
اکوجیڈیاں ہان ہٹیار سبھے دیانے ہارناں حسن دکیتیانی

منڈاسناں تے خراسانی داالگرنیاں نال ولیٹیاں نی
پانکیاں گجریاں ڈوگریاں چھیل چھبیلیاں جھناں جیڈیاں بیٹیاں نی
منجیریٹیاں ڈوسناں جاپیں کتھناں آتشبازناں نال جھلوٹیاں نی
کھٹیکناں تے نیچہ بنداں نی چوڑی گرنیاں تے گھگریٹیاں نی
بھرونیاں رنجھاں دہلی واہاں سیوالیاں نال ٹمبیٹیاں نی
سینیاریاں تے سیسے گریانی نال چوہڑیاں تے دھریٹیاں نی
چنگی رہاں تے منجی اونیاں نے داں ونیاں نال صوفیٹیاں نی
ککے زئیاں نال بھروانیاں نی مارن اڈیاں بلن گھمریٹیاں نی
عطارنیاں تے کاچوبنانی کندی گرنیاں ہٹ وہیٹیاں نی
بھلو اپنے آپ وچ حال مستاں جیاں جھگی وچ سلیٹیاں نی
تکبڑ اچلا جگی نوں لاگلیں دہڑے وارکے گھیرے بیٹھیاں نی
وارث شاہ جیجا وچ پوٹھوہاڑ والے بیٹھیاں ساریاں جیٹھیانی

مسخری کردن دختراں با جوگی

کائی آکھدی رانجھے نے بین ویکھے کائی مکھڑا ویکھ صلاح دیندیے
چھوٹی عمر دی دوستی نال جسیے دن چار نہ توڑ نبھاوندیے
کوئی مکھ انجھٹے ونہال جوڑے تیری طبع کی جوگیا چاہندیے
سہتی لاڈ ونہال جوا کرکے چا سہلیاں جوگیڑیاں لاہوندیے
اجو نجچو بجھو اتے بجھ ہوندا کون تا کائی آہندیے

اڑیو ویکھو تو شان اس جوگیڑے دی راہ جاندڑے مرگ پھاوندیے
کوئی اوہدی لاکے مگر پچھے دھو دھا بھبوت چالاوندیے
کائی نال پیار دے ہیے اگے کائی گل کردی مسکراوندیے
رانجھے پچھیا کون ہے ایہ ڈھی دھی اجو دی کائی چاہندیے
وارث شاہ نناں ایہ سیر دیئے دھی کھیڑ بندے بادشاہ دیئے

ناراضگی جوگی با سہتی

اجو دھی رکھی دہانے مار پٹر مشٹنڈڑی تینے گھمدیے
کرے آن بے ادبیاں نال فقراں سگوں سہلیاں نوں ہن جھمدیے

لے ڈھول بجانے والی عورتیں ۲ سلے ان سہیلیوں کو چھوتی نہیں ۳ سلے جو جوانی میں سرشار و مست اور کودتی پھرتی ہو ۴

لاہ سیلیاں ماردی جوگیاں نوں اتے ملدیاں مہیش نوں ٹُھدیئے
پھرے نچدی شوخ بُرّان گھوڑی ناہ ایہ کتدی ناہ ایہ تندیئے

سرواہے لوہکاں لاہکاندی ہیں ڈوہلدی تے تاؤں لمبیئے
وارث شاہ دل آوندا چیرساں بُنیاد پر ظلم دی وُھمدیئے

کلام سہتی با جوگی

سہتی آکھدی راولا لخت بولیں ناہیں بولیوں توں بیبے ناہیں وے
لائیں ہتھ تے پکڑ پچھاڑ سٹاں تیر نال کرساں تو ستاں جاہیں وے

ایہ ٹہل ٹکورا اجیہیں ونا یائی جدوں راہ واقف اوہنوں نہیں وے
وکھو وکھ کرساں تیری لنگ تیرے تدوں تینوں خوب پچھانسیں وے

وہے وڑیں تاں کھو ہنگی جندیاں نوں تدوں تکر بچالیا وہیں وے
گدھ وانگ جاں جوڑ کے گھراں تینوں تدوں جھپٹ تیری آ لیسیں وے

سہتی اُٹھ کے گھر اساں نوں کھو کے چلی منگن آ وس تاں جیوں جانسیں وے
وارث شاہ وانگوں تیری کراں خدمت سچ جہانڈی ہوں ناہیں وے

کلام جوگی با سہتی

کرکے چھلیاں بولیاں بول بولیں جی جالی پر کہناں نو کھیاندی
آہیں پنج سترکی جانے اس ماسے کھلی ہے چھلیاں جو کھیاندی

اوہ کہ جھ تُوں بہی تھکے لاؤ سنگی نہیں ڈھونڈسیں کلیاں ٹھو کیاندی
وارث شاہ نوں نانچ کی وسینیں چھلی کنجھری سنبیاں جو کیاندی

کلام سہتی

سوہیں اوت گھتو تیاں وہناں ہیں ذرا اچا کہ زبان توں گندیا وے
زنا نوچ وِھناں کہیا پسر بیٹھا کسے بھاگ بھریا چنڈیا وے

ایہ کھرویاں چھتراں صافے ہوس حیدوں جاہر خرا تے زندیا وے
اوکھے وقت چھڈا دی کون تینوں میاں حق آد تاریا نندیا وے

کلام جوگی

کیوں فقر ویناں پڑھپیں بھلا بخش سانوں پاپے جھنیں نی
سپ شنی وانگ کو لنے نی اس کھانے تے رت پینیں نی

دکھی جیو دکھاناں بھاگ بھریے سوہن جڑی تے کرنج کھنیں نی
سانوں تُشا نہ ہو سیا سول تیری اکے خصم توں ناہ چھینیں نی

چرخہ چاکے تنی مرداریں کسے یار دے پکڑ ملینیں نی
متھاں نال فقیر دے لائیا ئی دھروں مُچا ساتوں لاہ چھینیں نی

تھیا تھیا کردی چھیں نچدی توں ٹلیاں فقیر توں سینیں نی
وارث شاہ فقیر دے ور ہیں جس تے کر باندی بہنیں نی

لے نحاوہ بخش اور عوہی بھرائی کو ۲۔ لہ واہیں آنکھ پکڑ چیروالوں ۳۔ سے گدھ کی طرح جب اچھی طرح مارونگا ۴۔ سے چالاکیاں بیہودگی کی باتیں ۵۔ سے نیچے ہاتھ لگانے کی ناکام
کوشش کر جگی ۶۔ سے کیا انگیں وکھانی ہے ۷۔ ۸ ٹنگل انگوٹھی کیسی حقت کی کنجری ۹۔ ڈیرا لگاکر یادوں پھیلا کر بیٹھیا ۱۰۔ وارث زندہ دلی جاب رسنے کو شخت کا نیرال
خون پیندی اں ۱۱۔ لگا ۱۲۔ لاکھ کنجی بڑی عزت والی ۱۳۔ جسکی خاوند سے تسلی نہ ہوئی ہو ۱۴۔ ورگلا سے ۱۵۔ چیخ تک اٹھا رکی جائیگی ۱۶۔

کلام سہتی

سُنیں جوگیا ٹھیڑا چھیاں نیں تے بشرم کپتیا سوٹیا وے
لابیائی ویس مداریاں جوگیاں دے اوے سر گھونیاں ہوں نحوسیا وے
رُنڈ وچ دارو شتاباں نال لاکا سدا ہار کروں گی مار کے سوٹیا وے
بیت فقر دی من نہ نرم ہویوں رہیوں سخت ہشیدا تیا ٹوٹیا وے
دھرناں مار بیٹھا ایں وچ کواریاں مٹھے کسے ویلڑی بارد با جھوٹیا وے
جا نگی ہاں ہیں بہار فقر تیرا اتیں جاوبا وچڑیں پتیو ٹیا وے
دھر توبیاں کون ہنو بیاں نے کسے چک توں لتھیا لوٹیا وے
پے کاندے تے وارثا تندوں نقطہ جدوں جاپئے تختی وٹے گھوٹیا وے

کلام جوگی

کچھے دھکڑے وڈی چنچال نے کہے ہاں کمزاندی وہڑیے نی
وٹ متھے ناس مروڑ نے نی گھر کمدے کھا کھ چھیڑیے نی
بھکھڑ جہانجڑے اینویں نخریں کہی چھڑی جیوں لگی کیڑ یے نی
ست پانے تے چیڑ چیڑے نی ہاروں کھلے تے وچوں پہیڑیے نی
دھروں بنے چھڑس مرانے نی کے زولے مار پد بڑیے نی
توں توں تیرا نخرں وچ پھیر کے چرخ سنبائی سے پہیڑیے نی
اسر کسے تے کر گھٹی تیر گھنڈ مٹے انگ چھیڑنے نی
چتر لمے تے موہوں ہنسنی دوند جیسے جیب گھیرنے نی
گھنبو گھنوں لے اول سکو لے نی دو دو چھیپے جوگیاں لٹیئے نی
اچھوتے چوڑیاں کھوتے نی یاراں جوگیاں دے گھیرئے نی
راہی جان دے جھیناں نال گھس دے رضا نے تھیں کھر ٹیڑے نی
وارث تیل آپنے کل راہ پیندا وکھر گھت کولہو تھیں پہیڑیے نی

مقولہ شاعر

دھکے دھوڑے سی کھاندا وچ نگری ناہیں ورسی عشقدیاں مارئیاندا
پھرے گلیاں وچ حیران ہویا ایہو حال ہے عشقدیاں ساڑیاندا
نظر باز پھرے وچ کوچیاں دے عاشق ساڑیا عشق اواڑیاندا
ہر ہر ویہڑے جاکے پائے بھاجی پھرے ڈھونڈدا وس پیاریاندا
کھوج نکدا یار دا پھرے بھوندا گھر لبھدا ہیچ تیاریاں دا
وارث طلب کتاب نوں ہتھ لیکے گھر گھر پڑھدا اسی سبق نظاریاندا

رفتن جوگی در شہر رنگپور برائے دریوزہ گری

ویہڑے جانے سنگدا جا وڑیا آگے جٹ بیٹھا کال بیلدا اے
ہو ہو کرکے سنگ وڑیا سو تیلیاں جو بیٹھی توں پیلدا اے
سنگی پھوک کے ناد گھوکایا سو جوگی تجے جا وچ ٹھیلدا اے
ویہڑے وچ لوہوت جا جیاں دے عمت سار چنیاں گوں ٹیند پیلدا اے

لہ گھوری کی نہ لوالی ۔ ۔ زلفیں کھوئی ہوئی [illegible] ۔ اور بیٹی [illegible] ۔ کو ۔ [illegible]
ق کسی غضبناک نے ارزگوں لگا دیجے ۔ ۔ پیڑ کا جھیپر بیٹھ کر عورتیں چرخہ کاتتی ہیں ۔

ڈھی مارکے گگاں اکا یا سو کم جوگی دے دیکھ اُبلدے نے
وارث شاہ میاں وچ رانجھنے نوں کیوں ہاجو وچ بولدے نے

گرنجتن مادہ گاؤ از دہشت جوگی

بنا ناتوڑ کے ڈھانڈری اٹھ نٹھی جیہڑی دودھ دی سجھ دو طیبائی
گھت خبر اس لنگدے موہرے نوں جب اٹھکے اوہ بولیائی
کیسے تپچھے دلید اپیر جوگیا توں ایتھے ڈنڈری آکے ٹھوہائی
صورت جوگیا دی تکیاں گھنڈ پاندیاں ناپ لکیاں تے جیہڑو لیائی
جوگی اکھیاں کڈھ کے گھت جیہوڑی لیکے کھپر اتھے وچہ تولیائی
وارث شاہ ہن جگ تحقیق ہویا جیہو شانگی داکوں بولیائی

دشنام دادن زن روستائی جوگی را

جٹی بول کے دودھ دی کسر کڈھی بھج اٹھے پڑتنے پار سے
اٹھے واو پرواڈے جوگئیے سیکھے سنگنے تے سا کہ جابر سے
جھڑے تا چا ہن بکر والے کرجو گیے تھٹرے ٹھار سے
دھکے ویندی جاہ توں جیویں ڈالے پا کے پیہے پار لنگا رسے
بولی مارکے گالیاں جٹی پر دے فقر سندے سارے پار سے
جوگی روہ وچ آں گھر لت گھتی دھر ول مارکے ذبح جیسے
جٹی زمیں تے پروانگ ڈھٹھی جیویں ابرو وچہ کے ہار سے
وارث شاہ میاں جیویں پکڑ تیشہ فرہاد نے چیر پہاڑ سے

فریاد کردن روستاورنش از زدوکوب کردن جوگی آنہارا

جٹ ویکھکے جٹی نوں کانگ گیتی دیکھو پرنجل رجھ پھیلیا ہے
بھیرے سانڈی جو بیرن رجندو وچ ملک بھیڑی ابھجو نوں چلیا ہے
پنڈا باہوڑی تے فریاد کرکے میرا جھگڑا اجھڑ کر چلیا ہے
کپڑ لاٹھیاں گھیر ان مچے والانگ کا تھندو ہیں لکڑے ہلیا ہے
پنڈ وچہ ایہ آن بلا وجی جیہا جن کھیوا اڑ وچہ ملیا ہے
وارث شاہ جیویں جھوڑیاں سرکیاتوں بول اپنے گھیاں چلیا ہے

تیار شدن مرداں وزناں برائے زدن جوگی

آگر دہ جیہا تیاں جدوں کیتی جو تھوں والیں جاں بلم سے آگئے
تج مچ جاں بھاٹ تے تیار ہوئے جوگی ہوری بھی جیہڑ چڑاگئے
دیکھو قہر الله دے مار جٹی اوس جب توں واسطے پاگئے
دوڑے وٹے جوں چا بہار جیہڑی جٹی ویکھ کے وند کلکا گئے

جدوں گل سپچا وڑی آن وچ جوگی ہوئی بہی قدم اُٹھا گئے
جدوں ہار چو طرف تیار ہوئی اوتھوں اپنا آپ کھسکا گئے
جدوں خصم ملے پچھوں اہناں نے تدوں مار دی گھوڑ دوڑا گئے
مار چور کرکے آہمے ہڈ گوڈے اتھوں اپنا آپ دوڑا گئے

دیکھو عاشق غضب دے کرے چڑ حکے جھٹ تیر والا ہن لا گئے
اک پھاٹ کڈھی سبھے سمجھ گیاں زناں تپڑ دیا نوں راہ پا گئے
ہتھ لگے برکتی جوان پیچھے کرامات ہی ظاہر دکھا گئے
وارث شاہ میاں پتے باز چھٹے جان لکھ کے چوٹ چلا گئے

مقولہ شاعر

کتنیاں لگیاں ہرچے نے اس لکھواں کتنیاں کھلاں اکھڑ نیانی
گھراجاڑ انجھے نوں نظر آیا جیڑاں ڈھٹیاں جا من بھا نیانی
کتے ول ڈھٹے پلنگ کرتانی سے جھلیاں منجیاں وہ نیانی
چھٹا نال ٹنگے ہوئے نظر آون کھوپے ناڑیاں لٹے پور نیانی
کوئی پلنگ تے ناک ول بیٹھی جویں رنگ محلوچہ رانیاں نی
ترانوں الٹیں گھری آن جھک پھروا ایہے ہوہڑ والے رنگ ا بیانی
پھسک نوں وگی جھنگ وین رنگا دھڑوں لعنتاں ایہ پور انبیانی
بھابی اکھیاں آہدیاں کھیہ یانی جویں لاہباں آپ برسانیانی

کتنیاں کوریاں جالیاں تھونا تے کتنیاں کھلیاں نال پچھیانی
سوہے کیف سوہن اوپر ٹنگنے دے لاچے ٹنگیاں خوب چوتا نیانی
کتے نہن پنگھیر تھو جو بھار ا دے کتے ٹنگیاں تھرکاں سانیانی
اوتھے اک پچھوڑی جیبی بیٹھی کتے ٹنگیاں گھر میں سوانیانی
سہتی اکھیا جائے دیکھ توں نی پھڑ اوچ منڈ اکر سانیاں نی
نال اکھیاں ہیتیاں مار دانے پھیڑاں چھیڑ دا اندر دھکانیانی
کوئی گلاندا وگا کلا ہڈ بیے چھوہ بہندا ائی رام کہانیاں نی
وارث کواریاں ٹرنے کرن پھکے موے یار تھے مختاں آنیانی

احوال جوگی

جوگی رنگ کے نیند تیار ہویا آ ہسکلے کھیڑا اپور یا ئی
کتے ہسکے گل کوا دیندا کتے غصیاں نے نال گھوریائی
کے جوگی نوں ویکھے داب دتا کتے جوگی نے اہنا نوں گھوریائی

کیے ہسکے رنگ چا پایا بانی کیے جوگی نوں ہتھ چا دھوڑ یائی
یار و بار دے ملن وا ڈھنگ کریئے ایہ واسطے جوگیرا جوڑیائی
بھیلے کھیڑیا منیاں چھانہ پایا سو وارث چودھویں اچن پورائی

ایضاً

جوگی اہیر دے سا ہوے جا وڑیا کھکھا باز جیویں پھیلو دا جی
پیا ناڑو اہیر شکار وا گھوں بیٹھے تراں ہی عشق دے زور دا جی

آیا خورشید نیال ہوچند ہوکے صوبیدار جیویں زوال ہو دا جی
ذرہ اکھیاں نوچ جاتا ہیں وسیاں باؤ ندا ہو دوں ہو ور دا جی

لہ اپنی جان بچا کر چوٹ مار گئے ۲ سلہ نام برتی جس سے رسیاں بنتی ہیں ۳ سلہ بیلوں کا واں بند ۳ سکہ چنگی آٹے کی دھوڑ دی

دھوس ڈیکے وہیڑ لیچا او ڑیا جھ کیتا سو سُنھ وے چور دا جی
جبر گھت رنّے تینوں آکھیائی سگن جیٹھ داہنک نہور دا جی
سہتی ویکھیاں آکھیا جھ پھیر داہ مڑ اگ ناہیں کوئی ٹھور دا جی
انی کھیڑ یاندی پیاری ہٹنے نی ہیرے سو کھ ہی چاکور دا جی
وہٹے وڑ دیاں جھبیاں چھیڑیاں سو کم عاشقاں دے بیکھ لور دا جی
وارث شاہ اگوں رن پئی بھاہوی سگن ہویائی جنگ تے شور دا جی

کلام سہتی با ہیر

بھابی اکھیاں اہریاں گنڈیانی شان کھیڑ دھجاں بنائیاں دا
واہد گھاٹ نہ سول سچھاندئے انت برلے ایڈیاں چائیاں دا
آدم گرما طور نہ اکہ لیتے دسبوں جا پیا اُت بھرائیاں دا
کوڑیاں نپڈ دیاں ول ایہ انجھ وہندا آندل وہڑ کاساچ کیتا
اہدا طور نہ جوگیا نوں گنگ کوئی لڑدا پھے دیو رجھر جائیاں دا
کیتے سجھے کن پڑا آیا کتیں چا سو ہنداں پائیاں دا
ہڈ گوڈے بھنگے چور کرساں مزہ آوسی اکھیاں لائیاں دا
بیشرم ہوکے وہڑے آن وڑیا اکھیں مچہ نہیں وہ بدچائیاں دا
وچ وہڑیاں تاڑ واپھرے زناں پیا جا پیا انج قصائیا بنا
وارث شاہ جوگی لوہڑے مار پھر دا جھا سا ہوے قدم جوائیاں دا

سچ اکھ تون والا کے سہتی تیرا جوڑا کوئی گل لوڑ دا جی
پہلے ہیر نوں پچھو سکھ ہیرے پائل جوگی تے پاویں ٹھو دا جی
جا الکھ وجائیکے نادھر کے سوال پاؤندا لٹ پیا توڑ دا جی
ناکرے سچھانالے سنگ دلے منہ نال تکے نالے سوڑ دا جی
وہڑے وڑ دیاں تساں چھیڑیا نی کنڈ آدھ پہ کلیجے پوڑ دا جی
تینوں ویدناں اپنے یار دیے آیوں پیر فقیر نوں سوڑ دا جی
بادشاہ نے باغ وچہ نال چاوڑ پھریں پھل گلاب دا توڑ دا جی
وارث شاہ توں ستر ہمار باجھوں ڈانگ نال ناہیں کوئی ٹھو دا جی

کلام جوگی

اکو اکے ایڈ اپرامنے نی دھکا دیہ نہ ہکدے زور دا نی
اساں ہیر کہیا تدھ ہیر جاتا تیری گل ناہیں کوئی ٹھو دا نی
آندھے رکتاں چھیڑ ناہیں ایہ کم ناہیں دھم شور دا نی
بنڈے گنڈ لے تھ تے ہتھ کڑیاں بھی روپ بنایکے ٹو دانی
وچ کھیڑیاں دے تیرا زور ایہا جیہا سسّی نوں شہر بھنبور دا نی
وارث شاہ فقیر غریب اُتے ویر کنڈ بھوبی کے کھو ر دا نی

کلام سہتی

کل جائیکے نال چا چاوڑ ساں نوں بھنڈ بھنڈار کر دا ہیوے
سہتی گجکے بولدی چوبرا مے تینوں کسے نہ عقل سکھا یوشے
اج آن وڑیوں جن وانگ وہڑے ویر کال دا آن جگایوے
کانی گور رونہ وستا مت تینوں چیلا جل کے چا بنایو وے

لہ ڈھول بجانے والوں کا بیاد لہ الٹی باتیں شروع کیں۔ لہ جیسے اونٹ کو بغیر مہار کے لاٹھی کے ساتھ کوئی آدمی اِدھر اُدھر پھیر نہیں سکتا۔

گدوں آن تریوں وچ چوہڑ ہانڈے کہاں ناستاں آن بہایو وے — وارث شاہ رضائے کر دیکھو اج رب نے ٹھیک کو ناہیو وے

کلام جوگی

بھجی کوارے لوہڑے مارئے نی رنّے ہارئے اکھ کی آہنی ایں — بھلیاں نال بری کاہ ہوونی ایں کاہنی بُری ہی بھاونی بھاہنی ایں

اساں پچھیاں آن سوال کیتا کہیا غیب بیان کرتاں نُو آہنی ایں — وچوں پکیے چھیل اوچھلیے نی راہ جاندڑے مرگ پئی پھاہنی ایں

گل ہو چکی پھیر چھیڑنی ایں ہر شاخ نوں موسکی داہنی ایں — گھر جا سر داراندا بھیک منگے ساڈا عرش دا کنگرا ڈھاہنی ایں

کہیا نال پردیسیاں ویر چایو چنیچر ہارئے آکھ کی آہنی ایں — راہ جاندڑے فقر کھیہڑنی ایں ڈوگھی واہڑی ساہناں نوں واہنی ایں

ففے کٹنئے توم گھمبارئے نی وعید اڑیا چکیاں راہنی ایں — کیہاں کوڑ کہانیاں سکے تے ایہی خلق نوں پئی وسا ہنی ایں

سئے ساہو یاں ور گھت بیکے تے اتے ملدیاں جا تراہنی ایں — گھر پیکڑے دھروسیاں چھاپنی ایں آنہر ہینگ کیوں اہنی ایں

آرو سطائی ٹیاں گنڈیاندا ایہ گل کو بیاں نگروں لاہنی ایں — آشکار دیاں وچ کھیڈ مویے کیہاں ہوتوں چھپیاں بھاہنی ایں

آر آکھناں ہوں ملجاہ ساتھوں نہیں ہو گجھ ہنے اکھا ہنی ایں — وارث شاہ فقیر نوں چھیڑنی ایں اکھیں نال کیوں کھیکرا لاہنی ایں

کلام سہتی

انی ستوں بھیناں کوئی جب جوگی ودّا جوتھ بھیڑا کس تھاؤں ندائی — جھگڑیل مرکیاں گھنڈ موہجر چھیڑ کھٹ ایہ کیسے گراؤں ندائی

پردیساں دی نہیں وی وِل ہدی ایہ تاں دا اقفہ ہیرے ناؤں ندائی — گل اکھلے تھانے تے پوے تکر آپ لاؤندا آپ بجھاؤں ندائی

ہنے بھن ٹھیکر توڑ سہلیاں نوں نالے جانے جوٹ کھوہاؤں ندائی — جے ہیں اُٹھلے پان پت لاہ سٹیاں کون پنج ایہ کیسے گراؤں ندائی

اِکے دُوم مِرچی لکے دُوہر کنجر اِکے چوہڑا کسے گراؤں ندائی — ایہہ عشق دا گھاؤ نہ شوروا ہنگوں رمز عشق دی بیاں مرجاؤں ندائی

نال نخریاں دے دیکھو گل کردا اکھیں نال بُجھا رتاں پاؤں ندائی — رناں نال شریکیاں ناں اگم ہو کن کلاں سُٹیاں پھیر جگاؤں ندائی

لڑے نال ساڈے وانگ بالکاں دے پردیس دے لفظ سناؤں ندائی — وارث شاہ میاں واہ لاڑیاں ایہ تاں جھگڑیں باز نہ اوندائی

کلام جوگی

چپڑ ڈوہاں ملار کیوں گرد ہوئیں ستھاں دے گرد مئے بھا گئے نی — پیشوا فساد دی نو جدی ہیں تے شیطان دے لک تڑا گئے نی

وچ چنیچر ہارے دے وارئے جنگ بانے چھیڑ کے بڑبیڑ نے لا گئے نی — کے وس نہ ویہیں وتیں نی چراں یار دے گدی وا گئے نی

ستھاں دواہ ناہیں آچھڈ پچھا بنے جاندڑے نگر نہ لا گئے نی — آو کھناں ہوں ملجاہ ساتھوں نہیں ہو جاہیں ہٹ جا گئے نی

[illegible]

اسیں جیوندیاں نال لے کراں جھیڑے دکھ رہندے فقر کیوں جاگدے نی
وارث شاہ فقیر دے قدم پھڑ کے اتے کبر ہنکار نوں تیاگدے نی

کلام سہتی

ہتھ باں جمع گواہنڈیاں کنگ سنگ کے کیہا جوگڑے نے بہتا اٹھ ہونی
تانہیں ونگوں جاپے راگ ہاری تان کیتی اوڑ سوٹھ ہے نی
سہتی دلکدے تے وچوں چھلکدی ئے شالا جوگی نوں پئے ترٹھ ہونی
پرہاں ورک دیکھے خیر ہنوں بری خیر اندر ڈھل سٹھ ہے نی
بوبکر بد لو انگ پرکھاوئے جیہوں ایس جاتا کوئی پٹھ ہے نی
لٹ کھاندوں جوگی ایہ ساہد بنیاں آیا جو کتھوں تیدن اٹھ ہونی
وکر وکر کیتی واہو داہ وکہاں وانگے ارونگوں کرکے اٹھ ہونی
سہتی آکھدی جاؤ کھان گھریں بھیناں کیتا اس نے کیا اکٹھ ہے نی
جگی ٹانیاں نوچہ وچار پونی اہدی دم تنور تے تھٹھ ہے نی
کمدات کو تپ ڈاڈھ کنجر ڈبی پوری دیناں دی چھٹھ ہے نی
منگ کھان حرام تسنڈیاں نوں وڈا سارا شتاندی لٹھ ہے نی
بیڑو کار کھوتا ٹھگ ماہجڑیا جیھارن پر ولید اٹھ ہے نی
تالے کرے چوری نالے گھر تکے نالے منگنے دا اہنوں ہٹھ ہے نی
ستھ مڈے خرت پچھان لیندے کم ڈاہ دیہوا ایہ تاں جٹھ ہے نی
ایہ جٹ ہے نی جھگے پٹ ہے نی ایہ تاں چوہڑی چوڑ چوپٹ ہونی
گدوں لدیاں ایہ جھٹ ہے نی جاویں ویلنے دی ایہ تاں لٹھ ہونی
ایہ تاں ہج اچکڑا نہیں مرد ایہا جاٹ کھان کتے اہر اٹھ ہی نی
وارث شاہ نہ ایہدا ریساہ شٹھا ایہ تاں کالجے کھادی گھٹھ ہے نی

کلام زناں دیگر

وہڑے والیاں نہانیاں نکلیاں کیوں بولدے تسیں دیوانڑے نی
کھوری کا سنوں کھوجدی نال جوگی ایہ تاں جنگلی کھڑے نازنی
انہاں تاں نا ہیں کوئی زور ساڈا ایہ تاں اصل اصیل تسانڑے نی
وارث شاہ نہ انہاں نے خیال ہے ایہ تاں پیچھے بہت سیانڑے نی

کلام سہتی

سہتی آکھدی آؤ گواہنڈناں نوں جوگی آیا ایہ کتوں لدھے ہے نی
جھیں گنہ ناہیں مہوڑ تیڑ گھائی جہاناں لہکدیاں گھٹ گھٹ ہونی
رناں ویکھنے نوں تاڑی لاوے وٹاے بہند اچکڑی مار کے نٹھے ہے نی
بھاری نکھ کوئی پھیٹ پھٹیا ند کسے بولدے بولدی جھٹ ہونی
راہ جاندڑیاں نوں ہٹے مار وٹے نال کوئی جان پچھان ڈٹھ ہونی
ڈھل وہو دی تے ہنڈا وانگ کنگر جویں کسے پہاڑ دی چھٹھ ہے نی
فقر نہیں ایہ ڈھیٹھ کولیک بگل کوئی وڈا ٹلچ پچھیڑ ٹھے ہے نی
لائے جوگ نوں خوار سنسار کر ساں جاویں آپ جوان نال اٹھ ہونی

میں بھی تھا انہوں لے لاد ساتھی تو نے جگ نہ میری رٹھ ہے نی
وارث شاہ جہیا اوڈھل ہو سی جاسی تدوں ہوا کے پٹھ ہے نی

لہ کسی کا بیل کے جیٹا یا باقطرہ

کلام زناں

منگ کھانیگے سدا ایہ لیں تیاگن تینوں ویر دے ایہ نات تاندینی
تقوی آسرا فقر نوں بھلے کوئی زور نہ مان تراندے نی
جا پچھانیے ربدی یاد والا ایڈے جھگڑے ایہ نہ جاندینی

سدا رہن اداس تراس ننگے پر چھ پھوک کے سیال گندراندے نی
دھیرج نال توں بھی موہوں بول کوڑے منے کدھ نگیند باندینی
وارث شاہ پر آساں جلوم کیتا جی جوگی دو دوئیں اکھے ہاندے نی

کلام سہتی

سانوں ڈرنا ہیں ہاں وڈیوتی ایہ جوگیڑا اوڈا کمذات ہے نی
سن بھاوندے بول بولیندا ئے گنڈیا نال ایہی ملاقات ہے نی
کوئی جوہڑا ایا چھپا سوچی کی جانئے ذات صفات ہے نی
بدنیت اُتے ایہی لک بدھا برے کم اندر دینہہ رات ہے نی

کتوں سجرے کن پڑا آیا کناں تیک تاں پاٹڑا دات ہے نی
لانگڑ پانیکے منہ تے سواہ ملی پھلے لیندے ایہ کرامات ہے نی
صوت ویکھے کالجہ دھڑکدا ئے ڈرا اوندا وانگ آفات ہے نی
وارث شاہ آکھے کر عمل چنگے ویکھ عملاں دیچ نجات ہے نی

کلام زناں

کوڑ بولدو نہیں نال جوگیڑے ہیے کن پاڑکے ایہ سداندڑینی
موکھ جوگیاں سواہ ونڈیے تساں کھرے گنڈ سوندڑینی
پہلے روز دے ست الست جوگی گور منتر اندے گیت گاندڑینی
نال درد فراق پیارڑے ہیے اتے سوز دی کنگ وجاندڑینی

کن پاٹیاں نے کی پائیاں ہے اک میان نہ سخن سماندڑے نی
نہیں واہیاں گھاٹیاں جاندینی ایڈے جوگیڑے ونڈ نپاندڑینی
کسے نال نہ دوستی ویر رکھن سدا رہن نوکھلے واندڑے نی
وارث شاہ منع کیتے رہن ناہیں جی جوگی دوئیں اکھے ہاندڑینی

کلام سہتی

سہتی آکھیا مت نہ دیو بھینان ایہ تاں جوگیڑا ایڑا انتیدا ئے
ٹین ہیرنے ویکھ کے آہ بھروا وانگ عاشقاں آکھیاں تیندا ئے
زناں گنڈیا نوانگ فرفیج کردا نوٹن ہارڑا الگدی پیتدا ئے
چوہنڈی وکھیاں دیچ ڈوھ لیند اچھوں اپنی وار ایہ چکیدا ئے
نہ ایہہ جن نہ بھوت نہ چھ باندر نہ ایہ مُنیا کسے اکتیدا ئے
ہیرو مست البیلڑا وچ گلیاں جویں ماریا کوئی پریتدا ئے

موہوں ہور حکایتاں بولدا ئے دلوں کرے مطالعہ بیتدا ئے
جویں خصم کو تپڑا رن ہوندی کبھی گل نوں پیا گھسیندا ئے
گمت گھگری وچ ایہ ہے زناں استاوڑا کسے مسیتدا ئے
اکے ایہہ خبر تیتڑا اہیں راول اکے چیلڑا کسے پیت والے
سچا اساں نہ جاپدا ایہ جوگی ایہوں کوڑ دی نیتی نیتدا ئے
وارث شاہ پریم دی فیل بناری بنیاراگا اشتر عشق دے گیت والے

۱ گالوں نگوتنہ پھٹنا ہو ۲ ارادہ بہت پہلے والا نہ بیٹھا ہے ۳ تلہ تھلے کشتہ پر تقابہ زیب دیتا ہے ۴

کلام جوگی

یکی چالیے بہت بیتالیے نی ہُنے دیوں گا بیچ سنا موئیے
پیراں گوراں نوں گالیاں دے ناہیں ساڈا اندروں جیو تا موئیے
سانوں گور اندا ایچن سی ایہ ہویا ایں ہگو اکرن گدا موئیے
ہُنّل گرے دیوانگی کیوں گھبنی اپ اُٹھ کیوں نی شرم حیا موئیے
حکم رب تھیں پرجاں مہر کرن اُٹھ جاگیے تاں گھسا موئیے
وارث شاہ شکوہ درنگے تے درہوی وسے پیر نہ پا موئیے

کلام سہتی

سہتی آکھیا جوگیا رو گیا وے ہیں سچے سخن سناونگی وے
جیتوں جوگیدے راگ نوں چھیڑ بیٹھوں تینوں حیٹ چھاپاں ہو نگی وے
دو تن سد کے چوبند ہیجے تیری پان تے سیہ کہاونگی وے
تیرے سجرے گھاو کھیڑیے گلاں تر کھیاں نال کہاونگی وے
کیتے کناں نوں لیک لوایا ای تیرے نک نوں لیک لواونگی وے
ایہ کھپری نافتے ساز تیرے سبھے چھنکے ہتھ پھڑاونگی وے
جویں چھ قلندراں گھول لوندا ایں وے ہڑے دیو چھڑاونگی وے
وارث شاہ تیرے بول لونے وے لیکھے سوز رقبا لاونگی وے

کلام جوگی

ایہ گل مشہور جہان اندر گرم رہے جیڈا نہ ہورہے نی
چغلی نہیں دیپالپور کوٹ جیہی اور رمزو دی تھاؤں ہے ہرہے نی
تیریاں تیراں نگاہیں سیہاں ہیں تیری دھُم گراویں تے شہر ہے نی
ہیں تاں تو رشید ملتے کوٹ ستاں تینوں وس کیاں کا سدی ہر ہر نی
ہُنر جھوٹھ کمان لاہو جیہا تے قارو شیطان تے سحر ہے نی
نقش چین تے مشک نہ ختن جیہا یوسف جیہا نہ کیدہ دہرہے نی
چشماں چار حیاں دی گل ناہیں تیرے متھے وی یہو دی تہر ہے نی
اِت بات تیری چیہ ہیں کاہی وارث شاہ دا شعر کی سحر ہے نی

مقولہ شاعر

حکم پاک اللہ دا ہن لئے وارد ہو جاسے تقدیر جتھے
حکم سنیاں اولیاں انہیاں نے تابع ہوئے نی پیر فقیر جتھے
رود کے اج توں کدھی وے نک نال حدیث کبیر جتھے
اوتھے دانشمند حیران ہوندے پیش جاسے ناہیں تدبیر جتھے
گھر اہیں نی مہر وانج گیا سے سیدے دیا تکے آندری ہیر جتھے
وارث شاہ کو رمکان تے روبچہ ہیوں اکدم دی نہیں تاخیر جتھے

کلام جوگی

باہروں کھوٹیئے اندروں کوٹھے نی نال مرفے سخن الاؤنی ہیں
دعوی کریں تقدیر دے میٹنے دا سیسے عربی دے نال اساوی نیں
سخن بیعیا نوانگ پھنوٹ تیری لیکھیں نال ہُنجھا تاں ناں پونی ہیں
حکم ربدیاں ہیں اک بوڑی جڑاں تیک تے پٹ لیجا ونی ہیں

بھتا بولتے دنہیں نفع کوئی اساں نیڑ نہیں گل مکاونی ایں
وارث شاہ جہاں گل اوہ کرے جہڑی کم قیامتے آونی ایں

کلام جوگی با سہتی

کوئی اساں جیہا ولی سدھ ناہیں نظر آوندا جگ ظہور جیہا
دستار بجواڑیوں خوب آمے لتے باقتہ نہیں قصور جیہا

ہور ملکھ بہاڑنی زمیں اتے رتبہ کیہدا نہیں کوہ طور جیہا
داغی ویدنے جیہڑ نہ عل کوئی ذکر ہیے جیہڑ نہ نور جیہا

کشمیر جیہا کوئی ملک ناہیں نہیں چانناں چند دے نور جیہا
لگے نظر دے مزہ معشوق دائے اتے وصل سہا ڈنڈا دور جیہا

ناہیں ان کو کلکڑ تدھ جیہی ناہیں زور دخشر دے صور جیہا
سہتی جیہڑ نہ ہو جھگڑیل کوئی اتے سوہنا ہور نہ حور جیہا

سہج وسدیاں جیہڑ نہ بھلا کوئی برا نہیں جے کم فتور جیہا
کھیڑیاں جیہڑ نہ نیک نصیب کوئی کوئی تھاں نہ بیت معمور جیہا

سیڑے جیہڑ ناہیں ہینہ سرد کوئی کوئی تھاؤں نہ گرم تنور جیہا
نبی پاک جیہا مرسل آکھ ناہیں نہیں توجہ خاص حضور جیہا

غصے جیہڑ ناہیں کوڑی چیز کوئی مٹھا بار دے لہانے بور جیہا
تندرستی دے جیہڑ نہیں کوئی نعمت منہ دکھ نہ کھاتمبور جیہا

نفل نہیں کلام قرآن جیہی کوئی جپ نہ اہل قبور جیہا
عاشق وانگ نہ چور چوپٹ کوئی دور اندیش نہ عقل شعور جیہا

حضرت نوح جیہا کشتیبان ناہیں نگھن پار نہ ہیلڑے پور جیہا
نیکو کار نہ وانگ حسین کوئی بدکار نہ شمر لنگور جیہا

ورومند نہ فاطمہ جیہڑ کوئی پتر نہیں عباس سپور جیہا
پنجتن دے جیہڑ نہ بیت کوئی شان فقر دے نور ظہور جیہا

شکر گنج دے جیہڑ نہ زاہد کوئی نہیں زم حریر سمور جیہا
لوانیاں جیہڑ بخیل ناہیں خوش خلق سادات صبور جیہا

علی وانگ دہنی دلیر کوئی پہلوان نہ مرد مشہور جیہا
کیدو جیہڑ نہیں ہو مکار کوئی اتے روشیطان مغرور جیہا

جھوٹھ جیہڑ نہ رنج آزار کوئی غضب ہے قہر قلور جیہا
جٹاں وانگ نہ ذات کرخت کوئی نازک طبع نہ شکار کافور جیہا

ہینگ جیہڑ نہ ہور بدبو کوئی بانس دار نہ ہور کھجور جیہا
قبر جیہڑ ناہیں انتظار کوئی پیندا موت دا اثر نہ ضرور جیہا

موذی نفس دے جیہڑ پلید ناہیں بے غیرتا برا نہ سور جیہا
وارث شاہ جیہا گنہگار ناہیں بخشنہار نہ رب غفور جیہا

کلام سہتی

ایتھوں جاہ کو تیار اولاء دے کیہا جھگڑا ناہیں نال ناں نیا ندے
کھیڑے گورو داہیں توں چیلڑا دے کھاآن ویہی وچہ لانیاندے

نہ کام وہ کرنا چاہئے جو قیامت کو کام آوے۔ حدیث نبی ﷺ (ترجمہ) اور مثال ان کی جو خرچ کرتے ہیں مال اپنے اللہ کی خوشی کو اور اپنا دل ثابت کر کے جیسے ایک باغ بلندی پر پڑا اس پر مینہ تو لایا پھل دونا پھر اگر نہ پڑا اس پر مینہ تو اوس پڑی اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے۔ حدیث پاک (ترجمہ) اے ایمان والو مت جایا کرو کسی گھر میں اپنے گھروں کے سوا جب تک نہ بول چال کرو اور سلام دو اوس گھر والے پر یہ بہتر ہے تمہارے حق میں شاید تم یاد رکھو۔

تیرے جیہے جوگی ہین تاں ڈھیر پھردے نہیں پرچدے نال کمائیاں دے ۔ کوئی مارو گا پرے جاہ ایتھوں متھا ڈاہ او نہ نال ایاں نیاں دے

اینویں بھیس فقیر دا پہن بیٹھوں ویلے یاد کریں سوجاں ماں بایاں دے ۔ وارث شاہ فقیر نہ ہوویں تیرے جاہ جھگڑے نال بیانیاں دے

ایضاً

میاں آکھا ئی چھیڑن فیض جگ اتے جنہاں بھوندے چھیڑن دا پیار ہووے ۔ انہاں چھیڑن نفع وہے گھر و گھری چھیڑن چھیڑن جو انہاں نمک کار ہووے

سوڑ جنی گھوڑے اتے روح جنگل نظر شیر ہاتھی و نجار ہے وے ۔ تماں ان من والی اٹل گدھ کتا تے جھیج تے چھو کرا یار ہے وے

بلی چڑی فقیر تے اگ باندی تنہاں چھیڑن گھر و گھری کار ہووے ۔ اک نوکراں بھی کم ایہو ہیگا رات دنے ایہ چھیڑن بیکار ہے وے

توں بابا چھانی مرکنی تیغ مرکب نعرہ تکلہ چھیڑن و دار ہے وے ۔ کس واسطے بہوں ایں وچ چھاڑاں تینوں ایہ کی بنی لاچار ہووے

انہاں اٹھایاں وچوں توں ستاں موں ناہیں تیرا ان تیجی چھیڑن کار ہووے ۔ وارث شاہ ولی لکھے لکھ پڑھے صبر فقر نوں قول قرار ہووے

کلام جوگی

چھیڑن برا ہے جگ تے ناہاں نائیں جھا پڑھے کم دے موں ناہیں ۔ پھیرے قول زبان جوان تی تھیں تریر دار کھڑ چھوڑ معقول ناہیں

رن آئی وگا ثے تے چھیڑ چھیڑے فقیر آکھے جاں قہر نزول ناہیں ۔ زمیندار کی کھیتاں خوشی ناہیں اکے احمق کدی ملول ناہیں

رضا اللہ دی اتے ہے حکم قطعی قطب کوہ کعبہ معمول ناہیں ۔ پیغمبری وقت تے حکم دنیا دھر و بیٹھوں عاقلی موں ناہیں

حکم نال حدیث دے ہتھو نائیں سو واقعہ روا سائیاں جھوٹی ناہیں ۔ وارث شاہ دی بندگی لل ناہیں دیکھیاں من لبی کر قبول ناہیں

کلام سہتی

سہتی آکھدی چھولا جو گیا وے تینوں کہدا ایڈ ورا اگ ہے وے ۔ کتھوں سچے کن پڑا آیوں اجکل وا انواں سوہاگ ہے وے

اکھیں تیریاں توں چھیا ناہیں کنہاں گندیاں دی تینوں لاگ ہے وے ۔ گورو منتر اندی تینوں سدھ ناہیں کھڑ بیٹھوں لکت تیرا اگ ہے وے

جوگ دس کھاں کہڑا ہویا پیدا کتھوں ہویا تھا سوہرا اگ ہووے ۔ راہ جوگ دے دس کھاں ہیں کیہے کتھوں نکلیا جوگ دا راگ ہے وے

ایہ پھری ہلیاں نوکتھوں کس بدھیا جاندی باگ ہے وے ۔ وارث شاہ جبوں کس دا صیانی کتھوں نکلیا وچ جینی اگ ہے وے

کلام جوگی

جاوے یہ توں جو گلا نینہ میاں دیوت ہے گورو سنا سیاندا ۔ لاما نند توں بھیرا اگ ہویا پریم جوت ہے گور وا وہ ہیاندا

ستھرا ستھریاں داناں کہو سیاندا شاہ گکھن ند جیں او جا سیاندا ۔ بہا بہانا تدا رام ہند داندا تے شن ھیش بھ ملسیاندا

حضرت سید جلال جلالیاندا تے اویس قرنی کملی کاسیاندا
دشت ویاگ ورانگیاندا سر کیمرشن بھگوان اوبھاسیاندا
دستگیر اسلسلہ قادری ہے تے فرید ہے چشت عباسیاندا
نام دیو گور وچ چھپیاندا شاہ شمس بناریاں جاسیاندا
خواجہ خضر ہے پیر دھانیاندا نقشبند مغلاں چغطاسیاندا
نل راجہ ہے گور وجواریاندا شمس پیر سنیاریاں ناسیاندا
شیث ولد آدم ہے جولاہیاندا تے شیطان ہے پیر مرسیاندا
جویں حاجی گنگو گھمیاریں حضرت علی ہے شیعیاں خاصیاندا
عشق پیر ہے عاشقاں ساریاندا بھکھ پیر ہے ستیہاں تھیاندا
سونا پیر ہے وگڑیا گھڑیاندا الٹے واؤ دے ذرہ نوہیاندا
قاروں پیر بخیلاں تے حاسداندا نفس پیر ہے حرص حواسیاندا
گوبند سنگھ گوروکیساں والیاندا کیدو ساگیاں کمر لیاسیاندا
گتا پیر ہے کھیڈیاں بھونکیاندا رستا پیر ہے بدھیاں واسیاندا
گنج پیر ہے ناقصاں کاملاندا میاں میر ہے تخت وراثیاندا
سچا صدق ہے پیر صفائیاندا شک وہم ہے کوڑ کوہیاندا

جویں شاہ مدار مداریاندا اتے انصار انصاریاں طاسیاندا
حاجی نوشوہ جویں نوشاہیاندا اتے بھگت کبیر جولاسیاندا
شیخ بھڑی ہے پیر موچیاندا لقمان لوہار ترکھاسیاندا
نبی پیر ہے عالماں ساریاندا علم پیر ہے سب طواسیاندا
سرور سخی بھرائیاں سیوکاندا لعل بیگ ہے چوہڑیاں خاصیاندا
خالق پیر ہے کل خلق دا جی نخشنہار ہے اوہ ہماں عاسیاندا
شیخ عطار ہے پیر عطاریاندا شاہ شمس تبریز جو جاسیاندا
سلیمان پارس پیر نائیاندا علی رنگریز اویس ورزاسیاندا
حسو تیلی ہے پیر جو تیلیاندا اسماعیل ہے جن بھوتاسیاندا
مطلب پیر جویں جہاں ساریاندا ابوجہل ناحق شناسیاندا
پیسہ پیر ہے کنجراں بھڈیاندا چھتر پیر زناں چورٹاسیاندا
صبر پیر پیغمبراں متقیاندا تقوے پیر دراں اللہ راسیاں دا
جھگڑا پیر ہے احمقاں ہوچھیاندا عقل پیر ہے اہل قیاسیاندا
شاہ حسین شہیداں تے غازیاندا دعا پیر ہے کوفیاں ناسیاندا
وارث شاہ جو رام ہے ہندواندا تے رحمٰن ہے مومناں خاصیاندا

کلام جوگی باہتی

عدل بناں سردار ہے رکھ اپھل رن گدھی ہے جو وفادار ناہیں
بناں آدمیت نہ انسان جاپے بناں آب قاتل تلوار ناہیں
علم باجھ عامل کوئی نہیں ہوندا کتب لدیا خر کسے کار ناہیں

ناڑ بناں ہے کنجنی باجھ جیہی مرد گدا جو عقلمند یار ناہیں
صبر شکر عبادتاں باجھ جوگی وماں باجھ جیون درکار ناہیں
لبانی باجھ دریا بھی نہ وتھے استغفار باجھوں جھکار ناہیں

۱؎ ... اور ہم سفر کو ... داؤد کو اپنی طرف سے برائی لے یار زور جیچ سے پچھو اسکے ساتھ اور اڑتے جاتے اور زخم کر دیا اسکے آگے لوٹا اور انداز ... کام بھلا ۱۲ ... گیا دھاری سر پر کیس رکھنے والے سکھ ۱۲ ... ایک گانے والی قوم کا نام ہے جو شادیوں پر سارنگی بجاتے گاتے ہیں ... جھگڑا لڑائی اور ... عقل بجا نہیں رہتی اسلئے لگالیں گلو بچ جاہلوں کی طرح دیتے ہیں ۱۲

نبی باجھ شفاعت نہ کسے کرنی رب باجھ کوئی بخشنہار ناہیں
کھاٹ فقر دا باجھ حسین ناہیں باجھ صدق دے لنگھنا پار ناہیں

باجھ عشق دے موت شہید ناہیں تیغ صبر دی باجھ ہتھیار ناہیں
رضا رب دی باجھ قبلے وچہ نفس ہاریاں باجھ وقار ناہیں

کوئی نہیں سردار سادات باجھوں شاہ علی جیہا باجھ دیدار ناہیں
اکھیں ویکھیاں باجھ پرتیت ناہیں جو بن نال یقین اعتبار ناہیں

ذکر رب دے باجھ زبان ناہیں سخن حب باجھوں شیرین ار ناہیں
خودی نال حضور دا اثر ناہیں نافرمان باجھوں گنہگار ناہیں

فقر ہو سکے صبر نہ کرے جہڑا جبر فقر دا اوہ روادار ناہیں
کجہ روح دے باجھ وڈا اونا میں سند باجھ جو ہنبار ناہیں

ہمت باجھ جوان بن حسن دلبر نوں باجھ طعام سہار ناہیں
شرم باجھ مچھیاں بن عمل واہڑی طلب باجھ فوجاں بھرم بھار ناہیں

باجھوں ہجر دے ذوق تے شوق ناہیں نال وصل دے سوچ بچار ناہیں
بنا گھر دے سکھ نصیب ناہیں لگن باجھ قرار سینسار ناہیں

عقل باجھ وزیر صلوٰۃ مومن تے دیوان حساب شمار ناہیں
رب نال نہیں وٹ پڑ بیانوں کامل پیر باجھوں مددگار ناہیں

بے پیراہیاں نال عشق ناہیں سراں دتیاں باجھ دیدار ناہیں
وارث رن فقیر تلوار گھوڑا چارے تھوک کسے دے یار ناہیں

کلام سہتی

سہتی آکھدی نتنوں نہد ناہیں جوگی ہو یا ہیں کن پڑا بیٹھے وے
ہو ناں جٹیاں توں اگے ہیں نہیں کجھی کی لینا ہیں من بھرا بیٹھے وے

تیتھوں کجھ وصول نہ ہوسیا دے اینویں جائینگا دہیاں گوا بیٹھے وے
گیرویاں توں کپڑے رنگ لیتے گیتا باجھ گیان تو لا بیٹھے وے

دعوی اولیاں کم شیطانیاں دے گلاں کریں توں رب بھلا بیٹھے وے
گلاں تاں توں ٹھگدا پھریں لوکاں اجے تیں آپ نوں فرق بنا بیٹھے وے

پیارا شیطان دے انگ ناہیں سر سجدے ایں آیوں کھا بیٹھے وے
وارث شاہ فقیر نہ ہویوں ہولے کی کھیڈ بھیس وٹا بیٹھے وے

کلام جوگی

مرد کرم دے نعش ہین سمجھ نی رناں دشمناں نیک کمایاندیاں
تسیں ایس جہان توں جو ہوریاں پیغمبراں گھٹ دھڑ وایاندیاں

مرد ہین جہاز جو نیکیاں دے رناں بیڑیاں ہین بحر پایاندیاں
ماں نماں دے انام ناموس خوبن تہاں لاکھ عشق جلیاں چایاندیاں

مٹھا بس حلال حرام کیتن اپہ کوہاٹیاں تیز قصایاندیاں
لباں لینیاں صاف کردیہن داہڑی جیہاں کھچیاں اکھاں لایاندیاں

سر جائے نہ یار دا بھیت دئے شرماں رکھنے آکھیاں لایاندیاں
فی توں آپ ہی گل تے ایڈ شوکیں گلاں دس کھاں پڑیاں بیایاندیاں

آہ نال فقیر دے لانیاں نی خوبیاں ویکھ نساں بھر جایاندیاں
تینوں پشم دیناں نہ جانی ہاں کریں جاں وراں توں جھنایاندیاں

لے چھتے میرا حال بیان کر کے تجھے کچھ وصول نہ ہوگا ۱۲ سے اکانا بنے پہانا الگ کرنا ۱۲ عہ ہیہے وزیر عقل کے بغیر اور روزہ نماز کے بغیر اور دفتر حساب کے بغیر کام کے نہیں ہوسکتے ۱۲

نگھ چاہ ساتھوں لبھے ہے وبلا کہیوں تاہوسیں گلاں گلائیاں ندیاں
وارث شاہ تیرے مُنہ نال ہاراں تیڈاں نپکے سبھ جھلیائیاں ندیاں

کلام سہتی

ریس جوگیا نذی تیتھوں نہیں ہندی جُہساں کہیاں جٹاں کھائیاں ندیاں
بے شرم دی کوچ جیوں پوچھ پڑی جیہاں ٹنجراں مُٹھیڑے وائیاں ندیاں

تاں جین جیہار اگت نہیں ہوندا اکلہ صفاں جے بہوں عطائیاں ندیاں
آکھیں وقُھیا تیں تیں توں چوراوے پریم گُتھیاں بہوں تتائیاں ندیاں

تیری چڑا چہ پھڑکدی جیبھ لٹیوں جیوں جُتیاں مُرکدیاں لائیاں ندیاں
کندیاں نال گھلانسے بول بولن جیہیں چالیاں جھلیائیاں ندیاں

نہیں فقر دے بھیتے واتوں وقف خبراں تدھ نوں بیچ جیایاں ندیاں
سر رنج ہاڑی کھبیہ لایائی قدر اُفی جیہوں لٹکیاں چائیاں ندیاں

نہیں کھیوں جو ہراہو وسے آفت خبراں جاندے چوہڑے کھائیاں ندیاں
چترُ سواہ بھرے وکھیو مگر لگا جوہیں گُتیاں ہون وقت آئیاں ندیاں

جھڑیاں پیکیاں دے گھریں کواریاں تر خبراں نہانیوں کی وپایا ندیاں
جھڑے وہن پیڑانیاں چہ پیہن قدراں یاہن کی لیف گلائیاں ندیاں

جھڑیاں ہوون اجاڑ وچہ وانگ کنجر قدراں وہ کی جاندیاں بیائیاں ندیاں
گدھے وانگ تاں بن جیوں کریں مستی چھاں گھسائیں نال پرائیاں ندیاں

وہڑا وانگ بیہو نگر کھگاں زبانیں چالاں نہیں اگیرز اگو سائیاں ندیاں
گھر وگھریں پھرنائیں پکڑ ماروانے گلاں تیریاں شہر گورانیاں ندیاں

گڑھ کوٹ کی کر لیگا اوہ قائم خبراں نہیں جہنوں خندق کھائیاں ندیاں
بابو پورا تیتوں کوئی نہیں ملیا لیجے ٹوہنائیں کھلاں لائیاں ندیاں

جھڑی ڈول تیری ساتوں نظر آوے ڈھولاں یہ نی ڈوتے تائیاں ندیاں
جینو ندیاں جو گو سو دبائیائی ایویں جھلیاں ٹوپیاں پائیاں ندیاں

پوچھاں گنج یاں جیہریں جو نیائیں گھڑیاں جیہیں ٹول و باہیں کائیاں ندیاں
ناسا وکیکے آوندا اسفل حوالی گلاں طعبدیاں ملکہ ختائیاں ندیاں

کچھ ہشے شعو سے یون بجھانی نرالیاں گلاں سنائیاں ندیاں
آو مراد و ینیاں نہ ور تیوں توں تیہوں کاوتاں جھوٹھیاں لائیاں ندیاں

سپائی کون چھڈاوی آن تیہوں دھکاں پینیاں جدوں کنج آئیاں ندیاں
پانی ویکھکے دو ونیاں ہوندیا تی ایہ چالیاں ہیں مرغائیاں ندیاں

کیتوں حرف سلوک نہ سکھیوں ٹی پڑھیوں پٹیاں جنگ لڑائیاں ندیاں
بول بولتائیں سکیڑا نسال گھرے گلاں جھوٹھیاں نہیں سائیاں ندیاں

جناں کچھ پری نادسواہ مُنہ تے ایہ صورتاں ہیں بلائیاں ندیاں
چھناں تکدے پن گھر تنت گھماوے ساراں وہ کی جانن گھمائیاں ندیاں

سہلی ٹوپیاں فقر داہن باناں کچے صورتاں پھیرن لوٹائیاں ندیاں
سرکے خواریاں سر گھسا گھتنائیں وانگ ننگ سواہ اُڈائیاں ندیاں

جھڑی ڈول وینیاں آجی اید شوکیں ایہ طرح نی ٹہنا متا آئیاں ندیاں
رج کھانیکے ڈنڈ ہ دو وتیانی گھماں بھریاں انگ لائیاں ندیاں

جھوراں گو دانے نام توں لاج لانے کرتے ادیاں مکر گدایائیاں ندیاں
سرکے خصماں کھاہ کیچ دیہ تھوں پون لوڑیاں نیک کمائیاں ندیاں

ندیکلاں نکلایاں کبھی ہوئی باتیں ۱۲ کہ فنا خانے بیچ ملک بیٹھ ۱۲ اسکے ڈنڈیاں جوانڈیاں یعنی بری باتوں کنا تیرا دیکھ لیا کنہیں اور دیکھو جیٹکا کرکے بدشکل بن آیا ۱۲ اسکو کرتے کی جھکیں ۱۲ مت بیٹھے جو ہر اک سی کی خبر کیا جانے وہ تو کھانی اور گھر کی ہوا وفر ہو نا جاہے اسطرح تجھکو فقر سے کیا تعلق ۱۲

تیریاں ہاڑ دیریاں کسے نہ دھوتیاں نے جو آں انہاں نوں پوچھ خدا لیاندیاں
رسی گلیاں دی پچھوں گھونڈ سیں وے ہڑیاں بڑیاں تھوتھو بنایاندیاں
رستا کا ہے نیال ہے کس لا لگر کہیاں نوں سیاں گجیاں وڈ یا ندیاں
تینوں نوں زرا شو نہیں حقارت سیلاں پھڑیا نتی بے پچھاسیاندیاں
کجھ میش نہ جاسیا اسے حب دل ہوں بے چولاں گواسیاندیاں
پر یاں نال کی دیوانوں لگے جتھاں ڈکھیاں جنیاں بھایاندیاں
سسی نال جو ہنوں نے عشق کیتا خبراں ہون جہانے شاسیاندیاں
ایہ عشق کی جانمے جاک چور خبراں جانمے وٹیاں بھایاندیاں

چکھے غور بہے پہے پھریں بھونڈ لفے کتناں جو ہن گھمائیاندیاں
انت جھور سیں گا کیتے اپنے نوں پچھوں تاوسیں عمراں وہائیاندیاں
گلاں عشق دیاں لاہاں نہیں لیاں کچے گھڑے تیتے وین روڑھائیاندیاں
پچھ لینگے گل بنائیکے وے واہراں مین گیاں جدوں سیاہیاندیاں
پیڑا پو لیکا آپ ترٹ آوڈیاندا اجل جان گلاں چترائیاں وا
جا صاحباں یار روچھے بھائی وہ راں عشقدیاں ویکھ چوکھائیاندیاں
لیلاں مجنوں نے عشق وچہ نشر ہوئی خبراں گھنڈیاں نیہ الگائیاندیاں
وار ثشاہ نہ بیٹیاں جہناں جنیاں قدراں اوہ کی جانن جوائیاندیاں

کلام جوگی

اسیں سمجھدے موں نہ دراں تیتوں تکھے ویدے نیندڑی سار دینی
کیے کاں داتے ڈھور نہ کدی بھوے شیر کھیا توں نہیں مار دینی
پھٹ ہیں لڑا ایہے ہاتھ ہاتی ہور کوڑ پسار پسار دے نی
ہت سُست بمو بیڑی سریں بھاری اوہ گبھرو کسے نہ کار دینی
سُرن کپڑے ہوں کھتی کالے جھبے گوتھے ہون لوہار دے نی
آئے بھگ انہاں نوں لیڑ یا تیں جہڑے مجلسی ہون عطار دینی
خیرو تیاں گاں نہوئے تھوڑا بول تھوڑے نہ چھٹے لتار دینی
میتاں تاں فکر کیتا ساڈے مار قید اتیتوں ویکھ لے یار جن مار دینی
جہاڑ سے کوئی تیاپا وندا ئے پچھے واٹھدے پر ورد گار دینی

ہاتھی نہیں تصویر دا قلعہ ڈھائے شیر بھابڑ دیا توں نہیں مار دینی
تاہیں ہیجڑے بنوں خبر عورتاں دی کھمبہ چڑیکے سانتھ نہ تار دینی
لکے مارناں لکے تے آپ مرناں آکے نس جاناں آکے سار دینی
بھڑ لوٹے جنگ نوں ڈھاک کرکے سگوں گلیاں نوں پچھوں مار دینی
جو ٹھیاں دھنیاں نال جوگ جاندا سنگ گلے نہ نال پچھار دے نی
صحبت نیک دی نیک بنھاؤندی او گنہار بیلی او گنہار دے نی
جدوں چوہڑے نوں جن چاکرے وخلہ جھاڑ کر پچ انال بیزار دینی
توں وین گالیں سیں صبر کرکے فقر صبر دیہاں اُجاڑ دے نی
وارثشاہ میاں کن ہونگی نوں فقر باجھڑیاں جھاڑ مار دینی

لے خاک میخ کی تلاش کرے گا ہینے آخر کچھ فائدہ نہ ہوگا ۲ ہ بجانجوں کے پہلو توڑ دے ۳ تصویر کا ہاتھی قلعہ گرا نہیں سکتا ۴ کھ دیونیہ کیدڑی سے شیر مغلوب نہیں ہوتا ۵ زاغوں کے کہنے سے بیل نہیں مرتے ۶ ہیجڑے کو عورتوں کی خبر نہیں ۷ چرخہ کا پرکشتی کا کام نہیں دے سکتے ۸ بے وجہ ٹس کو ملتا ہے جو کمایا اوس کا سی پر پڑتا ہے جو کیا ۹ جس نے کیا بھلائی سو اپنے واسطے اور جس نے کی برائی وہ بھی اسی پر ہو ولے پتھر بارش سے نہیں نگتا ۱۰ جوتیوں سے جن نکالا جاتا ہے

کلام سہتی

تیریاں سلیاں نتوں اسیں نہیں ڈرنے کوئی ڈرے نہ بیلدی سانگ کولوں
اینویں خوف پوسی تینوں مارنیدا جویں دھکدا پیر اولانگ کولوں
اینویں ماریا جاویں ایں بہتوں جویں کھسکدا کفر ہے بانگ کولوں
سرکچے ترنگا جھل جباجویں پپ اٹھ چلدا اوٹھنگ کولوں
میرے ڈٹھیاں گئی سی جان تیری جویں چور دی جان چلانگ کولوں
اینویں کچہری سکے جا ٹینگا توں جویں واٹوی کھسکدا کانگ کولوں
تیری ڈنی پھرکدی سپ وانگوں آزماں سے ویں اوہانگ کولوں
وارث شاہ ایہ جوگیرا مویا پیا پانی منگسی تیزیدی سانگ کولوں

کلام جوگی

کیہاں آن پنچایتاں جوڑیاں نی اسیں رنوں ریوڑی جانے ہاں
پھڑ کے چھٹکے لئے لنگھا پلوچہ تیوڑ ویڑے اسیں نت تانے ہاں
جینہے نال جا ویروی چھنج پایئے انہوں پکو چپا کے نتو ہاں
رناں کرن و ہیاچ والے اسیں پکو چہ صاف کر جانے ہاں
پیرن دھونڈھیاں پلنگ وچھاؤنے نوں اسیں ساہ کتے مجاں ہانے ہاں
لوک جانے بھنگ تے شہتاں نوں اسیں آدمی نقرہ چھانے ہاں
لوک جانے مہریاں نال پرچے اسیں خواب اندر مجاں ملتے ہاں
پھرے نگر گلی اہی وقت آئی وارث شاہ نوں ملکے رانے ہاں

کلام سہتی

مرد باجھ مہری کسے کم ناہیں وے مہریا جوگ کیوں چائیا ئی
دس باجھ رناں کیکوں جمیوں توں ہور جگ جہان بنائیا ئی
کیتا اپنے نور تھیں نور پیدا اوہ بھی تریمتاں باجھ نہ آئیا ئی
ہویا ختم ہے انبیاں ولیاں دا اوہ سے حق لولاک سوہائیا ئی
مرد نال تریمت تریمت نال مرداں دوہاں لوکیاں میل ملایا ئی
ھن لباس لکم و انتم لباس لھن وارث شاہ قرآن وچ آیا ئی
عورتیں تمہارا لباس ہیں تم ان کا ۱۲

کلام جوگی

سن سہتیے ایس جہان اتے رب کئی پسار پسار دانی
نال قدرت خواہش انہی دے رنگا رنگ دیاں صورتاں مار دانی
قدرتیں دکھلاتا ہے
اک علم اندر اک جہل اندر اک زہد اندر دم مار دانی
اک نال حیا سما گئے اک پل بیٹھے گھر خوار دانی
اک بینوا حیا ناہیں سمجھ فرق نہیں گھر بار دانی
اک ہو بہوت خوش ہوئے تقوی بنھ بیٹھے دربار دانی
اک لا لباس اوہی پھردے اکناں چاہیئے ہار شنگار دانی
اک دانشمند دوچند ہو کے نواں کرن سبب روزگار دانی
شوق ۱۲
اک چپ چپاتیاں گنج باشے اک نت سوال پکار دانی
اک باجھ عقل بازی جت لیندا اک عقل والا بازی ہار دانی
تیرا طور کجھ ہو و اہور دے خوار خجلاں دا چشم چار دانی
وارث شاہ کجھ بخت واجھ لینی پو اکھلا ہے اڈو بازار دانی
خالی ہاتھ ۱۲

له جس طرح کفر اذان سے بھاگتا ہے ۱۲ ٹه تیز رو مراد ہیچی آنچالا ۱۲ ٹه بیزہ کی آب سے پانی منگیگا ۱۲

کلام سہتی

سہتی آکھدی او لانبیں میتھوں ایہہ کچھ کر گیان سنائیگا وے — اساں اتنی گل معلوم کیتی نہاں بھائیو کھاوے نہیں جائیگا وے

رناں نال جے اٹھکے لڑن لگوں پت اپنی آپ گوائیگا وے — جیہاں کھیڑیاں دے وچ خبر ہووے اہناں جاندی جوں گنوائیگا وے

وسیاں نال تینوں پئی ورجنی ہاں ایہہ کچھ کر سانگ بنائیگا وے — دس کون تیری انہہ کانہہ بھیری حال کہتے کوک سنائیگا وے

بہے آکھیاں نہیں پرتیت ہوئی اور کر مار کے تے پچھوتائیگا وے — وارث شاہ میاں انت خاک ہونا کیوں کمرا اپنا شان ونجائیگا وے

کلام جوگی

جیہڑ سینہ تے سیال وچہ ونڈدی کت راہ وچہ منح اندھیریا نئی — روناں ویاہ وچہ گاؤناں وچہ سیاپے ستر مجلساں کرن کھدیریا نئی

چغلی خاوند اندی بدی نال لاں کھان لوں حرام بدخیریا نئی — حکم تہہ کیندا اتے سوپ ونہا نال دوستاں کرنیاں ویریا نئی

چوراں نال فاسق تے دغا پیراں پرنار جنجال دیاں بیڑیا نئی — غیبت ترک صلوۃ تے جھوٹھ مستی دور کرن فرشتیاں طیریا نئی

لڑن نال فقیر سردار یاری کدھ گھتیاں مال فقیریا نئی — میر نیاں جو کھیڑیا نوچہ بھلی خچر وادیاں ایہہ سبھ تیریا نئی

مڑن قول زبان تھیں پھرن پیراں بُرے ناندیاں ایہہ بھی پھیریا نئی — خصماں نال برابری کرن رناں اوہ کتیاں اصل بغیریا نئی

بھلے نال چلیاں بدی بریاں یاد رکھ نصیحتاں میریا نئی — بناں حکم دے مرن نہ اوہ بندے تابت جنہاں دیاں زر قدیاں گھیریا نئی

ہر رنگ نوں رنگ کے رنگ لائیو واہ واہ ایہہ قدرتاں تیریا نئی — نینے گھتکے جادو را کروں کیلی پئی گرد ویہڑے گھتیں پھیریا نئی

ایس ہندہ اتوں انت ہو بنا نئی جھٹکاں بندروں تیریاں بیریا نئی — گھور سٹنے تے مرگ نینے نی اکھیں تیریاں شوخ ودھیریا نئی

بے دید ہوکے لجاں جندیاں دیاں سبھے گھتکے کھوہ گنبھیریا نئی — شرم والیاں بیبیاں نہ بختاں کہیں ساہڑیں کرن وکھیریا نئی

اُڈن ہار تیرے جیہاں لکھ ناں اساں جالیاں گھتکے گھیریا نئی — پوئی مارکے جھرف جان باز وانگوں جھپ کھا بھے بل بٹیریا نئی

نال علمدے جا بیہوش کروں موہوں کھیں ہیں تیری تیریا نئی — وارث شاہ اساں نال جادواں دے کئی رنیاں کیتیاں چیریا نئی

کلام سہتی

اساں جادو گرے گھول کے سب پیتے کراں ہاں سے جادو واہ لیا نوں — گھمیں گھت پھو کا یاسی مرد مرزا ماں کرد ہی نئیں چلیا نوں

راجے بھوج جیہے کیتے جا گھوڑے نہیں جاندا اساڈیاں چالیاں نوں — لگے بھائیاں نوں کرن فقیر ٹپے اتے لج بھاوندے سائیاں نوں

ملہ ترجمہ [illegible] قیامت [illegible] اللہ کے سوا کسی کو پکارو گے [illegible]
سہ [illegible] دور [illegible] اپنی آیتیں [illegible]

سرکپ رسالو نوں تخت پایا گت مکر دے ولیاں رالیاں نوں
راون لنک لٹائی کے گروہو یا سیتا واسطے بھیت وکھالیا نوں

یوسف بند وچ پا ظہیر کیتا سی تخت پایا اوتھا نوالیاں نوں
رانجھا چاک دے بھیں فقیر ہویا ہیر ملی ہے کھیڑیاں سالیاں نوں

پہو گو عمر بادشاہ خوار ہویا ملے ماروں ڈھولے رالیا نوں
رودا ودھ کے ڈکرے ندی پایا تے جلالیے وچ چالیا نوں

تریا جی مجنوں نے چکیا سی فوت ہوئے لیلا نے عشق دے چالیا نوں
ولی الہم باعوراں ایمان تار کیچ ڈو بیا بندگی والیاں نوں

مہینوال توں سوہنی رہی انھیں اجے کچے عشق دے چالیا نوں
انھاراں کھوہنیاں کٹک کر کھپیا ڈوب ولے کھوہنیاں نوں

رناں مار لئے امام زادے مار گھتیا پیر یا مع الیا نوں
رناں بیچیاں نوں کرن چاچھوٹے مکر نال وچھا لیاں نوں

چھوٹے وسب کر تے ترپتا نے جگ جاندا حال حوالیاں نوں
وارث شاہ توں جوگیا کون ہونا ایں ورک ہیر نکا ساتوں چالیا نوں

کلام جوگی

آمد ہے غیب کیوں ڈیائی ساوڈینال کی رکتیاں چا بناں نی
کریں رانڈ نہال برابری کیوں آکھ تھانوں چوکی جھلیا یاں نی

بیکسا فدا کی نہ ربا جھوں تسبیح وزیں نشاں بھر جاییاں نی
جھاڑ دیسے نام تے جلا کرسی اگے بلن گیاں اوس جھلیا یا نی

ڈھوں آوسوں تاندا نام برا کدوں کیتیاں کسے فاییاں نی
لگے تہاندا حال بون ہوسی اکھیں ویکھ جو کرن برائیاں نی

گلاں لال لبّیاں سکھ کے تے آیتاں نص حدیث بھلاییاں نی
زہر باتیاں علمے کھیتیاں ایں وارث شاہ نوں نوع بنیاں آییاں نی

کلام سہتی

کدوں ہندساں کیتیاں شہروں کدوں جیتیاں توں اٹھ آیا ہووے
فرنجیاں کریاں گھر بانوں ایس نپتھ وابھیت نہ آیا ہووے

منگ کھان دے واسطے سادھ ہیوں بدن خاک دے وچ رلایا ہووے
گوشے بیٹھ نہ کیتو یاد اللہ اینویں اجگاں وقت گوایا ہووے

کدوں پہر لیں توں نال کیا نیاں دے کھڑی گیا توں کن پڑایا ہووے
کن پاڑ کے عمر گوایا ای تینوں بھید نہ فقر دا آیا ہووے

ادھر وچ جاوو کھڑے پھیریں کھاندا کتوں راہ روان پایا ہووے
صبر شکر میراث فقیر دی ہے آہو حق اڈ صدر کایا ہووے

شامت نفس دی ہے کھاندا پھیریں تے حال فقر دیس لگا یا ہووے
ان اللہ مع الصابرین ہے حق فقراں وچ قرآن فرمایا ہووے

تیری عمر چھوٹی ننگا آمنی ہے ایہ سر کتھوں تدھ پایا ہووے
کی کھیو فی پچھا بید پڑھکے وارث شاہ نے آکھ سنایا ہووے

کلام جوگی

مرد صادق ہے بین کیا نے صوت تاز ندی ایہم موقوف ہے نی
مرد عالم فاضل اتے اصل قابل کسے رن نوں کی وقوف ہے نی

صبر فرع ہے منیاں نکیریں اتے صبر دیوا گر معطوف ہے نی
اندر خاص جے عمل نہ نیک ہووَن انسان کھاوناں وقف ہے نی
سن ریشمی کپڑا منع سیلے مرد جو زنکی دار مصروف ہے نی
سن مردوی سد انحکام ہوندی ایہ تاں گل مشہور معروف ہے نی

دفتر مکر فریب تے تجھ والوی اتھاں لپیٹیا نوچ ملفوف ہے نی
ان کیڈا کُن حق عورتاں دے احتمال وچ قرآن حروف ہے نی
رمز فقر وچوں سوئی سمجھدا ئے دانشمند جو اہل مکشوف ہے نی
وادشاہ ولایتی مرد ہیوہ اتے رن سوا کے منسوف ہے نی

کلام سہتی

دوست سوئی جو بپت وچ پیہڑ گئے یار سوئی جو جان قربان ہووے
گاں سوئی جو بہال وچ دُودھ دیوے پادشاہ سوئی جو شابان ہووے
اساک ہے اصل قیم باجھوں عقے بناں فقیر دی جان ہووے
کنجر سوئی جو غیرتوں باجھ ہووے جوڑیں جا بڑا انساں اشتان ہووے
کواری سوئی جو کرے حیا بہتا نیویں نظر تے باجھ زبان ہووے
قاضی سوئی جو شرع وچ ہووے قائم کاہمہ سوئی جو گلی پیڑیاں ہووے
منصف سوئی جو بے ریا ہووے پہلوان جو بہت تران ہووے
شوم سوئی جو لا ریا نوچ رکھے سخی سوئی جو ڈھل نادان ہووے
رعیت سوئی جو من آپنے نے حکم سوئی جو حکم قرآن ہووے
وید سوئی جو مرض دا نام دسے سیاناں سوئی جو سمجھ پچھان ہووے
تلوار سوئی جو قبضے تے ٹھہ ہووے گھوڑا سوئی جہڑا اٹھیرا ان ہووے
شرع سوئی جو رب دے نام ہووے ختم سوئی جو نال ایمان ہووے
سید سوئی جو شوم نہ ہووے کاذب زانی شیعہ تے نہ قہروان ہووے
ہتھیار جو وقت سر کم آوے فتح سوئی جو مرد میدان ہووے

شاہ سوئی جو کال وچ دُکھ کٹے کل بات دا جو نگہبان ہووے
نار سوئی جو نال بن بجھ جالے پیادہ سوئی جو خوب مستان ہووے
روگ سوئی جو نال علاج ہووے تیر سوئی جو نال کمان ہووے
قصبہ سوئی جو ویر بن پیا سے جلاد سوئی جو بے رن جان ہووے
بنّاں جنگ نے چور سے ٹکے سے پٹ سوئی بن آمدی پان ہووے
پیر سوئی جو ترت مراد دیوے خادم سوئی جو وچ فرمان ہووے
عالم سوئی جو علم دی خبر جانے قاری سوئی جو خوش الحان ہووے
معشوق سوئی جو بے تمیز ہووے عاشق سوئی جو فرق نہ جان ہووے
پھرتھباز جو تھہ وچ ڈھال ہووے گُرز سوئی جو تھہ پہلوان ہووے
کاریگر جو وڈ نوں سوچ لیے کم سوئی جو عمر جوان ہووے
پاک سوئی جو شرک توں دور ہووے توبہ سوئی جو نہ شیطان ہووے
سخن سوئی جو نال تاثیر ہووے احمق سوئی جو نہ قدردان ہووے
چار عورتاں حد لے عذر بجھوں تے آدمی بے نقصان ہووے
اہل پت جو گھروں نہ پیر کڈھے فجل سوئی جو نشر جہان ہووے

نہ جو ساوت میں دیر نہ کرے ہو سکے جان دینے میں دیر نہ کرے ۱۲ سکے کاریگر وہی لائق ہوتا ہے جو کام کرنے سے پہلے سوچ کر کام شروع کرے ورنہ پیچھے کام بگاڑ کر پچھتائیگا اور کم سوئی جو عمر جوان ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کسب جوانی کی عمر میں کامل ہو سکتا ہے بڑھاپے میں کوئی کام ٹھیک نہیں ہو سکتا ۱۲ سکے پاک وہی ہے جو شرک سے پاک ہے کیونکہ ہزار نیکی کرے تمام اعمال شرک سے اکارت جاتے ہیں ۱۲

پرماں جاہ تو چھپیا چہ پڑاوے متے منگنوں کوئی ووہان ہووے ۔۔۔ وارث شاہ فقیر بن حرص غفلت یاد ربد یوچہ غلطان ہووے

کلام جوگی

کابھانڈ ہے رب تے پھیر دولت سبھ مفتاں پیٹ دے کارنے نی ۔۔۔ نیک مرد تے نیک بھی ہووے عورت اُنہاں دولتے کم سوارنے نی

پیٹ واسطے سب خرابیاں نی پیٹ واسطے خون لڑائرنے نی ۔۔۔ پیٹ واسطے پھرن امیر در در ریشہ زادیاں نے گدھے چارنے نی

پیٹ واسطے جو تکے بھی زادیاں جان جن تے بھتو دے وارنے نی ۔۔۔ پیٹ واسطے راتوں چھوڑ گھراں ہو پارو ہو کراں مار دینی

پیٹ واسطے فقر تسلیم توڑن سبھ لے سبھ رنے گوارنے نی ۔۔۔ پیٹ واسطے راتوں کرن چوری پیٹ واسطے اگ وچہ سڑنے نی

ایس میں نوں ہند املکا پیچھے ہو چکے وڈے کارنے نی ۔۔۔ کاہوں ہتے رانکی نی ہو ابے خاوند ہے ہو دم مار دینی

مہرباں جے ہون فقیر اک پل شاں جیہے کروڑ تارنے نی ۔۔۔ وارث رن جکیر مہربان ہووے بھاڑے بلے کھول نہ مارنے نی

کلام سہتی

رب جیڈ نہ کوئی ہے جگ اتے زمیں جیڈ نہ کیہڑی چاپری وے ۔۔۔ مجھیں جیڈ نہ کیہڑ ہون جیہے راج ہند پنجاب نہ نابری وے

چند جیڈ چا لاک نہ سرو کوئی حکم جیڈ نہ کیہڑی کاپری وے ۔۔۔ اَن وجن نہ بھیتری جیڈ ہرگز کوئی کم نہ اُٹھ تقین نابری وے

آسمان دے جیڈ نہ کسے پا عزت جیڈ نہ کیہڑی چاپری وے ۔۔۔ برا کسب نہ نوکری جیڈ کوئی یا بو چھڈی جیڈ اکا پری وے

جٹ سنڈ جے سنار نوں سبھ جنگی ترائے رجکے گالدے نابری وے ۔۔۔ مکر کاں کینو سلوک تساں انہاں اتے گنہ کسے برا بری وے

موت جیڈ نہ ہو ہے حنت چٹی اُتے کیہڑی نہ ریون بری وے ۔۔۔ مالزادیاں جیڈ نہ کسب بھیڑا کمذات نوں حکم ہے کھاپری وے

اتفاق دے جیڈ نہ شان شوکت خلق جیڈ نہ جگ نشابری وے ۔۔۔ علم ہنر دے باجھ نہ پہنچ کوئی عمل صالح جیڈ نہ راہبری وے

رن ویکھنی عیب فقیر تائیں بھوت وانگ سراں اُتے ناپری وے ۔۔۔ وارث شاہ شیطان دے عمل تیرے داہڑی ہو گئی شیخ دی جھاڑ لیے

کلام جوگی

رن ویکھنی عیب ہے اُنہاں نوں بااکھیاں دیتیاں ویکھنے نوں ۔۔۔ سبھ خلق دا ویکھئے لہو مجرا کر ووید الیس جگ دے بھیکنے نوں

راون اجیاں سر ایدے دا لائے ذرہ جابیکے اکھیاں سیکنے نوں ۔۔۔ تہاں تو یو جیہے یار بتی لگے کام لبا ونداسی متھا ٹیکنے نوں

سبھ وید معاف ہے عاشقاں نوں بابین تے جھاتب ویکھنے نوں ۔۔۔ عاشق ڈھونڈے پھیرنی یار تائیں کوئی ہوے حال الیس ویکھنے نوں

پ ۱ ع ۳ ربع اے لوگو بندگی کرو اپنے رب کی جس نے بنایا تم کو اور جو پہلے تم سے تھے شاید تم پرہیزگاری کرو جس نے بنایا تم کو زمین بچھونا اور آسمان عمارت اور اتارا آسمان سے پانی پھر نکالے اس سے میوے کھانا تمہارا سو نہ ٹھہراؤ اللہ کے برابر کوئی اور تم جانتے ہو ۱۲

عزرائیل ہتھ قلم لے وچھدائی تیرا نام اس جگتوں چھکنے نوں ۔ وارث شاہ میاں وڑ خضر دینوں سبھ سدھ نیکے لیکھا لکھنے نوں

کلام سہتی

جیہی نیت ہے تیہی مراد ملیا گھر وگھری چھائی سر پاونا ئیں ۔ پھریں بھوکدا منگدا خوار ہوندا لکھ وچ نے مکھنڈ کماونا ئیں

سانوں بنے دودھ تے دہیں وتا چھا کھاونا تے شہاوناں ئیں ۔ کس ویکھو کس نہا بھوئی ہیر ہیر کرکے مسکراونا ئیں

سارا بھیت تیرا اساں لبھ لیا ساتھوں کا نہوں پیا بولاونا ئیں ۔ سونا روپڑا اپنکے اسیں ہیئے وارث شاہ کیوں جیو بھرماونا ئیں

کلام جوگی

سونا سوپڑا شان سوابناندا تو نتاں نہیں اصل میں گولٹے نی ۔ گدھا اٹھو کا نیال نہ ہوئے گھوڑا شاہ پری نہ ہوئے پرولیٔے نی

رنگ گوڑ نیال توں جگ مٹھا وچوں گرنا مے کارن پولیٔے نی ۔ ڈھڑ بوچھ توں کنجر یوا نگ پچھیں چوراں یاراند بوچھ وچ لیٔے نی

اساں پیر کہبا ندھا ہیر جاتا بھل گئی ایں سمجھ وچ بھولیٔے نی ۔ ساڈا آکھناں ندھا نہ سمجھیاے اجے کوڑے گھول نہ گھولیٔے نی

فقر اصل اللہ دی ہیں صورت لگے رب دے جھوٹھ نہ بولیٔے نی ۔ حسن متنے بوبکے سوہن چڑھے نینا نوا لئے شوخ مولیٔے نی

برا سخن برابری نال شاہاں رکھیں جیبھ سنبھال نہ بولیٔے نی ۔ نا ہیں لیس کرکے انہاں جوگیاں دی سمجھ سخن فقیر نوں بولیٔے نی

برا بول نہ بولیاں جایا نوں نی بے شرم کپتیے لولیٔے نی ۔ تینڈا ابلا نھیوے ساڈا چھڈ پچھا آ تا جوئے آ لیٔے بھولیٔے نی

انت ایہ جہان چھڈ جاونا ئیں ایہ بے کفر ایرا ہیر نہ تولیٔے نی ۔ مستی نال فقیراں نوں ریگالیں وارث شاہ دو جھو گمولیٔے نی

کلام سہتی

چھیڑ کھنڈریں ہیر مچاونا ئیں سیکاں لنگ تیرے نال سیانیے ۔ اسیں جٹیاں مشک پلٹیاں ہاں کما پڑتے جنہاں جھو بیاندے

جدوں ملیاں پکڑ کے گرد ہوئے پتے کدھے چیپیاں کو ٹیاندے ۔ جٹ جھگ لٹے نال سوٹے ایہ علاج نی چتراں مو ٹیاندے

تیر شاہ دا بالکا شاہ چھڈ تیتھے دل نے اڈ یو ٹیاندے ۔ وارث شاہ سودا اسیر گن بالٹے ایہ حال چوراں یاراں کمو ٹیاندے

کلام جوگی

فقر شیر دا آکھدے ہین برقعہ بھیت فقر دا مول نہ پھولیٔے نی ۔ دودھ صاف ہے ویکھناں عاشقاں دا شکر وچ پیاز نہ گھولیٔے نی

لے پ ۱۲ ع (سورۃ ہود) اور جتنے لوگ ہیں جب وقت آیا پورا دیگا تیرا رب انکو انکے لئے ۱۲ لے پ ۱۱ ع (ترجمہ) بیشک جو جھوٹھ باندھتے ہیں اللہ پر بھلا نہیں پاتے ۱۲ تصوف میں نام ہیں جیسے مرشد ویسے ہی مرید بنے ایسے مکار ونکے مکر دیکھے ہوتے ہیں ۱۲

گذر گئی بیتی گل ہو چکی موٹے وچہ نہ مچھیاں ٹولئے نی
فخر نال فقیراں نوں برا بولیں ناہیں عقل حیا توں ڈولئے نی

مہرے خیر سو سکے آن ویچے لئے دعا تے منھ آ بولئے نی
لئے آکھ چڑا کیکے ودھ پیسہ پر تول ہتھیں گھٹ نہ تولئے نی

ہر کسے دے نال پیار کرئے تے کبر دا بھیت نہ کھولئے نی
وارث شاہ دل پیار ترکلے نوں ہندا ہووے نہ باجھ ٹھولئے نی

کلام سہتی

اسیں بھوت دی عقل گوا دینے ساڈوں لا بھوت ڈراؤنا ئیں
ویکھ سہتی نہ ہری نا ہووے جتھے اوتھے جا بگیکے جھاتیاں پاؤنا ئیں

ویکھ ترنجنیں وہٹیاں چھیل کڑیاں اوتھے کنگدی مار دجاؤنا ئیں
میری بھابی دے نال توں نہ ہاریں ہیں بھلا اپنوں کون سداؤنا ئیں

اوہ پئی حیران ہے نال رحمت گھڑی گھڑی کیوں پیا اکاؤنا ئیں
نہ توں وید نہ ماندری نہ ملاں جھاڑے ڈھنڈے کاسنوں پاؤنا ئیں

چڑچڑ ہویا انگ ہے تیرا تیری پئی جاپدی مری بھناؤنا ئیں
کدی بھوتنا ہو کے جھنڈ کھولیں کدی جوگ دا ماری بن آؤنا ئیں

اٹ سٹ تے جھگڑا کوار تہدل ایہہ بوٹیاں کدھ وکھاؤنا ئیں
دارو نہ کتابا نہ ہتھ شیشی آکھ کاہیدا وید سداؤنا ئیں

جاہ گھروں اساڈیوں نکل بیکھے نہیں جھاندی جوٹ کھاؤنا ئیں
جتھے رناں دا دھنبلا نظر آوے اوتھے وانجھلی راگ سناؤنا ئیں

کھوہ کھپری بجا ہوڑی بھن توڑوں اتے ہڑکی لیک لاؤنا ئیں
رناں ہیم بابورا دین کھویا وارث شاہ توں کون سداؤنا ئیں

کلام جوگی

سخت بول نہ بول توں عاجزاں نوں گالیں دے نہ کوٹنے کوٹئے نی
اساں مختاں نال اوہ یار کیتا بانی انی گند نے بیر نے چھٹئے نی

کراماتاں فقیر دی ویکھنی ئیں چیر رتبوں منگ سوپٹئے نی
کن پاٹیاں نال نہ ضد کیجے انہیں کھوہ وچ جات نہ گھتئے نی

جڑھ دوکھ دلیہر ان حسنا ندی حکم رب دے نال جاپٹئے نی
سنگیاں تینیں نوں اسیں وکا وڑے اتے وہندیاں پلکو چہ اٹئے نی

سست نال تکبری رتمیلے کدی ہوشندی اکھ پرتئے نی
کوئی ودکھتے ورو نہ ہے بھورا جھاڑا مہرا جہاں نوں گھتئے نی

پڑھ پھوکئے اک عزاہت سیفی جڑھ جن تے بھوت دی پٹئے نی
تیری بھابی دے وکھڑے دور ہوون اسیں مہجے جا پلٹئے نی

موہوں منجھڑی بولنے دور ہو جا ترلھی بول نہ کلہا جٹئے نی
جانے سبھ آثار یقین کرکے ایس فقر دے قدم جے چٹئے نی

مرض نال کراساں دور کرئے جیکر اک دوا چاسٹئے نی
وارث شاہ سنجاس وچ جائے کھوتے مال توں کیکچ گھتئے نی

لہ بیٹیا بد سے تجھیاں تلاش کرنا مناسب نہیں ۱۲ سعہ پ (ترجمہ) اللہ کو خوش نہیں آتا بری بات کا پکارنا مگر جس پر ظلم ہوا ہو ۱۲ سعہ پ ۶ ع
اور ہم اتارتے ہیں قرآن میں سے جس سے روگ چنگے ہوں اور رحمت ہے ایمان والوں کے واسطے ۱۲

کلام سہتی

قرفیمیا پر بتا لیاوے اوکھے عشق دے جھاڑے پاؤنے وے
کدوں یوسفی طب میزان پڑھیوں دستور علاج سکھاؤنے وے
قانون موجز تحفہ مومنین بھی تے کفایہ منصوری یقین پاؤنے وے
قرابادین شفائی تے قادری بھی اتے نافع انسان پڑھاؤنے وے
رتن جوت شاکلہ میت سوجن سوکھ دیہ گنگا تے آؤنے وے
ارسطالیس تے جالینوس نیئوں ساڈے جی نوں ول نہ بھاؤنے وے
کدوں پڑھیوں توں خیر سنکھ سیرت ایویں عقل دے تُوہم بہلاؤنے وے
فیلسوف جہانیاں ہیں ناں ساڈے مکرے جیت کس پاؤنے وے
اینہاں مکر انتوں کون ہووے چنگا ٹھگ پھرو نی زناں لاؤنے وے
من ناں کیہاں جھیڑے جان ناہیں ہر گوٹڑے تہاں بھناؤنے وے

ایہیں ویکھیے مارنی پھوک ساہوں تے پڑھیے ناگ جگاؤنے وے
قسطاس سکندری طب اکبر تے ذخیروں باب کڈھاؤنے وے
پیران سکھ تے وید منوت تیز رکھنڈے دھیان ہولاؤنے وے
گلاں چاچا دیاں بہت کرناہیں ایہ وگ نہ مُدعا یقین جاؤنے وے
کفایہ مجاہدہ کدوں پڑھیوں لقمان بقراط کہاؤنے وے
کدوں پڑھیوں توں علم ایہ ویدگی دا اُوکھے کدوں گواؤنے وے
افلاطون شاگرد غلام ارسطو لقماناں توں پیر دھواؤنے وے
جن اینہوں جھنگ سیال والے تابو کیہے ایہہ نہ آؤنے وے
جھڑے مکر دے پیر پھیلار بیٹھے سبناں بجاڑ کھاؤنے نہیں جاؤنے وے
وارث شاہ ایہ مارنے وستا سی جن بھوت تے دیو نواؤنے وے

کلام جوگی

ایہ رسم قدیم ہے جوگیاں دی اُنہیں مار دینے جہڑی نرکدیے
ایہ چھم نوں کمانوں کویں وسیی جہڑی خیر دینی پئی جبر کدیے
انہیں کلام پر ہوار سکھالے خنجر وانگ جو دو ہڑدی وڑکدیے
سپ پھوک کے اک نتابیا نوں چھپیوں سرد پانی وکھ بڑکدیے
اک جٹ وینال بن پئی لینی جہڑی زلف کھاں اُتے لڑکدیے
فقر جاگن خیر سکھ مرے اگوں سکاں اگوں پئی ڈرکدیے
آما خیر نہ پاؤندی فقر تاہیں سکوں باندی لیا وانگ کھڑکدیے
تیری نور بھری دیاں پارکھاں اُتے سوامنی مطہری پھڑکدیے

خیر منگن گیاں فقیر تاہیں اگوں کتیا اندیوا ننگ کھڑکدیے
ایہ پری لکے پیلونی ایں اکے کنجری اُجہ کتے ترکدیے
فقراں جوگیاں ہو سوالیا نوں بھیئے دار گکڑ نی وانگ کڑکدیے
رن گنڈیاں جدوں پیار دین اوتھوں چپ چپاتڑی سرکدیے
سہیلے جانی وتنی جائے جھوٹی جہڑی سا ہنی موتری کھڑکدیے
لُنڈی وہڑ نوں کیتری تھا آئی پئی اپڑوں اپرن مڑکدیے
بن چھیڑیاں تے بن بولیاں تے پئی اندروں باہروں بھڑکدیے
بہے آیاں فقیراں نوں بُرا بولیں وانگ بھولے پئی چڑکدیے

لہ رہی کیلج آدا کرتی ہے ۔ سہ حل دار ہو جاتی کا ویش جو سانڈ دی عطر نال ہے فارش کرتی ہے ۔ سہ بُرا بولتی اصل چڑکنا تھوڑا تھوڑا اچھال آنا یا گوز کا باریک آواز میں نکلنا ۔

کدی آپ پکار نہ ہے گجھی ہندی نیت والی اونویں کھیڑ کدیئے
وارث شاہ واتیکوں سانوں نہ چھڑی اکھ وچ جیوں ککرے رڑکدیئے

کلام سہتی

جھڑیاں لین وڈواریاں نال بازاں اوہ بلبلاں تھک مرنیدیاں نی
اوہ ڈمٹیاں جان کباب ہویاں جھڑیاں ہیریاں نال کھنیدیاں نی
اوہ اکدن پھیر سن آن گھرے کڑاں جہاندیاں نت سنیدیاں نی
جو کاں اکدن پکڑ پھنجوڑ گیاں اگ نپنے لہونت پیندیاں نی
اکدن پکڑیاں جاوسن حاکماں تے پرائی سیج جو نت چڑھیندیاں نی
تیرے کون بوتیٹے جاوڑے وڈ لاٹے شکاں کھیڈیاں اج کرنیدیاں نی
ساڈا آکھیا توں سچ جانی ٹنگاں تیریاں ٹٹنے بھنیدیاں نی
آپ سچ بھیقل ہیں آہتاوے گلاں سچیاں نہیں بھنیدیاں نی
قول فقر دا حکم ہے سچ بولن گلاں جھوٹھیاں جیبھ ترکنیدیاں نی
اُنہاں ہرنیاں دی عمر ہو چکی پانی شیر دی جوہ دا پیندیاں نی
اوہ کواریاں جان خراب ہویاں جھڑیاں گبھرواں نال کھڈیندیاں نی
ٹھوٹھیاں کرن سو ٹاگدیاں وہ آساں جھڑیاں ہاڑویاں نال لنگھیندیاں نی
دل نال ویکھے لکھ کنجریاں نوں کدی لوں محبوب نہ تھیندیاں نی
اکدن گرنے دے سالسن اوہ گھٹاں اٹھاں جو ڈھکے نت گرجیندیاں نی
جٹاں جھڑیاں پیاو کھاونا ایں نتنے اگ دیناں ہیر نیدیاں نی
مرجاوسے جوگیا بھلا چاہیں نہیں شامتاں تدھ ہیسندیاں نی
جناں اپنے اپنے جوہر وسن جدوں اکھلی گھت چھڑنیدیاں نی
وارث شاہ جو لکھیاں توڑدیاں نے نہیں کیتیوں موڑ سٹیندیاں نی

کلام جوگی

سن سہتیے سیں اں نانگ کالے پڑھ سیفیاں نہ ہد کماونے ہاں
ادھی رات جاں لوک آرام کوے ہیں اُٹھکے کار کماونے ہاں
سو نہ چہ پھیرداتن استغفار والی تے کدو تماں باہر وگاونے ہاں
ہو کے خاص حضور ت گوراں اگے چپ چم کے سیس نواونے ہاں
صم بکم ہو کے سانس گھٹ لئے انگھ اکھ تے پتنگ جلاونے ہاں
پے جبتے اں مدوں ست ہو کے جڈوں لنگدی تار وجاونے ہاں
زہد کرنے اں خاص خدا دی کچھ خلق دا نہیں گھر اوندے ہاں
سُنیں کن دھر کے نہ غور کریں تینوں جوگ دا اکھوگ بتاونے ہاں
کھوہے نیناں نے گیڑ اشنان کرکے جلاں سجیاں اندر شرماونے ہاں
آسن شوق یقین دے گوٹھ بہکے چت گوراں دا نام دھیاونے ہاں
ایہ اندھ غبار دو جو اندر شمع عشق دی چا جگاونے ہاں
دسویں دوار تے سانس چڑھا بہکے تے نین اپنے بن مناونے ہاں
لبکے ایہ انتر بھربات وہلے پھیر نگر دی سیر نوں جاونے ہاں
ہر دو جہے ہر دم برس رہیا ہیں باہروں بھیت چھپاونے ہاں

لہ زنجیروں کے ساتھ بدن لگاتی ہیں ۱۲ نوجوانوں سے کھیلتی ہیں یعنے جو کنواری لڑکیاں نوجوانوں کیساتھ کھیلتی ہیں وہ خراب ہوجاتی ہیں ۱۲ یعنے جو راہزنوں سے بیاہی جاتی ہیں وہ آبادی کی کم اُمید رکھتی ہیں ۱۲ چھوٹے کی رسیوں سے ہاتھ پاؤں باندھے جاتے ہیں ۱۲ بدبو دار عفونت کی ماری ہوئی کو صاف کر کے بدبو دور کرتے ہیں ۱۲ ہندو جوگی دیر تک سانس لب بند کر کے مشق کرتے ہیں یہاں تک کہ سارا سارا دن سانس نہیں لیتے اسکو دسویں دوار پر سانس چڑھانا کہتے ہیں ۱۲

بچن گورانڈے ساڈوں بیر کرناں اسیں فقر دیاں سدا اُونے ہاں
ہوکا سچا دیونا بچن ساڈوں امر حق بجا لیا وندے ہاں
رنہد پنڈ پھرنا ایہہ بھی زہد ساڈا گھر و گھری الکھ جگاوندے ہاں
مکر فن نوں پھنگے صاف کرکے جن بھوت نوں ساڑ وکھاوندے ہاں
نے تسبیہ پڑھاں خلاص بھوت جناں دیاں پٹ گواوندے ہاں
جنہاں مار رہا ہووے تاں کبیل کرکے دیوار مساں جگاوندے ہاں
جیہڑے گبھرو توں ن ہے وٹڑو ہگیں منہ لگے جا کھواوندے ہاں
کبیل ڈھاناں لکیاں کپیاں توں وند بھنگے لہاں نساوندے ہاں
جہڑا کرے ساڈیاں حجت بازی انہوں وچکڑ اپنیاں اڈاوندے ہاں
کسے نال جے ویر ورودھ ہووے انہوں ٹھوٹھ مساں جھڑاوندے ہاں
جیندیاں ہیڑا بیک ہووے انہوں ہر یتیاں پہنچاوندے ہاں
جنہوں عشق تے مشک دی خبر ہووے اوہنوں اپنی گل سناوندے ہاں
ساڈے فن اتے جہڑی صدق رکھے دکھ درد تے مرض گواوندے ہاں
لبے ہو ویلا توں تاں سجھ جائیں نہیں تاں تیرا رونا وکھاوندے ہاں

تیرے جیہاں گتھاں تن کیاندی کوچ مانج اوچا پن گواوندے ہاں
ہووے چاہ تے شوق دیدار رکھے انہوں آپنا آپ وکھاوندے ہاں
دکھ درد بلا سبھ دور ہووے قدم جہناں دے وچ جاں پاوندے ہاں
نقش لکھ کے پھوک کے چاہئیں سائے مولدی ذات گواوندے ہاں
دلوں جیہڑے چا تویذ لکھے اسیں رٹھڑا یار مناوندے ہاں
جیہڑے یار نوں یار نہ ملے تاہیں پھل منہ لگے چا سنگھاوندے ہاں
انہاں وسیہاندے دکھ درد جاندے پھیر کہ نے تتھ پھراوندے ہاں
جان سحر جادو جہڑے بھوت گرڈے گنڈ آکیلی والے ڈرا پاوندے ہاں
جہڑے چھڈ کے راہ کو راہ ٹرے سدھے راہ تے انہاں نوں لیاوندے ہاں
برا بولیے جہڑی جوگیاں نوں سر تنگ گدھے چڑھاوندے ہاں
جہڑی کواری فقیر اندیاں ٹروی انہوں پیر پنجال وکھاوندے ہاں
موتہ پاٹیاں نال لڑا کیا نوں تا زمیں وچ دھساوندے ہاں
اسیں کھیڑیاں دے گھروں اک بوٹا حکم رب دیاں پٹاوندے ہاں
وارث شاہ جیہو نہ وانگے سر تے پریم جڑیاں چا پاوندے ہاں

کلام سہتی

تسیں خاص محبوب اللہ دے ہو ایہا گھتھنوں کوئی سول ہے جی
جنہوں رب دے ویندی لاہ ہووے تھر یئے وہی ہو جاندی مقبول ہو جی
موہنڈا پیہے جھگڑا رنت ساڈا ایہہ وہٹڑی گھر دا سول ہے جی
اگے لیئے سارے ہوئے تھبے جو کجھ آکھدی سبھ قبول ہے جی
رنت وانگ اناڑیاں کرے گلاں ساڈے جھگڑے دا چلا و چھول ہو جی
ساڈا واہ نہ پیا پچھیوں توں بڑی دل تیری مجھول ہے جی

کوئی گھر ہجرا روگ ہے لیں ہانی نت ایہہ رنجول ہے جی
مہوں متھڑی لاڈ دیاں بولی ہر کسے دیاں ایہہ مقبول ہے جی
بیرے ویر دیناں ہے ویر ایہہ اجیہا کا قرشاں سول ہے جی
ایہہ پلنگ توں کدی نہ اٹھ بیٹھی سلہ ڈھٹھ دیو ہنڈول جی
وانگ ڈھکاندے ڈولی پاندی سیاں کپیا ویاہ بھول ہو جی
گرد پھرتے دو دھو فقیر سائیں تواڈی ہڈے رب قبول ہے جی

!جد چھپیاں سخن نہ سول کرئے دانشمند دا ایہ معمول ہے جی
نور فقر دا منہاں ترش فاعل ویناں وار ستاں مفعول ہے جی
میرے دل وچ ایہ آوندیے تیرے نیاں کراں عرض طول ہے جی
عاشق اتے معشوق تے حکم والے جو کجھ آکھے سبھ قبول ہے جی

اساں ناں حکایتاں چھیڑنا ہیں ایس جھگڑیوں کی وصول ہے جی
تیری سیاکھ بری پٹیندو چہ وچی لوک کہن لڑائی دا اصول ہے جی
نہیں تے ملکے اک چھیڑ تیرا جیہ کدھ ستاں تھتاں پول ہے جی
وارث شاہ طبیب نہ کوئی ملیا مرض پاوے جو دا انگ سول ہے جی

کلام جوگی وسہتی

سہتی آکھیا راولا جوگیا وے ایس روگ دا دیہ پتا مینوں
جوگی آکھدا انئی توں سہتیے نی گلاں کوڑیاں نہیں سبھا مینوں
ناڑیاں ویکھکے کراں علاج ہمدا اے اٹھکے ہتھ وکھا مینوں
روگ کاستوں چلیا کے ظاہر مزہ منہ دا دے بتا مینوں

ہتھ ویکھکے کرو علاج ہمدا رکھاں نظر جو دیو فرما مینوں
پچھے آکھیا نذر فوزہ رنگ ویکھاں نالے دیہ قارورہ دکھا مینوں
نبض ویکھکے ایہدی کراں کاری وے وید نہ سبھ بتا مینوں
وارث شاہ میاں چھتی روگ کٹاں ملک الموت دی یاد وہ مینوں

کلام سہتی

سہتی آکھدی جوگیا راولا وے ایدے بول نہ بول ہنکاریا وے
جینہے واسطے حکم تطہیر ہویا سر اوسے نبی سی بھاریا وے
اوہدی کھیڈ دا بھید نہ کسے لدا جھڑی اونے کھیڈ کھلاریا وے
صحی کیتا کی کیہڑے دکھڑیوں اتے کیہڑی مرض نتاریا وے
نام وس کھاں ساریاں حکمتاں دا دس ہور دوا پساریا وے

کل نفس ذائقۃ الموت رضا ربدی لوں وسیاریا وے
جھگڑا ہو نجکے نید اصاف کیتا ملک الموت نے پھیر ہیاریا وے
کتھوں تیک ہیں کھوکے حال دساں قدرت ربدی جہ شماریا وے
اگے کید ہے علاج کیتا اکے نویں کتاب وچاریا وے
وارث شاہ میاں تیرا ں حکمتاں نوں جند جان گیرگی اروا یاوے

کلام جوگی

سن سہتیے جوبن متیے نی تینوں سچ دا سخن الاونا ہاں
جو کجھ پچھیا سہتیے پچھے نی ہنے گل نوں موڑ رکاونا ہاں
اتے کاکیاں جاتکاں بچیاں نوں بانگ کرکے دو پچھ سناونا ہاں
جد جھیاں حاسداں نیاں ختم کیاں نوں استغفار دی پڑی پاونا ہاں
دل دے وچ شوق خدا ہووے اسم اللہ دا ذکر کراونا ہاں

برکت اپنے پیر استاد دی تے تینوں رمزاں سبھ سناونا ہاں
ٹونے سایئے وحیبے کراں جھاڑے بال بوریاں نال ملاونا ہاں
مسہل حب اللہ دا دیکے تے نید اوگناں دی فقر اگے ہوناں ہاں
کلی کٹ راجواں پکڑی بھی رحم نہ دا خشک کراونا ہاں
قلب نے لطیفیاں نور ہووے راہ حق دا کھول دکھاونا ہاں

کھنگ کھرک تے ساہ تنگ آوے سول مندی پیڑ گواوناں ہاں
قولنج تپ دق تے محرق تپ اُہنوں کاہڑ پانستاں گواوناں ہاں
شوہدیاں عاجزاں تنگیاں دکھیاں نوں دارو ربدیناں موڑتاوناں ہاں
ہووے پسلی پیڑ تے اوہ سردی اُہاگُتّا دن اٹھیں پاوناں ہاں
اودھر نانگ مکھ بھونکیا ہووے جبد اثیت جلد ادھ دکھاوناں ہاں
ڈُدھ پیڑ نوں رلی جائن ویکھے وتانیاں لمیاں پاوناں ہاں
چھولا مار جاوے جھڑ بان وگیاں نوں بھئے تیل سوہانجناں لاوناں ہاں
برص سرخ سفید سیاہ رتا منضج ہاتھ دا فصد کراوناں ہاں
پانا روگ ہووے جس شخص تائیں اُہنوں اوٹھنی دودھ پواوناں ہاں
لمیں ساہ جے ہون ہڈ کوڑیاں تے منہ وچ شہد تے دودھ چواوناں ہاں
جس کچا کدا نال ن ہووے گھگروں اُبال پواوناں ہاں
لتیں باہیں یا چہرے سُن ہوگئے سبھی ساہناں لیپ کراوناں ہاں
بول بند ہووے نلیں پون ٹُٹیاں پائی کیسوا اندا تتا پاوناں ہاں
تنگھور اندرا تیاں اوہ لیا نوں تلی پاکری ڈبن کھواوناں ہاں
رن مرد نوں کام جے کرے غلبہ دضیاں گھس کے چا پواوناں ہاں
نامرد نوں پیچ بہوٹیاں دا بیل کڈھ کے نت ملاوناں ہاں
اتھبار رہیا ہیاں سول جنہوں لیپنول ہی گھول لگاوناں ہاں
باشا اک ہیم دا کھائیکے تے خبردار ہوشیار ہو جاوناں ہاں
اُدُھ پاسنوں جاکے ڈھونڈ آنا جنہوں اپنا یار رہاوناں ہاں
جدوں ہوا اوہ ہس جا منہ پھیر کے ہیں اوتھوں دل رہاوناں ہاں
جھوری ولی انعابت نال ویکھے اُہنوں پھیر نہ مول بلاوناں ہاں

سرسام سوداز کام نزلہ ایہ شربتاں نال ہٹاوناں ہاں
سل لقوہ تے استسقا ہووے سحر طبل تے دوا دونجاوناں ہاں
دولتمند جے مفت وچ خیر چاہے اُہنوں ونجا انہاں اڈاوناں ہاں
ٹوٹ پھوڑیاں دے گھمبیر چنبل تیل لا کے جڑاں پٹاوناں ہاں
مرگی ہوش تاں لاہ کے پیر چھیڑ رکھ نک تے چا سنگھاوناں ہاں
دل کھیدلے جے پریشان ہووے سطل دھولیاں نال چھڑاوناں ہاں
یا نہہ رُسک جاوے سنگاں ہووے تدوں بہن و تیل لاوناں ہاں
اٹھاراں جنس جذام نوں ورکراں چار جو بوٹیاں کسیر کھواوناں ہاں
پیٹے دھرن تے پیٹ مروڑ لگن ہلکے وکھیاں ناف چڑھاوناں ہاں
جان نکلے نہیں جے بے اُکی کرکے وضو لیسین سُناوناں ہاں
سنڈھ رن دا اراں علاج کیتا نارگیلدی ترت چھڈاوناں ہاں
سول رنوں جو کیتیں ہون پیڑاں تناں ویکھے خراد باوناں ہاں
پیر ہنودی پک نہ کھان ویلے اُہنوں گھت زنبور ٹپاوناں ہاں
جیکر مرد نوں رن دی حب ہووے شوشا ہتھ وچ ترت پھڑاوناں ہاں
جے کسے نوں بادفرنگ ہووے رسکپور تے لونگ دیواوناں ہاں
برشیو سوزاک تے چاہ موتی اُہنوں اندر سیجھاڑ کراوناں ہاں
جیکر کسے نوں عشق دی چاٹ لگے اُہنوں عشق دا مزہ چکھاوناں ہاں
تمہ نال اسے لکھ جوڑ کے تے ہتھاں نال اہے ہتھ لاوناں ہاں
اُہنوں ساہمنے بیٹھکے جوڑ مجلس گلاں نال پیار سُناوناں ہاں
جس وقت اوہ پھیر درست ہووے گلے نال پیار لگاوناں ہاں
وارث شاہ جوڑی اُٹھ جائے ناہیں اُہنوں تتھ بھی مول نہ لاوناں ہاں

دربیان نباتات وخوص وفوائد ونامہائے آنہا گوید

ہکو ویدگی جنگلی بوٹیاں دی تینوں سچے کھول سنا دئے
پیدا وار رضا ربدی باجھ حکمت اینوں نہیں زگل گوا دئے
تینوں ساگی کھلے جیٹھے نی اینویں عمر اسیں ونجا دئے
چوداں طبق فقیر دے وچ بغلی آون نظر جے جہات نوں پا دئے
پادشاہ والکھ تے ککھ فقراں آوے ہتھ جے کیمیوں چا دئے
مشک عشق دی بھل توحید بوٹی دوویں گنگے جھنوں سنگھا دئے
بوٹی اوسیت سندی پچھے ویکھے سوہنا رنگ تے روپ وٹا دئے
وڈی کیمیا ایہ کبیر نسخہ سونا پتھروں تحرت بنا دئے
بوٹی سونف توں لاہ عرق قطرہ اکھیں اٹھیا نوچہ چوا دئے
وصد هروفی فرید بوٹی پٹ نال جند رول رلا دئے
سنگھاولی اتے گورکھ پان بوٹی بھو بھلی بدبیج تے چا دئے
حکمہ مار سنگرف بانسی وچہ بوٹی ڈکا ماہرئے روگ نوں پا دئے
عقرقرحا گھر بیچی تے اک سہنی دنمو پڑتے کٹ ملوا دئے
جلکندری تے گھوٹے پال بوٹی اتے اندرانی نال پا دئے
روہڑے ویڑی تے بکرین بوٹی رت ماجراں جھبیاں چا دئے
ارنی نیل گھٹی بھسرہ ہور جھکین چاندی مار کے ترت دکھا دئے
سیس ہکی تے ببیت سیل بوٹی بواسیر سو بیاں لا دئے
کمار دل تلین بیج نشا نمے وکھو وکھرے کٹ رلا دئے
بھوگنی کلا بیج نوں گھوٹ کے تے حبّ والیاں تیار کھوا دئے

وکھو وکھرے اوہ تے نام جہڑے اک اک دے بھید سمجھا دئے
علم ہنر بھی وقت سر ظاہر کرنے ہوندے وکس نوں کدی چھپا دئے
گنھلا گنا ہندا ایہ سرپر میرا دوزخوں توں نویں بنا دئے
چاہے کوٹ گچھول دے گھیر اندر حکم رب دینال دکھا دئے
تینوں وسناں علم سنا سبھاں دے ایہ گل نہ دلوں بھلا دئے
برکت نال پنجے ساں ایں صاحبدیتی ست جرم دا روگ گوا دئے
پتر صدق یقین دے گھوٹ گھٹ کے رس نال ایمان پوا دئے
ہکو روگ ہے جانداں ہجھ کوڑے اینویں ٹھرک نہ کیمیوں لا دئے
اگّہ فضل کرے روشن ہون ویبے نورچاناں نظر دکھا دئے
آون نت ایہ کم سیاپیا مے لڑے سپ تے ترت کھوا دئے
گیا زور جوانی دا پھیر آوے بڈھے مرد نوں جیون کھوا دئے
لک پیڑ و لکان نہواڑ بوٹی چنگی گھوٹ کے لیپ کرا دئے
گدڑ داکھ کھلا ترت ارنڈ کے تے ساہ کھنگ تے ترت کھوا دئے
اوویں درد شقیقے دا دور ہوئے اوتھے سردی پیڑ ہٹا دئے
پیٹ ماردو وہ پکا ہرن کھڑی اندرائن تے روگ سرسام چلا دئے
ضعف جگر تاپئی دوویں دور کرے بھانویں اک دو ٹکہ کھوا دئے
بوٹی بھوربھر تاں نوں گھوٹ کے تے غشی اتے خفقان گوا دئے
بتھ وچہ دھر اکیے ہون شافی رحم حیض وابند کھلا دئے
بارہ مار وچہ سیتا ناس بوٹی جو آں سردیاں سبھ گوا دئے

کشتہ مار فولاد فرید بوٹی ضعف باہ تے نت کھوا دے
بیڑا روگ کمبخت ڈھو تریڑا دارو اوسدا رنسچ پنا دے
چڑھی سر تے ہوش نہ رہے قایم داغ اک دماغ وچ لا دے
رس برگ انڈ موہلیا مذی ویکھے نشہ افیم چھڈا دے
ترد و کھے سو جیہہ تپ کھانسی سنگھرنی رس عمر رلا دے
بانسہ شاہ ودیوی جل پتری نوں گھریے تھرے کان کھوا دے
ریشہ اتے زکام تے گاؤ وتی گدڑ دا کہہ کھنیر کھوا دے
ننگے وچہ جے لہو فساد ہووے پت پاپڑی رس پوا دے
نسخہ الوا دیہہ کچور مرچاں بادی قبض دی مرض ہٹا دے
بھکھڑے بھنگ دیوچ اوہ مار چیزاں فرا دین جے ذرا چکھا دے
اک وچہ ہڑتال نوں مار کے تے روگ قی اٹھ پلنتے ورتا دے
جہڑی فقر درویش خورش بوٹی تیتوں اوسدی خبر سنا دے
خلقت رب جیتے نت دیا کرے جیو کیہا ناہ دو کھا دے
ہویا بھرو ہتال بھرپور بھانڈا دیاوا نانوں جے دعا دے
توں بھی سنگ جو جنگلی ایں اہتھو تھے تیتوں بنے چا دے
چھڑا الاہچی اتے بیکار ہووے کدی کول نہ بہن توں جا دے
پنجاں پیرا ندی بھی ساتوں تھا پانی ساہنوں ہو نہ پھیڑ وکھا دے
ڈنا مرجے کرے جان وٹی اوہ اوسے واسطے قبر کڈھا دے
اوہنے لکھ دے لکھ ہے بھاگ بھرے محل ہیکے ناہ گوا دے

کھول مشک کافور تے لونگ ککڑ شہوت رندی بہت گھٹا دے
بوٹی گوڑ کندول دیوچ دہرے رتا مار عقیق کھوا دے
پانی چھل انار دا رن وستے شرمگاہ دے روگ گوا دے
بوٹی گرڑ پتال تے تھوہری ہور سینگھا بھی نال رلا دے
افیون گولی وچہ رس کا من دریسا تے کھن کھوا دے
رسا کلہہ سے پت جبیکڑا اندا بلغم روگ کھنگا رہٹا دے
لونڑ پاپڑی اتے جل برن بوٹی رینگنی اودا روگ اڈا دے
چھل نم کھرال دھریک چھاناں بلکتہ جوانہ بھی پا دے
پانی پت دھتورے تے بھبھریا اپے ہک تے کڈھ پوا دے
بھنگ گولیاں زور جام عشقیاں قلعہ کوٹ ہشیدات اڈا دے
ڈھول تے ترکٹھ چھل اکاں ڈنڈ پیر توں ایہ دوا دے
میوے چھیر درخت دا مار بھکا کتے نفس دا ہاک گوا دے
وڈی چھج عطا جنون دا میاں نام لیندیاں بیس نوا دے
فضل یقین اوتے کھتر انوں دودھ جیرا نال پا دے
برکت نال میراں محی الدین دے تی کلی ایس دی ایں جا دے
حاجتمند دنیا داراں وگیا نتوں نام ربّے فیض پہنچا دے
ہانمے وس نہ چند توں فرق کرے جدھے نال پیار بھی پا دے
اہرا کم تمام ہو گیا جانوں مردہ فجر یا شام دفنا دے
وارث شاہ فقیر تے پیر کولوں نیت نال مراد دیوا دے

کلام سہتی

لکھ وید گی دید لگا تھکے دھروں ٹٹری کسے نہ جوڑنی وے
حکمت ۱۲ حکیم ۱۲ تقدیر سے ٹوٹی ہوئی ۱۲
جھے قلم تقدیر دی وگ چکی کسے وید گی نال نہ موڑنی وے

تیریاں متاں اتے جہان کہیا گندی اوسدی کتنے تورنی وے
کراماتاں ہووے چھریں منگدا کیوں چندو چہ ناحق دے بورنی وے
بناں سیداں پچھیاں بدبنیوں تیری وید گی کسے نہ لوڑنی وے
آئی ہوئی قضا خداوندوں کسے ٹلنی تے نہیں ہوڑنی وے

جس کم وچہ ویٹری ہووے چنگی سوئی خیر اساں ہن لوڑنی وے
سہتی آکھدی ولا مکریاں وے جرم جھوٹھدی بار اکھوڑنی وے
جیہتوں مرض پچھان کے لبھ لیں تیری حکمت ہنے چا گوڑنی وے
وارث شاہ آزار سبھ ہور مٹے ایہ قطبی کسے نہ موڑنی وے

کلام جوگی

من ضحاک صحاک کا حکم ہو یا گل فقر دیئوں نہ ہیں بسے نی
ہوئے خیر تے دیہی وار وگ جائے نت پہنے کھائے وسے نی
ہتھ بنھ فقیر تے صدق کیجے نا ہیں ٹوپیاں ہلبیاں کھسے نی
نکھ کھول وکھاں تاں ہووے چنگی آلی بھولی ایانی سسے نی
پکڑ اسانڈی ہووے خوشی نائیں رہنی ہو گھر بار وچ سے نی
صلح کیتیاں فتح جے ہتھ آوے کم جنگ تے مول نہ کسے نی

جو کجھ کہن فقیر سو رب کردا آکھے فقر دیئوں نہیں نسے نی
بھلا برا جو ویکھے بیت کرے بیت فقر دا مول نہ ہوے نی
دکھ درد تیرے سبھ جان کوڑے بھیت جیو دا کھول جا دسے نی
رب آن سبب جاں میلدا ہے خیر ہو جاندی نال لسے نی
صدق نال فقیر دے قدم چمیں انی حسن گمان کیوں ہسے نی
تیرے درد دا سبھ علاج بیٹھے وارث شاہ نوں بھیت جو دسے نی

کلام سہتی

سہتی جھکے آکھدی چھڈ جھاکھو سبھ نو الیاں سٹیاں نی
ایہہ رمز نہ سنی ہے راولا مے زناں جٹیاں ہور سبھ جٹیاں نی
کدی وید حکیم بن آونائیں گلاں کرنائیں بہوں اکٹھیاں نی
گھر جھاڑمے منگ تے وجھوٹی منگ وچ ٹھوٹھو جیاں ہیٹھاں نی
کتے چھیڑ کے وہڑمے نگر لاوں پھیریں کھند پٹیاں پچھیاں نی
چھنڈ سرخ سفید نہ سبز پیلا ایہہ پھریاں نیل وٹیاں مٹیاں نی
کتے ویہن لائے کتنے کرن کاسے کتے چھیڑ نہ وہندیاں ٹٹیاں نی
ڈوماں اولاں کتیاں جوگیاں نوں جیہناں ہڑن تبیلے نے چھٹیاں نی

ہتھ سبھ ذاتاں ٹھگ کھادیاں نی پر ایس مہر وچ جٹیاں نی
تیری وہیری فقیری سبھ گھولڑیاں ساؤ نیالے کریں اچھیاں نی
اساں اجتی گل معلوم کیتی ایہہ جٹیاں ملک دیاں ووٹیاں نی
تاراں مزداراں گلاں تیریاں نی تیرے واتگ کھلا کے سٹیاں نی
جیہناں جھبیاں دے نال اڑی بدھی انہاں کجھ نہ کھٹیاں کھٹیاں نی
پر اساں بھی جیہناں نوں ہتھ لایا اوہ بوٹیاں جڑاں توں پٹیاں نی
تیرے جیہاں چالاک کھڈاونانوں اساں ہاریاں گھتکے مٹھیاں نی
لولے وچھڑے تے عقل دی ہرتی چاہاں بین تریہیاں کھٹیاں نی

لہ جاٹ عورتیں تو اچھی رہیں باقی سب مصیبت میں لہ جن کو ہمارے ہاتھ لگ گئے انکو بیچ سے اکھاڑ دیا یعنی ساری عمر یاد کریں گی۔

ہن جوگیا کریں کیہ فند کیسے تند ویا گما تاراں تریاں گنیانی
وارث شاہ نہ مار ہن ہور ساتوں جڑاں اپنے ادھیاں پٹیانی

کلام جوگی

اہل سچ بہا دی گل کیسے ناہیں کر کے بولے گجے نی
وِھیاں بے تے رکھ نہ ہوتی لکھ اوگن ہون تاں کجے نی
چوداں طبقاں دی خبر فقیر رکھن منہ تہانتوں کا ستوں کجے نی
سارا پیر پے پلنگ تے رہیں وسُمی ایسے عقائد نیاں کو چھپے نی
جہاں چھوڈیا نال ایہ کمہ دُھا پھیر انہانتوں کا ہنوں بجے نی
لکھ جھٹ ترے پیرے کوئی گرد واقعے رہے بابجہ نہ رجے نی
اہیں نظر کرے ترت ہون چنگے جنہاں وگیا تے جا مجھے نی
جینیے حکم وچ مال تے جان ہووے اوس جتوں کاہنوں بھجے نی
شرم جیٹھ تے سوہریاں کرن آئی منہ فقراں توں کاسنوں کجے نی
وارث شاہ تر عشق دی نہیں ویسے جدوں اپنے آپنوں تجے نی

کلام سہتی

کیہی ویر گی آن جگا بوئی کس دیدنے وس پڑا بیوں وے
سیلی ٹوپیاں پہن لنگور وانگوں توں تاں شاہ سیدوپ آئیوں وے
ناں توں جٹ چھیوں نہ فقیر رہیوں ایویں سنگے گھون کرائیوں وے
برے وانڈیاں پھیریاں اُوبانی اج ربنے بنیا کیتو کاہنوں نے
وانگ چوہڑی رنگے پیچ نیوں کس چھیاں گھل بندیوں وے
وٹے دغے تے فند فریب پڑھیوں اوہیا پار کے کن گرائیوں وے
نہ توں جیوں کے مت وی مر چکے کسے نہ لائیوں وے
وارث شاہ کر بندگی ربدی توں جس واسطے ربہ بنائیوں وے

مناظرہ جوگی باسہتی

تیری طبع چالاک ہے چلپھد چورا نو انگ کی سہلیاں سلیانی
کے ابینوں چامیاں گھتے پڑھ ٹھوکیاں ساریاں رگلیانی
جب کراں میں جتن جڑ جان کا من انی کملیو ہونہ ڈھلیانی
کہیا جوگی نے روگ بھید وسیواں سانوں بہ سنگے جبراں کھلیانی
ہتھ پیر کے دھوپ تے کراں جھاڑا پھریں بیں تے ماردی کھلیانی
رب وید پکا گھر گھلیا جے پھر ڈھونڈھدے پور بھے آئیانی
پھریں ٹھگیاں ریا پھند بازی تیری جیبھ ہر یار ڈری بلیانی
سہتی دھوپ اتے ہر پھل ہر طرح دی ہری نیہیاں چھپاں گلانی
سانوں بانے ایہ توفیق وتی ایہوں ماردی پھریں توں کملیانی
حکم کرو تاں میں علاج کراں ایس روگدیاں گلاں اولیانی
کیہا روگ ہے دل س ہر نیوں اکے مار وا ہیں ٹریلیانی
وارث شاہ ربیدی جڑی گھتی نیناں پھیر دیاں کیچیاں پلیانی

نہ پردہ پوشی کرنی چاہیے ۱۲ کہ جن بیماریوں سے جانیں ۱۲ کسواسطے پوشیدہ کریں ۱۲ یاد تم یاد رکھو مجھ کو ادھر میں یاد رکھوں تم کو اور جہاں نہ زندگی ۱۲

کلام سہتی

ہیر بنگال دی پری ہے ویر جاپا کا منتر سو کتا تو انگ دی ٹھگ بیائی — اینویں گھور کے ملک نوں پھریں کھاندا کدی جوترا مول نہ واہیا ئی
ماں باپ گور و گھر چھڈیا ئی کسے نال نہ توڑ نبھاہیا ئی — ڈبی پور دیا لال ولایا وے اسا نال کی مچھر یوہ چائیا ئی
کسے جوگڑے پکڑ فقیر کیتو انجان لکو ہڑا پچھاہیا ئی — بڈھی ماؤں نوں وندری چھڈیائیں ایہہ اعرشند اگدرہ ڈھایا ئی
ویٹ سنگلے اپنا آپ پالیں کتے رن نوں چا تراہیا ئی — سواہ لائیا بان گلیائی اینویں کپڑا چیر کے لاہیا ئی
آکھنی ہوں ٹھگاہ ساتھوں کہیا آن پھنڈ بنایا ئی — وارث شاہ میاں اتھے اک جیہے عاشقاں جوترا لاہیا ئی

کلام جوگی

نال متیرے روپ گمان بھرے بھیڑو کار کے گرب گہیلئے نی — ایہے فند فریب نے یاد تینوں کسے وقت استاد دی چیلئے نی
ایس حسن دا اے گمان کر کے نال ہٹھ دے تین بہیر میلیے نی — تیری جھانجی دی نہیں پرواہ سانوں پڑے ہیرے اگ جھمیلیے نی
سنے سر نوں ماہ وچھوڑ دُگے نی جیتو ل چہرے سرانتوں پہلیے نی — کیہا ویر فقیر دنیاں دا تو چھپا چھڈ اتو کھیے میلیے نی
ایہہ جیجی سی کوں بتے دینا اوپری بدبیلیے گل کھیلے نی — وارث جنس دنیاں بجنس ہوندی ہوتا زناں کھڑے میلیے نی

شنیدن ہیر کلام جوگی و سہتی را

ہیر گن دھریا اے کون آیا جوگی ایہہ تاں ہے درد خواہ میرا — جہڑا ہجو تا زن بیٹھیں کھڈیے ادے گدا نپا ہاسو چا گھیرا
ہتے چاکو ہیرا کریں آن میلے کسے نال سبب اللہ میرا — ہیں تاں اوسد نیاں اٹھ کراں جھگڑا ہو چھٹی نہیں جا وندا واہ میرا
میرے آکھنے دل چھاونیں ہیو سو مہربان ہو لیے پڑاہ میرا — شاں کن پڑاکے ہیں انجے گھت مندراں تے لیا راہ میرا
ہمراز ناجیہوں کون کرے رازی ہوندا ہو تے نہیں وساہ میرا — کوڑیاں جوگی دی گل گڑکانیاں سن جاوں ہیر جیا باد شاہ میرا
اسپے باجھ مجال نہیں غیر سندی کرے ذکر جو خواہ مخواہ میرا — بناں جان پچھانئے کون سمجھے بولے بولیاں جو وارث شاہ میرا

کلام کردن ہیر با جوگی

بولی ہیر شتاب میا جاہ ساتھوں کوئی خوشی نہ ہوے ہتھے سر بولیا — پردیسیاں جوگیاں کملیانوں وچوں جیود ابیت چاوے کریا

لہ ناز نیں لیلی ایلی بچہ حبشی ... ہیر ... کو ... بیل کے گلے میں باندھ دیا ... جوگی گھوٹے گدھے کے ہمراہ نہ ملانی چاہئے ۱۲

جھڑا کن لپیٹ کے نس جاوے مگر لگ کے اوسنوں دھسے کیوں
جیہے آپ علاج نہ جانیئے وے جن بھوت تے جادو گے وٹے کیوں

جے تاں جھاڑنہ جالیا جاوے جوگی جوگ ہتھ وچہ آپھسکے دھسے کیوں
فقر ہنیارے گوشے ہوئے کواری کوڑی بنال نخرے کیوں

جیتوں انت رناں ولوں وکھیا ای وہی جوتے جھگڑے نیں کیوں
وارث شاہ اجاڑ کے وسدیا نوں آپ خیر دینال ہٹ دے کیوں

کلام جوگی

اہیں فقر اللہ جناب لوکے کچھ منگدے ہاں تہیں گو رڑے نی
کرے مطلب سبھ جہان لوے تقدیر خدا نہ موڑدے نی

سوال کبدا مول نہ رد کرئے ون رات ہی ربنوں لوڑدے نی
یار چھڈ کے یار نوں نس جائیے نقش لکھکے جوڑنا جوڑدے نی

گھر وسدا ویکھ سوال کیتا اتھے ہوڑ ہی گھور مسوردے نی
دنیں وچہ دنیا تے آخرت نوں جہان فانی اہے تہانوں لوڑدے نی

ہوئے تسوں اتوں جھڑے پون تکرار روز حساب نچوڑدے نی
دل فقر وار تیغ نہ مول کھچے شیشہ چور ہویا نہیں جوڑدے نی

اہیں سبتے گلے لاح وار تیرے کریں خدمتاں کچھ نہ موڑدے نی
جنہیں نال قلوب دی گل ہووے چپڑا اوسنوں ناہ وچھوڑدے نی

گھروں کچھنا فقر نہ ڈوم جائے ای گھیر بانہے گھنو رڑے نی
کرامات بھی لکھ وکھاونا ہاں دنی ریتیں فقر نوں ناہ کوڑدے نی

کوئی اہاں تقصیر ہے بڑی کیتی صدقہ حسن دا بخش لے گوڑدے نی
جو کجھ ہے سو فقر نوں خیر دیجے نہیں دے جواب جا ٹوڑدے نی

اہیں رٹھڑے یار منا دئیے دکھ درد ولدراں توڑدے نی
سر تے آئی بلا نوں ٹال دئیے حکم ربدیاں جا موڑدے نی

اڑی نال فقیر دے ناں کرئے غصے نال نہ کجھ مروڑدے نی
وارث شاہ کجھ رہے نامدے نیں نہیں عاجزاں دی کجھ زوردے نی

کلام ہیر

ہیر آکھیا جوگیا جھوٹھ آکھیں کون رٹھڑے یار مناوندا ای
ایسا کوئی نہ ملیا میں ڈھونڈ تھکی جہڑا گیاں نوں موڑ لیاوندا ای

ساڈے چم دیاں جتیاں کرے کوئی جہڑا جیو دا روگ گواوندا ای
بھلا دس کھاں چریں وچھنیاں نوں کدوں سانجا گھریں لیاوندا ای

میرا جیو جامے جہڑا آن میلے سر صدقہ اوسدے ناؤں دا ای
بھلا موئے تے وچھڑے کون میلے ایویں جیوڑا لوک لاوندا ای

اک باز توں کانگ نے کونج کھوہی ویکھاں چپ ہے کہ کرلاوندا ای
دکھاں والیاں نوں گلاں سکھدیاں نے قصے جوڑ جہان سناوندا ای

اک جٹ دے کھیت نوں اگ لگی ویکھاں آنکے کدوں بجھاوندا ای
دیواں چوریاں گھیو دے بال دیوے وارث شاہ جے سنائیں آوندا ای

نوٹ ع (ترجمہ) جو کوئی لا یا بچی او سکو ہے او یکے دس براہ او رجیہ ہم تنت بھیں انسان پہنچا جاوے اور موڑے اپنے کروٹ ۱۲ ۵ یا وجود تو بھی جو انکاری ہو جاویں ۱۲ صہ دیکھنا چاہئے کہ کیہ اگر بھا نہے ۱۲

کلام جوگی

جدوں تیک ہے زمیں آسمان قائم تدوں تیک ایہ وہ وسینگے نی
یوم تشقق السماء بالغمام تدوں سب ایہہ ڈھینگے نی
تاتیک ڈھول نوں حشر دا ہول ہوسی سنگے کھوکراں آپ ڈہینگے نی
آپو آپ معلوم کر لین سبھے جدوں حشر نوں معاملے پینگے نی
جو کجھ بیجن ایس جہان اُتے ایہو روز قیامت لہنگے نی
کرسی عرش تے لوح قلم جنت روح دوزخ ست ایہ رہینگے نی
وساں حال احوال تمام سارا اسرار آنہاں جو دریا سہنگے نی
بول پو لگا زمیں آسمان دوہوں نال حکم دا لے کہینگے نی
قوت سے کے پرشن میں لاوناں ہاں وساں آنہاں جو جھکے بینگے نی

بھاکر سنگارگماں لتے آپ وچ ایہ انت نوں ڈھینگے نی
اسرافیل جاں صور کرنا پھوکے تدوں سبھ پہاڑ ٹے ڈھینگے نی
اُڈ جان پہاڑ سبھ ہون ریزے وانگر گھنگراں اُپ چ کھینگے نی
سورج سوا نیزے اُتے آن ٹھہرے راہ ہنگے کاہ دے گینگے نی
تیٹے ملنگے کرنیاں بھر نیتے تے اعمالنامے ہتھیں ڈہینگے نی
دنیادار نہ رہیگا کوئی اتھے ثابت فقر اللہ دے رہینگے نی
ٹالے فال قرآن کتاب وچوں جہڑے ڈھونڈ رکھ ویکھ لینگے نی
کھل جان اسرار ہن بند جہڑے اکھیں اپنی آپ دس پینگے نی
ٹالے تیری کھو لکے فال دساں وارث شاہ ہوری سچ کہینگے نی

قرعہ انداختن جوگی و اظہار کردن کیفیت پیش ہیر

ہن سنگلی ست کے تکن بولاں دو دیا ساہو یا نتے گن پیاسی نی
اوہ وسنجلی نال توں نال اٹکاں جیوہ دوتا ند او دوا نتے لیاسی نی
اوہ عشق دے ہٹ دکار ہیا مجھیں کہیڑیاں چار دا رہیا سی نی
اوہ آس کر کے نہیں چار دا سی تیرا ویاہ ہویا اٹھ گیا سی نی
سٹ لاہ مکھ چوا گھس لیا راہ جھنگ سیالاں دے پیاسی نی
تو تاں وسیں کھیڑیں اوہ تیرے جھنگ ہیں روز نال پکار دا پیا سی نی
بنجاں پیراں نے تیرا نکاح پڑھیا کول اللہ گواہ رکھ لیا سی نی

توں چھپیا نال اوہ مجھیں چھاں تدوں دوتاں دی رنگیا سی نی
ہن کن پڑا فقیر ہو یا نال جوگیاں دے رل گیا سی نی
اک بانسری چھیک چھ ست اُسنوں چھوکراں بول دا پیاسی نی
تیتھاں نچ جہی ڈولی اوہ نال مجھیں رنگ چاء لیکے نال لیکیاسی نی
روندا جھنگ سیالاں نوں وال ہویا پچھا او سد لے لیاسی نی
قول او سدیاں نال جو بدھ کیتا اوسے بول نوں پالنا پیاسی نی
ایہ نکاح نکاح تے روا ناہیں ایہو شرع رسول نے کہیا سی نی

ل پ ۲۴ ع (ترجمہ) اور چھوڑ دینگے ہم خلق کو اس دن دھنستی ایک دوسرے میں اور پھونک ماری صور میں پھر جمع کر لاوینگے ہم انکو سارے ۱۲
ک پ ۲۸ ع ۹ (ترجمہ) یہ ہے وہ دن جس دن جمع ہونگے سب لوگ اور وہ دن ہے دیکھنے کا ۱۲ ک پ ۲۴ (ترجمہ) آج بدلہ ملے اللہ ہر ایک جی کو اوسکی کمائی کا بیشک اللہ شتاب کرنے والا ہے حساب ۱۲ ھ جس دن پھٹ جائیگا آسمان بادلوں سے ۱۲

عشق پٹ ترٹیاں ہٹیاں سو متے ہتھ مارے ٹر گیا سی نی جلاں بیلیاں نہ پوچھ پھیرے جھونہ کھاناں اوس کی لوں ہگیا سی نی
ہن چھیاں کھکے سدہ پائی ملے بال گند ایہے گیا سی نی روک پنج رویے تے اک وڑی بالناتھ دی نظرے گیا سی نی
بالناتھ نے اوسے کن پاٹے ورد کیدلو اسطے سہیا سی نی روڈ بھوڈ ہویا سواہ ملی منہ تے ذات اوسدے لنگھ گا گیا سی نی
جدوں لگی تھاپی ناں کجھ رہیا باقی کم اوسدا بھلا ہو گیا سی نی بالناتھ کولوں وداع ہو ٹریا شہر کھیڑیاں نوں ورما پیا سی نی
موجو چوہدری دا پت لاڈلا سی زری پٹ نہنداؤ نہ پیا سی نی ہن لکھ لنگوٹ تے ہتھ کھپر پہے ناد وجاؤندا پیا سی نی
اج نینڈ تساؤندے آن ورہیا اجے لنگھ کے اگاں نہ گیا سی نی وارث شاہ لکھیا تیری پھول ڈٹھی قرعہ ایہ نجوم دا پیا سی نی

کلام ایضاً

چھوٹی عمر دیاں یاریاں بہت مشکل تر پھر انہے کھولیاں چا پڑدینی کن پاڑ فقیر ہو جان رانجھے ورو مند پھرن وچ بار دے نی
ناں واسطے کن پڑا رانجھے سبھ ذات صفات گنوا ر دینی بھلے زنانے نیک نصیب ہوون سجن آن ملیہن کول یار دینی
دھن مال گیا سر کھوہ کے دید باز عاشق دید مارے نی وارث شاہ جان فدا قدی لگے گدی جوہر نکلن اصل تلوار دینی

ایضاً

جس جٹ دے کھیت نوں اگ لگی اوتھوں رکھاں وڈھ کے گاہ لیا لادی ہار رکھے سبھ وداع ہوئے ناامید ہو کے جٹ راہ پیا
جڑے یاراں نوں کاتک نے کونج کھوہی صبر شکر کر باز فناہ ہویا انہویں حال ہے ایس فقیر دا نی وصل ہال گیا تے تباہ ہویا
کریں صدق تے کم معلوم ہووے تیرا رب رسول گواہ ہویا دنیا چھڈ اوداسیاں پہن لیاں سید وارثوں ہن وارث شاہ ہویا

مقولہ

ہیرا کہ بیٹھی تے ٹھیک لگے اتے ٹھیک نشانیاں ساریاں نی ایہ تاں جوتشی پنڈت آن ملیا باتاں آکھدا خوب کراریاں نی
تے رنجھلی دے ایس ٹھیک کہتے اتے میں بھی ساٹیاں چا پڑیاں نی لاگی ہو کیکی چایا سی جگ جھلیاں بہت خواریاں نی
ضراں ہور بھی عجب سنا وندے گلاں گھڑ دیاں خوب سنواریاں نی وارث شاہ ایہ علم دا دھنی ڈاہڈا کھول کہے نشانیاں ساریاں نی

کلام ہیر با جوگی

بھلا دس کھاں جوگیا چور ساڈا ہن کیہڑی طرف نوں اٹھ گیا دیکھاں آپ ہن کیہڑی طرف پھردا تے مجھ غریب نوں لٹھ گیا

دکھ ہار دا ہویا جھنور سینے سچ پھٹ کے اج ہی پھٹ گیا
رُٹھے آدمی گھراں نوں چا آن ملے گل سمجھ جا بدھڑی مُٹھ گیا
مینوں سانگ وچھوڑے دی زخم لُتے توبل وسدا اگھا نہ چھٹ گیا
گھر یار تے ڈھونڈدی پھریں بار کے محل نہ ماڑیاں اٹھ گیا
کجھ ہویا خطا ہے ڈدھ کولوں تاہیں یار تیرا ایتھوں اُٹھ گیا
کرم قسمتاں دے ویکھ جوگیا وے سدا سو جیا ہویا اُٹھ گیا

ملے یار تاں جان خلاص ہووے ساڈا کالجہ سک کے سُٹ گیا
گھراں نوں جو پوندا اگنّاں سجناں ندا یار ہور ناہیں کسے گُٹھ گیا
اکھیں کھول کے ویکھ توں جوگیا اگن یار اندرے ناں کسے گُٹھ گیا
باجھ یار دے گھڑی آرام ناہیں پکڑ چھری تے کالجہ کُٹھ گیا
سانوں چین آرام تے صبر ناہیں سوہنا یار جد دُکناں ٹُٹھ گیا
یارا لاہ کے دیہ دیدار ہور وا وارث شاہ نہیں کتے اُٹھ گیا

کلام جوگی

ایہو جیہی سچڑی گل جے پچھنی ہیں کن لا کے سُن متیا رے نی
ساڑ گھنڈ نوں کھول کے ویکھ نیناں نی انکھیاں سانولوں آن والے نی
ایس گھنڈ وچ بہت خوار ہانی اگ لا کے گھنڈ نوں ساڑ گئے نی
گھنڈ عاشقاں دے بیڑے ڈوبدا ویدا پیا نار نہ پنجرے مار گئے نی
گھنڈ اُٹھیاں کرے سوجا کھیاں نوں گھنڈ لاہ سوہنیا توں لاہ گئے نی

میں تاں کھول کے بات سُناوناں ہاں اس بات نوں سمجھ وچار رہے نی
گھنڈ کھول کے کریں وچھان ذرہ یار نظر آوے رہنے وارے نی
گھنڈ حسن دی آب چھپا لیندا ووے گھنڈ والی رکھے مارے گئے نی
تدوں ایہ جہان سبھ نظر آوے جدوں گھنڈ نوں ذرہ اٹھائے نی
وارث شاہ نہ دبیے سوہنیاں نوں جیل اگ دے وچ نہ ساڑئے نی

کلام ہیر

سُن جوگیا راولا دکھ ساڈا ایہیں سمجھ کے دکھ نوں جالئے وے
میاں جوگیا جھوٹھیاں کریں گلاں گھر ہوون تاں سامنوں جالئے وے
دل ہیر دے تدوں تدبیر آئی اکھیں ویکھ کے یار نوں بھالئے وے
گھنڈ لاہ کے ہیر جاں نظر کیتی اوہا یار نہ غیر نوں بھالئے وے
ایس عشق دا بھیت نہ ہوے ظاہر کسے پاس نہ گل نوں لائے وے
سچی پاس نہ کھولنا بھیت ہووے شیر پاس نہ بکری پالئے وے

اکھیں سامنے چرچ جے نظر آوے کیوں دکھ وچ آپنوں گالئے وے
اگے کجھی نوں پھیریاں لکھ وچ پاں پھوک آری نہیں پالئے وے
سُتیاں ڈُٹھیاں جہان نہ سولی ہوندا غفلت وچ نہ وقت نوں گالئے وے
ہیر ویکھ کے ترت پچھان لیا ہس آکھدی بات سنبھالئے وے
سوہنی نکلی گل خوار ہوندی نال عقل فساد مٹائے وے
اوہ تاں بہت ہی عقل شعور والی ایس بھید نوں کویں چھپالئے وے

لہ ... ترجمہ اور زمین میں نشانیاں ہیں واسطے یقین لانے والوں کے اور بیچ تمہارے نفسوں کے پس نہیں دیکھتے ۱۲ ... سوچا تھا ... ہوا ۱۲ ... سرخ لیوے ۱۲ ... بعد ازاں ... ماری جاتے ۱۲ ... پنجرے میں بند کرکے ۱۲ ... موتیوں کو ... کرنا چاہیے ۱۲ ...
سمجھ کی طرف نہیں ہوتا ۱۲

دیکھ مال چوراں لیکے پیا نکر راہ جاندڑے کوئی نہ بھالدے نے / عاشق سوئی جو دوکھ نہ کرے ظاہر جو کجھ سر تے بنے سو جالدے نے
سیاہ ویں سپ چکے لوک مکھ کٹ جائے بیٹھے جیوں واکھوں نہ ڈالدے نے / وارث شاہ ملکھائیاں نال اڈدا چالو کھیاں بزر پوالدے نے

کلام جوگی

کوئی نہیں عقل سیانیاں نوں کدی نظر قدیم سنبھالدے نی / دولتمنداں نوں جاندا سبھ کوئی نہوں نال غریب دے پالدے نی
لکھیا عشق کتاب وچ آیا مسئلہ نہوں عاجزاں نال پالدے نی / شرم پال کھلائیے لاہ باندی سچاں کھینچکے کھوہ نہ گالدے نی
گودی بال ڈھنڈورڑا جگ سارے جیون سمجھ لئے کھیڑے بال دے نی / ایس عشق مہندی گو گھن بیٹھا نال مہر دے پاس بہالدے نی
ایس حسن دا انہاں گمان کرناں نی محبوب دی چال کو بالدے نی / جے لوہ کرے سوال دیدار والے نال شوق دے ویکھ بچالدے نی
ٹھٹھا پائیے جیہڑیاں نوں ٹھیاں نوں جھوں غصے دی اگ بالدے نی / وارث شاہ جے عشق دا گاڈ ہکیہ انی حسن دے کرم بنالدے نی

کلام سہتی

سہتی سمجھایا پلگے دو نوں بیاں گھت فقیر بلایاں نی / ایہہ ویکھ فقیر نہال ہوئی جڑیاں ایہنوں گھول پوایاں نی
آکھے ہیر نوں نخر کھیانا ہیں نی ہیں تیریاں بیاں بلایاں نی / ایس جوگی دے نال توں کھوج نا ہیں انی بھابیئے گھول گھمایاں نی
نیڑے سو ہکے لئے نا ہیں کسے چوریاں کٹ کھوایاں نی / آکھے خیر نہ بھیجیا لئے والئے کتھوں کڈھ دھیئے دودھ ملایاں نی
ڈل ہوندا جٹ تے وانگ ہتھوں کسے تھاں وراں ایہہ بلایاں نی / مست گھت جگ جو چوڑے لوکے گلی گلال ایہہ نال کی لایاں نی
لیکھ خیر تو جاہ فقیچا سے بھوراں لادیاں کہیاں چلیاں نی / کھن خیر تے جب پڑجاہ ایتھوں بار بار تیتوں سمجھایاں نی
بھیریں بہت پکھنڈ کھلار وا توں ایتھے کہیاں ٹلیاں چلایاں نی / بھابی چھیڑ نہ ایس بالنوں نی ربّ آفتاں آن ڈبھایاں نی
جھوٹے جگ جانے ہون جوگی کدوں ہنس رسج صفایاں نی / وارث شاہ فقیر دی عقل کتھے ایہہ تاں پٹیاں عشق پڑھایاں نی

کلام سہتی

بھابی گل سنا ہماندی جتّ لئے راولاں پدھراں کسیاں گھنڈ لاندے / منہ توں گدا او گھر ال سر کدی کتی انہاں جوگیاں پھیاں بھنڈ لاندے
شکل ویکھیاں سار کریچ آوے نک منہ ہندھو تیاں تھنڈ لاندے / وارث نہیں زبان اعتبار والی ٹھیٹری جیوں سرپیاں ٹھنڈ لاندے

لے جو مصیبت بنے سر پر سہنی چاہئے ۱۱ سے چھوٹی ڈولیوں میں چودھویں کا چاند مخفی رکھنا چاہئے مطلب یہ کہ راز کا چھپانا تو کم ہے لیکن پھر بھی چھپانا ہی لازم ہے ۱۱
سے دل کا تنگی ہی ڈھنڈورا شہر میں کہاوت ہے [illegible] دو تین محبت کی چیزیں ۱۱ [illegible] ۱۲ [illegible] بد صورت بد ہو جسم
کہ آنکھوں سے پانی بہتے ہوئے بدنما ہوتے ناک سے بلغم جاری ۱۱ [illegible] سر منڈے ہوئے زلفوں والوں کو ۱۲

کلام جوگی

بیں اکلاپڑا گل نہ جانتاں میں تینیں دو ویں ستاں بھر جا بیا نی
ویر کمڑے فقیر دے وچہ سچھیا اڑیاں کوار یے کیہیاں لا بیانی
تینوں شوق ہے تہاندا بھاگ بھرے جتھاں ڈچیاں ہار چڑھیا نی
ببے پیر نوں بہ توفیق وتی لکھ سنگتاں سر گجیں پایا نی
ببے پیر نوں جا مے مویا گیا تاہیں گالیاں دیتیاں لایا نی
جہڑے صدق یقین تے رہن ثابت رب بخشدا تہاں مویا یا نی

نا زادو بانوا نگ بنا تیری پائیٹھی ہیں سرم سلائیاں نی
وہیاں رب تے رکھ نہ ہوتی غصے ہون نہ بھلیاں نداں چایا نی
جس ببے اسیں فقیر ہوے وچہ قدرتاں اوس دکھایا نی
ببے پیر جیہا نہیں ہور کوئی آسماں جس نے بیڑے ٹھا بیاں نی
لک بنھ ہتھیار کوار والے کیوں فقر تے کرنی ہیں دھایا نی
وارث شاہ اوہ سدا ہی جیوندے نے جہناں کیتیاں نیک کمائیاں نی

کلام سہتی

تینوں آونا جانے بڑے لاؤنا ایں وینیدا انھے شامتاں چوریاں نوے
تیری جیبھ موئیا تھ آلت لغے چڑیں پاڑ دیاں ھوڑیاں وے
اک دین مانا اک ٹک چیا پھر دیہن نہ چائیاں گوریاں وے
ٹھیکہ مار سوا دے بھوت رکس جیڑیاں جہریاں ہون اوتریاں نوے
عورتے کملیا ندی ساں بھنگ جھاڑی ایتھے کیہیاں تعلیاں سونیاں نوے
سونا ہرا علاج کو پچیا ندا تیریاں بھیڑیاں تھیلیاں طوریاں نوے

ٹھگا ہوا ہیں کی نال کوارلیئے تیریاں ونڈیاں جوگیا سویاں نوے
خیر لے سوئیں نہ نال مستی منگیں دودھ تے پان قلوریاں وے
ایس اک نوں ڈھونڈدے اوہ پھردے چڑین ماتھا اتے ہوں چوریاں نے
اسیں جٹیاں بہتوں گھٹ ناہیں جیہناں جیھیاں چوگھیاں نوریاں نوے
توں کون جوگی بنیاں چھر ایہوں ایہاں گنڈیاں کپیاں کوڑیاں نوے
وارث شاہ فقیر بن ہو ہیں صدی ویکھ ناخوں گھتیاں بکھوریاں نوے

کلام جوگی

جیویں بنہدی سیں تیں ڈھنیں نی لکھ لعنتاں تیریاں خوبیاں نی
چھاتی وڈی ہیں کس ابھاریائی جیہگا پاڑ کے پھیٹیاں بوبیاں نی

پھیٹی اوہتنی وانگ اراٹ گھتیں تو تناں ستھنیں کرن مہوبیا نی
وارث شاہ فقیر نوں کرن راضی ناہیں بھاگ بھریاں جھوٹیاں نی

کلام سہتی

مر مر اٹھ بلوچ بھجاونا ہیں تیری ٹری زبان چلاک ہووے

جیتوں خبر ناہیں اوتھاں والیاں ندی ستی جیہاں پھیر دے لاکھ ہووے

۱ چیلے مانسوں کی بیٹیاں ۱۲ ۲ دشنام شروع کیں ۱۲ ۳ چوتڑوں پر زنبور کاٹتے ہیں ۱۲ ۴ بادکش موٹی یعنی جنید ۱۲ ۵ پوری کا کو ٹیٹیاں کھا دو
پیا ہو ۶ تلخ بیلیں کاٹ کھالیں ۱۲ ۷ نادان و دانا ہمارے نزدیک برابر ہیں ۱۲ ۸ الھوار پرے نظر آتے ہیں ۱۲ ۹ عورتیں با اقبال تب ہی
ہو سکتی ہیں ۱۲ ۱۰ چھاتی پر چھوٹے پستان نکلے ہیں ۱۲

متھے عاشقاں کلی منہ کالکانیوں عشق آپ ملامتوں پاک ہو دے — سہتی ہیر انجانے خاوماندے وارثؔ پیر بھی جدا غمناک ہو دے

کلام جوگی

کیہی گنڈھ فقیر دے نال پیا اٹھکھیل پریار او چکیاں نی — رات کھا بیگے ہنجرے وچہ تلے مارن لت عراقیاں بکیاں نی

اک بھو نکدی جی دوسری نے وچکار ایہ نناں بھابی دونویں بکیاں نی — آپے کرن سیاپے ایہ مارکے تے گل گل دیو چہ ایہ بکیاں نی

پچھے چرہیاں ہیں پھیر آپے جاپن بہت پیار وچ ستیاں نی — ایتھے کئی فقیر ٹھہرے خیر دیندیاں ویندیاں اکیاں نی

جنہاں ڈبیاں پا بیگے سرپہ جایاں نت نہاندیاں نال سیاپے شہیاں نی — نالے ڈیڑھ گھڑ کرن نالے دودھ رڑکن اتے چاٹیاں گھتیاں پکیاں نی

جھاٹا کھڑ کندیاں کھنگدیاں ہکدیاں مارن واؤ کے چاہڑ کے تکیاں نی — لڑدیاں جے چنگیاں ہوونا ہے وارثؔ شاہ توں انو دو پکیاں نی

کلام سہتی

اتی ویکھونی وسط رہیا ہے واپے گیا نال کوپتیانہ دے — لگر ہلانے چو پرا لادیچن اکے چھیڑ دیچن لگر کھٹیانہ دے

لکے واہنگیاں لاویاں کرن چوپر کے ڈاہ دیچن بیٹھ چھپیانہ دے — ایہ پورنیاں لعنتاں ہین جوگی گد دیوانگ لیٹن وچ گھٹیانہ دے

ہیر آکھدی بہت ہے شوق تینوں بینڈ بھاہ ہیں نال ڈنیانہ دے — وارثؔ شاہ میاں کھا ٹہرے نامچے کن پاٹیاں ہیڑیاں پٹیانہ دے

کلام ایضاً با ہیر

بھابی جوگیا نے بڑے کارنے نی گلاں نہیں سنیاں کن پاٹیاں دیاں — روک نہ بنے دودھ دہی پیون وڈیاں جاچیاں جو رفتے اکھیاں دیاں

نہیں جوگڑی جھو گڑی جبراناں خبراں جانے جلدیاں جاٹیاں دیاں — گرمھتاں زرق نہ کھا ڈھاٹھا انہاں کھان کمائیاں بھاٹیاں دیاں

بھابی ایس جوگڑی ایاں نوں خبراں پوہن اکٹھ کھاٹیاں دیاں — تنی چرہی نویں کچھ نہ جاندی چالاں جوگیاں آتواں پاٹیاں دیاں

کنگھ کنگھ دا بیگے دال نا غرور پنجہ پلیٹری لا گمراں پاٹیاں دیاں — وارثؔ شاہ ایہ مستی کی پاپ لگا رگاں کرلیا تو انگن کاٹیاں دیاں

مقولہ شاعر

ایہ گل مشہور جہان اندر چھی چاہڑ دا ہی تھوک سوار دیئے — ان تبدی ہین تے بال ہیٹے چڑیاں ٹرکے لیٹے چار دیئے

نہ گھاس کی سبزی پر مشغول ہوتی ہیں ۱۲ نہ عراقی گھوڑوں اور ہرنوں کو لاتیں مارتی ہیں ۱۲ نہ تنگ آ گئی ہیں ۱۲ سر کو خارش کرتی کھانسی ناک صاف کرتی گوز لگاتی ناک چڑھا کر ۱۲ نہ قیمت سمجھے کی مزدوری کریں خستہ سے یا زراعت کو پانی لگانے والے ہوں ۱۲ نہ گدھے کی طرح خاک میں لیٹتے ہیں ۱۲ نہ آٹوں کے برتن بھر کر جمع کرتے ہیں ۱۲ نہ اور جو لوگ داؤں ہیں ہیں برائیوں سے انکے سخت مار ہے اور انہا انوں ہے ٹوٹے ما ۱۲ نہ چار دن چیز پر جو ہوتی ہیں ۱۲

جدوں آ وندی جھگڑیدی گل ایتھے تھوڑی گل نوں بہت کھلار دیئے ۔ جی ڈرنتے جدوں تیار ہوئے پھیر چار و چار و چار دیئے
بنہ چھیڑے فقیر اللہ نال لڑوی گھر سانجھدی لوکاں نوں رد دیئے ۔ وارث شاہ دو وڈن معشوق ایتھے میری سنگلی شنگی وچار دیئے

کلام سہتی

بیرے ہتھ تو ڈے تیری وہی ٹونی تری نارسیگا نال کھلیاندے ۔ اسیں گھر اگے وانگ قلبوت موچی کریں جاوڑاں نال توں چلپائے
مارا کے چوہڑے تے وند بھنوں سواد آوندی سٹہیاں بھلیاندے ۔ قرضدار قصاب عزرائیل صورت کی وے پھیلودن نی کھلیاندے
وند بھنوں چوڑا ہے دیو انگ کھنگر ساتوں خوف نہ کھلیاں مو ہلیاندے ۔ جڑیاں اکڑاں پیا وکھاوندا ہیں کدھاں نچہ تیری وچہ گھلیائے
دوآن کیٹنہ جیکا یا ہی تینوں خوف نہ ہاں ہر ولیاندے ۔ وارث ہر تیرے گھاٹ وانگ چھڑمن نال لنگلیاں تریاں ٹھلیائے

کلام جوگی

تیری موہوندی بچانٹ کھان اتے میری پھر کدی اج مطلب ہوئی ۔ میر اگنگا لویں تے تیرے چھڑ اج دو وند اوڈو ابیڑ ہے نی
بھوجن سجرا اکھیں نوں ان ملیا قسمت جوگیا نڈی لہر ہے نی ۔ پینڈا او ٹے گھٹے تیتے نی توں تیرا اکوڑا زہر ہے نی
سورج ڈھٹے تے گھنڈیاں ہوں چھپاؤاں چوڑ کر تی ہتھ پھیر ہے نی ۔ ہکے دو ہر یاں تیر سیاں لفنی ہیں تینوں چکیا غضب دی لہر ہے نی
کھا کھاں اکے جیہے تلاوندی ایں الاں دن جو ٹھیگیوں تھر ہے نی ۔ پانی وانگ نتارکے کروں ٹھنڈی کدھاں ساریاں گرمیاں گھیر ہے نی
چھیڑ وانگ تیری ہڑ کدھ ستاں تینوں آیا ہے زور دا قہر ہے نی ۔ اوہ بیٹھے خوتے کسے چھٹکے نہیں مار لیا کدیں شہر ہے نی
اجاڑ کے ٹور گڑھے وانگ تیں بی گئی تینوں بری ہو گئی جیدی ٹیر ہے نی ۔ وارث شاہ ایہ ڈوگنڈی رن کتی کس چھاوندی و ہرتے قہر ہے نی

کلام ایضاً

اسیں صبر کر کے چپ ہو بیٹھے بہت او کھیاں ایہ فقیریاں نی ۔ فقر تلے کیوں لیا ویں توں کی پاٹے جنید ے سدا نال زنجیریاں نی
بچھڑے دو رشتی ہنڈدی وانج بیٹھے سبھ چھٹیاں انہاں نے چیریاں نی ۔ تیں کیں کرو جیا کوا رئی ہے دو دھ دیاں ندیاں کھیر یاں نی
وانگ مدھیاں کریں پیا چند گلاں تھے چھیڑیاں کی ردیاں چیریاں نی ۔ کہی چندری لگی ہیں آن متھے اکھیں جیکھدیاں بھون جھنیریاں نی

بس تاں مار ملتھڑی پپ ستاں میری انگلی انگلی ویریاں نی
وارث شاہ فوجدار ے مارنے نوں سینہ ماریاں وکیہ کشمیریاں نی

لہ میرے ہاتھ مارنے پر تیار ہیں ۲ بیڑا سونڈ ا ہو سر مار کھا نیکو تیار ہے ۳ جیسے جسطرح کھیت اجاڑنے والے کو پیٹا جاتا ہے اسی طرح پیٹی جاویگی۔

اشارت نمودن ہیر جوگی را

سینت مار کے ہیر نے جوگڑے نوں کہیا چپ کر ایس ہو کا ونی ہاں
زناں نال برابری رن ہوندی ویر تیتر اہیر چگاونی ہاں
کراں گل کلانوں نال اسے گل ایہدی ایتھے پاونی ہاں

تیر نیال جیہے ایہنے ویر جایا متھا ایہہ نیال ہیں لاونی ہاں
کوڑیاں سدگراندیاں تگراسےنے تاوڑی ویکھ جاونی ہاں
وارثشاہ میاں انجھے یار لگے اہنوں کنجر ہو اتنگ نچاونی ہاں

کلام ہیر با سہتی

ہیر آکھدی ایس فقیر نوں نی کہیا گھتیو غیب دا واعدا ئے
اللہ والیاں نال کی ویر چایو بھلا کوار ئے ایہہ برا قاعدہ ئے
پچھوں پھڑینگی کلا جوگیڑا کرن جاندا کیہڑی جاہیدا ئے

انہاں جا جنانوں ہی مارنی ایں ایس جیہہ نیہہ اکہیا فائدا ئے
پیر جیم فقیر دی ٹہل کیجے ایس کم وچہ خیر دا زادیہ اے
وارثشاہ فقیر ے ہون غصے خوف شہر نوں قحط دباید ائے

کلام سہتی

بھابی اکھدی ہے نی فقیر سانوں تو بھی چند گدھیں نال کھوہ یانئے
جان بھابیے نی فقر نانگا کامے حق ہے کمائیاں پور یانئے
انہاں جوگیاں کوئی وس ناہیں گھتے رزق نے واعدے ورتانئے
کوئی مے بدو ماتے کمال شے پچھوں فاردہ کی انہاں چھو یانئے
دیہی بہد ربدی فقر مل بیٹھا دیکھو کم ایہہ حقارے زور یانئے
سینت مار کے یار نوں چھیڑ چایو ول جاتی ایں گلاں چور یانئے

جیتیاں ہنگدے زندی خبر ناہیں کاہ پچھے بھاگ کھتور یانئے
فرجی ہونہ چھلڑے روز وڑیں پیکے چاک لاگی مزدور یانئے
جیتیاں پٹ پڑاوناں ناہ ہوئے کاہی کمیہ کچن نال بھور یانئے
رنچو اچھو کرمی چوریں نال فقراں پچھ چالئے اہناں لنگوریانئے
تکراں رنگے ساٹوں گھروں کڈہیں کٹ دیکھ ہوں چھٹے چھوریانئے
بھابی نال فقیر ہمراز ہویں دودھ پیکے مجھیاں پوریانئے

ساہن چھیکیا نذاجان ٹہل کریں کو ٹھے سیہ کریں خالی توڑیانئے
وارثشاہ فقیر دی رن ویرن چیہن مرگی نی ویر اگھور یانئے

لے پ ۲۵ ع (ترجمہ) اور جو اللہ اور اللہ کے رسول اور مسلمانوں کا دوست ہوکر رہیگا تو وہ اللہ والا ہے اور اللہ والوں کا بول بالا ہے ۱۲ کلی پ
۶ع (ترجمہ) اور اے پیغمبر جب بستیوں کے لوگ سرکشی کرنے لگتے ہیں اور تمارا پروردگار ان کو عذاب میں پکڑتا ہے۔ تو اس کی پکڑ بھی بڑا
سخت ہوا کرتی ہے ۱۲ سے فسادگلے میں ڈالتی ہوں ۱۲

ایضاً

جابی کریں عابتاں جوگیاں نیاں تھیں سچیاں پا ہتھو پانی
چوڑی ڈنڈ وکھا بنگلے کرے آکڑ میں تے کپ سٹاں ہڈیاں چوڑیاں نی

گوروالیسے نوں نہیں پوچھ او تے جتھے عقلاں ساڈیاں وریانی
جن بھوت تے دیو دی عقل جاوے جدوں مارکے اٹھے چھوڑیانی

مار ٹھیہاں تے ساں بھن ٹنگاں پھیرے ڈھنڈ دا کا گھٹ کٹھوہانی
وارث شاہ فقیر دیاں لڑاں کین زہریاں گنداں کوڑیانی

کلام ہیر با سہتی

لگے ملے فقیر دیناں بولیں بری سہتے تیری امو ڑ ہوئی
جنہاں نال فقیر اندے اڑی بدھی نے مال تے جاندے چوڑ ہوئی

کن پاٹیاں نال حسد بدھی لپ ویچ بتھیں انت نوں چوڑ ہوئی
رہی اوت نکھتری رنڈ تنہیں جیہڑی نال الگاندے کوڑ ہوئی

انہاں جیہاں نوں چھیڑنے مول ناہیں جنہاں عشق تے فقر دی ڈوڑ ہوئی
وارث شاہ لڑائی دا مول بولن ویکھو دو ہاندے اوڑ تے پوڑ ہوئی

کلام سہتی

جابی ایس بے گدھے دی اڑی بدھی اکیاں بھی چھچھاریاں ہاں
ایہہ ہاریا ایس جہان تازہ سبھ وزشیاں قدیاں ماریاں ہاں

ایہہ گنڈ با نوچے پیر دھرو اسیں ٹھکیاں چنیچڑ واریاں ہاں
مرور نگ محل نے عشر تاندے سبھ فوقدے عزیزیاں ماریاں ہاں

ایہہ آپنوں چھیل سدا وندے اسیں ترندے نالدیاں ناریاں ہاں
جے ایہہ ضد دی چھری ہے ہو بیٹھا اسیں نال بھی تیز کٹاریاں ہاں

ایس جاکدی کون مجال ہے نی بلے سوچ تھیں سبھ ہاریاں ہاں
وارث شاہ وچ حق سفید پوشاں اسیں ہولیے رنگ پچکاریاں ہاں

کلام ہیر

جنہاں نال فقیر اندے اڑی بدھی تہ و صو جہان تھیں چلیاں نی
آکھیں کو لڑے ٹوٹ لے نی کیہاں جاویں بجھیاں اوتیانی

ہمڑے شرم حیا انہاں کواریاں نوں جیہڑیاں نیک صحبت وچ پلیانی
میں تاں جانتی ہاں تینوں ایسویلے بھیں حسن گمان اچھلیانی

جیہڑے خوف خدا و آکھ نہ جیبے پاتاں ہوں گیاں جہاں سوگیانی
جہاں آپ فقیر اندے پیر پکڑے اوہ ایس جہان وچ پھلیانی

کاسے تتیاں کواریاں ویکھو جہاں بھلا کیو نکر رہن چلیانی
ہنس سنگدیاں جوگیاں نال لڑکے رتیں او کھیاں ہوتن کلیانی

لے یعنی جو عورتیں فقیروں کے ساتھ ناراض ہو کر رہتی ہیں وہ بے اولاد اور رانڈ ہو جاتی ہیں اور منحوس بھی جاتی ہیں ۲ سفید پوشوں کو داغ لگانے والیاں ہولی کی پچکاریاں مراد نیک آدمیوں کو بدنام کرنے والیاں ہو ۳

پچھے چر کھڑا اُڈے ہے سُرن جوگ کمے جار نہ لاہیوں چھلیانی
جتھے گھبرو ہیون جا گھیس اوتھے پیہے مار کے نہیں پتھلیانی
ٹلّجاہ فقیر تُوں گندڑے نی آکوارے راہاں کیوں ملیانی
ہیں ہدل وسیبے ہو تیوں دھماں تھر دیاں وین تے گھلیانی
آن جھنشا نوانگ کیوں خیال سہیں گلاں پچھلیاں جا اتھلیانی
لکھ ہریا نمال نہ ہاک جاندا وارث شاہ جواندروں ہلیانی

کلام سہتی

بھابی نال فقیر دے دھڑ کیتا حال حال لوکاں ساتوں مار دیئے
جوگی ویکھ کے پان سُو چرھی کائی ہاں تیڑی خون گذار دی اے
اسیں گنڈیاں تے آپ نیک بندی جہڑی یار ہی بلد پکار دیئے
نہیں جاندی یار سوا یہ جوگی اکے کیا نشانڑی یار دیئے
لڑے نال ہیرے نچے تال اتے تالے جوگی نوں سنتاں مار دیئے
اج مار کراونی جوگیڑے نوں وارث شاہ نوں پئی للکار دی اے

کلام ہیر

گھول گھتے کوارے دارے نی متھا دیس کنت پڑولے نی
وانگ جیت دے آناوے خیال پئیں ساڈے نال توں ہیر بھولے نی
کھتے سدھ پتا نشانیاں دی اکے جیوندیاں جھوٹھ نہ بولے نی
سر وکھ کرجا ہرنے جا سولی نال کبھی ایڈا پر اہ نہ تولے نی
جتنی یار کے یاریاں کیتیاں نی کنج کوارے آپ نے بھولے نی
چوریاروانگوں نت رہیں بچی چوری کرکے نے مول نہ ڈولے نی
انجا جیہاں فقیر امے نام توں جی جان جا اپنا گھولے نی
وارث شاہ ہمیں نہ بے جھوٹھ دوزخ کنڈی یار انصاف دی تولے نی

کلام سہتی

بھلا دس بھابی کیہا ویر جا یو بھیا پٹیاں نوں پئی کوہنی ایں
انہوں نیاں گلاں دے نام لیکے گھاہ ارٹے پئی گنہندوہنی ایں
آپ چھانی چھیڑ دی دوہنی نوں انہیں گندیاں توں پئی وہنی ایں
سوہنی ہوئی نا ہیں تو تساں غضب چاپا خون خلق دا پئی ہنجوہنی ایں
آپ چاک ہندا ایکے چھڈ آیوں ہن خلق نوں پئی وڈو ہنی ایں
آکھ بھابی نوں نہ ٹکڑا چھڈوں جیہا سانوں مہنے کوہنی ایں
آپ کملی لوکاں دے سانگ لائیں نچ والو باندی وڈی کوہنی ایں
وارث شاہ کے بھگیاڑنے نی سنھے سوہنی ہیں تے چھوٹے دوہنی ایں

کلام ہیر

خوار خجلاں لدیاں پھردیاں ہن اکھیں ویکھ دیاں ہو دیاں ہو ہویاں
آپے دودھ دیاں دھوتیاں نکھتاں اگے چور اندے اسیں ہی جیوں ہونیاں
چور چوہڑی گنڈیاں پر دان کیتی ایہ الٹ ادتیاں زور ہویاں
بدزیب دے کو جھیاں بھیڑ مونہیاں اکے سُنے باغ دے ہو ہویاں

لے سگ دیوانہ کاٹے ہوئے کی دیوانگی ۱۲ اسکے جہاں جہاں مرد دیکھی ہے وہیں جا چمٹتی ہے ۱۲ تند شاید ہی اسکا یار ہے ۱۲ [illegible]

ایہ خیل بلوچاں دے لُٹ بیٹھی زمیں وُور گھوڑے من گھور ہویاں
بھر جایا تینوں بولیاں مار دیانی پھرن ڈھنڈیا توجہ لئور ہویاں
اہدی نت دیکھو نال نخریاں دے مار دیاں وچ لاہور ہویاں
وارث شاہ جہان تے دھم اہدی جویں سسّی دیاں شہر بھنبور ہویاں

کلام سہتی

گدّاں کیہدی نہیں جو آندی بھابی ایہ کیہوں اسانتے دھائیا ئی
تیرا کے نیناں دے ایہ جوگی لے چلیائی میری بھر جائیا ئی
لڈے جٹ تے کہٹے دُوم نائی سر جوگیڑے گل آ گیا ئی
ایس مار ستر وریا داتا چاہن چکّ دی پیئی لڑ ایا ئی
ہُن ویکھ لو ایہ ہے الٹ سماں لٹے بھین تے پھیر بدا چا گیا ئی
ایہ بید بیدا سول نہ خوف کھاندی ایس آپ ہی کلا جگا گیا ئی
اگّے ٹھڈے وُوجھے ایہ چھتا جگہ جھوڑ گائی ایس پا گیا ئی
ایہ نہیں کھاندی مار اساں کولوں وارث گل فقیر تے آ گیا ئی

مقولہ شاعر

رناں نال آ دے مرد والے سہتی سُنے لوندی وویں چھٹیاں نی
اودن ہار نے کھڑناں دُوار دیاں جویں نال کبوتراں رٹھیاں نی
کدی ڈھلن نہ اپنے پاس تُرتوں وویں کُوڑیاں اگیاں گھٹیاں نی
شوخ دیدیاں تیز زبان دوویں ایہ جھگڑدی تیغ نے کھٹیا نی
لڑن لگیاں نے منہ لال کرکے لوہے لاکھیاں بتیاں بھٹیاں نی
ہُن ویکھ فقیر دے گنگلے نوں چکیاں مارکے پچھاں ترٹھیاں نی
گٹھن پیہن پکا نوں دوواں توئی اتے لڑن دیوار آکھیاں نی
نکلا بیگانیاں پتراں نوں پھیر اپنی وار ایہ نٹھیاں نی
کیہے کم نوں سدا ایہ کا ہلیانی کدیں ہون نہ دھیریاں ٹھیاں نی
اہد وانگ سکھے رانیاں آگئیاں آمون سامنے پیہڑیاں ڈٹھیاں نی
فقر نال اولا پھیر یانی بڑا غضب کیتا انہاں پچھیاں نی
وارث شاہ سوئی ہون جاگ بھریاں پھیر ین فقر دی آن جو دُٹھیاں نی

کلام سہتی ازروئے غصہ با جوگی

بانہہ فقر وا ایہین ڈرا ونا ایں پاس ٹلیاں تیریاں جو ہریاں وے
دہڑے وڈیاں آن کوتپ ایو چھیڑ ان چھیڑیاں اوریاں سو ہریاں وے
ہو کا وید گی تے بنہ دین پوریاں کٹ کھنڈیاں ہریاں مو ہریاں وے
ذاتی نام دی نہیں تاثیر تینوں گلاں کرین تانیوں گھوریاں وے
ہار وہار ابھار سہاں گنج تیرا ہون ٹھیاں ٹلیاں چھوریاں وے
نفع مُول گو ایسے کے انہاں نوں لجے دنج توں گھاٹجوں نو ہریاں وے

تیرے جیہاں اچکیاں شوہدیاں نوں لبھ لین سوانیاں گو ہریاں وے
رناں کھوٹیاں تے کھریاں پرکھ لیاں وارث جہیاں صرّافیاں جو ہریاں وے

کلام سہتی باندی ربیل

سہتی آکھیا اُٹھ ربیل باندی خیر فقیر نوں کڈھ دے نی
ذرا جیبھیا نوں اگّے دھرکے جلّی ہونا ہلکے جیڈ دے نی
ایہ الکڑ اتے سہی وچ جیھیاں اکو جیڈیاں ہاں نال ٹھیڈے نی
اکھیں ساہمنے ہیرے پھاڑ کرکے ایہدی نہیں حاسیتیں وعظ دے نی
مے بجھیا دھڑیوں کڈھ آئیے بوہڑا وچ بڑنہ دے گڈے نی
وانگ قلعہ دیپال پور ہو جاتی جنڈا وچ موا سلے گڈدے نی
جہیاں آکڑاں بیا وکھاوندے ذرا دھڑ ربیل وسنوں کڈھدے نی

آتا گھتکے تے دیئے بک چینیاں وچوں الکھ فساد دی وڈھدے نی
ایہدی جگت سوالئے نال تساں مویاں بھینے مار کے اڈدے نی
دہڑے وچ دھریکے کلیا تے گئے گوڈرے رگڑ گھسدے نی
پھڑکے دھون سر او کھلی وچ دتے دو ہنگا وچہ بین تڑدے نی
آؤں آمنے تے بھاجی توں کم ہوئیے ساتھ او ٹھ تے بنید اچھڈے نی
آوے کھوتو البیاں پہریے اپنے یار نوں کٹکے چھڈدے نی
وارث شاہ دیہناں وچ تھو کرکے آئی اُٹھ توں مار دے ہڈدے نی

کلام خادمہ

باندی ہو غصے چپ ہو رہی بک چینے دا چا او لبیڑ یا سو
پراں لہیں مے چوبرا مرین چوں کالیں کڈھکے دیہہ بیڑیا سو
لیکے کھپری چوبرا جاہ وچوں ادس عتر دے ناگ نوں چھیڑیا سو
چھجی ونیکے کھوچہ بنیم پی ہتھ جوگیدے منہ تے پھیریا سو

دھروہی ربدی خیر لیجاہ چاکا حال حال کر بلو نرا پھیریا سو
باندی لاڈ وینیاں چا کرکے دھکا دیکے ناتھ نوں گیڑیا سو
اکھیں ونج اینا نو اگ پار پوندی غصہ اپنا چا او کھیڑیا سو
وارث شاہ فرنگیے باغ وڑکے اوس کلاف کھوتو نوں گیڑیا سو

کلام جوگی با ربیل باندی

جوگی ویکھکے بہت حیران ہویا پیاں دودھ وچ انبڑیاں پھاڑیاں نی
چیپا چوگ چھو نیاں آن پاویں چائیں گوٹے واسڑیاں نی
جیندا لپے پراچھیاں منڈا نیندناں بجھے وچہ سہڑیاں نی

غصے نال جو خسر نوں بہت تپے جیو وچہ کلیلیاں چاہڑیاں نی
جس تے نہیں دارو ادر وفا ہیں اکھیں پھرن مول اوگھاڑیاں نی
ڈب موہیے نی کابی وچ چینے وارث شاہ نے بولیاں ماریاں نی

ایضاً

جوگی آکھدا باندیئے مکر کیتو سولاں وچ ازار کھلاریاں نی
جہڑے ڈبے نی کابی وچ چھنے اوس تھانے کراں شہاریاں نی

مینوں پوشبا تے انجول کھوگو ڈبے آبوی آپنی واریاں نی — اوہو بھیا گمیتو آن چھینانال فقرے گمولیوں یاریاں نی
ایس فقر نوں چا خراب کیتا دڑا قہر کیتا لوہڑے ماریا نی — اوہ اوہ لوہڑا اوڑا قہر ہویا کم ڈوب سٹیا انہاں لاڑیاں نی
میری کھیری چا پلید کیتی پیاں مونہاں سہلیاں ساریا نی — سانوں دھوونے دنہیں ول آوے ساں جہیں سیاہ نیاں جاڑیانی
دیکھو وچہ برودوی کوٹھڑے بیٹ چلی جے رن ٹنگیا ریاں نی — وارث خبر ناہیں انہاں بابا ندی لگے چتیاں لکے چاہاریاں نی

کلام ربیل باندی

باندی آکھیا رزق کیوں نیند نامیں جیہڑا لانہ دکھانے دکھیا ندا — چینیاں بانے رزق نباو تا عیب جہڑیج ترکری جلسیاں دا
چینے جہاں جلے جہاں ساریاندی چینا سول ہے ننگیاں بھکھیاندا — ان چینے دا کھایئے نال لسی سواد آوندا انگلیاں رکھیاں دا
تمن پنیاں پسیدیاں چاولاندیاں مائی باپ ہے ننگیاں بھکھیاندا — وارث شاہ میاں نوں نظر آیا ایہ چاولڑا اچیاں سکیاں دا

مقولہ شاعر

چینیاں خیر وینا برا جوگیا نوں مچھی بھابڑیوں اپن سہنا نی — کیف بھنگ تا قاضی تیل کھنگ والے دودھ سنیاں لونگ پلہنا نی
زہر جیوندیوں ان سن والے پانی ہلکیا نوں وھر یج ہمنا نی — سیہا چوہڑیا نوں بیاج مومنا نوں بہت ابڑا نوں آکھیں وہمنا نی
جویں چاوگا ٹرنا سدھریا نوں اتے وگڑیا نوں لکھتا ہمنا نی — مندی جھڑکی تیم مسکین سائل اکوں ٹھکدیاں دیا لانتاں نی
سچ جیہ ٹھیا نوں جھوٹھ نیکبختاں است گویا نوں دین لا ہمنا نی — کول فقر دے خیر دلیل کرنی سخن عالماندیاں ساہمناں نی
برا روگ جو وقت میں تھیر پچھی تے اوجکڑ بیدا ہو ناضامنا نی — غصہ آ گیا عقل ہے نکل ویندا ہوندا اوکھڑا عقدا تھا سنا نی
مندا موکھاندیوچہ وس کرنا پندھ چلنا نال ارگا ہنساں نی — بے ریش دے قول اقرار کرنا تے جھگڑے بیدا پھر ٹن دمنا نی
جویں اگ دا روتوں دودھ کھٹا تے ویوا پتنگ جیوں چانا نی — کنجے رنگ ہے جویں نمازیا نوں اگ لاوینی جھل کلا نیا نی
دانشمندی مجلسوں ترک کرنی تے احمقا نوں یار جانساں نی — سچ جھوٹھ دیوچہ وچار کرنی نہیں سوہنے او وچھلاں کا منا نی
آدر دیونا جاہلاں فاسقا نوں صاحب علم نہ مول سچھا نا نی — ظلم زور غریب فقیرا تے تمبو کبر ہنکار دا تانا نی
رونق حضر یا نوں تیر اکنجرانوں ونیاں تہاں حرف پچھانا نی — جھڑک عاشقاں مہرنا لاگقاں نوں ننہوں لاونوں نال ناوہنا نی

ا۔ چیلی اندر دودھ کا ایک وقت میں کھانا طبیبوں نے منع کیا ہے ہوئے۔ ادھر جاہلانی عورت کے واسطے گیت گانے جس طرح شادی نکاح پر گائے جاتے ہیں زیب نہیں دیتے ۱۲

بڑا جھگڑنا نال فقیر ہوندا جانوں مار دینا عقل وہیہا نی ۔۔ وارث شاہ جیوں تکھیا چوہیا نوں سنگھ ملاّنوں بانگ جو بہانی

کلام سہتی با جوگی

کیہیں وگڑکے تگڑکے پاٹ لتھوں آن آ بجیات ہے بھکھیانوں ۔۔ بڈھا ہو ویں لنگ جاں بن ترنوں لے پھریں چلاوندا انگیانوں

ٹیں آکڑا نال بتیال ہوکے پھریں چھیڑدا اوکھا ئیے رکھیانوں ۔۔ مستانہ انگروں ڈبہ چوکائی دا تریوچ پیکے پھکاں سکھیانوں

کتے رن گھر بار نہ اوپائی پھریں ڈھونڈدا ٹکڑیاں رکھیاں نوں ۔۔ وارث شاہ اج دیکھ جو چوچی تی انہاں تچیاں کیاں بھکھیانوں

کلام جوگی با سہتی

من سہتے رنوں سمجھ نیڑے ایڈلمیاں چھوہ نہ چھونیاں نی ۔۔ چوتڑے پیر یاں ہار سنگار بھریاں نہوں فقر اگے تاہیں جو ہنیانی

کتے وانگ کھکھیا پیکے پن چڈ یں نال تدہ جہیاں تچیاں ٹرنیانی ۔۔ ہار آکے ہڑیج کھکھوار بھیوں پیریاں کس تو لیاں کھونیاں نی

بھلی کنجری دیا انگ سارد ہویں بھادیں کیتیاں نکوں لوہنیانی ۔۔ گھو گھی انگ جو آتچوں آپھر گن اساں باجہ تکبیر دے کو ہنیانی

وھکو دھکی ملنگاں نوں لوہ چیڑن رناں ہون جو کھیڈ کھڈ ہنیانی ۔۔ سہتی نے لونڈی ہاڑے ولیاں بی وارث شاہ بچوں ہموجہ ہنیانی

کلام سہتی

سہتی آکھیا کہہ نہ ساڑ ساڈی کال جیہا تو ٹھیا متھیا وے ۔۔ سر گھو نہیا کو نیاں ہونیاں وے کوئی جن پہاڑ توں لتھیا وے

پھریں گھر لیانال گھیڑداتوں کسے کپڑ بوتھاڑ نہ نتھیا وے ۔۔ ٹرگھاں تیتھوں وسول تے دبیجے جویں ڈھیر نیر دا ہتھیا وے

ہنیوں فقیر نے پھیر بھی رہیوں کوراکے گھت تھنداانہیں کتھیا وے ۔۔ کھے چھاتیاں کجھ نہ لبھنا ئیں وارث وانگ جاہیں خالی ہتھیا وے

کلام جوگی

جوگی غصے سر ے چڑھ سٹ کھپر اٹھیا مار کے چھوڑیائی ۔۔ لیکے بھاوڑی گھگیں تیار ہویا ناتھ وہڑے دیوچ اپوڑیائی

ساڑیاں کے چوغضنا ک کیتا نال کاوڑلنے جٹ گھوڑیائی ۔۔ کڈھ اکھیاں تیوڑی پا متھے سہتی لونڈی دیال انجوڑیائی

جویں وڈیریا خاں مہم کرکے لیکے توپ پہاڑ تے دوڑیائی ۔۔ جھیا ڈھیرے تے داماں بھچھ وارث شاہ فقیر نے کوڑیائی

لہ پنج ۔۔۔ اللہ ہے جس نے بنایا تم کو کمزوری سے پھر دیا کمزوری پیچھے زور پھر دیا زور پیچھے کمزوری اور سفید بال بنا تا ہے جو چاہے وہ سب جانتا اور قادر ہے ۔۔ کس نے سرداری چھین لینی ہے ۔۔ سیاہ زبان بدحال ۔۔ اک بی تکمیل نہیں والی ہے گھو رنا ں آواز سگاں ۔۔ غصہ ۔۔ جیسے جس طرح کہ غصے ہو کر آدمی کی ٹانگوں میں کاٹنے لگتا ہے اسی طرح بدکار عورتیں کاٹنے لگتی ہیں ۔۔ ذکریا یہ شخص محمد شاہ بادشاہ کے وقت میں تھا جس کی ایک مسجد ۔۔ لاہور ۔۔ حضرت مادھو لال حسین ۔۔ موجود ہے ۔۔ تاریخ ۔۔

تذکرہ جوگی باسہتی بہ طریق انداز

چاول نعمتاں کنک توں آپ کھائیں خیر دین تے کیتائی گنج رنے
پٹ چرڑ دیاں چوڑیاں کٹ سٹوں لاہیں جے ویر دی چھنج رنے
سر چاوڑے مار کے وند چھاڑوں ٹنگاں بھنکے کروں لنگا لنج رنے
ہار ہار کھڑ کے بھن سٹاں سپ واننگ سلاہاں تیری گنج رنے
کنی ساہنماں دے مو ہنڈے تے اکڑنی ہیں دانگ وانگ وندے سٹو نگا پنج رنے
زور کھدیاں جاں دیاں دھکا غل جاوین گے تیرے قنج رنے
لگی ضرب سادی عمر رہیں وندی وی خوندی الہ توں ہنج رنے
تیرا فقر دا ہر قسم اد ہوندا کدی وار نہیں گیا کھنج رنے

گھڑ دہ چیناں گھر خاوندا نے نہیں مار کے کرونگا منج رنے
ہتھ چامظرے کرو کیائی تینوں جا پاجگ بھ سنج رنے
تیری ورا سونی ہنے پھول سماں مٹھی رنگی آنج تے انج رنے
باہروں اندروں پھرن توں رنگی نی تریں ڈگو نے رگڑ منج رنے
چیٹے نال تیرا سینہ پاڑ سٹاں دیاں ورو نیاں جدا ہنجھ رنے
جیناں ہنے ہیں پھاڑری ٹھیل وتی تحل جا بیگی ملاندی ترنج رنے
تینوں اکھناں ہاں اجے ہی ویلا جاہ بیٹھ اندر کے گنج رنے
وارث شاہ سر چا مروگا ئیں توں ہاتھی دانگ میدا اُرچھ گنج رنے

کلام سہتی

نہیں فقر تے بھکڑ انو انگ ایں بے سواد یا گوڑ کوڑا ہنگیا وے
کسے اوہجڑ بار دیچ پلیوں وجیوں انگ کھورٹے وہنگیا وے
جیوں جیوں وچ جی ہاں تیوں تیوں سے جڑ ٹھا سنگھو اڑے موجھوں پانگیا وے
جتھاں ہوٹ کھوٹے تکلیں گا پرواہ جیوں گکروں چھانگیا وے

گلاں کرنا ہیں بہت بے ڈھنگیاں توں کسے جٹ ملنگ دیا وانگیا وے
حال فقر دا پنکے آن وڑیوں بھنڈ اپڑدیا گجھیا سانگیا وے
لیوں لیوں کرکے کہیا مغز کھا دو رہیا اُڈنوں کاں لیا کا نگیا وے
کیہڑی گل توں پیٹ پا بیٹھیوں وارث شاہ دیناں وچ مانگیا وے

گفتن سہتی خادمہ اکہ جوگی راچیزے بدہ واز در بدر کن

سہتی آکھدی باندئیے خیر پائیں ایں فقر نوں چا اٹکائیو کیوں
باندی ہو بیگے خیر کھلو رہی سہتی آکھدی خیر نہ پائیو کیوں
با نا فقر وابھن خوار ہویا وس فقردا نام گوائیو کیوں

کسے ویلڑے دا ایہ تاں کھوڑا ہو یا ہوے ساڈڑیں ایہ نہ لاہیو کیوں
ایہ تاں کنک چاول دودھ گھیو منگے چینا ایسنوں خیر پوائیو کیوں
سنگوں لاہ تے اٹھ تیار ہویا مار چاوڑے نال رولائیو کیوں

۱؎ اصلاح اور سطرح یعنی بری حالت ۲؎ توڑ کا دیش سانڈوں کے شانہ پر ۳؎ دگوں نے تجھے سر پر چوٹ مار کر خراب کردیا ۴؎ کسی بے عزت جاہل کا چاکر

ایہ جوگیڑا ایک کنڈ ات کنجر ایس نال تدھ بھیڑ مچایو کیوں — گولی آکھیا خیر ایہہ نہیں لیندا بنوں سہتیئے تدھ مروایو کیوں
آپ جا ینکے ویہڑے ہی لیند اگھر موت دے گھت پھسا یو کیوں — میری باں پت اپنے لاہ سُٹی جان بجھ بے شرم کرا یو کیوں
ہیں تے اپنے تھہ وچہ آن چھاتی نہ تیرے ماس پھا یو کیوں — وارث شاہ میاں ایس ہونی تے دولے لاہ کے بازچھڈ ایو کیوں

کلام جوگی

کیہی اُٹھ بان ج منہال جلے متھے لگیں کالے کنّیں نی — وڈی پیڈ ہٹیئے نامدیئے گتھلے نی مکر انسال موہوں نہ تنّیں نی
گھگر گھوکے پاٹ رنگار سنوں بر لیر کرساں وانگ چھنّیں نی — کیوں چھیں فقرانوں چھیڑنی ہیں بھور بولئے بھیڑ بھنّیں نی
ذرا ٹل تے اپنی وچہ پہلاں نک بھنّیں تے اکھیں چھنّیں نی — ڈھنڈ وچہ جاں نادوی دیاں چو نبڑ دو سر یار جائے دہنہ دھنّیں نی
نہیں جا ندی تُوں جوگی ناگ کالے شالا سنج ہوویں سپ پٹّیں نی — آگھتے فقر نوں نرم ہوکے اپڑے آکڑے گو ہن نہ گھنّیں نی
جہڑے پھرن آزاد ملنگ بنکے انہاں بولیا نال نہ سہنّیں نی — وچھوں ناتھ نوں چھیڑ کے سوہنیں گی ویکھے اکھیا تو وچ گھنّیں نی
ساتوں بولیاں مار کے تایائی شالا یار توں رہیں وچھنّیں نی — لڑیں نال فقیراں سروں ہونگی سر گھتّے چونڈیاں منّیں نی
خلق نال فقیر دے پش آئیے دل چھیڑیا توچہ نہ رنہنیں نی — وارث فقر دے حال تے رحم کرئے سگوں دُنیا نال نہ بھنّیں نی

کلام سہتی

کہیا آن کوت کھلاریا ای سر منیاں کچہ یا ڈا انجیا وے — تینوں خبر نہیں میرا نام سہتی توں بھی جگ تے وڈیار نجیاوے
تیرے جیہڑا نہیں سانوں کوئی صرفہ اک آٹا پیدا نہیں گانجیاوے — ایتھے پلکے ہی نہیں کھلیر ہونی اوڈوں آنگہ ور دلیاں چھانجیاوے
ایہہ اکھیاں ساریاں لیدو لین جدوں پھیر کو چھکیے ہانجیاوے — چالاکر کوئی نیک چالیا ندا وارث وانگ جاپیں ہنوں ونجیاوے

کلام جوگی

جا مگنے ہندیاں گھوہ سٹوں گتوں پکڑ کے ہوں دلاوڑا نی — جیتے پنڈ دا خوف وکھاوئی ہیں لکھاں تھم تے ایہہ گراوڑا نی
تیرا اساند بیاں مدپڑائے نہیں ہوونا سیج بلاوڑا نی — لت مار کے چھڑو نگا چاگین کدھ آہیں ڈھڈھ جیوں تاوڑا نی
نے سہتی دے کو اردی مجھ کڈھوں چتر گھڑ و نگا مار پھاوڑا نی — ہتھ لگیں تے سٹونگا چیر نے کدھ لونگا ساریاں کاوڑا نی

لہ بڑے پیٹ والی عورت کی گٹھلی کرز جیسے ساری کی ساری بھری ہوئی ۱۲ سے بڑے منہ والی ۱۲ تہ پھلا ہی شکل تو دیکھ ۱۲ سے جیند اں ہو ئی ۱۲ شہ مطلے
آنکہ کو گرفضا ۱۲ تہ پوری جوان یا مراد ۱۲ شہ زنگار بہ سب اتر جائیگی ۱۲

تیں تے گھولیاں جا نساہاں کدّاں وہاندا مار پوست آورانی | وارثشاہ وے سوہنیاں جہٹی ہو توں نکلجان جوانیدا جاوُرانی

کلام باندی و سہتی با جوگی از روئے غصّہ

باندی نے سہتی غصّے نال کڑکی کی لیناایں شور کھلار کے وے | جوگی ہوویں پرتیت نہ کیتے دی کی لیناسی سانگ سوار کے وے

جوگی نہیں جو ناندنال جھگڑن کرن رکتیاں اکھیاں مار کے وے | بھلاں اپنے آپ نوں پھوکدوں کی لیناایں لوکاں نوں سار کے وے

موہوں کہیں کو تیر بھوا ہنوں کریں آپ کو ٹپ وچار کے وے | کسی پون کبوتری ہو رشیں پھنے آپ فقیر نوں مار کے وے

گھر وگھریں توں لوہتیاں لاونائیں راہ حقدا لوں وسار کے وے | کرنا گی رب قبول کرسی وارثشاہ کتے نیت دہار کے وے

گفتن جوگی ہیر را کہ خامشی براۓ تو ورزیدم

ہیرے کراں میں بہت حیا تیرا نہیں ماراں سوکھ پھل کے نی | بھابیاں پت ایسدی لاہ سٹاں ہیرے گھس نہ جان تعلقے نی

بہا مار چوڑ کرماں شاہ اکبر وہاہ مورچے لئے مچلکے نی | اہدی پکڑ سنگھوں ہنڈکدھ چھڈاں لکھ اہرا دے دیکھ کے کھلکے نی

جیوں جیوں شرم دا مار یا چپ کراں نال مستیاں آوندی چلکے نی | بھلا آکھ کی کھٹناں وتنائیں وارثشاہ دیہاں پرتکے نی

جواب دادن ہیر جوگی را بہ عجز و انکساری خود

بلی ہیر میاں پاخاک تیری سچا ٹہنیاں اسیں پردیسناں ہاں | پیارے وچھڑے چوپٹ نہری کھائی لوکاں نوا گئے منتیاں سناں ہاں

اسیں جوگیا ہیر انندی خاک تیری نہیں گھوریاں نے ماکھیساں ہاں | نال فقرے کراں برابری کیوں اسیں جٹیاں ہاں کہ قریشیاں ہاں

ساڈی جان قرباں نے فقرا توں کوڑی گلکدی ہیں لیساں ہاں | تسیں گوراندیوانگ اپنی بولو اسیں نال اودیش بولیساں ہاں

اسیں فقر نے ہیر اندی خاک ہاں جی جو کچھ کہو سو اسیں منیساں ہاں | وارثشاہ پردیسی دی عذر کرکے اسیں اپنے دیس ویا ویساں ہاں

کلام سہتی با ہیر از طعن وتشنیع

نیں ویلنے گھجے اپنے نی کھالے ہتھے جا کد لیندے پیارے نی | اکھیں مار کے یار نوں چھیڑیا ای لی ہاتی جیہ چہاڑئیے نی

آپ بھلی ہو بہیں تے ریس بُریاں کریں خنجر دوہ روپ سنگار دے نی / پہلے کم سوار ہو بہیں نیاری پچھلے گھیر لیجاہ توں واردے نی

آ جوگی نوں ایس چھڈا ساتھوں تساں دو ونہدی عمر سواردے نی / وارث شاہ اتھ پھڑ بدی لاج ہوندی ساتھ کر تے تے پار اتاردے نی

خیر دادن سہتی جوگی را با غصہ و شکستن کاسہ او

سہتی ہو غصے چا خیر پایا جوگی ویکھدیاں ترتہی رج پیا / موہنوں آکھدا اوہ دہ نال یارو کتک کھیر ہانیے بھا اج پیا

ایہے مکر پا جھگڑا پاروں لاوے کاہی وا اچنا اینڈ دھرج پیا / ٹھوٹھے وچ سہتی چینا گھت تا جی جو کیڑ بدبو چہ وچ پیا

تاب حسن دی جائے نہ مول جھلی رانجھا ویکھ کے سہتی نوں رج پیا / سہتی تک اولیر با نال غصے پھٹ کاسے جوگی دبوچ پیا

ہتھوں چھڈ زنبیل چا زمیں ملے چینا ڈھل گیا ٹھوٹھا کھچ پیا / جوگی آکھدا ایہ وڈا قہر ہویا بیڑا ڈوبے دھاڑ تے وج پیا

دیکھو اج شراب خراب ہویا شیشہ سنگ نے وچ کے کھچ پیا / اڈا لایا سی یار دے ویکھنے نوں کم جوگی دا ہو تج بیا

جوگی کاسیاں کرانوں چھوڑ دی رکھ ہتھ ٹھٹھے جوگی نچ پیا / وارث شاہ سیتاں پئیں آہاں جو کجھ لکھیا سی جھولی آج پیا

کلام کردن جوگی با سہتی بطریق نصیحت عالمانہ

تیر فقر نوں عقل دے نال دیہے ہتھ سنبھل کے تک اوہ لار دے نی / کیہے اینڈ ہنکار نہ جوبنے وا انگھول گھتے مست ہنکار دے نی

بھری ہوئی غرور تکبری دی اوہ ہر گھتیو بی رنے دار دے نی / جوگی آکھدا اوڈا قہر ہویا ٹھوٹھا بھن وتا کارے ہار دے نی

کیہے حسن دا مان نہ جاگ بھرے چھل جا سیا روپ وچ جاندے نی / ٹھوٹھا بھن فقیر نوں پھٹ دتی نالا یار مری رنے ڈار دے نی

رانجھے آکھیا ایہ بڑا قہر کیتو ٹھوٹھا بھنیوں کیوں چھنیر مار دے نی / پایو ہین ہنکار بھج پچھے تیرا انی پھٹے دیئے و منجار دے نی

ہیر نال تیری ہے سانجھ کائی گل گل دے بوچ ہٹیا دے نی / کیسے کیہے کو لیس توں وہٹنے نی تیری کسے نہ عمر سواردے نی

غور کرے مسافراں عاجزاں دی ہتھوں سیکھے پیچ نتار دے نی / وارث شاہ بازار تیر تاں ہی ائی دا ہیچہ لے درج پیار دے نی

جواب دادن سہتی جوگی را

گھول گھتیوں یار دے نام اُتوں جوگی مکہ سنبھال تھیار لئے / نانوں سندیاں پنج توں یار میرا ایڈا قہر کیتو ہوئے ماریا وے

تیر نیناں کی اسانٹے برا کیتا تتھ لانہیں تینوں ماریا وے — رگ آنٹے واہو ریلیجا ساتھوں کوئی وڈا فساد ہریا وے

تیتھے آدمی گریدی گل ناہیں رب جا بھتن او ساریا وے — وارث کہے سا ڈینوں خبر ہووے ایتوں عشق وچہ جابینگا ماریا وے

جواب جوگی باسہتی

جیتوں بول کھنڈا ونان ناداں ٹھوٹھا فقر دا چا بھنائیے کیوں — جیتاں کواریاں یار ہنڈاونان ہی تاں پھر ایاں کوں لوں چھپائیے کیوں

خیر منگئے تاں بھن دیہن کاسہ ایہی آکھیے سوہوں شرمائیے کیوں — پھر جائی نوں جہنا چا کداسی یاری نال بلوچ دے لائیے کیوں

بوتی ہو بلوچا مے تتھ آئیں جرہ کوار دی چا بھنائیے کیوں — وارث شاہ جاں عاقبت خاک ہوناں تیتھے اپنا شان ودھائیے کیوں

جواب سہتی باجوگی کہ بہین کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ

جو کوئی جمیا مریگا سبھ کوئی گھڑیا بھجی واہ سب وہنگے وے — جدوں پانعمال دی خبر ہیسی تتھ پیر گواہیاں دین گے وے

مرد پیر ولی غوث قطب جاسن ایہ سبھ پسارڑے ڈھینگے وے — جدوں عمر دی آن میعاد ہوگی عزرائیل ہوری آ بہنگے وے

ہٹنے ٹھوٹھے تول ایڈ ودا کرناہیں ہر اتھ سو نوں لوگ سبھ کہنگے وے — جیہا براتوں بولیا روا ملاقے ہڑ ماس سزائیاں لینگے وے

ہاتھی گھوڑے تے مال سبھ جان مر مر ایہ کس کولوں پھر لینگے وے — کل چیز فنا ہو خاک ویسی ثابت ولی اللہ دے رہنگے وے

محل ماڑیاں انے ایہ باغ سارے آپو چپ پچھانت نوں ڈہنگے وے — ایہ اوہ تے مال حیوان گائیں کتھے جا تقدیر توں چھٹنگے وے

تیرا جانگے نہیں وگاڑ کیتا سانوں چٹیاں تون نہ سہنگے وے — ٹھوٹھا نال تقدیر دے بھج پیا وارث شاہ ہونی سچ کہنگے وے

جواب جوگی

ستالا قہر خدا ایہہ اوپیں آئے ٹھوٹھا بھنکے لاؤ بہنگار نی ہیں — لک سکیئے رہے کو لکڑی مارڑا او ویکھ فقیر نوں مارنی ہیں

نالے مارنی ہیں نکے چاہڑنی ہیں نالے حال ہی حال پکارنی ہیں — مے حکم دینال تاں بھ کوئی بیان علمے سخون گذارنی ہیں

بے نال جے بولے برے ہوئے ہیں بولنے تاں تاں توں مارنی ہیں — ٹھوٹھا پھیر درست کر دو میرا ہور آکھ کی سچ نتارنی ہیں

لوک آکھدے ہین ایہ کوڑی کواری سانوں باہمنی ہاردی ہارنی ہیں — ایہے فند فریب ہن یاد تینوں سرداں مے سر مردارنی ہیں

ل ثپ ع (ترجمہ) جس دن بتا دینگی ان کی زبانیں اور ہاتھ اور پاؤں جو کچھ کرتے تھے ۱۲ ۲ ثپ ع (ترجمہ) اور کوئی نہیں جی مرسکتا بغیر حکم اللہ کے لکھا ہوا وعدہ ۱۲ ۳ پیپنے جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں ان کو مردہ نہ خیال کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور خداوند تعالے کے پاس رزق دئے جاتے ہیں ۱۲

۴ ہمارے حق میں تو راہزن ہے ۱۲

گھر والے دے ہتھے بول توں بھی کے سوچ وچار وچار نی ئیں
نال فقر دے پئی کھہبڑ دیں بنی اپنے آپ گوار نی ئیں

سوہنی سُطھ پئی پھر کدیں کسے یار نی دے سر مار نی ئیں
ایس فقر اُتے ووڈا قہر کیتو ہوہڑے مارنے وڈی ہنکار نی ئیں

گھوڑے اُٹھ تے مال سبھ جان مرمر کسے ریت دے محل بناؤ نی ئیں
اک چوڑ تے دو ٹھڈے چتر نیوں وارثشاہ توں پچھلے مار نی ئیں

جواب سہتی با جوگی

اسیں ٹھوٹھے دی سار کی جٹ جاناں بوہل توں کسے کمہیار دا وے
اوتھوں تھہ آوے ٹھوٹھا پھیر تینوں پیسہ خرچئیں تے کم سوار دا وے

چار پہر ہوئے تینوں چوہڑے کوئی آ ٹکے تدہ نوں مار دا وے
سہتی آکھدی خیر و نال جائیں نہیں جان تیری کوئی مار دا وے

تینوں ذرا فقیری دا اثر ناہیں فقر سوئی جو نفس نوں مار دا وے
خودی چھڈ فقیر نوں ہوویں ہوئے پھیریں لدیا کبر ہنکار دا وے

کیہڑا طمع تے حرص ووڈیائی کیہوں ٹھوٹھیوں محل اُسار دا وے
اک دم دی وار ناں کھیڈ دنیا رب بے وارث کر مار دا وے

غصہ شدن جوگی در صحن نشستہ تاسف خوردن بر کاسہ و پوشیدہ نگاہ کردن بطرف ہیر

وہڑے وچ اوہ چونکڑی مار بیٹھا کرے کیرنے خون گذار دا نی
جوڑے ٹھیکری ٹھیکری نال لاوے آہیں کڈھ دا رو پکار دا نی

نہیں خوف کیتا ٹھوٹھا بھنیا او جھوٹ اس رن گوار دا نی
ٹھوٹھا پیر والا مرشد بخشیا سی وڈا قیمتی لکھ ہزار دا نی

نیویں نظر تے ہیر ول دیکھے کرے ہنساں تے رمز مار دا نی
وارثشاہ نے مکر سکھا وتا دیکھو جھگڑیوں مول نہ ہار دا نی

ایضاً

کاسہ بھج گھمیار اندر گھر دے ویں تینوں خوف نہ رب قہار دا نی
چے ہیں کھا غصہ کہاں پیر تائیں ٹُٹ گئی تساں ٹھوٹھی سار دا نی

میرے پیر نوں رب توفیق دتی اوہناں خاص رفیق جبار دا نی
پریشان حیران پشیمان ہویا اے وعدہ پروردگار دا نی

اُہنوں ذرا شعور تے عقل ناہیں جہڑا عاجزاں نال وگاڑ دا نی
بے پرواہیاں ربدیاں ویکھ واقف بخشنہار عاصی گنہگار دا نی

تذکرہ نمودن سہتی باجوگی واظہار کردن امورات قضا وقدر

کیا بھج تقدیر نال ٹھوٹھا الیجاہ قیمت ساتھوں مٹ دی وے
تقدیر اللہ دے جیوں کون موڑے تقدیر پہاڑ نوں پٹ دی وے

لے کوئی وقت ہے جیسے اللہ پیر کو ول کو ڈرانے ۱۲ عہ یعنے اولیا کرام چونکہ خدا تعالیٰ کے نیک بندے اور اس کے نزدیک معزز اور مکرم ہوتے ہیں اسلئے انکی دعا خدا تعالیٰ قبول فرماتا ہے چنانچہ کسی نے کیا اچھا کہا ہے ۱۲ سے اولیا را ہست قدرت از الہ تیر جستہ باز گردانند ز راہ

آدمؑ حوا نوں کڈھ بہشت وچوں تقدیر زمین تے سٹ دی وے
سوہنی ٹھکیا پار فرعون اوتے تقدیر دریا الٹ دیوے
ہاڑوں منّ تقدیر نے کن پاٹے اڑی گدھے والی اجے جپ دیوے
سسّی واننگ نصیب سڑ گئے تیرے صوت رہی اونویں تیرے پٹ دیوے
لکے ڈوم کنجر آکے تقلیاں توں نسل جا بنا میں کیسے نٹ دیوے
گدوں جا بنا میں نہیں آدمی توں پر کسر تیرے اتے چھٹ دیوے
اچھے تیر تلوار دے زخم ہووُن مرہم نہیں نہ اندے پھٹ دیوے
پہنچی مرگ بیماری وچہ آن پھاہے نہیں خبر تقدیر دے جھٹ دیوے
دتی زہر تقدیر نے حسن تائیں سیّں شاہ حسینؑ واکٹ دیوے

سلیمان جہوے بھٹ ماچھیاں دے تختوں چا تقدیر پلٹ دی وے
یوسفؑ جہیاں پیغمبراں زادیاں نوں تقدیر کھوہے وچ سُٹ دیوے
ہاتھی واننگ سنگاں تیرا دُھند کیا اتے سر چاپے صوت ووٹ دیوے
جوگی سوئی جو خاک درخاک ہووے اجے ریچھ تینوں چھیڑ کٹ دیوے
کلیاں اینڈی کھول کھیہیں جو کُٹھ کھادیوں کے بھٹ دیوے
تیر نال تقدیر نے بہت کیتی ہُن کوہ نہیں جھڑ پیالی گھٹ دیوے
پھر اکھو کڈھے ڈگ مرے کوئی تقدیر اوہدا گھاتا کھنڈیوے
تقدیر جیسے سر تے تاج رکھے قدم اودے دے پر ہتھی چٹ دیوے
وارث تیڈا اوندا شہید ہویا تقدیر نہ کسے توں ہٹ دیوے

کلام جوگی با سہتی و اظہار کردن آں فقر خود را

ٹھوٹھا توڑ فقیر نوں سٹ واہیں کھُری بانہنے کیچڑے پلیٹے نی
وانگ گھڑیاں ٹھکیاں گرو ہوئیں اُڈ لئے موتری ڈھلیے نی
وانگ ڈکیے تیرا وچھالیائی کہیں کیتیا چیکنی چلے نی
اسیں بحر جناب دا گہن لگھے انی ریتلی وہنے سہلے نی
کھولاں نال صفائیاں گندہ تیری جہڑی غیدی بدھیا چلے نی
تدوں ان ہے صدق نوں صبر آوے ٹھکے جدوں یقین دی گھلے نی
آنے کڈھے لال اگالنی ہیں رتڑا کھیاندی گھر کب ہلے نی
آئے ہاتھوں نوں اُٹھ تعظیم کرئیے اتے نال آداب دے ملیے نی
خدمت فقر دی جبہ دینال کرئیے لاہ دلاں توں غفلتاں جھلیے نی

آیا ماں ساہی نہیں منگ تینوں تھوں دمدمدیں گھت کھلے نی
ساری باہر دے ٹیپ ٹاپ تیری اندر دار چو پیچے ڈھلے نی
بچو بیں اٹھری وتریں دہندیاں نی ہلاں کھیدیاں چکڑیں گلے نی
جھون جھاڑیاں آہیں گندراں کرے چھلچاے لگڑ اں ہلے نی
رز - ز - دو وچہ جد میم پایا ہوئیاں سبھ تسلیاں ڈرلے نی
گُرلے ماہیں نوں نہ ہتھ لائیے نیوانساں نہ گراں نوں چھلیے نی
کوئی ڈکھ جے پیڑ نہ رب ہووے انہوں نہ نخر باناں نہ کھلے نی
چاگاں چیر چگاوں باہر کڈھیائی چھی جوہیں کپاہ وی کھلے نی
گل سمجھ میری چھوہرے لوہٹکے نی ولیے کنانے کھول کھڑکلے نی

ل یعنی زمین کا پانی جب خشک ہو جاتا ہے تب ہل چلا سکتا ہے ۱۲ [illegible] ۱۲ ؎ بیٹھے آئیو لے فقیروں کو عزت کرنا - اور ادب بجالانا چاہیے - تاکہ ان سے نیکی پاویں اور نیک دعا لیں ۱۲

اہناں نال نہ موہ وگاڑ کرئیے جنہاں سجناں نوں پوہڑ ملے نی
وارث شاہ جے عشق دریا ترئیے تلہا نیک نیت بنھ چھلے نی

منع کردن ہیر سہتی را از خر خشہ کردن با جوگی

ہیر آکھیا ایہہ چا کہیا سو ٹھا جس فقیر نوں مارنا کی
جہڑے کن پڑا فقیر ہوئے بھلا انہاں نا پڑتنا پاڑنا کی
ایہے بوہے تے فقر نوں ماریاں وسدے گھر انہوں چا اجاڑنا کی
ذات حق دی وچہ جو محو ہوئے پھیر انہاں دا عیب نتارنا کی
جنہاں آپنے چھڈ ہوا لیا پھیر انہاں نوں اندریں واڑنا کی
جنہاں اک اللہ دا آسرا ہے انہاں فقر اندے نال کھہاڑنا کی
تھوڑی گل وا بہت ودھان کرکے سوئے کم نوں چا وگاڑنا کی
جہڑے عشق دی اگ دے نال بھجے انہاں تو تیاں نال پھر ساڑنا کی
نال خلق دے فقر نوں بولئے نی غصے قہر دے نال مر جاڑنا کی
وارث شاہ اجاڑیاں بدیاں نوں تھیں آپنی پھیر اجاڑنا کی

جواب سہتی با ہیر پر تدبیر

سہتی آکھیا جاپدے تریں منتوں ایس جوگیڑے اودم چایا توں
ماوں بھیجیاں ایس کو تیر تیتوں تے کوتیڑا بول بولایا توں
میرا ایس مشٹنڈڑے سچ کولوں فی الان فلان پونایا توں
ہتھوں سہتیاں لیکے چھیڑیا بی سان چا ہرکے پھیر اڑایا توں
میری ماوں تے ابیے دے وچ وہڑے کوئی ان کمند اتنجایا توں
مندا بولیا سو گھریں بیٹھیاں نوں منع کہیا نہ موں ہٹایا توں
جان بجھکے گل نہ ایویں ہتھوں ہور فساد ودھایا توں
وارث صاف نہ اندروں مول ہویوں باہروں بنا شان دکھایا توں

کلام ہیر

بھیڑا کیے اپنے آپ کرنے پھیر جگ نوں آکھ سناوناں کی
جہڑے گھاندیاں چاوڑیاں نال ایس گھر جا کے ایس لیجاوناں کی
گھر ہیر اتے میر نال کو نیں چا مہیا ہتھوں کو لئے نہ لیجاوناں کی
جتی ہو فقیر دے نال جھگڑیں ایس حسن دا شان دکھاوناں کی
جنہاں صرف اللہ دا آسرا ہے انہاں جیہا نوں پھیر کھاوناں کی
اُٹھ نال فقیر دے لڑن لگیں شان اپنی آپ گواوناں کی
لڑیں نال جو ایہی آپ کو ٹے تے کپڑے پیتماں تے آوناں کی
صورت فقر دی ویکھکے پیر پھیرے جھگڑا اسدے نال مڑ لاوناں کی
بجھاں اے کاہندا ہوش چھڑیاں دی مڑ شور مڑ شور دزات کراوناں کی
وارث شاہ ایہہ حرص بیفائدہ لی اور کا ایس جہانتوں پاوناں کی

کلام سہتی با ہیر

بھلا آکھ کی آہنی ہیں نیک پاکے جیندے پلوتے پڑہن نماز آئی	اکے چپ چپاتڑی بیٹھی ہیں اکے گچکے کرکے آواز آئی
گھر بار تیرا ایہیں کون کوئی جا پے لد کے گھروں جہاز آئی	نڈھے سوہنی تے چھوٹے دوہنی ہیں لجے تیک نہ عشق تھیں باز آئی
سانوں خاطر لے نہ لیاؤنی ایں ویکھ جوگیر ہینوں کرکے ناز آئی	وچ بیلیاں آپ خوار ہوئی گندی ہنت بنا کے ساز آئی
سبادے نال نہ کدی توں گل کیتی ہن جوگیر لے نال ہمراز آئی	وارث شاہ جواہندی عمر گذری اجے طمع نہ حرص تھیں باز آئی

کلام ہیر با سہتی

ایس فقر دنیاں کی چاہیونی اودھل جاویں تیں نہیں وسنا ئیں	ٹھوٹھے بھن فقیر انوں مارنی ہیں اگے رنڈے آکھ کی دسنا ئیں
گڈا بھیسی ملک دیوچہ تیرا گلی وچہ بازار دے وسنا ئیں	تاوڑی وجے گی خاری وی کمر تیرے ایہ کم خرابی دا رسنا ئیں
تیرے کوارنوں خوار سیفار کرسی ایس جوگیدا کجھ نہ گھسنا ئیں	نال چوہڑے کھتری گھلن لگا وارث شاہ سپر ملک نے ہسنا ئیں

کلام سہتی با ہیر

تیرے جیہاں میں لکھ پڑھایا نے تے اڈائیاں اُتے انگو ٹھیاں نوے	تینوں سدھ کامل ولی غوث دسے مینوں ٹھگ دسے جیس جھوٹیاں دے
جیوں جماتی کھوتری لت ماری بھوتنا زیانوں تے بوتھیاں دے	سائیں کھو سر پنوں نہیں یاد چوبر جاویں پھیر لائیے آن گھوٹیاں دے
ایہ مست ملنگ ہین مست یاروں ایسے کم ہیں کرباں جو ٹھیاں دے	وارث شاہ میاں نال چاٹریاں دے لنگ سکیے چوبراں کھو ٹیاں دے

کلام ہیر با سہتی

ایہ مست ملنگ نہ چھیڑ کوئی نہ کوئی وڈا فساد پواسیانی	ماریے جان گھیٹے اُجڑ جان ماپے تدھ لنڈ پیدا کجھ نہ جاسیانی
بہت انپے گوروں نوں یاد کرو امت اوسنوں عرض سنا سیانی	احمد شاہ از غیب تھیں آن پوسی رب رکھ جنڈیالے نوں جاسیانی
سکندر شاہ جاں فقر دے پیر پکڑے قلعو قردوا فتح کرسیانی	تمر لنگ نے کیتی فقر یا بادشاہیاں ست دیوا سیانی
پیر پکڑ فقیر دے کرس راضی نہیں ایہدی آہ پے جاسیانی	وارث شاہ جس کیندا برا کیتا جا گور اندر پچھوتا سیانی

کلام سہتی با ہیر

سہتی ہیر نوں آکھدی بھلا بھابی تینوں ٹھیکیں بہو وکھا یسانی	تیرے طعنیاں بولیاں سارتی اج زہر منگا کے کھا یسانی

نہ کیا لگتی ہے نیک پاک جیسکے دم پر نماز پڑھنی جاہے ۱۲ ایسے تو ج ز تر جمہ اللہ کے پاس پھر جاتا ہے تم سب کو یہ جتا رہا جو کچھ تم کرتے ۱۲

آکے مرانگی میں اکے ایس ماراں لگے چھاتے تے دھمرا نسانی
چاک لیک لائی تینوں لے جاوی گلاں پچھلیاں آکھ سنا نسانی
سیتا دھر سے نال جو گاہ کیتا کوئی جا گھمنڈ پوا نسانی
جھڑے جچھے تے بولیاں لاؤنی ایں تیرے جھوٹوں پئی کھپا نسانی
ہیرے رکھ توں اپنی جمع خاطر تیری راتوں بھنگ لہا نسانی
آل رنیاں جھتے پیر تیرے تھیں اپنی نہ ٹنگوا نسانی
کوئی نواں فطور توا جوڑ کے تے قساں دوہاں نوں اج روہا نسانی
سودواں ماروں ماں جانی آکھ تے تینوں خواہ مخواہ گا نسانی
اُتے مارئیں توں اتے ہیچ جولی ایہا کھگری جاو کھا نسانی
رن تا ہیں جاں گھروں کڈھاں تینوں تے مراد بلوچ ہند نسانی
سر ایہدا وڈ کھکے اتے تیرا بیہے ٹھوٹھے دینال رلا نسانی
کوٹھا نساں اتے مرانسانی گتوں پکڑ کے گھروں کڈھا نسانی
جیویں اسانوں دکھڑے دیتوئی توں ایں بھی دکھ دکھا نسانی
وارث شاہ سکھانگے سید نوں تیرے لنگ جھوٹ کرا نسانی

کلام ہیر

غوں جھیڑے پند جے مارلیں اجڑ جائے جانے جگ سارا
تیرے بھائی دی بھین نوں کھڑن جوگی جھ لائے مینوں کوئی ہنکارا
مینوں چھڈ کے تدھ نوں کرے سیدا آکوا لئے بابوئی کہیا آرا
پھریں کبر ہنکار دے نال لدی تیرے نال کرساں ویکھیے ملاکھارا
ہتھوں جو ناں کے جل جے سٹ دیمن کبر کٹنے پوہ تے مانگھ سارا
میری بھنگ جھاڑے اہی ٹنگ بھناں بہال سارستی ہار دا بیا پارا
سر دل کھوہ کے جھونٹیاں تیریاں نوں کراں نال پیزار دے خوب جھاڑا
وارث شاہ پناہ منگ پاکولوں رن آئی وگاڑ نے کرے کارا

کلام سہتی

کجل پا چھل آرا کھت نیناں زلفاں گندلاں وار بناوُنی ہیں
زیور عاشقاں نوں کت دھڑے دیوچ چھنکاوُنی ہیں
ٹھوڈی گل تے پلنگے خال خونی راہ جاندے مرگ جاونی ہیں
چھنے دند بن پی بناونی ہیں کسے گلتوں نہیں لہاونی ہیں
تیر چوڑیا پلنگے پٹ والا کو سنجاں گھٹ کے لاونہ لاونی ہیں
نال حسن گماں دے پلنگ بہکے حور پری وی بھین سداونی ہیں
نیہواں پٹیاں کھ لپار زلفاں کو سنجاں گھسکے لاونہ لاونی ہیں
بانکی چھپ ہندی چچلی اپنی دی اتے قہر دیاں الیاں لاونی ہیں
کنہاں نخریاں نال بھرماونی ہیں الکھیں پا سر مر مٹکاونی ہیں
مل وٹناں لوہڑ دندا سر بیا ازری بادلہ پٹ ہنڈاونی ہیں
نواں ویس تے ویس بناونی ہیں لیس بھیریا نے گھمکاونی ہیں
نال جوگیے اکھیاں مار کے نی ساڈے نال توں پئی جھگاونی ہیں

ا؎ اگر ہیر کی قصد ہو پر گاؤں کے لوگ مارے جاویں تو جہان ویران ہو جاوے ۱۱ ۲؎ لڑائی کی طرف اگر جوڑ نے کے خوف سے چھٹکارے جاویں تو ہر ایک طرح کا کام ہو ۳؎ بیقرار بے چارہ گر پیچ دار آویزہ ۴؎ وہ کم کام ہر اپکار آویزہ ۵؎ عورت بگڑ جاوے تو بچے کر توڑ کر دکھاتی ہے ۱۱ ۶؎ کمر میں چوڑی دار نقش ریشمی ۱۱ ۷؎ پہنے
ہر روز بناوے نیا لباس تبدیل کر کے ادھر ادھر پھرتی ہے ۱۱

نویں عشق بازاری کسبے نی نت نویں ٹنگار بناؤنی ہیں
مہندی لا ہتھیں پہن زری زیور سوہنی مرغ دی شان گواؤنی ہیں
سردار ہیں خوباں دے ترنجناں دی خاطر تلے نہ کسے نوں لیاؤنی ہیں
پر اسیں بھی نہیں ہاں گھٹ تیتھوں جیتوں آپنوں چھیل سداؤنی ہیں
نادھو شاہ دی رن ہو پلنگ بیٹھے ساڈے جیو وچہ سول جگاؤنی ہیں
تینوں تھنہ آوسی کجھ ہیرے جہیاں سہتی نے چھابیاں لاؤنی ہیں
جونک پا بیٹھے سر تے قہر والا توں تاں یار نوں پئی وکھاؤنی ہیں
نخے جوگیڑے ملک کجھ کدھوں جہیاں چادراں پئی وکھاؤنی ہیں
تیرا یار آیا اساں دیجا وے اتے ہورکی مونہوں اکھاؤنی ہیں
تیرے نال جو کرانگی ملک دیکھے جیہے مہنے توتیاں لاؤنی ہیں

حکم کرنی ہیں ساریاں کھیڑیاں تے بڑی آپنوں چھیل سداؤنی ہیں
پیر نال چواوے چاؤنی ہیں لاؤنال گہنے چھنکاؤنی ہیں
ویکھ ہورناں بکاچھڑاؤنی ہیں بیٹھی پلنگ تے توتیاں لاؤنی ہیں
ساڈے جن سر بیٹھیا اے ساتوں چوہڑی توں نظر آؤنی ہیں
نال جوگیڑے توں تاں لگیں کہیں نہریا نال بھرماؤنی ہیں
تیرا کم نہ کوئی وگاڑیا ای نہیں جوگیدی ٹنگ بھناؤنی ہیں
اکھیں ہار سرمہ سکاؤنی ہیں منہ پانی دے نال بھڑاؤنی ہیں
سبھے اُٹھ تے پٹ تے پاڑ سٹوں انہیں تیخیاں پئی جگاؤنی ہیں
دیکھ جوگی نوں مار کھدیڑ کڈھوں کوئی اسنوں پئی چھڈاؤنی ہیں
ایس گل وچوں تدھ چاہنا کی وارث شاہ وہنز کھپاؤنی ہیں

کلام ہیر با سہتی

بھلا کواٹے سانگ کیوں لاؤنی ہیں چپے مونہ جھے کیوں پئی بناؤنی ہیں
لگی ووس تاں کھوہ وچہ پاؤنی ہیں مینڈے کانگ نوں توتیاں لاؤنی ہیں
ایہی سا کنینال کیوں گل کریے سید بنال نکاح پڑھاؤنی ہیں

بھلا جوگی نوں پئی بھرماؤنی ہیں اتے جیبھ کیوں پئی پکاؤنی ہیں
کاہی جوگی توں کوار بھناؤنی ہیں منڈیاں نیندیاں توں مرواؤنی ہیں
وارث شاہ دے نال اُٹھ جاہ اودھر کہیاں پئی بجھاؤنی پاؤنی ہیں

گرفتن سہتی را نجھا را

سہتی سنے لونڈی ہتھ کپڑ موہلی جیند بنائی پھڑ نیہاں چاولے نوں
کھپر سلیاں توڑ کے گٹھ ہویاں ڈاہ لیونے سوہنے سانولے نوں
اندروں پلنگ توں ہیر پکارکیتی کیوں مار دے کھنڈ باولے نوں
گھڑی گھڑی نال اکوار کٹیا انہاں کہیا سی اس لاولے نوں

گرد آن ہویاں وانگ جوگناں دے ڈاہ گھتیو نے اس باولے نوں
اندر وار کے ہیر نوں مار گندا باہر کھیتو نے لٹ باولے نوں
انہاں گٹ گٹ مار تہا کیتا جویں او کھلی کٹیے چاولے نوں
وارث شاہ میاں نال لہا بنانے ٹھنڈ اکیتو نے اس اتا ولے نوں

لہ: اشارہ قول سے، بتیری زری ہے، سکے جنکے ساتھ چاول صاف کئے جاتے ہیں سکے یعنی جس طرح چاولوں کو صاف کرنے کیلئے کوٹا جاتا ہے اسی طرح جوگی کو خوب کوٹا۔

زدن سہتی رانجھا را

دووین وٹ لنگوٹڑے داپیاں ہارے ویکھ لونڈیاں تھنیاندے ۔ مار پاسہ انوچہ گھوک پیاں گھتے دیکھ کے توں ہنے توں ہنیاندے
انہاں ڈاڈھے جوگیڑا اپھاٹ کیتی کٹ نال گھرو نجیاں کھوبیاندے ۔ آلاں نوں ٹنگ نوں والے چھپر ٹ گھتیونے پھبٹے وچے آن جتھر وبیاندے
نال جھٹ کیتا سہتی یاد لے تے پاسے بھینیوں نے نال تھونیاندے ۔ جٹ مارڈھئیاں پٹیا سر بھنیاں نال دودھ دو ہنیاندے
ڈریاں نال تو جے ہین ہوا جیویں ابو سمندھ وچ ہاہنیاندے ۔ وارث شاہ فقیر حیران ہویا شکر جھل پے جھانجے تو ہنیاندے

زدن رانجھا سہتی را

رانجھا کھا تیکے مار پیر گرم ہویا مار مار یا بہت فتور دینے ۔ دیکھ پیدیاں خم مارے اس فرشتے بیت معمور دینے
کمر جھکے پیر قوں یاد کیتا لائی تھا پنا مالک حضور دینے ۔ ڈیرا بخشیا مار کے لٹ لیا فتح پائی پچھان قصور دینے
جدوں نال بحور رے گرم کیتا تاذکر آگاہ ناسور دینے ۔ وارث شاہ جاں اندروں گرم ہویا لاٹاں چھڈیاں ہی تنور دینے

زدن جوگی سہتی و کنیزک را با غصہ

دووین مار سواریاں لاوے نے پنج ست پھٹیاں لاییاں سو ۔ گلھاں پٹ کے چولیاں وے لیراں کڈھیاں بھیکے لال کرائیاں سو
لے تور جھنجھوٹ کے پڑگتوں دووین وہڑ وچہ بھوائیاں سو ۔ واگ ماں فندے چولی دیاں کھیچ تناں بھیڑ وانگ پتنگ اڈائیاں سو
گھوچونڈیاں گلھاں تے مار منہاں دو دھوئے ڈھد چالائیاں سو ۔ چھہار چھہ قندار لگول ہوئے سہوے جھنڈیں لا شنچا بنائیاں سو
کیتے لک بگو ستے پکڑ تڑکوں دووین باندریوں آنگ نچائیاں سو ۔ تھ رہی کے دانگے جسم آتے چپنے چھنھ دیو آنگ تپائیاں سو
جوگی واسطے ربّ دے بس کر جا ہیر اندروں آکھ چھڈائیاں سو ۔ منع کر رہی باہراں آتے ٹیکاں جوگی توں راج لوائیاں سو
جوگی ترس کر کے دتا چھڈ اوہنوں سوہاں بہت بہتر یاں لائیاں سو ۔ وارث شاہ میاں بہشت چوں انگوں حوراں دووین آکھ حضور لگائیاں سو

فریاد کردن سہتی و کنیزک وجمع شدن زناں برائے حمایت سہتی

انہاں چھٹیاں حال پکار کیتی پنج ست مشٹنڈیاں آگیاں ۔ واگ تابنی کتیاں گرد ہویاں دودو علی الحساب لگاگیاں
انہاں مار کے دھک کے ریکلک اگے گھروں کڈھ کے طاق چڑھاگیاں ۔ دھکے دیکھے سٹ فقیر ہنوں ہوہڑا بڑا مضبوط چھاگیاں

واننگ لشکراں آئے گرد ہویاں فتح پا کے قلعہ چھڈ آگیاں
بازتوڑ کے تا بیبو لا ہو تے معشوق دے دید ہٹا گیاں
اگے ویر جی نوں اں پھر سو رہو یا ویکھ پھر کدی تے تیل پا گیاں
سو بیدار تعبیر کر لدھ چھڑ یا دو اجگی نوں واعدا پا گیاں
جوگی ست حیران ہو دو نگہ ہیا کھیا جا دوڑ انگھول پوا گیاں
رانجھا روند لئے گر لاوندا ہی جنوں کم تھیں اہ گوا گیاں

نال فقر دے یار دے پاس بیٹھا باہوں پکڑ کے زناں اٹھا گیاں
ملے چیریں وچھڑے کھوہ ہولے دو دی اگ تے اگ لگا گیاں
جڑیاں آ تاندا خوف رہا جھیڑ ینوں سوئی رتاں انجھیٹے آ گیاں
گھروں کدھ اروڑی تے سٹیا نے بہشتوں کڈھ کے دوزخ پا گیاں
اگے شوق نوں جھگڑا خاہوندا آتوں ہور پسار بنا گیاں
وارث شاہ میاں محمد وا سحر ہو یا پریاں جن فرشتے نوں لا گیاں

مقولہ شاعر

گھروں کڈھیا عقل شعور گیا آدم جنتوں کڈھ حیران کیتا
شداد بہشت تھیں رہیا باہر نمرود مچھر پریشان کیتا
جیہڑے عقل بن یار دے ویکھنے دے سبھے کھوہ کے چا ناداں کیتا

سجدے واسطے عرش توں ملے دھکے جویں ہے نے رد شیطان کیتا
جوگی عاشق سی عشق دیاں تھاہیاں ناں اک پل وچ ویکھ ویران کیتا
وارث شاہ حیران ہو رہیا جوگی جویں نوح حیران طوفان کیتا

کلام جوگی با ہیر از روئے درد

ہیر چپ بیٹھی اہیں گل کدے سا او وہ پیا نال فقر یاندے
لیتھے گل کو چھیڑی آن وچ جوگ لیا سی نال تکوریاندے
اک رن گجی دو یاد ھن گیا لوک مارے نال سور یاندے
اساں نجیر سنگیا انہاں دی کیتا جنوں ماریا نال نہوریاندے

اوہ ویلڑا ہتھ نہ آوندا ئے لوک دے رہے لکھ ڈھونڈوریاندے
شرم رہنوں میں ہینوں دے بدلے ٹیاں ماریا نال بھوریاندے
وچھیاں جیانیاں ناں فتح ہدیاندیاں کیکر ہتھ آون نال نوریاندے
وارث وانہریاندا سوت وہیں لئے رب اگے کرزوریاندے

مقولہ بزبان جوگی

رانجھا آکھدا رنا ئے جھیڑے جھیڑے زناں دھ فسادی کلاندیجی
دردار تے دھکے پھیر کھائے زناں گو لیاں دھڑاں ہلاندیجی
عمر پن کھائے بگڑاں کمائے سارے کم کیتے جہاں جلاندیجی
انت لکراں مار کے بہہ رہیا گئے زور جوانیاں ہلاندے جی

پہلاں بھابیاں نے پنڈوں کڈھ دتا پھیر پیکے گھر ہلاندیجی
نالے کھت موہدا ہینوں کیتے نے بھنے ہڈیوں ڈکے کھلاندیجی
کھاہدی مار پر ہیر نہ ہتھ آئی فند ڈھیر کیتے ولاں چھلاندیجی
وارث شاہ اللہ دا آسرا لئے جہڑا کم ساہے وچ پاندے جی

پریشانی جوگی

دھواں ہو نکھار رو بیٹھے آہ مارے ربا میلکے یار وچھوڑ یو کیہوں — ہیرا رہے جہاز سی آن لگا تینے لا بیکے پھیر مڑ بوڑ یو کیہوں
چھاکا دیکے باغ بہشت والا پھیر جنگلاں مِدّ وچہ ڈوڑ یو کیہوں — اساں باغ بہشت وچہ بیٹھیاں نوں ویری غیب دا آن چھوڑ یو کیہوں
کوئی اساں تھیں ہو گناہ ہویا ساتھ فضل اللہ کے موڑ یو کیہوں — وارث شاہ عبادتاں چھڈ کے تے دل نال شیطان دے جوڑ یو کیہوں

ایضاً

گھروں کڈھیا بہت حیران ہویا پھیر ایس گھر کدوں وڑساں — مشہور رساں ہیر نوں لین آیا مڑ ساکھناں وطن کی نال کھڑساں
بانہہ کدھ آیا ایس کم تائیں سو ہیو اٹکیا جا کس ہتھ پھڑساں — رہیا اکّ اکلڑا یار باجھوں ہن تاں چھوڑ اکت او ادھر ساں
پیچھے شہر رہیا پیریاں بھجا یانا باجھ یاراں کی پھیریا نال رڑساں — بلپے دم نا ہیں وہیں حاکماں نوں بیوان سلے چوتڑے جا چڑھساں
بجھ غیر مرسول مقبول تائیں بنے لا دسی تاں کے گھاٹ اڑساں — اکے میٹھ کناے بیں چلہ کٹاں پڑہاں سیفیاں گے فکر حق کرساں
مدد پیر دی ہیر جے آن ملے نال سنگ دے رلکے جھنگ وڑساں — من وچہ توہیں اتنے نام تیرا وارث شاہ دا ورد وظیفات کرساں

مقولہ شاعر

جوگی رو دہرے سر پٹ لئے متھے لکھیاں قلماں اولیانی — مینوں پیا باجھوں نہیں تانگھ کائی سبھ ڈھونڈیاں عماں نے ملیانی
جنہے شینہہ چیتے خوخ ناگ کالے بچھیا لگھتن نت جلیاں نی — سانوں دیس تے ملک دی سار نہ جھٹی ساڈیاں قسمتاں جنگلیں چلیانی
ایہ ہیر کرد زار و زار روندا ساہنگاں بینے فراق دیاں ملیانی — جیکر ہیر اٹھے ہتھ ایس ملے تد ہو نکیاں گلاں سولیاں نی
جلد کٹ کے پڑھاں کلام ڈاہڈی بھیڑاں وسیاں آن اولیانی — کیہیاں محنتاں تکے دکھ جاگے تاں جاندیاں ہن اکلیاں نی
آہیں ماردا حال پکار کردا آکھے کہیتیاں لل ولیانی — وارث شاہ محبوب دی دید کارن اساں ایڈ مصیبتاں جھلیانی

مقولہ شاعر

روندا کا سنوں ہیر تا لیائے پنجاں پیراں آندھ ملاپ سیاں — دردیار دا دیکھکے پون پلے روند کردی پیا وجھاپ میاں
لیا دیکھکے اوس پچھان بیلی چڑھیا او سنوں عشق دا تاپ میاں — لا زور للکار توں پیر پنجے تیرا دور ہووے دکھ جھاپ میاں
بال ناتھ دا چیلڑا ہو یوں توں تیرا جوگیاں نال ملاپ میاں — جہڑے پیر دا زور ہے تدھ تائیں کر واوسدا ادن جاپ میاں

لہ پانہ عذرہیو) اور ہے شیطان آدمی کو وقت پر دغا دینے والا [illegible]

زور اپنا فقر نوں یاد آیا بالناتھ ہینڈا گورو باپ میاں ۔ وارث شاہ جھکا ہو بے رووے بیٹھا وے اُنہا نوں تُو اسر اپیاں

بد دعا دادن جوگی

رانجھا بہت بد دعا ایں دیوندا ہی سہتی رن سانوں برا ماریائے ۔ ساڈا اوس نے چلدا اگ کتی نال عاجزاں قہر گذاریائے
مدد کرن جے آنکے پیر پنچے بدلالاں ہیں رو پکاریائے ۔ تھک ہٹ کے انت نوں ہار رہیا سادہوں اُتے روا دہاریائے
الیس ہیر دے واسطے تیرے گھر وسدا اساں اُجاڑیائے ۔ کن پاڑکے مُندراں پالیاں ایس عشق تھیں جیو نہ ہاریائے
بھائی بھابیاں نال چا ویر پایا اساں وطن تے دیس وساریائے ۔ وارث شاہ ملے ہمیں ہیر جٹی ایہو جیو وچہ سخن وچاریائے

کلام رانجھا مخاطب بدل خود

کرامات لگا جے سحر پھوکاں جڑ ہاں کھیڑیاں دیاں دُھوں پٹساں ۔ دھواں دہوپ دہو کھا یکے پڑہاں سیفی ٹونے کاماندیاں کچ سٹساں
فوجدار ناہیں وچ باہیں پھوک اگاں کر ملک نوں چوڑ چوپٹ سٹساں ۔ جیکر حکم خدا تھیں ملے مینوں تہاں کھیڑیاں دی پٹ پٹ سٹساں
نال فوج ناہیں کپڑ کوار رنوں ہتھ پیر تے نک کن کٹ سٹساں ۔ الم ترکیف قہار دے وچ پڑھکے تیغ ہندیاں بلکو چاکٹ سٹساں
سہتی ہتھ آوے پکڑ چوڑیاں نوں وانگ ٹانڈ وے تری چھپ سٹساں ۔ پنج پیر جے باہوڑن آن مینوں دکھ درد قضیئے کٹ سٹساں
وٹ سٹ چپیٹ کولٹ ہو کے جھٹ وٹ نے اُہدہ اُلٹ سٹساں ۔ حکم ربدیاں ہیں کال جیہا مگر لگ کے دولت نوں چٹ سٹساں
ہو شے پار منددوں ہیر جٹی ُبکاں نال سمندر نوں چھٹ سٹساں ۔ جیکر ہیر ملے تاہیں جیوناں ہاں نہیں تے جگر دا خون الٹ سٹساں
جٹ وٹ تے چھپٹ تے پٹ بدھے در دیں ثانگ سیانیاں سٹساں ۔ وارث شاہ معشوق جے ملے خلوت بھیج وے وکھ اُلٹ سٹساں

رفتن جوگی بطرف کالا باغ و نشستن او در مراقبہ مسدود حواس خمسہ

دل فکر نے گھیریا بند ہویا رانجھا جیو غوطے لکھ کھا بیٹھا ۔ ہتھوں ہو ننج دھواں سر چائیریا کالے باغ وچہ ڈھیر مچا بیٹھا
اکھیں میٹ کے رب وادھیان دھریا چاپسو نظر فی ہی ہو نیاں لا بیٹھا ۔ وٹ مار کے چاروں ہی طرف اُچی اوتھے ولگنا خوب بنا بیٹھا
اساں کج کیتا ربا سچ کرسی ایہ آکھ کے ویل جگا بیٹھا ۔ ہجر کی اگ جاں تاؤنی تا کیتا عشق مشک وانا چھکے جا بیٹھا
باغ ہرا ہو یا اس ویلڑے جی جو ملیڑے دھونی رما بیٹھا ۔ پھل آن لگا اس باغ تائیں جدوں جوٹ نقارے تے لا بیٹھا

نیڑے چھٹیاں چنگاں تے چھڈ ٹھٹھا ساہد گریوں اوہ بھلا بیٹھا — ایہ کم سی اہل تپ شرا دا سبینیاں گلاں نوں ترت گوا بیٹھا
جدوں اگ تے دھپ نے تایا تدوں چھاؤں دل جھونپڑی لا بیٹھا — طرف یار دی خیال دوڑا ہو سوتے رب نوں دلوں بھلا بیٹھا
تھلا لیکے سانس چڑھا دوارے کوئی وڈا مہنت ہے آ بیٹھا — وچہ سنگھنی چھانئے لاتاڑی وانگ بڑے تپیاں لا بیٹھا
ہتھ سمرنا گل وچ پایا لا ساری انگ بھبوت رما بیٹھا — چھاں سنگھنی تک کے رُکھ بھورا وانگ عہد باغ دسنا لا بیٹھا
لال اکھیاں بھکھدیاں دس سندر تے ہوس نوں لوں مٹا بیٹھا — وارثشاہ اُسوقت نوں جھورے جیویں جیوندے اکھیاں لا بیٹھا

تجویز نمودن جوگی یاد دل نشستن در مراقبہ

رانجھا دوں تجویز بنا کے تے وانگ سادھواں چت بنا رہیا — کدی ناگمیا نو انگ الکھ بولے ڈنڈے سُتھریاں وانگ وجا رہیا
کدی نچی تپ شام تپ پون کبھی سدا برت نہی جھٹ لا رہیا — کدی مست مجذوب لٹ ہو ستھرا الف سیاہ مٹھے اُتے لا رہیا
کدی اردھ تپ سانس گرانس تپ نوں کدی جوگ بھی جھٹ لا رہیا — وارثشاہ ہے یار دا غم ایہنوں اسدے نام دا ورد پکا رہیا

ایضاً

میٹ اکھیاں رکھیاں بندگی تے گھتے چلیاں چلے وچہ بار رہیا — آکے عاجزی وچہ مراقبے دے ذات خدا نے رو رہیا
وسویں دوارے تے سانس چڑھا کے تے کدی انگ سمادھ کھلو رہیا — خاراں گھتکے ذکر تے فکر دیاں میلاں دلدیاں ساریاں دھو رہیا
وچہ یاد خدا دے محو ہندا کدی بیٹھ رہیا کدی سو رہیا — نیولی کرم کر دوھدے اُرتپ وچہ کدی ہوم سر پڑ وچہ چھو رہیا
پیراں آپ زبان تھیں حکم کیتا بچہ جاہ تیرا غم کھو رہیا — ایہ آواز آیا بچہ رانجھیا دے تیرا اصبح مقابلہ ہو رہیا
رانجھا خوشی ہو یا بہت دل دے اندر کہندا یار دا میل ہن ہو رہیا — وارثشاہ نہ فکر کر مشکلاں دا جو کجھ ہونا سی سوئی ہو رہیا

سیر نمودن دختراں و ہمنشیناں ہیر بروز جمعہ در باغ

روز جمعہ دے ترنجناں دی کیتی ترنکلے کونک ارسیلیاں دے — جویں کونجاں ڈار تے باغیں چرن گھوڑے ارتھ وحیلیاں دے

لہ آیت (ترجمہ) آسمان زمین کا بنانا رات دن کا بدلتے آنا اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور دھیان رکھتے ہیں زمین اور آسمان کی پیدائش میں اے رب ہمارے تونے نہیں بنایا اس کو بیفائدہ تو پاک ہے سب سے سو ہمکو بچا دوزخ کے عذاب سے ... (ترجمہ) اللہ چن لیتا ہے اپنی طرف جسکو چاہے اور راہ دیتا ہے اپنی طرف جو رجوع کرے ۱۲

دھمکار پیگئی تے دھرت بولی چھٹے پانے گرب گھیلیاں دے
وانگ شاہ پریاں چھن چھن چھنکن وڈے ترنجن تال سہیلیاں دے
وکھو چھپ گئیے تھانو جیہڑاں وڑیا دھمکار پیگئے چوڑ بیلیاں دے
وارث شاہ ہو شناک جیوں لٹ لیندے عطر واسطے پھلیاں دے

خراب نمودن دختراں آتشکدہ جوگی را

دھڑاں ٹھوکلے روڑکے ست کھپر توڑ سہلیاں بھنگ کھلاریاں نے
ڈورا پیالہ تے پوست افیم کلڈ ھول چالکے پٹیاں ڈاریاں نے
جھیاہو سنجہ بازار دا پھول کوڑا باہر سٹیاں چھال پساریاں نے
کرن ہیلو اہیلو مار ہکا ویہن دھیریاں تے کھلی ہریاں نے
ڈونڈا کونڈا ابھیناں حقہ نے نیچے سمی گھٹکے لڈیاں ماریاں نے
صاف سنگلی چپٹا کنگا کھلی ناد سمرنا دھوپ کھلاریاں نے
جوگی سنجرا خوب بناؤ تا کھوتا باندراں وانگ وچاریاں نے
وارث شاہ جیوں واں پنجاں پائی تویں جوگی دی رسد اجاڑیاں نے

گریختن دختراں از خوف جوگی

قلعہ داراں نوں ہو چٹے تنگ ڈھکے شبخون تے تیار ہو سجیائی
ہتھ پکڑکے پھاہوڑی مارنے نوں مگر چور دے ساہ جیوں بھجیائی
سبھے نس گیاں اکو رہی باقی جاسوس چڑی اُتے وجیائی
ننگی ہو بیٹھی ست ستر زیور سبھ جان بہانیاں سجیائی
اُتوں ناد وجائے تے کرے نعرے اکھیں لال کرکے ہون گجیائی
تھراہ لوپے جیوں واہر توں شینہہ چھٹے اُٹھ بوٹیاں دے مینہہ گجیائی
ارے بھوت کا قافلہ کہاں چلیاں گالیں ویندڑا اہول رجیائی
ہائے ہائے بیٹھے ماہی جاہ ناہیں پری کیھڑا موت نہ بجیائی
ملک الموت عذاب تھیں کرے تنگی پردہ کید ناہیوں کجیائی
وارث شاہ حساب نوں پری پکڑی روز حشر دا ویکھ کے وجیائی

فریاد نمودن قولاں پیش جوگی از زدن جوگی

کوڑی اکھیا مار نہ چاہوں لوکے مرجاؤں گی ابے بوانیانوے
عزرائیل جیا آنکے بہے اُوپے نہیں چھڈ دا نال بہانیانوے
گل دستیوں جیہڑی دس بیٹوں تیرا سنہوڑا جانیاں وے
میری چاچی نے دست دھرں تیری جا او تنوں حال سنانیانوے
لوکے باہوڑی باہوڑی مرل جاؤں رکھیں یار مستانیانوے
تیری ٹوبل ہے دبودی ہیں پریاں اک لت لگی مرجانیانوے
تیرا بھید نہ کیسے کول دساں ہیں تاں قسم قرآن دی کھانیانوے
ہیر نام ہندا جیہڑی تدھ بیلن ہیں حال تھیں بیگانیانوے

جیہڑا اوسنوں دیس سنیہڑا توں تیرا آکھیا گھن لیجانیاں وے
تیرا ہیر نوں دیاں پیغام لگا قولاں آکھیا میں پُن جانیاں وے

تیرے سبھ سنیہڑے جا آکھاں پیریں او سیلے جا جھکے پانیاں وے
جو کجھ کہے سو پھیر جواب گھلاں ہیں تاں وسدیاں ٹھانیاں وے

تیرے واسطے اوسدی کراں منت جا ہیر اگے ٹٹیانیاں وے
وارث شاہ دی کریں مراد حاصل کل خلق دے کم دا بانیاں وے

پیغام دادن جوگی قولان را بطرف ہیر

جگی ہیر دا نام سن آہ مارے سو ہوں رو کے ایہہ سوال کیتو
جا ہیر نوں آکھنا بھلا کیتو سانوں حال تھیں جا بیحال کیتو

وَ اَنَّا ذِعَاتِ غمزہ تا پڑھکے باب سافے اِذْ مُولِیٰ لت جا کہی خیال کیتو
ھنڈا سیاہ سنیہ سی عشق والا اوہ گھت مجیٹھ عشق لال کیتو

دنیا پیگ دے مگر جو پے غازی ڈیرائے کے جا گنگال کیتو
طلا کندن اگ تا و دیکے جا اندروں باہروں لال کیتو

احمد شاہ وانگوں سیرے وید سنکے پٹ ٹھڈ کے چکدا تال کیتو
جا ہر سمد بہا لیو کھیڑیاں نوں رطرفیاں تے میہنوال کیتو

فتح آباد دچا دتو ای کھیڑیاں نوں بیاہ رانجھنے دے بر جوال کیتو
پھڈ نٹھیں بیال تے تعیں ای وچ کھیڑیاں دے آن جال کیتو

کرکے لوک دکھاوڑا دیاہ والا ڈولی چڑھن لگی حال حال کیتو
پہلے چوہدری دا پت چاک کیتو چا جگ اُتے میہنوال کیتو

نادر شاہ توں ہند پنجاب ڈھرکے بیرے باید اتد ہیو بنجال کیتو
سانڈ بال کنگال بیحال کرکے حال قال تھیں جا بیحال کیتو

تدوں تھرنوں پٹ کر جاندی ہیں جدوں اساندیاں وصال کیتو
نہوں لائیکے کُجھ سیوا یا ای نال کھیڑیاں دے اشتغال کیتو

جال میں گیا وہرے سچی نال رلکے جھیڑے چوروانگوں میرا حال کیتو
اساں عاجزاں نوں ترسایا ای وچ جنگلدے چا پامال کیتو

تیرے باپ درگاہ تھیں ملے بدلے جیہا ظالمے تدھ ہیں نال کیتو
راتدن بند وچ جایاں دے یوناں ہاں نیوں عشق دے وچ ٹھڈ حال کیتو

دکھاں وچ سر پیرنوں جالیا ہیں درد مند بیرا وال وال کیتو
دتو اپنا شوق تے سوز مستی وارث شاہ فقیر نہال کیتو

رسانیدن قولان پیغامہائے میاں رانجھا پیش ہیر با حسن تدبیر

کوڑی لپیا آپ چھٹا ہئی ہیر غضب دا جیو دوچ کھیا ئی
سیج آنکے ہیر دے کول بہکے حال جو گید اکھو لگے دسیائی

پھڈ ننگ ناموس فقیر ہو یا رہے ڈھونڈ آکدی نہ سہیائی
ایس عشقدی اگ نے ساڑ دتا گڑ اقہر دا اوہتے وسیائی

گھروں مارکے نعلیاں کڈھیائی جا کا ڑے باغوچ ھسیائی
ایس حسن گمانوں تہ پھر کے اقہر دا تیر کیوں کسیائی

کھلن گئی سان نال سہیلیاں دے بنھوں اپنا بھید اُس سیائی دیہیں کھلا اوہ پنڈ دا راہ ویکھے ریں گنے تارے لک کیائی
ہیر ہیر کرداوے رات روندا اٹھے پہر تیرا نام جپیائی وارث شاہ دے رات دے بینہ وانگوں نیر اوسدے نیناں نہ دسیائی

کلام ہیر با قولاں

کوئی نے ویکھ را بھیڑے سچ کیتا بھید جیوڑا کھول پسارانی منصور نے عشق دا بھیت دتا انہوں ترت سولی اُتے چاہڑیائی
رسم ایس جہان دی چپ رہناں مونہوں بولیا سوئی اوہ ماریائی طوطے بولکے پنجرے قید ہوئے اینہیں بولنوں گل پیگاریائی
جنہاں عشق دے خط نوں ضبط کیتا انہاں عاشقاں توں چہ پکاریائی عاشق ہو جس عشق اظہار کیتا انہوں وچ میدان دے جھاڑیائی
بیناں بھرے اسرار زبان دتا انہوں قفس دے وچ بند کراریائی قلم ہادی نے شاہ شمس کہیا اوہدا کھلیہ چم اتاریائی
یوسف بولکے باپ نوں خواب دسی انہوں کھوہ دے وچ اتاریائی وارث شاہ تو قاروں نوں نے دولت بیٹھ زمیں دے جاگھاریائی

کلام قولاں با ہیر

چاک گئے گھگولیاں مار دہی جدوں اوسدا جیو تد کھسیائی اوسدی نظر دے سامنے کھیڈ دسیں ملکاں اوسدے باپ نے ادسیائی
آسا ہوئے وہتری ہو بیٹھی تدوں جائیکے جوگ وچ دھسیائی آیا ہو فقیر تاں لڑی ہی سی گرما اوستے قہر دا اوسیائی
مار تھلیاں نال حیران کیتا تدوں کالڑے باغ وچ نسیائی پچھادینہ ماریا جا جنگلی نی بھیت عشق دا عاشقاں دسیائی
ڈولی چڑھدیاں تاں ایہہ توں جھسیگ گئیں تدوں ملک سارا تینوں ہسیائی جدوں سئیں نے کوچ دا حکم کیتا تنگ تو برا لفڑے کسیائی
آیا لڈ ھکے گھنڈ دے گوپ ہوئیں کوئی سوال جواب نہ دسیائی مرزا نال اوہ گل سبھا رہیا اگوں سخن نہ کوئی سرسیائی
سگوں ہتھیار اخراب کیتا ایس خوف کولوں گھروں نسیائی توں تاں کچیاں ڈاتنا توانگ ہیرے سلے ملک گل اکا لچھیائی
جدوں روح اقرار خراج کیتا تدوں جا قلبوت وچ دھسیائی جھڑے نیویں سواوہ حضور ہوئے وارث شاہ نوں ہیرے دسیائی

کلام ہیر

ہیر آکھدی سمجھ توں نندھدی نی رانجھے یار نے کیڈ فساد کیتا رناں لگے جا بھیت کھلاریا سو رنڈ جتقدی نوں جاباد کیتا
چالا دیکے کھیڈ شطرنج والا رانجھے اپنا شاہ برباد کیتا جھڑا ستر سی بھید دے قید والا اوہدی توڑ بہار آزاد کیتا
اگے بھید دا آکھ دا آہن رانجھے نے ازل لولاد کیتا وارث ہو یار کی رانجھے دی عقل نوں چھین دلوں جا بیداد کیتا

ف تجھ ... ترجمہ ... [illegible]
[illegible] آدم علیہ السلام [illegible]

کلام قوّالاں

رانجھا وانگ لیلاں خرابیا مرے جدا ہو کیکے پنڈ تھیں باہر رہیا ۔ نیناں تیریاں جیبھ نوں قتل کیتا جاگ ہو کیکے کھولیاں چاڑ پر رہیا

توں کھیڑیاں دی بنی چوہدرانی رانجھا رو کیکے نکراں مار رہیا ۔ انت کن پڑا فقیر ہو یا گھت مندراں وچہ اجاڑ رہیا

اُنھوں وڑن نہ ملے توں ترخانے تھک ہٹکے انت نوں ہار رہیا ۔ تینوں چاکدی آکھدا لوک سارا اینویں اوسنوں ہتھا مار رہیا

شکر گنج مسعود مودود وانگوں اوہ تاں نفس دی حرص نوں مار رہیا ۔ سُنداناں تو کلی ٹھیل بیڑا اوسے وچہ ڈوبا اوسے پار رہیا

جھڑا اوجنا کو ڈھول سی وج گیا اوہ ہے شرم دیناں پیار رہیا ۔ وارث ننگ ناموس نہ رہے اوتھے جتھے عشق دا اگ بازار رہیا

کلام ہیر

عاقی ہو بیٹھے ایسیں جو گیڑیوں جاہ لائے زور جو لاونائیں ۔ اسیں حسن دے ہو مغرور بیٹھے چار چشم دا کنک لڑاونائیں

شرم لکھیا اندیوچہ پاکے تے اساں وڈو گھمنڈ پاونائیں ۔ لکھ زور توں لاجے لاونائیں اساں بدھیاں باجھ نہ آونائیں

رنج ویکھے یار پیاریاں نوں سیدار انجھے دیناں لڑاونائیں ۔ سیتا پوچ بیٹھا سیداوانگ دو ھنسر سونے لنک نوں اوس لٹاونائیں

سانوں توں لے کجھ اعتبار نہیں سیتا رام نوں ملن نہ آونائیں ۔ کھلا پلکا نداشاں وچ کھابیکے تے جوگ جُھانتوں جاک لاونائیں

رانجھے کن پڑائیکے جوگ لیا اساں جنبہ یہ جوگ تے لاونائیں ۔ وارث شاہ اوہ باغ وچہ جا بیٹھا اساں حال باعندا لاونائیں

کلام قوّالاں

عاقی ہو بیکے کہیڑیانوچہ وڑیئیں عاشق حسن دے وارثی جٹے نی ۔ بچا انت نوں ویرناں ہو شے جنیوں جھگا اوسدا کاسنوں پٹے نی

جھڑا و یکھکے گوہناں ہووے کیجے قتل نہ ہنس پلٹے نی ۔ عاشق سچرائی کرجانئیں نی دلوں نہ وسار کے سٹے نی

ایہ عاشق دیل انگور دیئے مڈھوں ایسنوں لا نہ پٹے نی ۔ جیوں جیوں گھٹے تیوں تیوں ہون ودھنے رتاں جے اینوں گھٹے نی

ایس حسن دا نگمان کرنیئے چھانئیں بدلاندی جان جٹے نی ۔ ایہ جوبناں نت نہ ہو ونائیں پیریاں دے دھو بیکے چٹے نی

لیکے ٹہہ سہیلیاں وچہ بیلے توں تے دا وڑی ہن نت کٹے نی ۔ بچپا نہ دیکھے بچے عاشقانوں جو کجھ جانتے نے سرکٹے نی

وجے بجھے تے کھریاں ہو لڑیئے تیر ارکے پچھاں نہ ہٹنے نی ۔ اٹھے پہر وساریئے ناہ صاحب کدی ہو بخش دی آکھ پتنے نی

جنہاں کونت بھلایا جھٹ سُٹ انے لکھ سولیاں سندیاں گھتنے نی ۔ اوڈھ جوگی تے جابیکے ہو حاضر ایس کم وچہ ڈھل نہ گھتنے نی

[illegible]

سٹھی چاٹ ہلا کے ٹھوٹھرے نوں پچھوں کینگرے روڑ ستے نی
وارث شاہ کی کھاپئے گی کھنڈ رو جوں جد اکھاپے اوس دا گٹے نی

خوشامد کردن ہیر سہتی را

چوں مرشداں پاس جو ڈگن طالب تویں سہتی تے پاوندی ہیر پھیرے
کریں سبھ تقصیر معاف میری تیرے پواں جے منتیں نال پیرے
ہیر ڈھونڈ کے پکڑ ناموش ہویا بناں ہاویاں تم نہ ہون جھیڑے
بندہ پر تقصیر گناہ بھریا شافع حشر نوں باجھ رسول کہڑے
بخشے رت گناہ خدا اچا بندے لکھ گناہ نے بھرن بہڑے
ہیر کرے ترلے سہتی نہ منے گھڑی گھڑی اوہ پاوندی ہی پھیرے
توبہ نائب نصوحے وی کراں بی بی باجھوں تساں دے اساں نوں کون چھیڑے
وارث شاہ متا ویں اساں آکھدا ساڈی صلح کرائیگا نال تیرے

کلام سہتی

اساں کیہہ بنال کجھ نہیں مطلب سرو پائے خوشی ہو رہے
لوکاں ہنے مارے پتی گیتی مارے غرم دے اندریں ور رہے
جھٹے نال بیہ وال پیکان وانگوں سلے جسم تے تیر کھلو رہے
منہ لگھاوز باندا نیز پانتوں نہیں ملدا ہی مرہماں گو رہے
جتے انب دی رساد اداغ لگے نہیں ہوندا سفید جے دھو رہے
میرا تد ویناں نہ چھوڑلدا ہتھ بدھی غلام جے ہو رہے
بنیں ٹیاں دیچ وے رہی لکھ لکھ میلے انت دھو رہے
ہیر پیر پکڑے سہتی نہ منے اسیں اپنا آپ وگو رہے
رات دنے خوشامداں ہیر کردی اتے سہتی نوں لگ وگو رہے
وارث شاہ نہ سنگ نوں رنگ چڑھدے لکھ سوہنیں وچ ڈبو رہے

عجز نمودن ہیر پیش سہتی

ہیراں جناب وچ عرض کیتی بہار زندانیاں بخش مرغولیاں نی
کیتی سبھ تقصیر معاف تیری دونا بول لے جو تینوں بولیاں نی
نہیں جاوی ریخ نوں چھڈ کے اوہ وانگد اساں نگ جو بولیاں نی
تولاں ہتھ سیہنہو ٹے اوس گلے تیرے نال دیاں اوہ ہجو لیاں نی
سانوں بخش گناہ تقصیر ساری جو کجھ لڑیاں تدہ نوں بولیاں نی
اجے ہیر رونداؤ ہے حسین میری تیتھوں وارثی گھول گھولیاں نی
اکھ رکھ لے باجھ دیاں جو کجھ اکھیں دی دیری گولیاں نی
گھر بار تے مال حکم تیرا سبھے تیریاں ڈھاندیاں گھولیاں نی
میرا ہم سر دے جیہی میری ہوساں باندڑی تدھ انمولیاں نی
میرا یار آیا چل دیکھ آپے ہیر ہار دسیں رت بولیاں نی

[illegible]

خاطر میں نمانیدی جوگ لیا بھر چکیاں غمانڈیاں جھو لیانی
جہڑا انڈھ قدیم دا ایہ میرا جس چونڈیاں کواردیاں کھو لیانی
جس ذات صفات چو ہرائی چھڈی میرا واسطے جادلی کھولیانی
وارث شاہ گمان دے نال بیٹھا نہیں بولدا ماردا بولیاں نی

کلام سہتی باہیر دلگیر

پیا لعنت دا طوق شیطان دے گل اسنوں بانہ عرش تے چاڑھنا ہیں
اسیں جیودی میل چکا بیٹھے وت کریں نہ سیونا پاڑنا ہیں
سگے جوگی توں مار کرایا ای ہُن ہور کی پڑتناں پاڑنا ہیں
غرض واسطے آنکھے پویں پیریں غرض باجھ کوئی کسے یار نا ہیں
گھر بار توں جا جواب دتو ہور آکھ کی سچ نتارنا ہیں
جھوٹھ بولیا جنہاں بیاج کھادی تنہاں وچ بہشت نہ واڑنا ہیں
ساتوں مار کے بھیڑ اپٹیا نوں چاہڑ سیج اتے جھنوں چاہڑنا ہیں
توبہ نصوحا جیہے وہوں بولاں نک ووُجھلے گدھے تے چاہڑنا ہیں
گل سمجھ جہان سب مطلبی باجھ مطلبے ہانگ پکارنا ہیں
میرے نال نہ وارثا بول انہویں متے ہوجائے کوئی کارنا ہیں

منت کردن ہیر پیش سہتی

آ سہتیئے واسطا رب دا ای نال بھابیاں دے مٹھا بولئے نی
کم بند ہووے پردیسیاں دا نال مہر دے گنڈھ نوں کھولئے نی
پر سوارتھی کم تے سمجھ پی جان گھولئے تے تہیں ڈولئے نی
جگی چل منائیے باغ وچ چل ہتھ چکّ کے مٹھڑا بولئے نی
چل نال میرے تو نال چاگ بھرے دیسل کریں وچہ وچولئے نی
جہاں راہ خدا دے کم کیتے وچہ سر گدے بینگے جھولئے نی
میرے کم دی سمجھ ہے خرم تینوں صلح کار ہو سچ زرولئے نی
رانجھا ہیر دے نال ہے آن ملیں تینوں ملیگا یار مولئے نی
ہوئیے پیر ونڈا اوڑے شوہدیاں دے زہر شیر دے وچہ نہ گھولئے نی
مطلب واسطے شوہدیاں شاہ مرداں وِکّ گئے سن سمجھ ہجولئے نی
تیری جیہی نناں ہو میل کرنی جیو جان بھی اوستوں گھولئے نی
جو کجھ کہیں سو سر تے من لئے غمی شادیوں مول نہ ڈولئے نی
کویں ہیر تے رانجھے دا میل ہوئے کھنڈ دودھ دے وچ چا گھولئے نی
پیریں پونتے ست سلام تینوں یار میلیے میل منولئے نی
نال صدق نہ صاف دا کر گنڈھا پورا نال حساب دے تولئے نی
وارث شاہ نوں نال ملاؤ لئے گلاں چھڈ دے آلئے بھولئے نی

راضی شدن سہتی باہیر

رانجھا جوگی مرضی ہے ہیر کے گرد اے جہاں [illegible] سلام لے ہم [illegible] اور بھائی [illegible] دشنام ہے لیے بھائی کا ماتم کرتی ولی سہتی اپنے
آپ کو [illegible] واسطے حضرت علی مرتضیٰ [illegible] ہو گئے تھے ۔

جریں صبح دی قضا نماز ہوندی راضی ہو شیطان بھی نچدا اے — تویں سہتی دے جیو وچہ خوشی ہوئی دل رند اچھل کے آ مچدا اے
جویں بال چراغ بازار وچ ہو چا شاہ خوشی نال رجدا اے — ٹاہ ٹاہ کرکے سہتی ہس پئی چڑھیا زوم سی حسن دے وچلاۓ
جاہ بخشیا سبھ گناہ تیرا تینوں عشق قدیم توں سجدا اے — وارث شاہ چل یار منائیے ایتھے نواں اکھاڑا مچدا اے

مقولہ شاعر

سہتی کھنڈ ملائیکے تھال بھریا چا کپڑے وچہ لکایا ئی — جھیا وچہ نماز وسواس جیویں عزازیل بنا لے آیا ئی
اوتے پنج روپے سو روک رکھے جا فقر تے پھیر پایا ئی — جاروں آوندی جوگی نے اوہ ڈٹھی پچھاں اپنا مکھ بھوایا ئی
اساں وحاں ہتیتیاں بیٹھیاں نوں تا دونھے وکھتوں آیا ئی — طلب مینہ دی وگیا آن جھکھڑ یاسو آخری وقت ہن آیا ئی
سہتی جھکے تھیں سلام کیتا اگوں بول جواب نہ آیا ئی — رانجھے ویکھیا ہتھ تے تھال چایا پلو گھت اُتے پردہ پایا ئی
بہت منتاں سہتی دیاں ویکھ کے تے رانجھے بار دی جی بھر آیا ئی — عامل چوڑتے چودھری جٹ حاکم سماں ہور ہی رب وکھایا ئی
اشراف پٹھان مغل سید سبھ خاک در خاک رُلایا ئی — وارث شاہ مغرور نہ ہووہیں ہرگز کالا مُنہ شیطان کرایا ئی

ایضاً

جاں سوں خلق پیدا کیتی رب سچے بندیاں واسطے کیتے نی سبھ پسارے — قرآن کتاب وچہ ملک ملت اندر زمیں آسمان تے چند تارے
بادشاہ سلطان تے خان دیوان ہو ہندو مومن نگار نگارے — اک ساہد اک سنت اک پیر مرشد اک رہن اکنت جیویں فلک تارے
آپو اپنے پیتھ وچہ آن وڑے سبھو اوسدے انت دھن کرنہار سے — جنّاں چھوڑ کے جن شیطان ول گیا گڈی بکری اوٹھ سارے
ایہ تاں بھول فساد دا ہویا پیدا جہاں سبھ جگتدے بول لاۓ — جنھاں کیتیاں چکڑیں پھاس گئے جڑے ہوئے گنتھ اوہ ٹلی بھارے
آدم کڈھ بہشت تھیں خوار کیتا ایہ تاں کم اساں سکھرھی کرن کارے — اہیں لں بزار اس شیرنی توں اساں چھڈیا ملک مجت سارے
ایہ کرن فقیر چار راجیاں نوں انہاں رجے تے کٹنی سبھ مارے — وارث شاہ جو ہنر وچہ سبھ مرداں اتے بھریاں وچہ تی عیب بھارے

کلام سہتی

لہ حسن کا موج جوانی کے زور اور زوم شہوت کو کہتے ہیں ۱۲ ئے آسمان اور زمین کا بنانا اور رات اور دن کا بدلتے آنا اور کشتی جو لیکر چلتی ہے دریا میں جو چیزیں کام آویں لوگوں کی اور جو اللہ نے اتارا آسمان سے پانی پھر جلایا اس سے زمین کو مرنے کے بعد اور بکھیرے اس میں سب قسم کے جانور اور پھیرنا ہواؤں کا اور ابر جو حکم کا تابع ہے درمیان آسمان اور زمین کے ان میں نشانیاں عقلمندوں کے واسطے ۱۲ ئے جنہوں نے برے اعمال کئے وہ کیچڑ میں پھنس گئے ۱۲ ئے جو لوگ دنیا سے الگ رہے وہ خدا کے پیارے ہیں ۱۲ ئے ابتدا سے یہ فن عورتیں کرتی آئی ہیں ۱۲

سہتی آکھیا پیٹ نے خوار کیتا کنک کھا بہشت تھیں کڈھیا ئی
آکھ ہٹے فرشتے جو کنک دانہ نہیں کھاونا حکم کر چھڈیا ئی
ایہ وچہ شیطان بھی مرد ہویا نام زناں دا برا کر چھڈیا ئی
پٹھے عمل جو کرے مردود ہوئے بھاری مکر دی وار اڈیا ئی
سگوں آدم نے حوا نوں خوار کیتا ساتھ او سدا ایں نہ چھڈیا ئی
آئے میل تاں جنتوں ملے دھکے رستا آس امید دا وڈھیا ئی
و لا تقربا ہٰذہ الشجرۃ نالے سورتے سپ نوں ٹھڈیا ئی
جان بجھکے لنے نافرمان ہویا رب جا درگاہ تھیں رڈیا ئی
جوگی رہن علمدی پاس تیرے جھنڈا مکر فریب کیوں گڈیا ئی
وارث کیہڑا اساں نہ برا کیتا ایویں نام جہان تے وڈیا ئی

کلام جوگی

کاہنوں حق مرداں مندا بولنی ہیں ناں دھروں مندے حال ہویاں
اکناں رب رسول پچھان لیا خدمت فاطرہؓ وچہ بحال ہویاں
مریم سارہ زبیدہ تے ہاجرہ بھی نیکبخت ایہ صاحب کمال ہویاں
اک کرن بازار وچہ بیٹھ پیشہ لیکھ لکھڑے تیے خوشحال ہویاں
اک گلی کوچے والا نیاں نے کھیڈ و ہلیاں منڈا بانسال ہویاں
اک کد کی گھیار بچے ایہ کیہ نہال کد سال ہویاں
ناقص عقل تے ہوئیاں کرن ہاراں کوئی وریاں نیک خصال ہوئیاں
مندا کرن ویچے سدا کار وہناں ایہہ بچھیاں نیک خصال ہویاں
اک چنگیاں ہیبیاں ستھرا داراں گھریں اپنے وس نہال ہویاں
اک خاوندانوں نافرمان ہوکے دھروں ونڈیاں مندے حال ہویاں
اک چھڑن جیوں کتیاں پھر لینے چپاں جوتہ چنگلاں بدافعال ہویاں
اک ڈھونڈ دیاں فقر انتے جوگیاں نوں سنگ کر دیاں بہت بدحال ہویاں
گھر رن دا وچہ قرآن لکھیا حکم رب دے نال چھنال ہویاں
وارث شاہ نہ ذکر ہے مرد ہوندا ناں آدموں لا جنجال ہویاں

کلام سہتی

سہتی آکھدی رناں نوں کریں بدو اساں مرد بھی ڈٹھے بھالڑے وے
رغبت حق حلال دیہاں ناہیں کرن زہیں توں نویں لگے ہالڑے وے
غلبہ کام و اکل منکھ نوں ہیں جھڑے ان ویکھے رب پالڑے وے
گھریں چور لگے سو بھی آن پونہنے انہاں ہو کدے پاہو جالڑے وے
گھروں رن گوا کے پھیر سمجھن پچھوں کہن تقدیر دا لڑے وے
ملاں قاضیاں مے نہ پڑھے ڈھاک بجدے مسلے سنن نہ فقاں دی لیلڑے وے
راہ رب رسول دا چھڈ جہناں بھجڑے آن اپھڑے جالڑے وے
گھریں رلتے دی نہیں گنڈھ پھولن کھولن پھرا مے نالڑے وے
بھلا اوس کی کھویں ن ہے انہوں بھی ہرتہ خصم سبھالڑے وے
حق جور تانے مندا بولنا ئیں جو چھنڈ مرد بھی ہوس نہ کالڑے وے
اک مرد بنکے پارسا صورت لوکاں واسطے کرن کھاڑے وے
اکناں دھو چاڑھ نپنڈا صاف کیتا اکناں جا بیکھے چم چاگالڑے وے

لے باپ ذیشبہ ہم اور کہا ہم نے اے آدم رہ تو اور تیری عورت جنت میں اور کھاؤ اس میں محفوظ جگہ جو چاہو اور نزدیک نہ جاؤ اس درخت کے ورنہ تم ہو جاؤ گے بے انصاف پھر پھسلایا ان کو شیطان نے اس سے پھر نکالا ان کو وہاں سے جس آرام میں تھے ۱۲

جھوٹ نہ رسولے ساک بندے نالے کمن خدا دے پیار ٹریوے
اکناں شوق شراب دے مست ہوے اکناں سکھنے ہے پیالڑیوے
اک مرد جو صاحب کمال ہوئے کیتے زہد قضیئڑے جالڑیوے
اک اٹھکے راتنوں جاگدے نی اکناں ستیاں وقت ٹالڑے وے

یحبونھم کحب اللہ والذین آمنوا اکلان کرن اوہ لاسالڑیوے
اک مرد توحید دی بجھ گئے اک کوڑ کہانیاں والڑے وے
اک مرد منہ کوٹھڑے تدھ جیہے جنہاں پھوک کے ہوا تڑے بالڑیوے
وارث شاہ جو مرد خدا دے نی سدا خلق توں ہن نرالڑے وے

اکان حوا نوں تساں لاونا ایں بلا دیوں منہ کیوں اڈیا ای
تمہ سامنے آیا سی رابعہ نوں جدوں ہرد چہ جیو اوس گڈیا ای
بے مرد نے سونپیے تیویاں نوں منہ جھوٹھ دا کاسنوں ٹڈیا ای
پھریں مارد اکڑاں وچہ اوہجڑ راہ راستی کتوں نہ لدیا ای
حق فرض عورت اوتھا دین آیا جنازہ رواں عقد بن بڈھیا ای
انہاں ہندا کجھ اعتبار ناہیں مرد آکھیے جھوٹھ منہ اڈیا ای

اساں کیہڑی نال نہ بر اکیتا اینویں نام جہان تے وڈیا ای
نبی اہل عیال ہیں سمجھ میاں جہڑا خاص معراج نوں سدیا ای
مرد چہڑتے ٹھگ جولڑیئے نے ساتھ بڑیدا پڑیا نیئے لدیا ای
سدا چھڈکے اوہ کو راہ ٹریں جچہڑ واوہاندا راہ پھڈیا ای
فرقان وچہ خدا تجھو اوب کہیا جدوں وحی رسول نوں سدیا ای
وارث شاہ ایہہ رنیاں کان رحمت پیدا جنہاں جہان کر چھڈیا ای

کلام جوگی

عقل لکھیا نے گھٹ عورتاں دی ہور مردوں نوں دس کی ہامیانی
سر کپ تے نال سلواہنی دے ویکھ رناں نے کیتیاں جامیانی
رناں دین تے دُنی دا راہ مارن ٹیلی مکر فریب حرامیاں نی
انہاں مکر کیتے نال مرسلاں دے کی دساں میں ہور خوامیانی
ناہیں علم تفسیر دی توں واقف گلاں کرے بلند تے ساہمیانی
مرد ایں چور رکھے ہتھ سو تے سر پاچاہڑیا نی انہاں کامیانی

رناں دھنسر نال جوگاہ کیتا رہے جو جنوں دیہیں لگامیانی
ایہہ تاں مکر فریب ہاں ٹیلیانی راہ جاندیاں باندیاں دہمیانی
جنہاں نہیں واہڑی کن تک پالے کون ہر لگیا تہاندیاں جامیانی
ناقص عقل تے دین ہے عورتاں دی پاک جہیاں کہیا جامیانی
جدوں نک تے دم اخیر ہووے تدوں ہونڈیاں کن سلامیانی
وارث شاہ کی کھٹنا انت انہاں جنہاں دیندیاں ویکھ ساہمیانی

کلام سہتی

جس مرد نوں شرم نہ ہووے غیرت اوہ مرد توں جگیاں تیویانی
گھر سدائی عورتاں نال ہوندے شرم وند تے ستر دیاں ہیویانی

رن جیڈ نہ آن ہے مرد نوں جی نال حسن گماندے جیویانی
اک حال تھیں مست گھر بار اندر اک ہار سنگار وچہ کھیویانی

نبی نے (ترجمہ) اور اگر تو کہا مانے اکثر لوگوں کا جو زمین پر ہیں تجھکو بہکا دیں اللہ کی راہ سے سب ہی چلتے ہیں خیال پر اور سب عقل دوڑاتے ہیں ۱۲ سے ۔۔۔ (ترجمہ) اور بھیجے ہم نے کتنے رسول تجھ سے آگے اور دیں تھیں انکو جوروئیں اور لڑکے ۱۲

نال اپنے حق ہمراز ہویاں ساتھ اپنے سنگ سہیلیاں نی
اکناں شرم حیا دی پہن چادر اکھیں نال زمین دے سیہو یانی
گھر وسد اعورتاں نال سوہناں جویں رات انھیر جیوں دیو یانی
نیچے انگلیاں ویکھ نہ اکھ چایاں وارث اچپلتے اک نیو یانی

کلام جوگی

وفادار نہ رن جہان اُتے لاوی ننبر دے نک جیہ نتھ ناہیں
جوگی نال نہ زنداں بھجے کوئی روز روز ہتھیں چڑھے اگتھ ناہیں
نامردی وار نہ کیسے گانویں لتے اہمقاندی کائی ستھ ناہیں
بڑے نال نہ نفع لکھویا اند چلے نال برا بکھ ہتھ ناہیں
جاویں کھ روپیا مینے لاوئے حل سوہندا ای بناں چھتھ ناہیں
اساں حق کہیا تینوں برا لگا حق آکھنے دا کوئی رتھ ناہیں
گدہا نہیں کوئی لکھ خوجہ اتے خُسر باندی کائی کتھ ناہیں
باری سوہندی نہیں سہاگناں نوں نڈی نوں ہونی تھ ناہیں
بے وفا اگولا انہاں تھو باندا کرم شرم حیا انتھ ناہیں
بھلاں جھکڑ باندا ہوندا قدر اوتھے جتھے بیساں گھوڑیاں تھ ناہیں
لگے ڈوبھیاند اقدر او تہگ جتھے وچھاو یاے جوڑے ہتھ ناہیں
وارث شاہ اوہ آپ ہے کرنہارا انہاں نیدیبنے کجھ ہتھ ناہیں

کلام سہتی

میاں جیتا نال ویاہ سوہن اتے مرنے سرنے وین میاں
چھج چھ ہریاں نال ایہہ مرد ویکھی سر صدقہ جان کر دین میاں
کیتا رب نے زمین اسمان پیدا جوڑا چن سورج دن رین میاں
ایہہ ترتیاں سیجدیاں جانی نی اتے ولانیاں بن تے لین میاں
جنہاں جیتیاں تنہا نمے ناوں کہیں لتے کہیں شیطان دی بہن میاں
گھر باتے زیب دی ہے زینت نال ترتیاں سہاگ تے سین میاں
ہویا حکم قرآن دوچہ نازل کل شیئ خلقنا زوجین میاں
وارث شاہ ایہہ جوڑناں جوڑ دیا نیتے اتے پھریاں نہ رولیاں بن میاں

کلام رانجھا

سچ آکھ رنے کیہی دھم پائی اتساں بھوج راجہ لتیں کُٹیا جے
کیرو پانڈواں دی گل گئی گھوہنی لاے تساں نے بھو بکھیا جے
جو کوئی شرم حیا دا آدمی سی سنے جان تے مال دے پٹیا جے
دھنشر ماریا بھید گھر وگھر دیئے نے لنکے دے اونوں پٹیا جے
امام قتل ہوئے کربلا اندر مار دین دے وارثی سٹیا جے
وارث شاہ فقیر تاں نس آیا ایہہ پچھا وسدا کاسنوں گھتیا جے

کلام سہتی

تینوں بڑا ہنکار ہے جوبنے دا خاطر تلے نہ کسینوں لیاونا ئیں
جنہاں جائیوں تنہا نمے نام دھرنا ئیں برا آپنوں غوث سداونا ئیں

۱ یہ شعر اس بیت کا ترجمہ ہے ۔ ۲ مہر ترن زن بست ۔ ہر مرد مرد و ۔ خدا پیچ انگشت یکساں نہ کرد ۔ ۳ عورتوں کا جادو چل نہیں سکتا ۔

ہون تریمتاں نہیں کسے جاگ گمے وت کسے نہ جگ تے آونا ئیں — ہو اگھ مردینے تیرے وال سرتے رچھ وانگ پیا نظر آونا ئیں

اساں چھپیاں گھل سدائیوں توں ساتھوں اپنا آپ چھپاونا ئیں — کرامات تیری ساں کھنڈ وچ شی اینویں شیخیاں پیا وکھاونا ئیں

چاک سدکے بانگوں کدھ سنگوں اتے ہورکی ہوہوں کڈھاونا ئیں — اَن کھاونا ہے جلگے گدھے وانگوں کدی شکر بجا نہ لیاونا ئیں

آڑیاں ہتھ سینہوڑے گھلیو ٹی کی اساتوں بھول بھلاونا ئیں — شیطان شطونگڑے یار تیرے ساتوں مکر فریب وکھاونا ئیں

ننگے فرض تے سنت دوہا پتھاں خصیتیں نوں جا لیاونا ئیں — یاد رب دی وچ نہ موہویوں اینویں خلق نوں گھورکے کھاونا ئیں

ایہ نماز نہ جیسی منہ پیرانتوں فرض وتر بجا نہ لیاونا ئیں — چھڈ بندگی چورانداز راہ پھڑیو وارث شاہ فقیر سداونا ئیں

کلام جوگی

باغ چھڈ گئے کئی جیہے شداد فرعون وہار گیا — نوشیرواں چھڈ بغداد ٹریا اوہ بھی اپنی وار لنگھار گیا

آدم چھڈ بہشت دے باغ نٹھا بھلے وسرے کنک نوں کھا گیا — فرعون خدا کہا کے تے موسے نال اشتنڈ بنا گیا

نمرود شداد جہان اتے دوزخ اتے بہشت بنا گیا — قارون زراں اکٹھیاں میلکے تے بنھ سرتے پنڈ اٹھا گیا

مال دولتاں حکم تے شان شوکت ہنگھا سرول رنڈ لنا گیا — سلیمان سکندر ول لا بھسے ستاں بھومیاں تے حکم چلا گیا

اوہ بھی ایس جہان تے رہیا ناہیں جھڑا آپ خدا کہا گیا — مویا بخت نصر تے چاہڑ ڈولا نیچے رب نوں تیر چلا گیا

تیرے جہیاں کتنیاں ہویاں نے تینوں چاکی یا خدا آکھ گیا — حضرت صالح شیخ صنعان موے حضرت ذکریا تن چرا گیا

اصحاب کہف دے کتے نے صدق کیتا نال چنگیاں دے رتبہ پا گیا — خاندان پیغمبری گم ہویا بیٹا نوح دا نام گوا گیا

دوا سوہنا حسن سی یوسفیا در بھین چند دیوانگی کھا گیا — اوس ایس جہانوں سفر کیتا جیہندے حق لولاک ہے آگیا

نبی خاص خدا اوہ یار آہا امت عاجزی نال بخشا گیا — عزازیل تکبری خوار کیتا متھے پھٹک دا تلک لگا گیا

جو کوئی پیر پیغمبر تے اولیا سی سبھ خاک دے وچہ سما گیا — ایڈا نال تکبری بولنی ایں تینوں فخر کیوں آسنا ر گیا

باغ تساں بھی چھڈ کے جاونا ئیں کوئی آ بیٹھے پیرے پا گیا — وارث شاہ اوہ آپ ہے کرنہارا سر بندیاں دے گلہ آ گیا

کلام سہتی

پینڈہ چھوڑ دیا نذی کی کھول بیٹھیوں دوواں شہراں گنڈھیا پاولا وو — اساں اک زسال ہے بھال آندی بھلاوس کہاں کی پہر لا وو

[illegible] موسے نے اپنا عصا پھر تب وہ بھی [illegible] جو سانپ انہوں نے بنایا تھا تب [illegible] حق کا اور غلط [illegible] وہ [illegible]
[illegible] صاحب کو جو موسیٰ اور [illegible] کا ہے

اوتے رکھیا کی ہے نظر تیری گئے آپ نوں بہت اتا ولا ئے
کی روگ ہے کا سدا ایہ باسن سانوں دس کہاں سونہیاں ولائے
ڈبے بناں نہ جاپدی ذات تیری چھڑے باجھ نہ تھبہ دے چاولا ئے
سچ ناں بھ کم نجا ہو ئے وارث شاہ نہ ہو اتا ولا وے

کلام جوگی

کرامات ہے قہر دا نام رنے کہیا گھتیو آن وسور یائی
کریں چاوڑاں جگڑاں نال مستی اجے تیک انجانا نوں گھویائی
اوتے پنج پیسے لال وکدھریو کھنڈ چاولاندا تھال پوریائی
بالناتھ اتے پیراں نہ کیتی کرامات دینال بھرپوریائی
بناں امرے گل نہ کرن ہو ہوں بھانڈا فقر دا رب نے پوریائی
اسیں سدھ اولیا فقیر سچے اساں کھو وچ جھوٹھ نوں پوریائی
فقر اکھن سوئی کچھ رب کرسی انہیں جوگی نوں جا وڈو ریائی
اگے لوکانوں بہت ڈراوندیں اتھے شاہ تینوں ہن گھوریائی
ساڈی گل تصدق نہ مول کیتو جیدق ہو کے سانوں وریائی
بھلاں قول زیر دا بولکے جی وارث شاہ فقیر ہن جھوریائی

کلام سہتی

کمر تراندے اتہاں بازچھٹا جاچھڑے واند پنالواں نوں
گھایا چل گلا ہے توڑ لیاویں جا چھڑے توت سمہالواں نوں
نذر بچھ نہ لیوی راولاوے دسیں شیرنی جا سمھالواں نوں
کرنیگی ریسی کشف باویں صافی نہیں نصیب جھگڑ الوانوں
بھیڈالو چل توں اوتھے پچھانسائیں چنگا جانسائیں کھنڈ لوبالوانوں
جھوٹھ آہندیاں شرم نہ آو نیئے چوراں یار انتے ٹھگاں موہالوانوں
جھڑے چالئے توں نہابیٹھوں ہیں جاندی تیریاں چالوانوں
گھربار توں مانگے چاونبے تیرے بھیاں سیاں جھگا گالیانوں
انہاں گھلیا انب انار وچن جالگائی لین کچالواں نوں
انہاں سو ہرے لایا قافلے لٹوایا سو ساتھ دیاں چالو نہوں
تیچر پوانے چالے کرن لگوں اساں چھپایا گتابیاں والیانوں
لعنت ربدی جھوٹھیاں ظالماں تے رحمت سچیاں غیبے بیاں لالوانوں
ڈنڈ بنے ناہیں وجوے کھیانے تیرے جیہے بھنا وندے تالوانوں
جانن سایکی کھنڈ ریاں لڈواندی جھڑے کہاں ٹالکے آونوں
اک پک دوچہ اسیں لبھ لئے چانور حرام نوالیاں نوں
وارث شاہ تنور وچ دب بیٹھا انہاں گھلیا رنگنے سالوانوں

کلام جوگی

جاہ کھولکے بیکھ جو صدق آوے کہیا شک دل اپنے پایو نی
جاہ ویکھ وسواس جو دور ہووے کہیا درودا آن مچایو نی
کہیا اساں ہو نوں تحقیق کرسی کہیا آنکے مغز کھپایو نی
شک مٹے جے تھال نوں کھول ویکھیں ایتھے مکر کی آن پھیلایو نی

لہ بتانے کے سوا معلوم نہیں ہوتی [illegible] آدمی [illegible] کیا خیال رکھتے ہیں جنکے دل میں روگ ہے کہ اللہ [illegible] انکے جیوں کے
برا ہے اللہ تعالیٰ [illegible] واسکا [illegible] بچنے والے ہیں وہی اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہیں اور انپر خدا کی رحمت ہے

تنزل مُورتے اوکھڑا راہ جاپے بھلا آکھ کیوں بھار اوٹھائیونی
وارث شاہ میاں قول دے آیوں ایتھے آنکے پھیر بھلائیونی

[illegible]

دیدن سہتی بسوئے طشت

سہتی کھول کے تھال ول دیکھیاں کیتا قند چاول اللہ تعالیٰ ہو گیا
چھٹا تیر فقیر دے معجزے دا وچوں کفر دا جیو پرو گیا

چڑھا جھیا نخل یقین ہا کرامات نوں ویکھ کھلو رہیا
گرم غضب دے آتشوں آب آہا برف کشف دینال سموہ رہیا

جس نال فقیر انہے اڑی بدھی اوہ اپنا آپ وگو گیا
اینویں ڈواہڈیاں ماریاں کھیا لیکھا اوس کھوہ لیا اوہ رو گیا

مرن وقت ہویا سبھو ختم لیکھا جو کوئی جمیا چھوہنے چھوہ گیا
وارث شاہ جو کیمیا نال چھتھیا سونا تانبیوں ترت ہی ہو گیا

عاجزی کردن سہتی بخدمت جوگی و عذر نمودن

ہتھ بنھ کے کورنشات کرے سہتی دل وجان تھیں چیلڑی تیریاں نیں
میرا ماپے نال نہ بھین بھائی نہ کوئی خصم تے نہ سہیڑیاں نیں

کراں باندیاں نواں نگ سجا خدمت نت پاوندی رانگی پھیریاں نیں
پیر سجدا اساں قبول جاتا نال صدق مریدنی تیریاں نیں

کرامات تیری اتے صدق کیتا تیرے حکم دے کشف نے گھیریاں نیں
ساڈی جان تے مال تے ہیر تیری نالے سنے سہیلیاں تیریاں نیں

اگے جھکدے بول میں بولدی سی ہن حق حکایتاں چھیڑیاں نیں
تیرا شان شوکت نالے فیض دولت اج تو لیا گھت پنیریاں نیں

اساں کسیدی گل نہ کدی منی تیرے اسم اعظم کفروں پھیریاں نیں
اک فقر اللہ دا رکھ تقویٰ ہور ڈھاہ بیٹھی سبھے ڈھیریاں نیں

مینوں کشف وکھا کے موہ لیا تیرے عشق فراق نے گھیریاں نیں
پوری نال حساب نہ ہو سکاں وارث شاہ کی کراں دلیریاں نیں

کلام جوگی

گھر اپنے چا جو ارکے آکھ ناگنی وانگ کیوں شوکئیں نی
نال جوگیاں ہور چالا پائی بے جٹ وانگوں وڈی بھوکئیں نی

جا جوڑ لیں ہن چھیڑے ناگ پٹ سٹیں جا بنڈیاں ناتے کوکئیں نی
کدھ گالیاں نے اپیل باندی کھن ہیلیاں اسانتے گھوکئیں نی

بھلا جھلی جال ڈھیو عاشقاں دی وانگ کتیاں انت نوں چوکئیں نی
وارث شاہ توں پچھے بند گیوں سوچ ساز تلبوت وچ چوکئیں نی

عاجزی کردن سہتی پیش جوگی

ساڈوں بخش اللہ دے نام میاں ماتھوں بھلیاں ایہ گناہ ہویا
کچا شیر پیتا بندہ سدا بھلا دھروں آدموں بھلنا راہ ہویا

آدم بھلکے کنک نوں کھا بیٹھا کڈھ جنتوں حکم فناہ ہویا
شیطان استاد فرشتیاں دا بھلا سجدیوں کبر دے راہ ہویا

اللہ سچ نبی برحق میاں ایس قول دا رب گواہ ہویا
ڈھوں نوح بھلا قول دے وچ یا جس چھڈ کے انت فناہ ہویا

قاروں بھل زکوٰۃ تھیں شوم ہویا وار دا اوسے قہر اللہ ہویا
بھل کریے لئی پناہ رکھوں ایسے نال اوہ چیر دو پھاہ ہویا

حضرت شیخ صنعان نے سور چارے منصور فی الفور تباہ ہویا
علماں بہجھ درگاہ وچ پون لوٹے لوکاں وچ میاں وارثشاہ ہویا

کلام جوگی

گھر بیکر تے بڑی ہو اتنیوں تیوں چھپیاں نال انگوٹھیاں دے
انت سچ دا سچ ہی نتریگا کوئی ویس نہ وسنگے جیو ٹھیاندے

بے توں ہاریا اسانتے صبر کیتا نہیں جاندی اہ ایہ گھوٹیاں دے
جتی ہو فقیر اندر نال رہیں چھپیاں بھیڑیوں نال ٹھوٹھیاں دے

اودک رکھیچ گھسیٹ کے لنگ گودے آئیوں عشقے دے اوہ دھروٹھیاں دے
نال آکڑ دے گلاں کہدیں سخن سنسنی جھوٹھیاں ہوٹھیاں دے

ساڈوں بولیاں مار کے نندری ہیں منہ وچ تو کراں جوٹھیاں دے
وارثشاہ فقیر نوں چھیڑدیں ٹھو سجن عشقے وٹھیاں دے

عجز سہتی

ساڈوں بخش گناہ تقصیر ساری ساتھوں چنگا جنگیر ٹرے بھل گئے
جاباں عیب دی ٹھاس یوسف دا انت گھر وچ اوسنوں جل گئے

یوسف بھلکے حسن دا مان کیتا سوترا ٹیا دے نال تل گئے
بلعم باعور جیہے بہت زہد کر دے اک گل توں بھلکے رل گئے

فقر مہر کرے میاں والیاں تے جدوں فقلے جوڑے جھل گئے
پھڑیاں ہن پاک رسول میاں وارثشاہ دے عقبے کھل گئے

مقولہ شاعر

کرے جہاں میاں ہماچتا ننی حق تنہانہ خوب معمول کیتا
جدوں مشرکاں آن سوال کیتا تدوں چن دو کھن رسول کیتا

جیہڑوں سہیں توں کملے سہتے نی جھیڑ اتوں کیوں عرض تے طول کیتا
خاطر نبی دی بہج تحقیق ہویا اندر شان قرآن نزول کیتا

کدھو پتھروں اوٹنی رب کڈھے کرامات پیغمبری مقبول کیتا
وارثشاہ جاں کشف دکھاوتا تدوں جوگی نے فقر قبول کیتا

کلام جوگی با سہتی بطریقہ سوال

[illegible]

پھریں وِم دی بھری تے سیان چڑھی تینیں نی نُنندیے واسطائی
میں بھی عشق پچھے تہیں چاریاں سن تھوکڑے کھنڈیے واسطائی
مردار مرکیتے جنگ بانیے ماں متھے گنڈیے واسطائی
اتفاق وینال فقیر ہارے ہیر سیال دی جنڈیے واسطائی
آکھیں مجھیاں دا چھیڑو سدوائے کھول جی دی گھنڈیے واسطائی

مینوں سارکے عشق کباب کیتا شرگیاؤں لُنڈیے واسطائی
لیا ہیر نوں ترت مراد پاویں کرلے درستی ہنڈیے واسطائی
سنجھی سبھ گناہ تقصیر تیری لیا ہیر نوں نندیے واسطائی
کوئی ہور فساد جھگڑا نائیں انی جھائیے سُنڈیے واسطائی
وارث شاہ سبھا جھیڑا مینوں لاہ دلیھدی کھنڈیے واسطائی

کلام سہتی

جو کجھ تسیں فرماؤ سو جا آکھاں دل جان تھیں چیلڑی ہویا ہیں
تیری پاک زبان دا حکم لیکے قاصد ہو گئے آن کھلوئیاں ہیں
کھاہ روٹیاں باغ وچ رکھ ڈیرے لیکے ہیر نوں حاضر ہویاں ہیں

تینوں ہیر جی بھلکے بُرا بولی بھلی وسری آن وگوئیاں ہیں
پیلا سخن اوڑیے بولکے تے شرمسار شرمندڑی ہوئیاں ہیں
وارث شاہ میرے معجزے صاف کیتی نہیں کھدی وٹی بدخوئیاں ہیں

آرزو نمودن جوگی پیش سہتی برائے حصول دیدار غمخوار ہیر

لیا ہیر سیال جو دید کریے آ جاہ او دلبرا واسطائی
اساں عاجزاں کی تقصیر کیتی تے گناہ او دلبرا واسطائی
زلف ناگ وانگوں زلف گھت بیٹھی کھول لاہ او دلبرا واسطائی
تینوں ہار سنگار گھر یار جیکا میں تباہ او دلبرا واسطائی
وہرے لٹیاں نیناں دی جھاک ویکھے لوہڑ جاہ او دلبرا واسطائی
گل پلوڑا عشق دے کجیانے موہنہ گھاہ او دلبرا واسطائی
تیرے واسطے سر تے سواہ پائی سینے بھاہ او دلبرا واسطائی
مینوں کل جہان دا ہنا نئیں مگروں لاہ او دلبرا واسطائی
تیرے واسطے مندراں پایاں نی بندے لاہ او دلبرا واسطائی
تیرے خاطرے اسانے گھر چھتیے ملی سواہ او دلبرا واسطائی

جا کے آکھ رانجھا تینوں عرض کردا گھنڈ لاہ او دلبرا واسطائی
سانوں بھر وینال وکھال صورت کھہ ماہ او دلبرا واسطائی
دنرات نہ جوگی نوں چین دیندی تیری چاہ او دلبرا واسطائی
توکاں نیناں دیاں کالجہ سلیائے لا پھاہ او دلبرا واسطائی
تیریں پیاں توں ہارے لت اُتوں بے پرواہ او دلبرا واسطائی
سر صدقہ جان ہے اساندی لوئے سُنی آہ او دلبرا واسطائی
مال جیو تیرے اتوں وارئیے سندھر لاہ او دلبرا واسطائی
دل ترسدا ئے تیرے ویکھنے نوں ہر ہر ساہ او دلبرا واسطائی
تیرے واسطے اساں اُجاڑ ملی دہیں راہ او دلبرا واسطائی
منتر وانگ ہویا سنگ تن میرا اکر ناگاہ او دلبرا واسطائی

لے بیچھے نقد مال جو ساہوکاروں کو وہ ہنڈی دکھا کر فی الفور روپیہ وصول کرتے ہیں

تیرے عشق فراق نے گھیر لیائے لا واہ او دلبرا و اسطائی
کوئی گھل سنیہوڑا اساں تائیں وکھاں راہ او دلبرا و اسطائی
حال پُچھا کسنوں جا دساں خیر خواہ او دلبرا و اسطائی
تیرے واسطے ہمیں فقیر ہوئے توں گواہ او دلبرا و اسطائی
تیرے نیناں نے مار خوار کیتا تے تباہ او دلبرا و اسطائی
تیری چال چکورے چھیل سُندر پوپ راہ او دلبرا و اسطائی
ٹھاٹھاں مارو عشق دریا کشتی لے واہ او دلبرا و اسطائی
مینوں ناہ قرار آرام آہے ملیجاہ او دلبرا و اسطائی
تیرے عشق دے دُھو لاندی لب بولی دھراہ دھراہ او دلبرا و اسطائی
پردہ عشق نے ننگ ناموس دا لا لیا لاہ او دلبرا و اسطائی
تیرے ہوٹھاں دی سُرخی ہے عجب بنی دکھلا او دلبرا و اسطائی
مینوں اگ جُدائی نے بھنیا ئیں لو بنا ڈواہ او دلبرا و اسطائی
گھر بار وسار فقیر کیتا تیری چاہ او دلبرا و اسطائی
تینوں چھڈ کے دس میں جاں کتھے ناہ تراہ او دلبرا و اسطائی
جان لبانتے اپنگے آکھ ہی کا ہلا ساہ او دلبرا و اسطائی
یاد کریں اوہ قول اقرار پہلے ہُن نباہ او دلبرا و اسطائی

مینوں آسرا ہو نہ کوئی ہرگز لائیں واہ او دلبرا و اسطائی
ہائے ہائے کو کاں تیرے ہجر اندر او بھے ساہ او دلبرا و اسطائی
داغ تیری جُدائی دا وچ سینے آہ آہ او دلبرا و اسطائی
لگے آپ آ ویں وچہ باغ دے اوئے گھر لیجاہ او دلبرا و اسطائی
اسیں بہت حیران لاچار ہوئے میرے شاہ او دلبرا و اسطائی
تیری لٹکدی مشک ہے عجب بھیی واہ واہ او دلبرا و اسطائی
تیرے عشق نے مار بے چین کیتا دُکھ لاہ او دلبرا و اسطائی
سینہ سا نگ فراق نے پاڑ دتا سیویں گھاہ او دلبرا و اسطائی
جھڑا بوٹا سی آس اُمید والا لگی ڈھاہ او دلبرا و اسطائی
تو یاں دعدیاں ہجر دے پون گوے شاہ شاہ او دلبرا و اسطائی
تیری چال چھنک چھنکال پیا رے پائے پچاہ او دلبرا و اسطائی
صدقہ سید دے نویں پیار والا لگجاہ او دلبرا و اسطائی
منگن گیا نوں مار کے کڈھ بھیولی ایہ کی راہ او دلبرا و اسطائی
جنہاں یار نوں دلوں وسار یائے اوہ گمراہ او دلبرا و اسطائی
رنگ زرد دم سرد تے نین لہو لہ واہ او دلبرا و اسطائی
وارث شاہ نمازدا فرض وڈا سروں لاہ او دلبرا و اسطائی

قبول کردن سہتی فرمان جوگی را

ہنسے سوہنی موہنی ہنس رانی مرگ سوہنی جا کے گھلنی ہاں
تیری ویر دی دیکھ مرید ہوئی تیریاں جتیاں مرے تے جھلنی ہاں
مینوں ملے مراد تاں جیونی ہاں کرو بخشش تاں تیھول ہلنی ہاں

تیریاں عظمتاں ویکھ کے میں باندی ہو کے گھر اتنوں چلنی ہاں
دلوں صاف ہو کے تیرے پیر پکڑے ہُن ہو مرید نی چلنی ہاں
مینوں عشق مراد خوار کیتا توں منگ تے میں ملنگنی ہاں

گھر بار نوں چھڈ مرید ہوئی تیرے جوگ دیاں سہیلیاں سلنی ہاں   ہینوں میل مراد بلوچ سایاں تیرے پیر ہیں آ کے ملنی ہاں
اُہدے نام دا شوق ہے راتدنے وانگ سیخ کباب جلنی ہاں   وارث شاہ کر ترک بُریائیاں دی دربار اللہ دا ملنی ہاں

کلام جوگی

سُن سہتیئے نی گھر ماپیاں دے ہون کواریاں دُکھ مروڑیاں نی   جنہاں خیر فقیر توں ہتھ روکے اُنہاں کدی نہ دولتاں جوڑیاں نی
حق گوراں پیراں سندا اوہ بولن تاں جہانڈیاں بنے بوڑیاں نی   تیریاں رتیاں کیتیاں سہتیئے نی وارث شاہ اجواں سبھے موڑیاں نی

کلام سہتی

گلاں کرن سندی نہیں جا کائی صورت فقر اگے توبہ کرنیاں ہیں   خانہ رب دا جو صورت فقر دی ہے حکم فقر دا سر تے دھرنیاں ہیں
سون بہن آرام حرام ہویا دکھ باجھ مراد دے جرنیاں ہیں   اُٹھے پہر غوطے کھاندی جان میری ہر دے فضل تیرا اُوبی ترنیاں ہیں
آتش ہجر بلوچ دی جگر ہویا کاریں بہ سایاں تتی بھرنیاں ہیں   نال عاجزی عجز نیاز ہیرا امر مطلب مراد دی کرنیاں ہیں
اگے فقر دے رہاں ہیں ہتھ بدھی ہو رہنیاں جو سرے سو کرنیاں ہیں   جان مال سارا وارث شاہ وانگوں نام فقر دے تھوں صدقے کرنیاں ہیں

کلام جوگی

سُکھ سہتیئے اپنی جمع خاطر تیرے یار نوں رب ملاوسی نی   ایسی پڑاں ہیں اک عظمت سیفی نال جادواں نوں نیاں آوسی نی
ساڈی عاجزی عجز منظور کرسی رب تدھ نوں یار دیواوسی نی   تقوے اک اکھے سہتیئے نی رب جا سبب بناوسی نی
سیال کوہاں دے پندھ جو اک گھڑی اندر رب مہر دیاں لیاوسی نی   نال فقر دے کرے برابری جے ہتھو ہتھ بدلہ دیکھ پاوسی نی
مڑی گھر انوں نوں پہلوں سلام کرکے گلاں ہیر نوں جا سناوسی نی   وارث شاہ جیہا کریے تیہا پائیے پیش ازل دا لکھیا آوسی نی

پیغام رسانیدن سہتی ہیرا

سہتی جا کے ہیر دے کول بہہ کے بھیت ہیر دا سبھ سمجھایا ئی   جنہوں مار کے گھروں فقیر کیتو اوہ جوگیڑا ہو کے آیا ئی
انہوں ٹھگ کے نہیں چرایا نی ایتھے آن کے رنگ وٹایا ئی   تیرے نیہانے چا ملنگ کیتا منوں اوسنوں چا بھلایا ئی
اوہ بھی کن پڑا کے آن لتھا آپ دھوتڑی آن سدایا ئی   آپ ہو زلیخا دیوانگی بھی انہوں یوسف چا بنایا ئی
دتے قول قرار وسار سارے آن بیدیوں کون تپایا ئی   ہویا چاک پنڈے ملی خاک رانجھے لاہ ننگ ناموس ونجایا ئی

دینے دار مُوس ہو وہیر بیٹھا لینے دار یَن اک کے آیائی
ہو جائیں نہال جے کریں زیارت تیہنوں باغ وچہ اوس بلایائی
بہت زہد کیتا ملے پیر سیجے بینوں کشف ہی زور وکھایائی
اوہے نزع نوں آبحیات پوہتا کہیا جھگڑا جاہے لایائی
مار حال تھیں ہو بیحال رہیا کہیا جاہے مغز کھپایائی
بچے اوہ فقیر انتوں ہیر کوئیے تھ بنھکے جہناں بخشایائی
اکے مار جاسی اکے تار جاسی ایہہ بھینہ انیاؤ ندا آئیائی
کدھ وہڑیوں وہک روڑیانتے ہوڑا وچہ پردہ نہ گڈ ائیائی
وانگ رعیتاں نذر لیجاہ اوتے فوجدا رینکے نوں آیائی
عمل فوت تے ووی وستار کھلی کیتا بھیلدا سانگ بن آیائی
گالیں دیکے وہڑیوں کدھ سنوں کل نہلیاں نال کٹایائی
زیارت مرد کفایت ہو عصیاں نور فقر دا ویکھنا آئیائی
جسب نظر لیکے مل ہو رعیّت فوجدار تغیّر ہو آئیائی
وقت نزعے آبحیات تو ہیں کہیا جاہے پھول پھلایائی
جھانک لاینگے کن پڑدا ئیوی نیناں والے غضب کیہں چایائی
قتل عام پایا ملک صاف ہویا نیناں والے غضب اٹھایائی
دُھا حال توں حال چنگیر رُلائے جیبے ہو زمیں تے آئیائی
وچ باغ کالے ڈیرا لا بیٹھا دل وچہ تیرا دھیان لائیائی
اگے جابیگے کو رفتاں بہت کریں وہ تاق ھ دیواسطے آیائی
وارث قول جلا ئینگے کھیڈ رو جھوں کہیا نواں نحول جگایائی

کلام ہیر

ہیر آکھیا جاینگے کھول کھل اہے ویلیں نوں جھوک وکھاونی ہاں
نیناں جاہڑکے سان تے کراں پنے قتل عاشقاں مے تے ہاونی ہاں
سویا پیاہے نال فراق انجا عیلے وانگ مُڑ پھیر جگاونی ہاں
اوہے پیراندی خاک ہے جان میری جیوجان تھیں گھول گھماونی ہاں
لگے چاک سی خاک کرسارشاں اہے عشق نوں صقل چڑھاونی ہاں
وارث شاہ پتنگ نوں شمع اُتے اگ لاینگے ویکھ جلاونی ہاں

تیار شدن ہیر بطرف جوگی در باغ کالا

ہیر نہاینگے پٹ دا ایہن زیور والیں عطر پھلیل لگاونیے
کجل بھنڑے نین ایراہلی دو وی خندی کرنگ تے داونیے
سر پھاف دا جوچھن ہین اے کنیں یکا بک الیاں پاونیے
لنگی ہو پہر یدار پٹا کلی دے ڈوے کدھکے لکے لاونیے
ول پاینگے مہندیاں خونیانوں گورے مکھ تے زلف پلماونیے
مل وٹناں ہوٹھاں تے لا سُرخی نواں لوہڑے تے لوہڑ چڑھاونیے
کمخواب دی چولڑی پھب رہی بانک چونک تے تیر ڈولاونیے
چلی پھب کے ہنسدی یار ولے ہیر پیر نے ٹھوکراں لاونیے

ے حضرت پہلے بھی زندہ ہیں جب یہود ہی دجال ہے اپر کتاب ہی جہان میں آکر اسکو ماریگے اور یہود نصاریٰ سب اُنپر ایمان لاوینگے ۱۲

گھت جھانجراں لوہڑے مرے جھکے ہیر سیال لٹکدی آوندی اے
ہاتھی مست چھٹا چھنا چھن چھنکے قتل عام خلقت ہوندی آوندی اے
کدی کڈھکے گھنڈ لڑاوندی کدی کھل کے مار مکاوندی اے
مالک مال دینوں سبھ کھول دولت دکھو دکھ کرچا دکھاوندی اے
جویں روز نشور دے روح آون دل تھالیا مے تویں آوندی اے
ٹکا بندلی بنی ہے نال لوہلاں انگ مونہے پالکلاں پاوندی اے
نین مست تے لوہڑ ونداسڑیدا شاہ پری چھنکدی آوندی اے
گھنڈ لاکے لٹک وکھا ساری جھٹ زُلف دا یار منا وندی اے
اونویں امن امان اِتھا ندی ثابت نال ایمان دے آوندی اے
وارث شاہ تاں پریدی نظر چڑھیا خلقت سیفیاں پھر کدی آوندی اے

آمدن ہیر نزد جوگی در باغ

رانجھا ویکھکے آکھدا پری کوئی اکے بھانویں تاں ہیر سیال ہووے
نیہڑے آ تیکے کالے وہاگئی جو بہشت کوئی نیٹنے نال ہووے
ہاتھ جوڑکے بدلاں ہانجہ بدھی دیکھاں کیہڑا اوس نہال ہووے
ڈول ڈال تے چال دی لٹک سندر جیہا چھیکی دا کوئی خیال ہووے
یار سوئی محبوب توں فدا ہووے جی سوئی جو مرشداں نال ہووے
کوئی ہیر کہ موہنی اندرانی ہیر ہووے تاں بتاں وینال ہووے
رانجھا آکھدا ابر بہار آیا بیلا جنگلا ہی لالولال ہووے
چمکی لیلۃ القدر سیاہ شب تھیں جتھے نظر پوے سو نہال ہووے
دوست سوئی جو بیت وچ پھیر کٹے اتے دوستی وچ کمال ہووے
وارث شاہ آچھڑی رانجھنے نوں جیہا گھمنڈ دے گل وچ لال ہووے

دیدار کنانیدن بیوی ہیر رانجھا جوگی را

گھنڈ لاکے ہیر دیدار دتا رہیا ہوش نہ عقل تھیں طاق کیتا
بنھ پایاں نظاماں لُٹ دتی تیرے عشق نے مار غمناک کیتا
تیرے باجھ نہ کسیوں انگ لایا گواہ حال ایہہ رب پاک کیتا
اکھ جاندے انہاں عاشقاں نوں نہ مرے ذوق تے چا طلاق کیتا
رنگ یاغاری پری نے جھاک دتی سینہ چاک کدا پاڑکے چاک کیتا
مانوں باپ تے انگ بھلا بھیجی اساں چاک نوں اپنا ساک کیتا
دیکھ تویں نہ دتی امان تیری سینہ ساڑکے برہوں نے خاک کیتا
وارث شاہ لیچلنا ٹھگاں ساتوں کس واسطے جیو غمناک کیتا

کلام جوگی با ہیر

جیہڑیاں کیہاں پھڑکے چاک جنیاں سہیں جا کے تنت نوں چھڈ ہو
کٹھاں رنگ ہانے چڑھ کے لال ڈولے ساڈے انت جو اللہ دے ہو
قول کوار ہارنے لوہڑے مارنے او وصل ہاریانے دیکھو جو ہو
جنہاں قول قرار وسار دتے لیکھے تہاندے انت وچ گور ہوے

ماں باپ قرار کر قول ہارے کم کھیڑیاں دے زور زور ہوئے — راہ سچ دے تے قدم دھرن ناہیں جنہاں کھوٹیاں دے دل کھوٹے ہوئے
تیرے واسطے لے اگ ویس آہیں اپنے دیس دے چور ہوئے — وارث شاہ نہ عقل تے ہوش رہیا ماں ہیر دے سحر دے مور ہوئے

کلام ہیر با جوگی

حضرت نوح دیاں بیٹیاں ضد کیتی ڈب موئے نی چھڈ ٹکانیاں نوں — یعقوب دیاں پتراں ظلم کیتا سنیاں ہوسیا یوسف دیاں وانیاں نوں
ہابیل قابیل دا جنگ ہویا چھڈ گئے پیغمبری بانیاں نوں — جیہے ہیں جاندی باہیاں تھیں دتی پچھ چلدی جنگ کھانیاں نوں
جدوں ویلا وقت گھسا بیٹھی خبراں ہویاں نے خاک سمانیاں نوں — تقدیر خدا دی ڈکھ پائے سبھ حق دے راہ وکانیاں نوں
عزرائیل ہے آتے گھور دے چھڈ چلیا تمبواں تانیاں نوں — میرے وس ناہیں کجھ ہاسیا دے چولی چنگ بیکے ایانیاں نوں
خواہش حق دی قلم تقدیر دی موئے کون اللہ دیاں بھانیاں نوں — لکھیا لوح قلم دا نہیں مڑدا ہونی ہو نبیے حرف کھانیاں نوں
ہیر آکھدی انجھیا نہیں پتیجوں کبھی دینی مت سیانیاں نوں — کیتے ترٹ دے وقت سی نہوں لگا تساں ہجیا جھبیاں وانیاں نوں
گنگا نہیں قرآن دا ہوئے حافظ اتھاں کجھ نہیں ٹٹانیاں نوں — ساڈھے ترن تھہ زمیں ہے نہ کہ تیرا اینویں کا منوں جلدیں لانیاں نوں
رانجھا ہیر گناہ نے بھرے ویڑے نیے لاوی شرم بھانیاں نوں — وارث شاہ اللہ بناں کون پچھے پچھاٹیاں اتے ننانیاں نوں

کلام رانجھا

تیرے لبیاں ساک کوتاہ کیتا اسیں رل دے رہ گئے پاسیاں تے — آپ ترٹ کبیں نال کھیڑیاں دے ساڈی گل گھتو ایہا ہاسیاں تے
سانوں لاکے حال بیحال کیتا آپ ہو بیٹھی ویاہیاں ہاسیاں تے — ساہ سے تن من دیہی میں خد کیتی تن ہویا ماس تو لیاں ماسیاں تے
نقش پنج باراں اتے تن کاتے لکھے ایس زمانے دے پاسیاں تے — وارث شاہ دو ساہ کی زندگی دا ساڈی عمر ہے نقش پتاسیاں تے

کلام ہیر

جو کوئی ایس جہان تے آؤندی ہے روند امر لگا عمر تے جھور دا جی — سدا خوش نہ ناہیں کسے نال نبھدی ایہہ زندگی نقش زنبور دا جی
گل لگ ہیرے سیال انجھا دے وت سارا دا داغ جھور دا جی — سر پل تے کوکا ہو یاں ایس سینہ ہو یا جیوں بوڑ منور دا جی

بندہ جیو نیندی نت کرے آسا عزرائیل سرے اُتے گھوسواجی ۔ وارث شاہ اس عشقدے کرنہار اُوال ڈال تے خال نجھوردا جی

ایضاً

ہتھ بنھ کے ہیر سلام کیتا تیری بندی ہاں جویں فرمائیے جی ۔ اتنیں مہر کرو ہیں گھریں جائیے نال سہتی دے قول بنائیے جی
بحر عشق دا خشک غم نال ہویا نال عقل دے بیڑہ ورہائیے جی ۔ کویں کراں ہیں کو نشان عقدیاں تیرے عشق دیاں پوریاں پائیے جی
حضرت سورہ اخلاص لکھد یو ہیٹھوں قرعہ فال نجوم دا پائیے جی ۔ نقش حُب دا ایا لکھد یو کوئی اکے لونگ زبان پڑھائیے جی
نالے کھول کتاب اتعویذ لکھو کویں سہتی دا دل بھوائیے جی ۔ پتھر جیو اہدا جیب موم ہووے کرے کم اوہ نال رٹائیے جی
جاتیاریاں ٹرنیاں جیب کرئے اسے سجنوں حکم فرمائیے جی ۔ کھول فالنامہ تے دیوان حافظ وارث شاہ توں فال کڈھائیے جی

ملاقی شدن ہیر و رانجھا

اول پیر پکڑے اعتقاد کرکے پھیر نال کلیجے دے لگ گئی ۔ توال طور عجیب دا نظر آیا وانگو جیل پتنگ تے اگ گئی
کہی لگ گئی چنگ جھاگ گئی خبر جگ گئی وچ دھرگ گئی ۔ یار و ٹھگاندی ریوڑی ہیر جٹی منہ لگدیاں یار نوں ٹھگ گئی
لگا مست ہو کملیاں کرن گلاں دعا کے فقیر دی وگ گئی ۔ رانجھا شوق دے نال اٹھ کھڑا ہو یا وانگ عقد دی ہو دانوں وگ گئی
واوگ گئی حرص بھاگ گئی دل لگ گئی خبر جاگ گئی ۔ جدوں یار نوں یار چھڑان ملیا حرص و ہانڈی گدروں بھگ گئی
لگے وعوان دھو ہندڑا جو گیڑیا اُتوں پھوک کے چھوکری اگ گئی ۔ دونوں مست دیدار وچ بھولدیں زہر شوق دی دھار اگ گئی
رانجھا شوق دے نال وبیار کر دا اگل ہجر دی ہوا لگ گئی ۔ یار یار دا باغ وچ میل ہو یا گل عام مشہور ہو جگ گئی
یار و گھگھلی اندھیری عشق والی اوہ شرم حیا دی پگ گئی ۔ وارث شاہ نیاں نوں رب جوڑ وائے دیکھو کملڑیوں پری لگ گئی

روانہ شدن ہیر از جوگی بطرف خانہ خود و مشورت نمودن باسہتی

ہیر ہو رخصت رانجھے یار کولوں آکھے سہتی نے مٹا پکائیے نی ۔ ٹھوٹھا بھن فقیر نوں کڈھیا ئی کویں اوسنوں خیر لیا پائیے نی
دھن ہو گئی پیا بیڑا شوہدیاں دا نال کرم دے بنے لائیے نی ۔ ہیر بولدی اوسنے ترلے کویں اوسدی آس پہنچائیے نی

۱ صبح سے کام کرے ۱۱ ۲ چلنے کی تیاریاں جلدی کریں ۱۱ ۳ شہرت جہان میں پھیل گئی ۱۱ ۴ جب کسی کو ڈسنے لگتے ہیں تو پہلے اس کو ریوڑی کھلاتے ہیں جس میں دھتورہ ملا ہوتا ہے جب آدمی اسکو کھاتا ہے تو بیہوش ہو جاتا ہے ۱۱ ۵ غضب کے دریا میں کشتی پڑتی ہے ۱۱

تینوں ملے مراد تے اساں ماہی دووین اپنے یار ہنڈائیے نی
رانجھا کن پڑا فقیر ہویا سر او سدے وری چڑھائیے نی

ہویا میل جو چیریں وچھیاں دا یار رب چلے گلے لگائیے نی
باقی عمر رانجھیٹے دے نال جالاں جویں سیتے ڈول بنائیے نی

سسی نال ہوتاں پنوں میل کیتا تویں میرا بھی میل ملائیے نی
ور لیائے مقصود جے عاشقاں دا اوہ کہ رتوں ہتھ پھلائیے نی

کھیڑیاں نوں چھڈ پر جا چھیڑا کویں رانجھے دے نال لائیے نی
چوری چور تا چھین ہزار کیتے حقدار نوں حق پہنچائیے نی

جیہو عاشقاں دا عرش حق لائے کویں اوسنوں ٹھنڈ پوائیے نی
ایہہ جوبنا ٹھگ بازار دے سر کیہڑے کیہویں چڑھائیے نی

نال خوشیئے جوبناں مان لئے ایس دکھ نوں چا مٹائیے نی
کوئی روز دا حسن پراہونا ایں عزے خوبیاں نال ہنڈائیے نی

شیطاناں دیاں ہیں استاد رناں کوئی آکھاں کم کھپائیے نی
باغ وچ نہ جاندیاں ہوندیاں ہن کویں یار نوں گھریں لیائیے نی

گھر لیائیے تے کراں خوب خدمت جیو او سدا خوشی کرائیے نی
گل گھت پلہ منہ گھاہ لیکے پیریں لگ کے پیر منائیے نی

مشکل حل تیری میری رب کرسی دعا فقر توں حل کرائیے نی
وارث شاہ گناہ دے اہیں لئے چلو کل تقصیر بخشائیے نی

دیدن ہمنشیناں ہیر را بوقت باز آمدن از باغ

ہیر آوندی سیاں دی نظر پئی مست ہست جیویں ہتھ خوشحال آئی
جویں بت وچوں اٹھ جان وڑی تویں گھر انہوں ہیر سیال آئی

اج سکھ دیاں سوا ونڈ بیٹھے دلوں کڈھ دے لاہ جنجال آئی
نواں پایا دیدار محبوب والا غم سٹ کے ہو نہال آئی

لکھ یار والا چانن اکھیاں دا اکھیں ویکھ چانن خوشی نال آئی
رب وچھڑے یار ملا دتے دلوں غماں دا لاہ زوال آئی

لگے ونڈیاں گئی سی ننوں بھوری مست یار دے شوق دیاں آئی
سیاں ویکھ کے گلیاں کرن لگے ہیر جوگی دا پا وصال آئی

اج سدھراں لدیاں لاہیاں سو جاویں جانور ٹی کدھو بال آئی
وارث شاہ سو ہو گئے تے اگ وانگوں ہو نا ہیر پایا بھوچال آئی

باہیر تمسخر نمودن رباں و صیرفان

اگوں سباں صیرفاں بولیاں نے کیہا متھا توں جیہے تھیڑیا نی
بھابی آکھ کی بھوائی ٹھگائیں سوہن چڑی وانگوں رنگ بچھڑ دلی

[illegible]

سوں گئی سیں جیوندی آن ورُنہیں سیج آکھ کی سیج سہیڑیائی — اج رنگ تیرا بھلا نظر آیا سجھو سکھوتے دکھ نبیڑیائی
نین شوخ ہوئے رنگ چمک آیا کسے جوبنے واکھوہا گیڑیائی — ہاتھی مست عاشق بھاویں باغ والا تیری سنگلی نال کھہیڑیائی
قدم چست تے صاف کنوتیاں نے ہتھ چابک سوار نے پھیریائی — وادنشاہ اج حسن میدان چڑھکے گھوڑا شاہ سوار نے چھیڑیائی

ایضاً

نین مست گلھاں تیریاں لال ہویاں تنیاں جو بیڑیاں ویکھ بھاڑے ہلیانی — کسے انب بھینیں اج چوپ لئے تل پیڑ کڈھے جویں تیلیاں نی
کسے نال بھانویں اج میل ہویا دھاراں کجلیدیاں سر پلیانی — بھول وال شہیں ونگ پھلاں چھوکاں تیریاں ہانیاں بیلیاں نی
کسے نرم بھیرے پاسوں نہیں توں جھڑے کانجھ پونڑیاں رلیانی — بھیڑیاں وہتیاں دی کھلی اج قسمت کوتاں والیاں ڈاہ میلیانی
کسے نی وتناک نے جت بازی پاسا لا بیٹھے بازیاں کھیلیانی — سو بیدار نے قلعہ نوں ڈھو توپاں کرکے زیر رعیتاں میلیانی
تیریاں گلھاں نے حسن دے داغ وسن اج بیدھیاں ٹھاک لیج چلیانی — اج نہیں عیالیاں خبر تیری گھبیا ڈا نے پاڑیاں چھیلیانی
اج کھیڑیاں نے نال ستیاں نے چھیاں اٹھ بہاتے جا پیلیانی — چھٹا بھاجخر باگئے صفے وچوں گاہ کھڈیاں سبھ جا میلیانی
رنگ ہور دا ہو ہے اج ہویا کھیڈاں کھیڈیاں کتے اکیلیانی — سارا جگ جہان کیاہ دیلے توتناں بھاجئے پھڑیاں دلیاں نی
تھک نٹیں گھیر کدی آن سیجیں لگیاں مٹھیاں بھری سیلیانی — کسے یک تیریاں اکھ جوڑی اکھیں نال تیرے اکھیں میلیانی
جنہاں یار گوا بیٹھے پھیر لدھے اوہ تاں بجگہ اتے ریلیانی — وادنشاہ کسے تہمتیں توں کتے گوشتی ہوریاں کھیلیانی

ایضاً

جویں سوہنے آدمی بھرن باہر کچھ رکھ دولتاں رہن چھپایانی — اج بھانویں تاں نہ غوچہ عید ہوئی کھادیاں بکھیانے سمیانی
اج کیا تیرے لاڑی آس پُنی جم جم جان ٹھگیں بھر جائیاں نی — وتے لاغ نگاں تا میں نے بھائی جتھے کھان فقیر ملائیاں نی
خاک تودیاں نے جتھے ڈھیر ویکھے تیر انداز نشے کانیاں لایانی — اج جو کوئی پانچوچہ جاوڑ یا سرہوں ننگیاں دولتاں پایانی
پانی بانجھ کھی واڑی کھیڑ یانی اج مُن کڈھی ایہناں نایانی — اج سر سچو پائیکے چاپلےنے سر سیدانیاں خوب ہلائیاں نی
سیاہ بھور ہویاں چشماں پیار یانیاں بھر بھر اوڑے سیلا یانی — تیرا رنگ گلزار بہار نبیاں اکھیں تیریاں وین سوائیاں نی
اج آب چڑھی انہاں موتیاں نوں جیو آنہیں بھاجئے آیانی — وادنشاہ سن بانیاں شور کیتا بہت خوشی کیتی مرغائیاں نی

۱۸ کسی آدمی کے ساتھ دھال بچوں ۱۹ ... کسی شہوانی ... ۲۰ ... بے نصیب دلھنوں کا کام ... قسمت کھلنگی ۲۱

ایضاً

تیرے چھنبے دے سہرے حسن والے اج کے ہوسناک نے لُٹ لئے
جھٹے نت نشان چھپاؤندیں سیں کسے تیر انداز نے چُٹ لئے
آکھ کنہاں چلیلیاں پیریں توں عطر کڈھ کے پھوگوں سُٹ گئے
کسے پک تیر نال پکا جوڑی وچوں پھل گلاب دے گھٹ گئے

تیرے عطروں کسے جاؤ ہلیائی نافے مشک والے کسے پٹ لئے
کسے ہو بیدرد کشیش دی تی بند بند کمان دے ٹٹ گئے
جاویں یار رانجھے نال میل ہویا زوروں زیر کر کے کٹ کٹ گئے
وارث شاہ اوہ وگڑے نال جگن جہڑے پہاڑے وزہ جٹ گئے

ایضاً

سینہ صاف ہویا پیڈو لال ہویا تیرے سر تے ہتھ کسے پھیریا ای
لایا رنگ ملنگ لنگ جاویں انگ نال تیرے انگ بھیڑیا ای
سر میانی دا لاہ بروچنا بھی سرمے سر مچ کسے لویڑیا ای

تیری گاہدی نوں اج کسے دھکیائی تیرا اج کھوہ کسے گیڑیا ای
لاہ چھوٹی دودھ دے ڈیگچے دی کسے اج ملائی نوں چھیڑیا ای
وارث شاہ تینوں اج پھوں آن ملیا کے نواں ہی کوئی سہیڑیا ای

ایضاً

بھانی اج جوبن تیرے لہر دتی جویں ندی دا نیر او چھلیا ای
قفل جندرا توڑ کے چور وڑیا اج بیڑا کستوری دا ملیا ای
اج پید لاثے شاہ مات کیتا چالا نواں شطرنج دا چلیا ای
سُرخی ہونٹھاں دی کسے نے چوپ لئی انب سکھنا سوڑ کے کھلیا ای
انگ نال تیرے انگ جوڑ کے تے تیر اندروں کالجہ سلیا ای

تیری چولیاں تنیاں ڈھلیاں نیں تینوں کسے محبوب نے چھلیا ای
سوہا گھگرا لہر دیاں اُڈدے بوگ بند دے چند ہو چلیا ای
کسے کھڈارے کھڈا ریں نیں نی نے مہریاں فرش و تھلیا ای
کستوری بے مرگ کس ڈھاہ لئے کوئی نواں ہیرے آن ملیا ای
وارث شاہ میاں ور خسر وینوں ساڈا رونداں نیرنہ ٹھلیا ای

ایضاً

تیرے سیاہ تو لڑے جلیدے ٹھوڈی اُتے گلہاں توں گم گئے
تیرے خوبچے شکر پاریاں دے ہتھ مار کے بھکیاں لم لئے
وڈے وخ ہوئے اج ڈھیاں دے کوئی نویں ونجارے گھم گئے

تیرے پھل گلاب دے لال ہوئے کسے گھیر کے راہ وچ چم لئے
وہٹی انار کے ولائتی سیو یاندی ہے جھاڑ بوٹے کنے گم گئے
وارث شاہ میاں کبتے کم تیرے اج جگ جہان تے دھم گئے

ایضاً

لہ ورشیاں کے ساتھ چرتے ہیں جو پہلے روز باندھے گئے ۱۲ لہ کسی استاد نے بازی کھیلی ۱۲ لہ جیو کوں نے کھا لئے ۱۲ لہ نئے سوداگر آن کر گھومے ۱۲

ایضاً

کوئی دھوبی ولائتوں آن لتھے سر صابن دے تھال چڑھ کھنب گئے
کنہاں چور لٹنے مال چور ایائے ساتھوں گھر کے کھوج تے سُنب گئے
کھیڑے کابلی کتیاں نوں انگ لتھے وڈھو ایکے کن تے دُنب گئے

تیری چولی دو ہیدی نے سینے پہنچے تو نیبے نوں چوبن تنبھ گئے
کیکوں بھسی مال یہ کھیڑیاں دا پیر بی خار مغیلاں دے چھنب گئے
وارث شاہ اجہڑا نواں ہویا ستے پاہرو آتنوں چور ٹنب گئے

ایضاً

کسے کنجر نیہڑ تیں توں تیرا رنگ ہے تو رہیے پھلدا نی
تیرا دل کسے پائمال کیتا دھکا کل وجود وچہ گھلدا نی
نال ورزشاں دے جبہ جگ کیتا جدوں لگیا پچھاں چلدا نی
ضرباں مار جس جان تروڑ سٹی کوئی زور بھریا تیرے تلدا نی
کھڑکی جندی نوں لگا خوب دھکا کر جھوٹ فقیر پرلدا نی
بھی نگدی رہی ثبوت ڈولا بگا سچ چھوپ اگلدا نی
قمری ہو بگے مرتے لے جھوٹے جہڑا باغ دیوچہ سی چھلدا نی
تیری اج امبدی کلی کھلی بھونرا لگا جھک لگا گل بلدا نی
ستھا اج تیرا کھیڑیا چیل اجگوں حصہ لیا سو باغ دے پھل دا نی
بھاویں اج خوارزا باغ چھٹا تیری نہر دا نیرا وچھلدا نی
اتوں پٹیا اج جوان بھاویں منا دُگائی تیری پڑلدا نی
تیری عطر دانی کاہندی خوب بھری وچوں عطر یا ہائی ڈھلدا نی
تیرے سپ تے بر سیا ابر نیساں پیدا گوہر موسی ٹُٹے ملدا نی
بیلی ملے وچھنیاں بیلیاں نوں ہویا کرم ہے رب رسول دا نی

ڈھاکاں تیریاں کسے مروڑیاں نی ایتھاں کم ہویا بل جل دا نی
وِدھ بھیر الماس وچہ ونہدتا جو بیں تیر گیا اندر سلدا نی
کسے ڈھاکے مونڑ اج بھابی لے لاہ دِتا تیری چاہمدا نی
جیہڑا جھیاں نوں موہیں نت دیندا پھوکاں بھاہڑ کے کانیاں بلدا نی
لج سکدیاں والاندی ریجھ تیتھی لو ہڑا لٹیا دھاں اگملدا نی
پانی چھلیا گیا نہ تالیاں توں بدل ستیا مینہ ہڑ لدا نی
بھاویں تخت اتے بیٹھا اوہ جوگی جیہڑا خاک دے بیچ سی رُلدا نی
اوہ بھی تدوں نوں نت اڈیکدا سی جیہڑا دھونویں سی جلدا نی
بھابی وڈھی کہاں کتوں کی اتھیائی تیرا حسن پیا اج ڈھلدا نی
تیری ماڑی دی چھت نوں تہاں کیتا وجے زور معمار تے ملدا نی
ماری شوہ دریا نے آن کر دراکھول دتا تیری پلدا نی
شیشی عطر والی کیتھے ڈولہیوئی کوئی بھاہ نہ جیتڑا ملدا نی
ریپ کسے جواہری چیر لیا جیہڑا نہیں سی بیدھ توں کھلدا نی
وارث شاہ میاں ہیود ماسنگو یار کھل جاوے اج گلدا نی
[illegible] ۱۲

لے ازراف روی کو تیں طرح دھنتے ہیں ۱۲ سلہ سوئے ہوئے پاسبانوں کی چوروں نے میخ تی کی ۱۲ سلہ حرکت کا کام ہے ۱۲ سلہ جس کا دھکا تمام وجود کو پہنچا ہے ۱۲ سلہ [illegible] کا زور دیا تیرے دیگدان کا فرش اڑا دیا ۱۲

جواب دادن ہیر رانجھاں و صیرفاں را بہ انکار

ہیر آکھدی رانجھاں صیرفاں نوں اڑیو ہیر پیو کس واسطے نی — پھیرو نہ گولا خصم پیڑ ہنوں میتھے ٹل نہ رب دیو اسطے نی
پریہاں جانبوں اثر ہویا رنگ زرد ہویا اسی واسطے نی — چھپایاں کھپ گیاں گھماں ہیر والنتے داغ پیگیا چیچ راتے نی
کتے چاند نیوں جھکے ملی ساں میں تیناں ٹھیلیاں چو لیہن سنے نی — رونی آتھروں ڈوہلیاں گھڑتیے گھل گئے تتو ڑے پاتے نی
موہندی پنچی منیتے دیکھیدیاں پیدہ لال ہویا اسی واسطے نی — سُرخی ہو گھاندی اپہ میں جیہا پانی رنگ نوں گیا اسی واسطے نی
راہ پیکیانے ولوں وکھدی ساں کوئی نظر نہ آیا راتے نی — کٹ گھنڈیاں دیچہ گلو کریے ڈھاکاں لال ہو پاں آس پلتے نی
میرے پیڈو نوں کیڑے نے ٹھڈ ماری لاساں پیگیاں چیر جاتے نی — میر اچھنڈو خیال ہو ہیونی ہیر آکھدی رب دیو اسطے نی
مینوں قسم اڑیو کوئی گل ناہیں تیں جھلیاں ہو دوسرے نی — دادتشاہ میں پچھ غریبنی ہاں پیجوں آکھدے لوگ بہاتے نی

کلام رانجھاں

بھابی الھبانی رنگت وی تینوں حسن چڑھیا نیا وندا نی — تیرا حسن گلزار بہار بنیاں اج ہار سنگار سبھ بھاوندا نی
اج دِسیاں تیرا اسمان لتے تینوں آدمی نظر نہ آوندا نی — تیرے سر سیدیاں دریانی صورتیاں بنیا گانموی لال کے وندا نی
رانجھو تے سید انوچہ رہن تیغاں لگے واڈیا مدا پت گاوندا نی — رخ ہورواہو ہے اج تیرا چلانواں کوئی نظر آوندا نی
تیرا عشق میدان رن آلشھا یار نظر تینوں رن آوندا نی — اج آکھدی وادتشاہ ہو ہیں کھیڑا کون نہ توکس تھاوندا نی

کلام ہیر

سٹھی سنھی مینوں کوئی اثر ہویا اج کم تے جیو نہ لگدا ئے — بھلی وسری بوئی اونگھ آئی اکے ہویا بھلا وڑا ٹھگدا ئے
تیو ہڑا لال مینوں اج کھیڑیا ندا جرہیں لگے النبڑا اگ وانگے — اج یاد آئے مینوں سوئی بجن جیندا انگر ادلا نیڑا جگدا ئے
کھل کھل جاندے بند چولڑے دے اج گل میرے کوئی لگدا ئے — گھر بار وچ ول وڑن آوندے جہیں کسے نشار وچہ وگدا ئے
لکے چوبنے نوں اج ٹھاٹھ دتی بوٹا آوندا پانی تے جھگدا ئے — وادتشاہ بولانہ سول جانوں مینوں بھلا ناہیں کوئی لگدا ئے

کلام رانجھاں و صیرفاں

اج کسے بھابی تیرے نال کیتی چوریار چھٹے گنہگاریاں نوں
بھابی اج تیرے نال اوہ بنی دودھ ہتھ لگا دودھ دھاریاں نوں

تیرے نیناں نے نوک کاتے خط نے واہ لمدیئے جویں کٹاریاں نوں
حکم ہودا ہو راج ہوگیا اج ملی پنجاب قندھاریاں نوں

تیرے جوبن دا رنگ کسے لٹ لیا ہنومان جو لنکا ساڑیاں نوں
ہتھ لگ گئیں کسے یارتا میں جیوں کستوریئے بھا جیپاریاں نوں

گھروں ٹرن لگے مساں پیر چکیں ہن آکیوں چڑھ گئی لالکدھ تیاریاں نوں
گئی ہو رسیں ہور کچھ ہوا ہیں کمگل کرے معمار جو باریاں نوں

تیری ترکرمیدیاں کیساں ڈھلیاں نے کسے تولیا تونگ سپاریاں نوں
جھڑے رت سواہ وچ لیٹدے لین اوہ مل بیٹھے سرداریاں نوں

اج سکدیاں تو دریاں رم کھلے جیہاں ڈھونڈیاں تختہ ہزاریاں نوں
چوٹے بیڑے تے ہار سنگار ٹٹے ٹھوکر لگ گئی بیٹا کاریاں نوں

کھلے بھار سوداگراں ونج کیتے کھاٹ پی دلال بازاریاں نوں
وارث شاہ جنہاں ملے عطر شیشے انہاں کی کرنا فوجداریاں نوں

کلام ہیر

تیری جھنجھ کھتی اج ستاں بھیباں نواں کیتا ہے چین گھر چاند ڑیئوں
بھابا تیری کدنہیں گئی کسے کیوں اڈایا ہے بین کی کھاند ڑیئوں

بھلا لاہ کے گھنڈ بولا ایہ ہے چپ کیتری تے شرماند ڑیئوں
پھر چھپائی گت اڈائیے آپے پیٹنی تے اڑ جاند ڑیئوں

سیدے کھیڑیئے ڈھڈھ وچ سول ہویا سدن گئی ہاں بچ ماند ڑیئوں
وارث حالے فرزند قدیم جھیڑے کرن ہمدوی نظر درماند ڑیئوں

کلام رائیاں وصیر قان

کسے ہو بید روگ کام وتی اڈیاں وگھیاں وچ کھپائیاں نی
ولیاں ہو کے کسے بیدان لٹیا لیاں کسے محبوب صفائیاں نی

سیاہ کالیاں ہو نھاتے لہو لگا کسے نیلی نوں ٹھوکراں لائیاں نی
دکھ درد تیرا اج دور ہویا ملاقات زیارتاں پائیاں نی

جالاں ہودیاں ہور اج نظر آیاں سجے کام رہوار چلائیاں نی
ٹھوسے دور ہوئی بھادیں باغ اندر نیزے بازیاں خوب کرائیاں نی

اج آن ملیا پھلایا تینوں جیں آ بکے خوشیاں کرائیاں نی
وارث شاہ میاں ہوئی ہوہی ہن کھیاں رکتاں جائیاں نی

کلام ہیر

اوہ گئی جے میں دہرت پاٹ چلی کوڑیاں چڈیاں اج ویرائیاں نی
چھٹے لانڈیاں ہیاں پہ ایانوں بید دتے انت بیگانیاں نی

عیب دھرن بے عیباں نوں پچکے تے پھرن جوں پیال لگانیاں نی
میں بید وس اتے پتھر تائیں رنگ رنگدیاں لانیاں کانیاں نی

مست پھرن اوہ دے نال بھریاں ہنڈی چال چلن مستانیاں نی
خوجاں کچیاں پکیاں لگیانی ایہ سبھ کشمیر خور مانیاں نی

سبھے وڈیاں نکیاں اک رسی کھیڑے پیگیاں اُٹھ زنانیاں نی ۔ وارث شاہ ہن خوف پچھاندائے باجھ ہیر شیطاناں دیاں تانیاں نی

کلام رائباں وصیر فاں

بھابی جاننی ایں ہیں پیہ جالے جھڑے سنا مٹے چنے دواؤنی ہیں ۔ آپ کھیڈنی ہیں کیتھے جالیا نوں سانوں متیاں چا بناؤنی ہیں
پیچو چیچ گند ھولیاں آپ کھیڈیں چڑے ناپیاں نال لاؤنی ہیں ۔ آپ رہیں بے غرض بیدوس ہیں مال کھیڑیاں دا لٹواؤنی ہیں
مت کیدی مول نہیں بھابی نت گھچڑ ا بار ہنڈاؤنی ہیں ۔ وارث کمر فریب دی جا کھاری ہو کا ہور دا ہو رسناؤنی ہیں

کلام ہیر

اڑیو قسم نیوں جے یقین کرو ہیں بزول بے غرض بید وسیانی نی ۔ جھڑی آپ وچہ رمز سناندیاں ہو نہیں جاندی ہیں بھابیو سیانی نی
گھٹے ہتنے مار کے تاپلے جند کڈھیلے نال بھوسیانی نی ۔ گل بے حیائی دی بولکے تے پچھوں رس پیو نال بوسیانی نی
میں تے پیکیاں نوں نت یاد کراں ہی یاد فی ہن نت وسیانی نی ۔ وارث شاہ کیوں تہاں آرام دے جہاں عشق دی اگ دے وچہ سیانی نی

کلام رائباں وصیر فان

بھابی دس کھاں ایں جے جھوٹھ بولاں تیری گل ہو جیہی مول سی نی ۔ باغوں ودھ کدی گھر کدی آن بیٹھیں وس کھیڑیاں دا اتھیوں مول سی نی
جائے جوگی نوں باغ وچہ کھیر پیئی اوہ تاں بیٹھا ہویا انھول سی نی ۔ آن ووت چڑھے سپاہیاں دے جہاں سال چھپا ہیا سے سول سی نی
ج گھوڑی تیر ہیوں آرام آیا جھڑی نت کردی ہی اوول سی نی ۔ اساں اتینی گل معلوم کیتی تیرے مگر تاں عشق جو چول سی نی
بُو سکمنا اج کرا نہیں کسے توڑ لیا جھڑا مول سی نی ۔ اینویں رائیگاں جھنجھٹ پایوئی اوہ تاں پٹل گیا جھڑا قول سی نی
تیرا پچھلے نال میل ہویا اساں لبھ لیا تیرا پول سی نی ۔ وارث شاہ تاں کل کنگال ہا اج ہوگیا عرض طول سی نی

ہیر صاحب تدبیر

ہیر رو بیگی اکھدی سنو بھیناں میں ہمیکے تاں کیوں سار پانی نی ۔ راہ جاندے تے جھوٹے نے ڈاہ لیاں ساہن گو قتل پانی نی

نادینی تو بڑی مشہور ہے کہ گھوڑیوں کے سموں سے ہوا ... ... بھابی ہے مطلب ... اسلام کرکے ... نکلی ہے اور یہ ہیر کا ر بجاتی ہے ... بیٹے جو لوگ عشق کی آگ سے جلے گئے ہیں انکو کس طرح آرام آوے ... ... کلام ... اور ... کی خواہش کرتی تھی

بھوں گھوں گو ایگلے جن چوڑا بار سٹیاں چھنیاں سار یانی — ڈبے ماریانوں ڈھاہ مار کرے انت زوراں زوراں لگے ہاریانی

ساہن مار بڑھکاں پیا گرمیرے کیتیاں ساندنیاں خوار یانی — لس چلی ساں اوسنوں ویکھکے میں جویں رانتوں جان کوار یانی

سینہ جھٹکے جھنبو سو پاسیانوں دوہاں سنگاں اتے چا چاہڑیانی — رُٹے چاہڑکے مار پٹیا کنیوں شیشہ ڈھاہ لیسے جویں پاہڑیانی

میرے کرم سن آن پلنگ ملیا جس جھنڈی پنڈ وچہ واڑیانی — وارثشاہ میاں گل نویں سنئے ہیرے ہرن بیتا تیرے ماریانی

کلام رانجھاں

بھابی ساہن تیرے گھر دھکروں نکالیا ہو یا قدیم دا ماردانی — توہی وہٹری پت سرداردیسیں اوس دودھ پیتا ہزاردانی

ساہن باغ وچہ لیٹدا ہو کملا ہیر رہیری نت پکاردانی — تیرنیاں وہ لاڈپیار کرداہو رکسے نوں مول نہ ماردانی

پر وہ ہلت بری ہلا یائی پانی پیوندا تیری نساردانی — توں جھنگ سیالاں دی موہنی ئیں تینوں آن ملیا ہرن ہاردانی

ساکھ کسے دیول نہ دھیان کرد اساکھاں تیریاں وہ لتاڑدانی — تیری خاص لگوری نوں وکھیدائی ہورکیہدی ناہ اجاڑدانی

اوہ تخت ہزاریوں ساہن آیا پیا ہیردا نام چتاردانی — وارثشاہ میاں سچ جھوٹھ وچوں پن کڈھدا اتے نتاردانی

کلام ہیر

انی بھرو گھمیں ہائے ہائے مٹھی ایس برہونے ڈھڈ وچہ سول ہو یا — لہریدیوں اٹھکے لوے ہینے میرے ڈھڈ دیوچہ ڈنڈول ہو یا

طلب ڈبہ گئی سساں ہیری ہینوں اک نہ دام وصول ہو یا — لوگ نفع دیوا سطے لین ترے میرا نفے وچہ جوڑ مول ہو یا

دکھ ہور تاں کدی انجام ہوندا ہیں تتی دا عرض تے طول ہو یا — انب چکھے دودھ دنیاں پلیا جاتتی وسے انب بول ہو یا

کھیڑیا نوچہ نہ پرچیا جو میرا شاہد حال دارب رسول ہو یا — وارثشاہ دے عملدی خبر نا ہیں وکھاں رد ہو یا کہ قبول ہو یا

کلام رانجھاں وسیرفاں

بھابی زلف گلھاں اتے پیچ کھاوے سر ہوٹے تے سنبلیاں ماریانی — اکھاں اتے جھمبیاں ڈوہانے نیناں ساں گٹاریاں چاہڑیانی

جہڑی ویکھی تصرنج سی حسن والی بازی جت لئی انے ہداریانی — باغ حسن دیوچہ عراق بھجے رج ہو ردیاں ہور تہاریانی

[illegible]

تیرے نیناں نے شاہ فقیر کیتے نے ہاتھیاں وچ عماریاں نی
وارثشاہ زلفاں خال نین خونی نوجواں قتل اُتے جاچاہڑیا نی

مقولہ شاعر

باراں برسدی اوڑسی مینہ وٹھا لگا رنگ پھر خشک بغیچیاں نوں
کھلی واؤ صبا دی بوٹیاں تے لگے پھل پھر ایچیاں بیچیاں نوں
دِگیں سُکیاں سبز مڑ پھیر ہویاں ایس حسن زمین نے بیچیاں نوں
فوجدار تغیر بحال ہویا چھاڑ تنبواں اتے غلیچیاں نوں
بڑا فضل نے جدوں آ دسدینی پانی پہنچدا اوچیاں نیچیاں نوں
وارثؔ واگ کشتی پریشان ہاں میں پانی پہنچیا نوح دے نیچیاں نوں

کلام ہیر باسہتی

حال ولید اتدھ نوں آکھنی ہاں جیڑا سہتیے تدھ اقرار کیتا
جیہیں جاتنی اپی توں میل رانجھا دل کھیڑیاں توں ادا نار کیتا
کھیڑیاں نال نہ رچدا جیہیا جوڑے توڑن نوں جتن ہزار کیتا
وہاں باجھ غلام میں سہتیے نی شاہد حال وا رب جبار کیتا
گُڈھ کھیڑیاں توں رانجھے نال میلیں جانی لکھ ہزار پکار کیتا
رانجھے نال رہی میل ملاوندا وارثشاہ نے اج اعتبار کیتا

کلام سہتی باہیر

خاطر جمع کر ہیر نوں کہے سہتی تینوں رانجھے دے نال ملاؤساں میں
ایہ عمر سر ہوگ نہ کدی سُنیاں جیہا اج افتراج بناؤساں میں
ٹکرا دساں پربتاں بھاریاں نوں باجھ بدلاں مینہ وساؤساں میں
اسمان تے زمیں ملا کرساں بیڑی ریتدی وچ تراؤساں میں
کوئی نویں سرکر پھیلا نیکے تے ماؤں باپ دی شرم لہاؤساں میں
وارثشاہ اجیڑ انواں ہویا گلاں جگ جہان سناؤساں میں

مشورہ سہتی باہیر

سہتی ہیر دے نال پکا مصلحت وڈا مکر پھیلا نیکے بولدیئے
ابلیس ملفوف خاص وچوں بے روا گناں جانخاں بولدیئے
تیرے یار دا مکرو زرات تینوں جان پیاندے ولوں تُو ولدیئے
گردانی دی مکر مطولانوں اگے کنز فریب دی کھولدیئے
وقال حدیث منسوخ کیتی کتاب لعنت اللہ والی کھولدیئے
وارثشاہ سہتی اگے ماؤں بُڈھی وڈے غصے کیہڑے پھولدیئے

ل بیٹھے ۔ احسان کر بیٹھی تو گویا لاکھ ہزار تو نے نیکی کی ہیرے ساتھ ۱۲ ؎ گذشتہ زمانوں میں کبھی نہ سنا ہوگا ۱۲ ؎ بھاری پہاڑوں کو آپس میں ٹکرا دیگی ۱۲
؎ بادلوں کے سوا بارش کردیگی ۱۲ ؎ مکر و فریب کی مطول کو دوہراتی اور کنز فریب کی کھولنے لگی دونوں کتابوں کے نام ہیں۔ مطول میں تو علم معانی
اور فصاحت و بلاغت کا بیان ہے اور کنز الدقائق علم فقہ کی بہت ہی معتبر کتاب ہے ۱۲

اظہار کردن سہتی کیفیت ہیر پیش مادر خود

اماں ہیر دا ابرا احوال دسے نت پلنگ تے پئی اونگھڑی نی
اساں ویاہ آندی کونج پھاہ آندی سانوں پھاہ دی بنی ہے گھڑی نی
جدوں آئی تدوں کنی رہی دُکھی کدی ہو نہ بیٹھے سو کھڑی نی
گھر اوچہ ہوندی نوہاں نال وسوں ایہ اجاڑ بڈا مول ہے چھوکری نی
آئی جدوں تدوں کنی رہی دُکھی چڑھنے ہتھ نہ لاوندی ٹوکری نی

دنوں دن ایہ سکدی جاوندی ہے کوئی دُکھ کھاندا مول ہے وکھری نی
دیکھ حق حلال نوں لگ گئی ہے خصم وٹنال ایہ کوکھڑی نی
لاہو لتھڑی جدوں دی ویاہ آندی اک گلدی ذرا ہے چوکھڑی نی
تن کپڑے وڈے تیار ساری سانوں نظر نہ آوندی لوکھڑی نی
وارث شاہ ایہ دودھ نہ نان کھاندی جیکھاں سکاوندی کوکھڑی نی

ایضاً

ہتھی نوجدا ووا شنگار ہوندے اتے گھورے سنگار ہیں دلاندی نی
گھوری کھان کھشن کرامات کرنے اکھیں ویکھیاں جان رن پلاندی نی
مجھیں گائیں سنگار دیاں تھ تیلے اکے نوں شنگار ہیں گھراندی نی
مشہور ہے رسم جہان اندر پیارے ہٹیاں وٹنال مراندی نی
تدوں رن بدخواہ نوں عقل آوے جدوں لت لگے وچ پھراندی نی
ایتھے نیک کوئی عمل کمالئے دھنے پچھڑکے دوتاں زراندی نی

اچھا پینا کھاونا شان شوکت ایہ سبھ بنا ہیں زراندی نی
دنا لا مارے جادو پھر ولے پانی آپ نیڑے پھر سراندے نی
خیر خواہ وٹنال بدخواہ ہونا ایہ کم ہیں کتیاں کھاندے نی
دل عورتاں لیں پیار کرکے ایہ گبھرو مرد ہیں سراندے نی
سیاہ ویکھکے چلے بلا وانگوں ویر فوت نے سراتنے دھڑاندے نی
وارث شاہ اوہ اک نکدی ہونے جہان پر قدیم تھیں جاندی نی

ایضاً

پہینڑ لگنے کدی نہ پیئے بوہے ایہیں ایہدے دُکھ وچ مرانگے نی
سوہنی رن بازار نہ ویکھنی ایں ویاہ پتہ اہو رشتے کرانگے نی
جھڑی ڈانگ سیال وچ دودھ ویلے شمل اوسدی لوں لاکرانگے نی
ملاں وید حکیم لیجاون پیسے کہیاں چٹیاں بھید نال ہرانگے نی
دیسی گبھرو دوانوں وڑ اندر رہیں باہروں جھنڈا جگانگے نی

ایسدا اجے نہ پھیا پنڈ سارے ایہیں ایہ علاج کی کرانگے نی
خوشی کدی نہ ہسدی ایہ دُکھی ایہیں کجھ کی دکھ ایہ جرانگے نی
جھڑی لاسری رپڑ کاکرے سادم ڈنڈا دسنوں رجواں بھرانگے نی
مارے بولیاں پئی رنجور رہے ایہیں ایہے ہی دُکھ وچ مرانگے نی
سیاہ ڈاک کے ایتوں سے لیکھا ایہی جیکیوں مول نہ ڈرانگے نی

[illegible]

ایس رن کو تپڑی تولنی توں ایہیں کچھ کے اندریں وڑانگے نی | شرمندگی سہانگے دراجگدی سونہہ پرانوں ہووے کرانگے نی
کدی چرکھڑا داہ نہ چھوپ پا کتے ایہیں بل جنڈار کی کرانگے نی | وارث شاہ شرمندگی ایہدیتوں ایہیں ڈُب کے کھوہ وچ مرانگے نی

رفتن سہتی معہ ہیر نزد مادر خود بکمال تزویر

عزرائیل اک عمر عیار دوجی ہیر چلکے سس تے آوندیے | انہاں کوفیاں طوطیاں خرام انگوں قصہ جوڑ کے غیب سناوندیے
سہتی نال ہیر جا بیٹھکے کھیت وچھاں بئی اندرے عمر واوندیے | پچھوں چھکدی نال بہانیاں دے نڈھی گھڑی گھڑی پچھے پاوندیے
سس ہیر دی گل سن چپ ہوئی کائی گل نہ موہوں الاوندیے | واہنگ بھگاندے لگراں رات ادھی زرغیبدی بانگ سناوندیے
چل جائیے داؤ جہاندی لے باہوں ہیر نوں کپڑا اٹھاوندیے | قاضی لعنت اللہ دا فے فتوے ابلیس نوں سبق پڑھاوندیے
واہنگ بدھی امام نوں زہر دیکے پچھوں ہونہاں آکھ بھلاوندیے | انہوں کھیت لیجاں کیا چنن میرے جیو تدبیرا یہ آوندیے
وکھو ماؤں نوں وکھی ولا بیٹھکے تے کیہاں پھوکیاں رو جھلاوندیے | تلی بیٹھ انگیا لگا سہتی اتوں بہت پیار کراوندیے
شیخ سعدی دے نال نوں خبر ناہیں جکیوں رو بیٹھکے پینہ چلاوندیے | دیکھو دھی لگے ماں جھرن لگی حال نہوں واکھول سناوندیے
اہری بئی دی عمر واوندیے زاری وو ہندی تے پلو پاوندیے | کے منع کیتا کھیت نہ جائے قدم منجیوں ہیٹھ نہ لاہوندیے
دکھ جیو دا کھول سناوندیے پنڈے شاہ جی دے ہتھ لاوندیے | افلاطون لقمان حکیم اگے قصہ ولیدا پھول سناوندیے
سہتی آبیٹھکے ہیر دی کرے منت نال دلبری بات جتاوندیے | ہیر سہتی دا آکھیا سن لیا سہتی ماؤں تے جاکر لاویں دیے
کول ماؤندے آبیٹھ جاندی اتے ہیر دی گل ہلاوندیے | قصے چھیڑدی نال محبتاں دے گلاں مٹھیاں نال ولاوندیے
بہت پیار دے نال اوہ پچھدیے تیرے من کیہڑی گل بھاوندیے | ہیر آکھدیے ہینوں میل آنجا میرے دل خوشی ہو آوندیے
تلے سبزیاں باغ وکھا ہینوں اندر بیٹھیاں جان گھبراوندیے | انصاف دیو اسطے گواہ کرکے وارث شاہ نوں پاس بہاوندیے

گفتگو سہتی با مادر مہربان خود

سہتی ماؤں نوں آکھدی نہیں مینوں کس واسطے جیو تپاؤنی ہیں | تو ہ لعل جیہی اندر گھتیائی پرکھ باہروں لعل وسنجاؤنی ہیں

لے پیوکی رہی خاص حاجت با ماموں نہالنے کے وادھو کا دیا اور دم میں لانا ۱۲ شیخ سعدی کے خیال میں بھی نہیں ۱۲ سے بڑی [illegible] عمر گزرتی ہے ۱۲ [illegible] کتے منع کیا کہ کھیت میں نہ
جائے [illegible] سے نیچے قدم اتارتی نہیں ۱۲ [illegible] جیسی اندر ڈالی ہوئی ۱۲

تیری ایہ چھاپلڑی پدمنیں وی لین کھولوں کیوں گواونی ہیں
جاویں پی لہے دزرات اندر نال شوقدے ناہ بولاونی ہیں
اٹھے پھر ہی تاڑ کے وچہ کوٹھی تیر یا نمدے پی سکاونی ہیں

پئی اندرے ہو بیار چلی جان تھکے دو کھ دوہاونی ہیں
ایہ پھل گلاب اگھت اندر پئی دکھڑے نال سکاونی ہیں
وارث دھی سیالاں دی مارنی ہیں دس آپنوں کون صداونی ہیں

فرمائش نمودن سہتی برائے ہیر پیش مادر خود

نوہاں ہوندیاں خیال جو سکھنی واماں ہتیاں بہنے یاں ہرانی
اک کرم دے باغدیاں ہور بنانی اک زم ملوک اک زہر بانی
باہر پھرن جو باہر دیاں ووہنانے شرم وچہ بہائیاں شہر یانی

پری ہوتاں چتریاں چندرانی اک سوم طبع اک نہریاں نی
اچھا کھان پیون لاونال چاہن لین دین دیوچہ لڈیر یانی
وارث شاہ اک حسن گمان لدے اکھیں نال کماندے گھریاں نی

اجازت دادن مادر سہتی ہیر را برائے بیرون بردن

جائے منجیوں اٹھکے کویں ٹکے تھہ پیر ہلا نیکے چست ہووے
پلنگوں اتے قدم ہلا بہکے نال اہدی گل گفت ہووے
ہیراں بیٹھ ہیں ہتھ لکاونی ہاں اہپر ایہ نہ دلوں درست ہووے
دلوں گنڈھ کھولے سوہوں ہس بولے میری کلی نہ پئی شگفت ہووے
ایہ دوا اعذاب ہے ماپیانوں نوہ دھی لیٹے اتے سست ہووے

وانگ وگیاں راتدن ہے دھی کویں ہیر بی تندرست ہووے
ایہ تاں اندرے اندرے کھا کھڑی دزرات بینوں بہو جست ہووے
کتے اٹھکے جی پرچا آوے اہدی ماندگی دور نوست ہووے
کیہوں چین آوے انہاں ماں لکانوں جاندا ماں جہاند امفت ہووے
وارث شاہ میاں کیوں نہ ہیر بولے سہتی جیاندی جہانوں سیتہ ہووے

کلام خوشدامن ہیر با ہیر وجواب دادن ہیر

سس آکھدی ہیر نوں بول بی بی پی نت تینوں لکارنی ہاں
ہیر آکھیا بیٹھکے عمر ساری ہیں تے اپنے آپنوں سارنی ہاں
قلم لکھدی ہے بری ہیری روز ازلدے پی نتھارنی ہاں

پی سکنی ہاں بولنے نال میرے جیو وچہ خیال چتارنی ہاں
سست ہو گئے بند بیٹھیاں مدے دو کھاں نال ہیں حال کچارنی ہاں
دزرات بینوں کوئی روگ ہویا ذکر رب دا پئی پکارنی ہاں

له ہوا لینے کے لئے اسکو گھما رہی ہے ١٢ سه برگ پان خشک کر رہی ہے ١٢ سه شہر والوں نے گھر میں بٹھلا ئیں ١٢

مت باغ گیاں ہیر اجیو لگے انت ایہ بھی پٹنا پاڑنی ہاں — پئی روونی ہاں میں بیٹھ اپنے نوں کجھ کیہدا نہیں وگاڑنی ہاں
وزرات دلیل وچارنی ہاں تے سہتی نوں پئی ونگارنی ہاں — باہر جا ویکھاں ہر باوڑے نوں پئی دوں وچار وچارنی ہاں
بیٹھی اندرے گنڈیاں گانہنی ہاں ایہ ردلیا اجے نہ ہارنی ہاں — وارث شاہ میاں تقدیر آکھے ویکھ نواں پسار پسارنی ہاں

کلام مادر

ماؤں آکھدی ہیتنے سمجھ بی بی ہوئی او کھڑا ایہ نباہ کوڑے — گھراں وچ ہوندی نوا نال ویتی اساں آندیاں ایہ ویاہ کوڑے
دھیاں نال نہ کٹنیاں کدی ہوندا اوہناں نال نہ چلنا راہ کوڑے — نال حق حلال دے گل ناہیں ویکھا اوسنوں کدہی آہ کوڑے
کدی آکھنا نہیں بھیاوچ دھڑے کدی پے نہ چرخہ ڈاہ کوڑے — اٹھے ہیر نے بیھی پلنگ اتے بیٹھوں ساٹیا او سیے واہ کوڑے
گل گھلکے موہوں نہ کرے کوئی کہیا چندرا پیا ہے سیاہ کوڑے — کوئی گھر دا روگ ہے ریج ہانا آہیں نال ایہ آوندا ساہ کوڑے
تیریاں نہ جاندیوں ٹھگیاں جی ایہیں نال کمیت لیجاہ کوڑے — رلکے نال سہیلیاں ہیر چلے خوشی نال ہوسی لے جاہ کوڑے
گھروں گل نہ کریں فساد کوئی جانی رب رسول گواہ کوڑے — تیریاں کماند آکھ وساہ ناہیں فاسن ویکھیا میں وارث شاہ کوڑے

مشورہ کردن سہتی با دختران

حکم ہیر دا ماؤں تھیں لیا سہتی گلاں پچھ ووہا نے سہیلیاں نی — انی آؤ کھاں آپ وچ گل گنوں سد گھلیاں سب سہیلیاں نی
رجوع آن ہویاں سبھے پاس سہتی جویں گورو اگے سبھ چیلیاں نی — آ گئی کواریاں کئی ویاہیاں نی جیوں جیسے سر ہیر متھیلیاں نی
جھناں ماؤں تے باپنوں بھین کھانا اسنگ جھے کواریاں کھیلیاں نی — وچ ہیر سہتی دھویں بیٹھیاں نی وڈے لمبیاں وتھ سہیلیاں نی
سبھناں بیٹھکے اک صلاح کیتی بھابی نند نے نال ارہیلیاں نی — ستیں بیٹھیں ہوکیں اٹھ چلنا جے باہر کرنیاں چاقال قیلیاں نی
سنیو ہم ہم آکے آوناں جے گلاں کرنیاں اج کیہلیاں نی — وارث شاہ سنگار رہاوتانتے جویں تھنباں قلعے تے بیلیاں نی

کلام ایضاً

وقت فجر دے اٹھو سہیلیو نی کتاں اپنے آہری آونا جے — ماؤں باپنوں خبر نہ کرو کائی بھلکے باغ نوں پا سلاونا جے
ورتی ہیر نوں باغ لیجلناں ایں ذرا ایسدا جیو ولاؤنا جے — لاؤن پھیری وچ کپاہ بیٹیاں کے پرس نوں نہیں کھاؤنا جے

لہ دوزن کی بات ہو گئی ۱۲ سہ سنگ جنے کھیلنا جانکاری کرنا ۱۲ عہ قلعہ پر مقابلے کیلئے چھوڑ دینی ۱۲

راہ جاندیاں نوں وچ جھن لوکاں دے کوئی فقر اچانک آ وناجے
دڑو وٹ لنگوٹڑے وچ پچی بنہاں ہٹ بھویں وکھا وناں جے
وڈے رنگ ہوون اکو جیڈ یانڈے راہ جاندیاں سے ساگ لاوناں جے
سنجیوں اکھدیاں سبھ نے آجاناں اکدوجی نوں سد لیاوناں جے
کھیڈ و بہنا تے گفتو چھپنا نی پھلکے کھوہ نوں ہتھ لگاوناں جے
پھنڈ جھولیاں جنھوں کپاہ جبے نے موڈھیاں ہتھ سہاوناں جے
چرخے چا پوڑے ڈھیگ کج اٹھو گے پونی نوں ہتھ نہ لاوناں جے
وارث شاہ میاں ہیو ارتھ ہویا بھناں اجے پھلے نوں کدناں جے

آمدن سہتی نزد والدہ

مصلحت کرائی سہتی نال سیاں پھیر ماؤنے کول جاوندیاں نے
اگوں ماؤں ہی سہتی نوں ہیہ دیندی اپنا پھول سناوندیاں نے
دڈا اچھو چھوتے دیڑا راہ بولے وکھو لوندا چھو پھرا وندیاں نے
وارث شاہ نوں پاس ہیلے تے وچی اپنی نوں سمجھاوندیاں نے

مصلحت نمودن سہتی باہم نسا

متاکر دیاں ہیں گند ری اتا اچھی تارے گھنڈیاں سبھ ادھا دیاں نی
ٹخریلیاں اک ہک توڑیاں سن اک بھولیاں سد ھیاں سادیاں نی
سبھے اپنے آپ وچ حال مستاں بادشاہ ودانگوں صاحبزادیاں نی
گر ٹہیدا پانڈیاں گھیر اماردیاں جھیلاں ہون میٹھیاں مرادیاں نی
اک نیاں جتاں اک بے زباناں اک چنچیاں نے مانزادیاں نی
وارث شاہ میاں اک ہیر باجھوں ہور سبھ شیطان دیاں دادیاں نی

اظہار کردن کیفیت ہمنشینان با یکدیگر

گنڈھ پھیر راتیں وچ کھیڈ یانڈے گھرو گھری وچار وچار یونے
چلو چل ہی کرن چھائیاں باراں بھو گھے تے کاج وسار یونے
شیطانیاں ٹھکراں فیلسوفاں تناں آتشی فن کھلار یونے
سبھ بنھ بھنڈار او جا جھپ ہاں سے پونیاں پٹ بنوں سار یونے
راتیں لاماہدی فنے پامرے گنڈ جوندیاں کم سوار یونے
پھلکے کھوہ تے جا بیکے گرو کشتی اک دو پیڑ یتوں خم مار یونے
بازی دیناں نے پیوں ہدہ یاں نول تیاں ہی نوامے مرانے مار یونے
گکلنی مار لنگوٹڑے وٹ ٹریاں سبھو کجرا الترا اچھاڑ یونے
ننگ کھچ ہوار تیار ہویاں کر کے بارٹے گھوڑیاں جاہڑ یونے
ہیر لنگیاں ٹھکراں بن پچھیں جنہاں کیاں ڈرانوں جاہڑ یونے

لہ کپاس چننے کے وقت عورتیں یہی حالت جانتی ہیں کو کپڑا لگے ہیں کپڑا گرہ دیکر ملندہ دیتے ہیں ۱۲

مکھی چھلاں والی لڑا دیا بیاں اہو تھیں سرخ و سفید سرا جا ہڑیو نے — زلفاں ٹیم بہیاں گورے مکھڑے تے بندیاں لائکے حسن گھاڑیو نے
گھماں ٹھوڈی تے نبے خال والے رڑکے حسن نوں چا نتاریو نے — کھول چھاتیاں حسن دے کڈھ لاٹو وارث شاہ نوں جا پچھاڑیو نے

مقولہ شاعر

مے دعائیاں رات مکہ بیٹھی دیکھو ہووئی کرے شتابیاں نی — جیہڑی ہوئی گل جو ہوئی سبھے ہووئی دیاں خرابیاں نی
ایس ہووئی شاہ فقیر کیتے پہنوں جھیانیوں کرے شرابیاں نی — مجنوں جیہے نے نام مجذوب ہوئے شہزادیاں کرے خرابیاں نی
سخرق نوں بے پناہ کرکے وچ عاشقاں رات عذابیاں نی — ہوئی حسن حسین امام اٹھے ہووئی کرو بیٹے بہت خرابیاں نی
سسی میر نوں گھبریا دیکھ ہووئی باجھ اپنے یار بے تابیاں نی — علی جیہا نوں قتل غلام کیتا جو ہوئی نہ ہوئیاں اصحابیاں نی
کڑیاں نپیڑیاں بیٹھکے متا کیتا لُٹی اج تندار نچابیاں نی — وارث شاہ جہاں مڑے کھیڑیاں نے جمع آن ہویاں ہیرابیاں نی

مقولہ شاعر

اک عشق نے اوتھے الکہہ کرنے بہت اکھیاں یار اندیاں یاریاں نی — کیڈا اپڑنا پڑیا عشق پچھے سد گھلیاں سبھ کواریاں نی
اہناں بلے تے رانے فقیر کیتے اسیں کیندیاں نکھٹ ہاریاں نی — کوئی ہیر نے عشق نہ لوں کیتا عشق کیتا ہے خلقتاں ساریاں نی
ایس عشق نے دیکھ فرہاد لیکھا کیتیاں یوسفے نال جواریاں نی — رڑ گیا ڈھگے بکرے ندی پایا تے جلالی نے اکھیں ادگھاریاں نی
ایس لیلی دے عشق ملنگ کیتا مجنوں چھڈ بیٹھا سرداریاں نی — سسیاں نوں عشق نے تنگ کیتا کہیاں پیاں مصیبتاں بھاریاں نی
زلیخا چھڈ بادشاہیاں پا جھلی ایس عشق دیاں اہو خواریاں نی — مجنوں جیہے بی ٹکے کاٹھ ہوئے سر کھادیاں عشق لوہاریاں نی
عشق سوہنی جیہیاں سوہتاں نے ڈوب وچ دریاوے ماریاں نی — مرزے جیہیاں صوتاں جوبن تھیں لگ لائکے بار وچ ساڑیاں نی
ویکھ پنوں ماروں قہر کیتا ہو سکی کر چکیاں یاریاں نی — سسی جیہیاں صوتاں وچ تھلاں ایس عشق رلائکے ماریاں نی
عشق بد ضمیر خوار کیتا رُلے ملک نادی وچ یاریاں نی — اتے بینظیر نوں کھوہ پایا کئی کھونیاں عشق نکھاریاں نی
جتھے عشق دریا دی موج آوے اوتھے اوکھیاں ترنیاں تاریاں نی — جنہاں عشق توں جان قربان کیتی انہاں بخشیاں بے سرداریاں نی
عشق بحر دے وچ غرقاب ہووے تدوں ملن حضور درباریاں نی — وارث شاہ جہاندی چلن نیاری اتے عشق دیاں جھاں چاریاں نی

آواز دادن سہتی زنان را وقت شام

شام وقت سہتی چڑھ کے سد کیتا نی سنو بھیناں وارو وارڑے نی
بھالو چوہڑے تاج بردالے نی خبردار کوڑی سنیارڑے نی
اللہ رکھے دے ویہنے نال سوہجے لیاویں نال ہتو گھمیارڑے نی
میراں بخشے سگھڑ مراثنے نی سنگ ساتھ کریں کالے ہارڑے نی
گل سمجھ لیتے کبڑے رنگو ونگنے رنگ مٹیارڑے نی
کوڑے صاحبے ادبے آ ڈیریوں سد کریں ٹھری ڈارڑے نی
وقت سبھے ساتوں آونا جے ویکھے اپنی گھریں بہارڑے نی
ایس گل دا انگ جے سارا یا نوں ایس کم نوں بیٹھ وچارڑے نی

کموں میچھے سینے اچھنے نی بنتا ورے نی سبھ ہارڑے نی
ترکھانیے بخت سوہنیں نی تے سیلاتی چھیل بہارڑے نی
صاحبزادیے لیئیے ہوش کھیں بھیناں جاگ بیہے سنہارڑے نی
سبھرائیے تیلنے پیلنے نی تندو جیبوے ہو ہچ سوارڑے نی
سن خیرے گل بہانے نی بیڑی عقلدی پار اتارڑے نی
بھابی ست بھرائے تے دولتے نی ذرا آونا سانہہ گھر بارڑے نی
لاون پھیرنی وچہ کہاہ بھیناں کا نی نیک صلاح چتارڑے نی
اُٹھے وڈے وارث شاہ ڈھیہہ ڈھیرے ہن نویں نی محل اسارڑے نی

تیار شدن دختران و ہمجلیسان ہمراہ سہتی

صبح چلنا کھیت اقرار ہویا کوئیاں وانڈیاں کر لئی لدا ریا نئی
رذیدار نوں عید دا چاچڑھیا جویں حاجیاں حج تیار یا نئی
کئی ساد بہاں سوہنیاں تنگ بھریاں کئی بھولڑے نکھ وچار یا نئی
تھاؤں تھائیں چاؤ دنیاں پھیر کرن جتھے چونڈیاں تے ٹیار یا نئی
گھوڑے چھٹے عیار جیوں پھرن نچدے چلن ٹھمکدی چال نیار یا نئی
جہناں چن جیہے مکھ شوخ نیناں چنیں جیہے سر پہ سنہار یا نئی
گرد چلدے گھوڑے آن ہویاں سبھ ہار سنگار کر سار یا نئی
انہوں وچ قطار ہو صفاں گیاں جویں لدیا ساتھ بیوپار یا نئی
ہن ویکھئے کیہہ ہو وناں ئیں تیریاں قدرتاں تو بلہار یا نئی
ہو کوڑی نہ نیند وچہ رہی کائی نوجواں ہنار تے ترکنے چار یا نئی

آپو اپنے تھاں تیار ہویاں کواریاں اتے ویاہیاں سار یا نئی
جویں ماہ دی خوشی اچا چڑھ آئے ملن مبارکاں کوار یا نئی
اک ہین اصیل خو بولدیاں نے اک بانکیاں خچر دواریاں نی
ہو لاگناں سبھ ہمراہ ہویاں کالے کرن سبھے کالے ہار یا نئی
کھتریٹیاں تے جھنیٹیاں نئی خوب جٹیاں نال سنیاریاں نی
چلو چل ہل چل دھڑا دھڑ خوشی نال نچدیاں سبھ سنہار یا نئی
ادھر روں سہتی نے کواریاں ہیں لیاں چلو چل ہی سبھ پکار یا نئی
سہتی ہیر تے آپ وچہ اک ہو کے جھنڈ میل لئے جٹاں وڈھ ریا نئی
سحر عشق دا جا گیا بہت اوکھا نالے وکھیاں لینیاں تار یا نئی
وارث شاہ ہن ہیر نوں چپ لڑناں خچر یا وانڈیاں خچر ہار یا نئی

مقولہ شاعر

پہلاں آئی قولاں بھجوں آئی رحموں تے امیر خاتوں چلی آوندیے
گجری رحمتے تے نالے دو لٹے گھمی اکدوئی نوں گل سناوندیے
بھاگی دوئمنی تے موراں کنجری بھی خوب دسکے ہتھ بتاوندیے
نالے آئی سکھاں تے چندکوراں بھر تھومنگلاں آنکے یاوندیے
نالے آئی بھگونتی بسنتی گندو جھنڈو باراں نوں پئی ترساوندیے
آیاں رحموں دروتی رہاں بھی جنتو گلو کشمیراں بھی آوندیے
کائی آکھدی کی گلاں تے توں تکی شرم بھی ذرا نہ آوندیے
زلف گفتہ انچہ خوب ہستی کموں فارسی لفظ بتاوندیے
بچھوں نور بی بی تے شکو بی بی نال رنگلے گاوندیے
جمنادی جیبوی سکھاں کھترانی نالے دئی لوہاری بھی آوندیے
آئی بگھیسٹی تے طوطلاں بھی نالے نندو کموئی بھی آوندیے
نوجی عمری بی آئی شور کردی چوہڑی ساہنسیانی چلی آوندیے
ہوبھوڈاتاں جمع آن ہویاں تے تبھوں گنتی نہ اونہاں دی آوندیے

نالے آئی سلامتی صاحبیانی بھلی امام خاتوں سدلیاوندیے
سہتی باہر دروین وچ گوربنیاں اک دوئی تے حکم چلاوندیے
چندکور جیتی آن رجوع ہوئی بیبواں وسدیاں سہاوندیے
بھرائی تے صاحباں نال طوطے اتے جیونی بھی نگ لاوندیے
ماموں نائن سبھی نائن دودیں بیبیاں بھر وسجلا پاوکھاوندیے
ہنسا یوزول وہن چھو کہندیاں نے اچھنا بجھنا بھی کائی سناوندیے
نور بیگم تے نند ماروں خان بیگم ببابیبا کرکے کرلاوندیے
اقبل ذیب ان دخلتہا صیغہ عربی نال بولاوندیے
رانی ہنسی تے سندی پروہانی گنگا دئی اروڑی بھی آوندیے
بی بی رانی ارائیں بھی وڈی آئی خاتوں چھینی بھجوں سدلیاوندیے
روشن بی بی مراثن بھی آن پہنچی بی بی تیلن بھجوں چلی آوندیے
اکو جیہی سنگ سہیلیاں دا اک دوئی دی گل سمجھاوندیے
وارث شاہ چل بھیڈ وکھالیئے سہتی ہوون مکر بہلاوندیے

مقولہ شاعر

حکم ہیر داماؤں توں لیا سی گل گئی سو نال سہیلیاں دے
چھڈ پاستر کے بزار چلے راہ مار دے تی اٹھکھیلیاں دے
سوہن سیز یاں نال ہار کہنگے گوپا بھری دو کان چنبیلیاں دے
گتاں وار لیئے جھنڈ تیار ہوئے سہتی گورو چیلاں نال چیلیاں دے
راجے اندر دی بھجا وچہ ہوئی ہوئی نپے عجب جھنکار اربیلیاں دے

دوئیں ہویاں تیار نہان بھابی نال چرخے نی کنگا بیلیاں دے
کھگے پٹ ہوگئی وچ وہڑیاں دے رہی اک نہ وچ حویلیاں دے
دلگے پاونے جنے نی نال لوہلاں لگے سپ بیٹھی وچ سہیلیاں دے
اکھیت وچ جان نثار بھابی نال چرخے نی کنگا سہیلیاں دے
آپ ہار سنگار کر دو چلیاں ارتھ کرتے اونے نال بیلیاں دے

ط اس طرف اوکستی ہے ۱۲ ط زلف نے جو کی وہ گا کر خوب ہے ۱۲ ط اگم براہ زیب اگر تو اس شور و میں و افل ہے ۱۲ ط کھلے پٹ فوج کا کوچ ۱۲ ط بیٹے بیٹے اپنے آشناؤں سے کنواری عورتوں نے وعدے کئے کر خلاں تمام پیرہم کو ملی شاہ صاحب عورتوں کے کرتوت کس ڈھنگ میں ظاہر کرتے ہیں کسی دوسرے شاعر کا یہ کام نہیں ۱۲

اِکدُوں مِی نُوں مَرسانُدباں نِی کم کردیاں نِی نخرے پلیاں دے ۔۔۔ وارث شاہ کستوریے مرگ چھٹے ھبّہ ھبّہ سر پر تھیلیاں دے

ایضاً

فوج حسن دی کھیت وچہ گھنڈ دی تُرت چا لنگو تُرّے وٹّوں نے ۔۔۔ پردہ شرم حیا دا لاہ کے تے سٹ زمیں تے چوڑ چپیٹوں نے

سبھی کھیڈیاں ہار دیاں پھرن گرٹیڈا اجے ہی گھت بنا وٹ پیٹھوں نے ۔۔۔ توڑ گلدوں سول اوڈا اکنڈا ہیر چڑھیکے خون پلیٹوں نے

جھوٹھ موٹھ دا سپ لڑا ٹیکے تے دُھڑا غیبد اکھیریاں گھتیوں نے ۔۔۔ سبھی اندروں مکر دا فن جڑیا دند مار کے خون پلیٹوں نے

شست اندازے مکر دا ناگ کیتا اوس حسن دے ترونوں چھیٹوں نے ۔۔۔ وارث یار دے خرچ تحصیل وچوں حصہ صرف قصور دا لیٹھوں نے

احوال ہیر

ذری سپ گھسیٹ کے ہڑ گڑ دے رو رو کرے زاری پیے ہیلیاں نی ۔۔۔ تک چا ہڑ وندیڑ کاں وٹ رومے کڈھ اکھیاں نیلیاں پلیاں نی

تھرا اتر کنبے آکھے موئی لوکا کائی کرے جھاڑا اسے جیلیاں نی ۔۔۔ مار رنگ تے پرپے سرت ہوئی کھائے جیوتے کاج کلیلیاں نی

زہر عشق دے سپ دی دا گئی اکھیں ہیر دیاں نیلیاں پلیاں نی ۔۔۔ سبھی مکر دے منتر پھوک وتے ساتھ کیتیاں ہور وسیلیاں نی

تے جنہاں نوں شوق دیدار دے گلاں انہاں دیاں بہت رسیلیاں نی ۔۔۔ پینڈے ہیر دیو چہ تاں ہر دائی سارا بدن ہویا جویں تیلیاں نی

شیطان شلوگڑے ہتھ جوڑن سبھی گوروتے اسیں چیلیاں نی ۔۔۔ وارث شاہ کوڑیاں پریشان ہویاں سُکے مُنہ تے ساویاں پیلیاں نی

ایضاً

ہیر سپ کے ڈنگ دے سرت پئی سبھی حال تے شور پکار یا ئی ۔۔۔ کالے ناگ نے چھیلا وڈا ڈنگ دہی دے پیر تے مار یا ئی

کوڑیاں کا ناگ کیتی آپ ہی دا ہر لوکاں کم تے کاج وسار یا ئی ۔۔۔ سنجی یاڑ کے ہیر نوں کھیں آنداجی پلو پل تنگ نوں ہار یا ئی

دیکھو فارسی تو ڑکے نظم ترّوں اپہ مکر کھیوا نگ ستار یا ئی ۔۔۔ اگے کسے کتاب چہ نہیں پڑھیا جیہا نخچریاں نخچر پسار یا ئی

شیطان نے آن سلام کیتا گھیاں جنباتے اساں ہار یا ئی ۔۔۔ افلاطوندی ریش مقراض کیتی وارث قدرتاں نوں کیھٹے وار یا ئی

مقولہ شاعر

چھڑوں سانبھ گرانہاں نوں کیتی سارے دیس تے دھم ہو بچال آئی ۔۔۔ کھیڑیں خبر ہوئی چہ پھیا دیس سارا تو کھیڑیاں دی جھڑی بال آئی

سرو اسی جھو لنے ترنجناندی جہیندی ہنس تے مُودچال آئی ۔۔۔ کھیڑ بنال سبھی درن بجوڑدھوں دوں صاف اکھیٹے دینال آئی

سلہ کستوری کے ہرن چھوٹ نکلے اور انکے وجود سے ناخوشبو نکلنے سے شور انگیز تھا۔ تھیلیاں زاغ پیشانی والی عورتیں اس معرعہ میں مصنف نے کمال کر دیا ہے ۔ سلہ ناک بھوں چڑھا کر دانتوں کو ۔۔۔

سلہ عشق کی زہر چڑھ گئی ہے

اوس ناگنی نوں کوئی سپ لڑیا سن اوسنوں ویکھ نہال ہوئی
ادّ کہندی کُڑی بابہو تلملے تے تھروں وچہ قرآندے فال ہوئی
اج گھت سوہاگے تے اگ وانگوں سونا کھیڑیاں دا سبھو گال آئی
وارث شاہ نوں پے وچھال تی جہڑی چیزوی جمدیاں بھال ہوئی

کلام زناں

لوگ ویکھ کے ہیر دا حال آکھن لڑیا سپ کوئی پھنیر پھنیگر وٹی
ساہ لیندیاں پھر کے مار دیئے لوں لوں وچوں زہر نگر وٹی
کوئی آکھدا ایلی ہےکے دیہو انہوں بھر کے دودھ تے کھیو دا منگر وٹی
وارث جیہا کوئی ماندری جھب ڈھونڈو نمی ہیر جا بولدا کھنگر وٹی

آمدن حکیمان برائے علاج ہیر

سدّ ماندری کھیڑیاں لکھ آندے فقر وید نے نال مداریاں دے
تریاق اکبر افلاطون والا داروے فرنگ پساریاں دے
جنہاں ذات ہزار ہے سپ کیلے گھت آندیں وچ پٹاریاں دے
گنڈے لکھ تعویذ تے دھوپ ہرمل سوت آندیں کنج کواریاں دے
کوئی آکھدا اکھو اگندے ناگ دوانوں تے تمارہ ہے ماریاں دے
کسے پا منکے لسّی وچ گھولے پڑے چاپائے تراں ناریاں دے
تیل مرچ تے بوٹیاں دودھ پیے گھیو دیندے نی نال جواریاں دے
وارث شاہ سپاہیاں پنڈ تیھے کھیڑیاں دے لے سرداریاں دے

مقولہ شاعر

درد ہوندے داروے ہو کرے فرق لپے نہ لوہڑ وچہ لہر دیجے نی
رناں ویکھ کے آکھدیاں ہیر دائی کوئی ساعت ہے جیوندی کر دیجے نی
ہیر آکھدی ہے کھندچلی جوں کالجہ چیردی چھری جے نی
مرچلی ہے ہیر سیال جاویں بھلی بری اتھے آن جڑی جے نی
جتوں بیلے دی سوہنی ایہ چنگی بھاگی ہو گئی نہیں مرسی ہے نی
ویکھ ہیر دی کس سرہانیئے آکھے ہیر دی حالت بری جے نی
لے متھڑی کیہوں سنادے اکرمت رناں پیچھے کھڑی جے نی
وارث شاہ سدا ویئے ویدا نجھاتے ورد اسا ڈیہڑی پڑی جے نی

ایضاً

سہتی آکھیا فرق نہ پوے ماسا ایہہ سپ نہ کیل تے آوندے نی
کالے باغ وچ جوگیڑا اسد ہوانہ جنیدے قدم پایاں کھ جاوندے نی
اوہدی بین دیوچ لکھ منتر آہے سپ اوسنوں ٹیک لیاوندے نی
جیکر پڑھے منتر نالے کرے تنتر سبھ خلقت نوں چانواوندے نی

ل چاکرکے سے تعلق کر لیا ۱۲ ع ناہیر کر گئی ۱۲ کہ کئی اوی عورتوں کے کاتے ہوئے سوت ۱۲ ل لڑکی کو کی فقط زندہ رہیگی ۱۲ ک جب سانپ نے کاٹا ۱۲ ش وی گی باغ جانے کی کیوں اجازت دی ۱۲ ع عورتیں بے عقل ہوتی ہیں ۱۲ ہمارا درد کھ دوائی کی پڑیہ جس کے پاس ہے ۱۲ ل سانپ اسکے تابع و فرمانبردار ہیں ۱۲

پانشنا ناگ کرنٹیے بید چھپک جیسے تتری سپیں نواوندے نی — گھنی وارا وڈونا جوندنا ہے ہرال کھرال ڈرکھاوندے نی
سندوڑا بوڑا ملی چھینیر سبھ اوسدا حکم بجاوندے نی — منی وار دوہرے کھر نیالی منتر پڑھے تے گلی تے آوندے نی
چلیپیا تیلیا سنگ تا بو چھلا وڑا نا وڑا آکھ اوندے نی — کھوریا تیلیا بنت چنگا پھٹوار یا کو چھیا چاوندے نی
لونگ منڈ ردیوے انہاں جتن ہیئی سوگی ہون چنگے بوٹی کھاوندے نی — کھنکھوریا دھامیاں لپن ساطی رتواڑیا کو جیا چھاوندے نی
کوئی دکھ درد نہ ہے بھواجادوجن تے بھوت سبھ جاوندے نی — ملے او ستوں کوئی نہ ہے جوگی دکھ کلاندے اوستوں جاوندے نی
راون رلیے تے دیوتے وید پریاں سبھ اوستوں ہتھ دکھاوندے نی — ہٹو دیدگی وید لگا تھکے وارث شاہ ہوری ہن آوندے نی

کلام کھیڑیان

کھیڑیاں آکھیا کھیڑا کھلے جی جیہڑا اوگے فقیر دی جا پیریں — ساڈی کریں قا ہر نام پیارے اوئے کوئی فضل دا پلوڑا آن پھیریں
سارا کھول کے حال احوال دسیں نال سہریاں برکتاں وچ پہ ہوئیں — چلو واسطے ربے دے نال پیارے قدم گھتیاں فقر دے ہون خیریں
دم لاپیکے سیر وباہ آندی جنج جوڑ کے گئے سال وچہ دائریں — بیٹھ کوٹھے گل پکا چھڈی سید آکھلے رلن جاں ایہ ایریں
جوہیں جاتسیں تویں لیا اسنوں کریں منتاں لاونال ہتھ پیریں — وارث شاہ میاں تیرا علم ہویا مشہور ہے جن تے انس طیریں

روانہ کردن مہرا جو سیدا را نزد جوگی

اجو آکھیا سیدیا جاہ بھائی ایہ و ہٹیاں بہت پیاریاں نی — جاہ نیکلے ہتھ سلام کرناں منتاں تاریاں خلقتاں ساریاں نی
لگے نظر کھیں سبھ حال دسیں لگے جو گیڑ ہے کریں زاریاں نی — ساڈوں بنی ہے نہ پیر نوں پ لڑیا کھول کھیں حقیقتاں ساریاں نی
نال عاجزی ہیے قدم چم آکھیں ہو آپ بنایاں خواریاں نی — جوگی نا منتر کرے سپ حاضر جا لیا منا توں واریاں نی
نالے ادب آوا بہجی بہت کرناں گلاں کرنیاں خوب پیاریاں نی — آکھیں ہو دیو اسطے چل جوگی ساڈوں پیاں مصیبتاں بھاریاں نی
بار و کنڈیوں سپ بنا و تا و کھیو عشقدیاں گلاں بناریاں نی — وارث شاہ اوتھے نا ہیں پھیرے منتر جتھے عشق نے ونڈیاں ہاریاں نی

رفتن سیدا در کالاباغ

لہ سب ہے نبض دکھاندے ہیں ۱۲ ہٹ حکمت حکیم سیکر بیٹھے ۱۲ ہٹ آپ جیڑ سے آندے ہیں ۱۲ ہٹ منتر نا ہیر بیٹھ کرتا جہاں عشق نہ دانت چلائے ہیں ۱۲

سیدے ار کے بل ٹھی پچھاڑ کی جیتی پچھاڑ کے ڈانگ بے کر گیا ئے
فلک پیر دیتیوں سنگ ترکھ ہو یا پنجر سیدے دیاں مُرویاں کھڑ گیا ئے
جویں ذکریا خاں نے جنگ کیتا لیکے توپ پہاڑ تے کڑ گیا ئے
کالے باغ وچہ جوگی تے جاوڑیا جوگی ویکھکے جٹ نوں تڑ گیا ئے
سیدا سنگ کے تھراتھر پیا کنبے اوسدا اندروں کالجہ پھڑ گیا ئے
چلیں واسطے رب دے جوگیا اوئے خاروچہ کلیجہ بے اڑ گیا ئے
یارو سنو تقدیر بگڑ گیا لیکے گھوڑا ہو گھوڑا اُپن پیڑھ گیا ئے
جٹی ڈری کپاہ وچہ جھلی کالا ناگ ار عیدا اڑ گیا ئے

واہ چھوہ چلیا کھڑی بانہہ کر کے وا ڈانگ کاں کوئی مال تے سر گیا ئے
دُکھ دھپی واجٹ نوں کھا گیا کتھے وا نگاں کوتڑ وے پھڑ گیا ئے
تویں سیدے نے جوگی تے جا بیگے تے حال اپنا کھول کے پڑ گیا ئے
گھڑا ہو ماہی منڈے کہاں ادیں نال بھانبڑی شور کر پھڑ گیا ئے
اتوں کھڑی کر بانہہ پکار رہے ایہ خطرے دا مار یا بھڑ گیا ئے
ساتوں پھیر بانہے اج لا وہ گھتی دل ویکھیاں جوگی وا وڑ گیا ئے
جوگی پچھیا کی ہے بنی تینوں ایس حال آویں جٹا بڑھ کیا ئے
وارث شاہ جاں چوہنال جمع ہویاں سپ جھاڑ لوٹے رکتے وڑ گیا ئے

ایضاً

ہتھ بنھکے سیدے نے ویر کیڑے تینوں دکھ لگا تیتھے آ بنا یا میں
سارے دیتے نے اندری بھال جیکا بہتہ کم تے کاج بھلا یا میں

ذرا رات وسی میری تڑ فیدے ایس درد نے بہت اکا یا میں
وارث شاہ سہتی تیری دس پائی رل کوڑ نے سبھ پہنچا یا میں

مقولہ شاعر

جدوں سیدے نے کہتی سی عرض ایسی جوگی اپنا جیو ٹھہرا یا ئے
سہتی پیر نے کوئی اشتہد کیتا بھاویں مکر فریب بنا یا ئے

جھڑ اکنبدا دھڑ کدا جھڑ کدا سی خوف خطریوں دل ہٹا یا ئے
وارث شاہ بھلاں نہ مول سرتوں سہتی کیہڑا احسان چڑھا یا ئے

کلام جوگی

جوگی بولیا نہیں کھاں جہل جٹا کم ویکھدے اوسدے رنگدے نی
تقدیر نوں موڑنا بھلا ناہیں سپ نال تقدیر دے ڈنگدے نی
جنہوں بہے غصہ دی جاٹ لگی ویدواں قضا دے رنگدے نی
جھڑے چھڈ جہان اوجاڑ دس صحبت عورتاں دی کولوں سنگدے نی

جدوں غرض تینوں ساڈے وں ہویوں حاضر دیندا مفتے رنگ بڑ نگدے نی
کیتی اوسدی فقر نے من لئی تقدیر نوں کون اولنگدے نی
ہر وقت اوہ ربدا وصیاں کھن نال عاجز ہو کے دُعا منگدے نی
کدی کیہدی کیل وچہ نہ آئے جھڑے سپ سیال تے جھنگدے نی

لہ لپیٹ کر ہاتھ پیچھے باندھنے لگے جیسے وحشی لڑکوں کی عادت ہے ۱۲ ۲ھ گھبرا ہوا اور گدھ یار دکھا کانے کرتا ہے ۱۲ ۳ھ کیوں گر جاتا ہوا آتا ہے ۱۲ ۴ھ کپاس چننے والی عورتیں جب اکٹھی ہوئی تو سانپ کہیں غائب ہو گیا ۱۲ ۵ھ نام قبیلہ نہ مشورہ کر کے مجھے بھیجا ۱۲ ۶ھ جو اس خیال سے ڈرا تھا جو شاید یہ راز ظاہر ہو گیا ۱۲ ۷ھ جب تجھے مطلب ہوا تو حاضر ہوا ۱۲ ۸ھ تقدیر سے کون گذر سکتا ہے ۱۲ ۹ھ ہم لوگ عورتوں کی صحبت سے ڈرتے ہیں ۱۲

مرن دیہ جیہی ذراوین سنئے ہوکے نکمن رنگ برنگ دینی
اساں چا قرآن تے ترک کیتی سنگ مہربانے کولوں سنگ دینی
گھر کیہڑے اساں نہ نہیں جاناں پی بیٹھے پیالڑے بھنگ دے نی
اہیں نسنے ہاں ایہہ گل کولوں تیہں کرو سپاری جنگ دینی

جوان مرے ٹھہری ونوے رنگ ہوسن خوشی ہوئی ہے اج ملنگ دینی
صحبت خلق دی عیب ہے فقراں نوں جہیڑے مرد میدان دے ننگ دینی
اساں کیہڑی ناہ پرواہ رکھی شرم ناہ ناموس نہ ننگ دے نی
وارث شاہ منا نیکے سیس ہیری ہوئے ہاں ملنگ تے گنگ دینی

فریاد کردن سہیتی نزد جوگی

سہیتی رو جگے آہ پکار کیتی تینوں پینے اج تواُلیا اوئے
تیرے چیلیاں ہوندی ہے پیر جیکی دھروئی بدی مندان لیا اوئے
انھے ہرہرے بھکھے کوڑے نوں اوہ ٹرگئے ہاں فافر اجالیا اوئے
اوہ تاں ساوڑی پلیڑی ہوچلی تیری خیر دا پیر سہالیا اوئے
جوگی واسطے رب دے تار سانوں بیڑا لا بنے ٹھروالیا اوئے
تیری جیہی دا کی علاج کرنا اساں اپنا کوڑما گالیا اوئے
کر دعایاں پاتیں منگ ہوتا تیرے واسطے اسانے پالیا اوئے

ہتھ بنھ تینوں دھوں گھاہ موہنہ وچہ کڈھ رتاں فریاداں چالیا اوئے
بے پرواہیاں کہیاں چائیاں نے میری عرض نہیں لڈھ والیا اوئے
جیہی زہر والے کیسے ناگ ڈنگی اساں لگ تے ماندری بھالیا اوئے
جنگی ہو وسے نا ہیں جیہی ناگ ڈنگی تیرے چیلیاں خیر دے الیا اوئے
لکھی وچ رضا دے مرے جیہی جنے سپ دا وکھ ہے چالیا اوئے
جھگا اپنا چور چپ کیتا تیرے دنے نال کی بہالیا اوئے
وارث شاہ تقدیر رضا ویلا انہاں ولیاں بھی نہیں ٹالیا اوئے

کلام جوگی

جب ہر جوگی سچ بولیائے جٹاں کا ہینوں پکڑ یوکا ہیاں نوں
یاد ربدی چھڈ کے کراں جیہڑے ڈھونڈاں اوڈیاں چھڈ کے چاہیاں نوں
رناں پاس فقیر انہوں عیب جاناں جیہا غمناک نوں سپاہیاں نوں
رناں سچیانوں کرن چا جھوٹے رناں قید کراندیاں راہیاں نوں

چھڈ ہیں جہاں فقیر ہوئے انہاں ولتے تے بادشاہیاں نوں
تیر نیاں نے چلنا نفع کوئی میرا علم نہ ٹھہرے ویاہیاں نوں
کی غرض ہے کیہڑے گھریں جائے اساں منیاں بے پرواہیاں نوں
وارث کڈھ قرآن تے بہیں منبر کہیا اوڈیکدیاں چاہیاں نوں

کلام سہیتی

سہیتی آکھدا روندڑی پئی ڈولی چپ کرنے ناہیں تھیا رڑی اوئے

کوئی ووٹی جوان ہی خوبصورت تن کپڑے ووٹی مٹیارڑی اوئے

ے گنگا کا سنگتی جو گنگا سے پھر کر آتے ہیں ۱۲ ے صحت یاب نہیں ہوتی سانپ کی کاٹی ہوئی تیرے چلنے سے بہتری ہے اور وادل جوگی ۱۲ ے بیاہی عورتوں پر سیاحت نہیں جیتی ۱۲
ے جماعت سیدان سے سپاہیوں کو ۱۲

اک میرے ہی نال نہ ویر او سدا دیر نال ہی نابرے ساڑی اوے ۔ آکھدی کیہڑا نال نہ ٹُھڈ کہ بھنڈی سدا او سدی اک اکاڑی اوے
جے میں ہتھ لاواں مَیں لالہ لیندی چا گھتدی چیخ چہاڑدی اوے ۔ ہتھ لاؤں نال پلنگ نوں ملے ناہیں خوف خطروں ہے نہاڑدی اوے
ہنوں لگ کے آپ نِت ہے سوندی ایہی گل ہی پئی کواڑدی اوے ۔ نال کس تناں مے گل ناہیں ہی مچدی نِت خوارڑی اوے
اساں اوسنوں ہول نہ ہتھ لایا کائی لاغر تھ ہے بھاڑدی اوے ۔ ایہوں غفلتاں وچہ برباد کیتی وارث شاہ ایہ عمر بہاڑدی اوے

مقولہ شاعر

جوگی ریک گھتی بھیڑ وچ چور کے چُھری او سدا ہو چہ کھبایا سو ۔ کھاہ قسم قرآن دی بیٹھ جتا قسم چور نوں چا کرا ایا سو
اوہدے مال نوں ناہیوں ہتھ لایا چھری پئی کے دھوں کھایا سو ۔ پھیر پا خنسے بانجھ اچور ثابت انہیں دستوں قسم کرایا سو
ایس عشق کتاب دا مکر کے نشا پئے من منایا سو ۔ سو جھا اللہ لیا سو چور کولوں مَتّ سید ہیدی گل گوایا سو
نال مکر فریب دے لیا اندر تاہیں اوسنوں تہمت لایا سو ۔ وارث ربنوں چھڈ کے پیا جھنجھٹ ایہوں ایگاں عمر گوایا جے

قسم خوردن سیدا

کھیڑے نشا دتی اگے جوگیڑے دے سانوں قسم ہے پیر فقیر دی جی ۔ مراں ہو بیگے ایس جہان کو جو آکھدی صورتاں ٹھگی ہیر دی جی
سانوں پیر جتی دھولی مار دے کوہ قاف تے دار کشمیر دی جی ۔ لنکا کوٹ پہاڑ دا پار دے فرہاد نوں نہر جو شیر دی جی
دوروں ویکھے فاتحہ آکھ چھڈاں گور پیر پنجال دے پیر دی جی ۔ سانوں قوقہ بوار دیا آگ دے دھکاں نپٹے تے کا بچ خیر دی جی
او سدی چھاں نہ اساں تہیں جائیے جلی چھاں کن جلے جتی ہیر دی جی ۔ ارکا کھے جو یا وگدی سانوں خبر نہ او سدے نیر دی جی
لئے کمہ تے اکھ اکھاں جائی پچھے غیبت کرو نہ کیر دی جی ۔ بھینس ہار کے سنگ نہ دے ڈھونی ایہوں ہوش گئے دودھ کھیر دی جی
خلق آکھدی ہے دیاہ آندی میل ہوئے نہ انگ سریر دی جی ۔ لوک آکھدے ہیں اپرادتی اساں نال ڈٹھی صورت ہیر دی جی
اسیں جھوٹھ نہ بولے جوگیا تے خیانت نہ کرئے چیز پیر دی جی ۔ وارث شاہ ایہ خواب خیال وانگوں جگ شیر تی جانئے شیر دی جی

کلام جوگی

جوگی رکھے اکھ دیاں تجربت گدھ اکھیاں روہ پلٹیا ئی ۔ ایہہ ہیر وادار تی ہو بیٹھا جا ڈیریوں ہواہ وچ سٹیا ئی

لے مکر ہیں سچی ہمیشہ اکیلی نظر آتی ہے ۱۲ گہ فرہاد ہو خاب دیتی ہے ۱۲ سعلوم نہیں کر اسکا ہرن لاغر ہے یا موٹا ۱۲ ہیر پنجال کی قبر کشمیر میں ایسی جگہ پر ہے کہ وہاں کوئی چڑھ نہیں سکتا ۱۲

ستے جتیاں چڑھکے وچ آویں ساڈا دھرم تے نیم سب پٹیائی
لٹ پٹکے نال نکھٹیائی کٹ چا ٹکے کھوہ گھسٹیائی
پکڑ سید ٹریجوں نال چھریاں مے چور یار وانگوں واہ کٹیائی
مڑاں پسلیاں بھنکے چور کیتا وانگوں ظالماں ظلم تے جٹیائی
دووِیں باہاں سر دیں لاہ پٹکا گنہگار وانگوں پکڑ جٹیائی
ایسی جوگی نے سید بنال کیتی روم روم تھیں خون اچھٹیائی

دیکھو جوگی ہن سید بنال کیتی جیہں اسے ہور نوں چھٹیائی
بڑا بولدا تیر لپٹ اکھیں جیا بازاں شہر وچ لٹیائی
گھڑ لتاں پھوڑیاں نال جتیاں دھول سیکیا نال غریبٹیائی
ہنداں گھیا تاں نال بیحال کیتا لک بھن مروڑ کے سٹیائی
شانہ بھنکے کٹ چکچور کیتا لنگ بھنکے سنگھ نوں گھٹیائی
وارث شاہ خدا ئیے خوف کروں ساڈا رونڈیاں نیر نکھٹیائی

احوال سید

کھیڑا مار کھا کے ترت بھج چلیا واہو واہ روندا گھر آوندا ئے
ایہہ جوگیڑا انہیں بے دھاڑ کا ئی حال اپنا کھول وکھاوندا ئے
نمے پڑھے قرآن تے نے بانگاں چڑھکے پاوندا سنکھ جا وندا ئے
نمے کرے زاری اگے کوڑے دے لئے لئے کر بیا گراوندا ئے

ایہہ دیو اجاڑ وچہ آن لتھا نال کڑیاں جند گواوندا ئے
ایہہ فارونے دیس دے سچ جانے وڈے وہڑ تے قہر کماوندا ئے
ہینوں مار کے کٹ تہبار کیتا پنڈ اکھو کے جیب دکھاوندا ئے
جو کجھ حال حقیقت وریتا سی وارث شاہ نوں آکھ سناوندا ئے

کلام اجو

اجو آکھیا لوندا پیر بابو ایہہ غضب فقیر نے چا ئیا ئی
میں تاں غضب خدائے اوہ کیتا کراں اوہ جو ادس کرایا ئی
فقر بھر کیسے ساری خلق اتے اوس قہر دا سبق پڑھایا ئی
میرے پچھو پیر دا مار کے ناس کیتا انہوں بد انوف نہ آیا ئی

ایہہ کیوں بیدا شہار جندوں کم کار تھیں چا گوایا ئی
ہتھ ہتھ لوان لاوتوں جی جیکوئی کرے سو اپنا پایا ئی
ایہہ جوگیڑا انہیں بلا کوئی کھیڑیں آ بیٹھے ظلم اٹھایا ئی
وارث شاہ میاں نواں سانگ دیکھو دیو آدمی ہو کے آیا ئی

کلام سہتی

سہتی آکھیا بالا جاہ آپے کیدا آپ نوں مڈا سیدا وندا ئے
نال کبر ہنکار دے کٹ چھڑ دا خاطر تلے نہ کسینوں لیاوندا ئے
آدم گریدی گال خاک کردا سگوں رکتاں پیا وکھاوندا ئے
جانال فقیر انمے کرے آکر غصہ غضب نوں پیا وکھاوندا ئے

کھیا جا کے بہت تعظیم کرنی ادب اک بجا نہ لیاوندا ئے
ساہنے وانگر سری چھاوندا ئے اگوں آکڑاں پیا وکھاوندا ئے
جوگی کیدا کی وچہرا دندی لیکھا مول بیاج رکاوندا ئے
فقر کسینوں شرم نہ جاندی تیا شپ چھٹا باغ آوندا ئے

مار نوہ دے دکھ حیران کیتا اجو گھوٹ بیٹے چڑھ کے آوندا اے | یار و عمر ساری جتی ناہ لدھی رہیا سوہنے ڈھونڈ ڈھونڈھاوندا اے
سپ بکھ جو اوہنوں ونگیا ہے زہر اکھیاں ندا ڈہل آوندا اے | تیرے راج وچ صاحبا حکم کردا شاہزادیاں نفر رکھاوندا اے
ایہ قدرتاں بدیاں کون مٹے ہنوں جوگیا توں مرواوندا اے | جہناں ملک تے مال گھر بار چھٹے تہناں خوف کہیا کسے راوندا اے
اوہ کیہدی کی پرواہ رکھن جہناں آسرا ربے ناوندا اے | تسیں ہو بڈھے وڈے کرم برکت ہنوں جاوناں تساندا بھاوندا اے
میاں خوف خدا ایہہ ابہت کردا کراں اوہ جو اوس کراوندا اے | وارث شاہ جوانی وچ مست رہیا وقت گئے تائیں پچھوتاوندا اے

مقولہ اجو

میں تاں جاوناں ہاں اجو آکھدا اے بچو جلدی جیل بچار دے ہو | جا بنھ کمر ہتھ پیر اگے تسبیح لاؤلے پروردگار دے ہو
نال عاجزی وچ مراقبے دے تسیں بہندی رب چتار دے ہو | نظر فضل وچ نال نہال کر و ساریں پھر دے دکھ بدار دے ہو
تسیں فقر اللہ دے پیر ہوئے وچ رنج دے مجنوں مار دے ہو | ہووے دعا قبول پیار یاندی دین دنی دے کم سوار دے ہو
اٹھے پہر خدا دی یاد اندر تسیں نفس شیطان نوں مار دے ہو | حکم ہیچ تسیں تیں نہیں باہر پیر خاص حضور دربار دے ہو
تقصیر تمام معاف کری بخشنہار بنائے گنہگار دے ہو | اوگن بخش لو اوگنہار یاں دے ذاتی نام نوں نت چتار دے ہو
نقر مہر کرے کل خلق اتے اکھیں ویکھکے عیب ستار دے ہو | ہیری نوہ نوں سپ دا اثر ہویا تسیں کیل منتر سپ مار دے ہو
بوہڑے جان بیڑے اوگنہاریاں دے فضل کرو تے پار اتار دے ہو | تیرے چیلیاں نوہ میری جیوندے گئے دہن سو تسیں تار دے ہو
جھہرا آکھے کرے برابری جی انہوں وچ زمین نگھار دے ہو | وارث شاہ دے عذر معاف کرنے بخشنہار تسیں گرانبار دے ہو

کلام جوگی

چھڈ دیس جہان اوجاڑ ملے ابے جٹ نہیں پچھا چھڈ دے نی | اساں چھڈیا دینوں چھڈن کہیڑے مدھ قدیم دے ہڈ دینی
اساں ایس جہانتوں ہتھ دھوتے کہیڑے پھیر آلود گھنڈ دینی | لیہے پچھے پیرے اتے جھاڑیا نے پاس جاہن ناہیں بچگند دینی
اساں چھڈ سنسار کنار بیٹھے اساں نوں پھیر سنسار وچ گڈ دینی | وارث شاہ جہانتوں اک بیٹھے اجل فقیر ہن لڈ دے نی

کلام اجو

چلیں جوگیا رب دا واسطا ئی ایہیں مرد نوں مرد للکار دے ہاں | جو کجھ سرے سو نذر لے پیر کیڑاں جان مال پروار نوں وار دے ہاں

ؔلہ ... ۱۹ — ترجمہ تیرے رب کے ہاں موافق ہے اور [illegible] دکھ والی مدد کی ۱۲

میری توہ نوں سپ نا روگ ہویا وزرات وچار وچارنے ہاں
سانوں ورقیامت آن ڈھکا مٹھے روندڑے ٹکراں مارنے ہاں

پیا کلد اکوڑیاں سبھ روندا اسیں کانگ تے مور اڈارنے ہاں
تھیں بھلے بیٹی جوگیا جی اسیں عاجزی نال پکارنے ہاں

جو رسد یا مال نے ساجھنے نوں تیریاں قدرتاں توں بلہارنے ہاں
سوال سناں کم ہے سوہنا اسیں اپنے زور نوں ہارنے ہاں

اعتبار کرنا کم سو ہیدا آکے مردنوں مرد دھکارنے ہاں
تیری مہر دنیاں ہو جائے چنگی اسیں تدھ تے آن پکارنے ہاں

ایہ باہوڑی داویلا جوگیا دے اوکھے ویلڑے تدھ ونگارنے ہاں
وارث شاہ وساہ کی ایس دم دا ایویں رائگاں عمر کیوں ہارنے ہاں

آمدن جوگی برائے معالجہ ہیر

جوگی چلیا روح دی کلا ہلی تتر بولیا شگن منانونے نوں
ایہو وار نہ پچھیا کھیڑیاں نے جوگی آندلے سیس منانونے نوں

دیکھو عقل شعور جو ماریا نے طعمہ باز دے ہتھ پھڑاونے نوں
بھکھا کھنڈ نے کھیر دا ہویا یا کھانڈ اکھیا ساک کراونے نوں

انہاں زہر دیواسطے سد آندا سگوں آیا سی زہر ودھاونے نوں
اتھیں اپنی زہر سہیڑیو نے جھگا چوڑ چپٹ کراونے نوں

اکھن وشنو دیوی اورت رکھے باندر پچلیاں پاس بٹھاونے نوں
سرہوں ڈھک مکوڑیاں کول رکھے دانے ٹکراں پاس سکاونے نوں

گدڑ کچھ پالنے چھدار رسیا اٹھ چلیا باغ لگاونے نوں
بیڑی کاغذ دی باندر ملاح بنیاں انہاں گھلیا پور لنگھاونے نوں

اٹاگے گھبیاڑ دے چھیڑ دتا شیر چلیا میہیں چراونے نوں
راکھا مال دا دھاڑوی کھیڑیاں نے چور سدیا کھوج لگاونے نوں

پیلوں آپ گھبیاڑ نوں چھیڑ آیا حسرت نال پھر ہتھ لگاونے نوں
نیت خاص کر کے انہاں سد آندا میاں آیا ہے کج ہکاونے نوں

راکھا جال دے ڈھیر دا گدھا ہویا انہاں گھلیا حرف لکھاونے نوں
وڈے جھگڑے چوڑ کراونے نوں مڈھوں چپ بوہا لینھ جاونے نوں

انہاں سپ دا ماندری سد آندا اتھوں آیا ہے سپ لڑاونے نوں
سپ مار کے وند ہوا ہویا جوگی آندو نے سپ پھڑاونے نوں

سپ نکر داپری دے پیر لڑیا سلیمان آیا جھاڑا پاونے نوں
آون جادوں لوک ہٹا وتے آیا ماندری کیل کراونے نوں

گوٹھے یار نوں یار ملاونے نوں کھول دلا دے حال سناونے نوں
جوگی ہیر دے پاس جا بجھدا ای کرد امتر ورد ہٹاونے نوں

کیہڑے کرنے کارنے سد آندا آیا کہی کرتوت کماونے نوں
وارث بندگی واسطے گھلیا ئیں آ بیٹھا ئیں پہننے کھاونے نوں

کلام زناں

لہ ... ع ۔ د ترجمہ) اور جو پہلے تیر ہے کوئی شئی سو ہو دا اس کا جو کیا یا لہنائے ہاتھوں نہ ۱۲

اج وڈائی آہنوں چاند ہی ڈبے جا نکلے آپ لیا ئیا ئی
دکھ درد گئے سب ہیر والے کامل ولی تے پھیرڑا پایا ئی
جیندا نام لیاں کھیڑے چھکدے ہین سو ہیر دا آپ لیایا ئی
شاخاں تنگ برنگیاں ہون پیدا ساون ماہ جیوں مینہ وسایا ئی
اُنہاں سکدیاں دی دعا رب سُنی اوسدا ہشند زیدا یار آیا ئی
اہدی پھبے کلام اج کھیڑیاں تے اسم اعظم نے اثر کرایا ئی
ایہا ہد ویکھو ایتھے کوئی ہوندا جگد ھوڑ بھلا وڑا پایا ئی
کھسکو شاہ ہوری اج آن بیٹھے تیتو آن او ہالواں لایا ئی
ککھوں لکھ چاڑے خدا سچا دکھ ہیر دا رب گوایا ئی
سبھی اپنے ہتھ اختیار لیکے ڈیرا ڈولمے کوٹھڑے پایا ئی
آپے وڈا ڈوی وے اگے مال دتا پچھے سانگ دو وصل وچایا ئی
جدوں جوگی تے ربدی مہر ہوئی کلر شور وچ باغ لوایا ئی

بھلا ہویا جیہناں ہیر بچی جانز ین منیدا دیہ اُٹن آیا ئی
جہڑا پچھد چودھرائیاں چاک ہویا دت اوسنے جوگ کمایا ئی
جیندی دکھیلی ویچ لکھ منتر ایہ اللہ نے ویہ ملایا ئی
تا لے سُہتی دے حال تے رب ترٹھا جوگی دلاں دا مالک آیا ئی
تیناں حشر اندی ہوئی مراد پوری دھواں لیں جھوکناں لایا ئی
جہاں جو آوندا لین روٹی اگے ساہو یاں بنگ وچھایا ئی
منتر اکے تے تیلیاں دو اوڈن اللہ والیاں کھیل رچایا ئی
سیو اکرے جوگی بیٹھا مُتا نندا اج کھیڑیاں نے خیر پایا ئی
بھلا ہو یلے کیہدی آس پُنی رب وچھڑیاں یار رلایا ئی
رناں موہ کے لین فقیر ادیا تنوں دیکھو فقیرا کون بنایا ئی
بھلکے ایتھے نہ ہووسن دو ویں کوڑیاں ساٹوں شگن ایہا نظر آیا ئی
وارث شاہ شیطان بدنام کرسوں تُن تھال دے وچ کٹا یا ئی

تمسخری نمودن ہمنشیناں باہیر

کوڑیاں آکھیا جاکے ہیر تائیں انی وہٹیئے اج وڈھائیں نی
تینوں دوزخ دی آنچ حرام ہوئی رب وچ بہشت دے پائیں نی
جس ویدنوں نت پکار دیسیں اوسے ویدنے آن اُٹھائیں نی
اوہو آن میا بھلا یار تینوں باہوں پکڑ کے جس اُٹھائیں نی
تیری رب نے آس پوچا دتی اج یار دے نال رلائیں نی
وہٹی جیوندی بچی ہیں بھلا ہویا جوگی جھاڑڑا پا بچائیں نی

لگے آبحیات پیا سیانوں حد جوگیاں دیوچ آئیں نی
پوری رب نے میلکے تاریئں توں سوتی عمل دینہاں پر ہٹیں نی
سنگوں گھتیاں تنوں سال گذر گئے رب نال سبب ملائیں نی
رنگوں وچھڑی زردوں رنگ میا جوڑی رنگ وینہاں ملائیں نی
رنجھا آپ پچھے آن کرم کیتا بیڑی روڑھ ور ڈینوں بنے لائیں نی
ایہہ جوگی نا ہیں ولی قطب کوئی جس اپنا فضل کرائیں نی

[illegible]
ہے دیتا ہے حکم چلتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات بے نیاز ہے ... اور اللہ کا فضل بڑا ہے ۱۲

تیرے دلدی ہوئی مراد حاصل اج رانجھنے ہتھ پھڑائیں نی	وارث شاہ کہو ہیر دی کس تائیں اج رب نے چوڑ کرائیں نی

کلام جوگی

جوگی شگن منائیکے آن وڑیا کھنڈا پیر دا روٹ پکاونا جے	بھیڑے مرد نہ عورت غیر کوئی کسے ناہ پچھاوڑا پاونا جے
ہوئے اک نوں کلی جا جوگی جتھے ہیر دا پلنگ وچھاونا جے	گورمنتراں پڑھاں سوا لکھ واری میرے پیر دا ایہ فرماونا جے
دھوآں دھوپ چا کھتے بیٹھے رات اندر گورمنتراں جتن کراونا جے	وارث شاہ میاں بوہا بند کرناں بار بار ناہیں ایتھے آونا جے

کلام جوگی

ہیر دور ہوئی رب سکھ کرسی میرا کہناں ناہ بھلاونا اوئے	جوگی آکھیا بھیڑے نہ مرد عورت پیڑے کسے داناہ پرچھاونا اوئے
کرنی میں نہ دیکھیا جتن کوئی نہیں جے چھینچ پاونا اوئے	گئی سن وچھ وہٹڑی آن ہتھی ناہیں وہم تے شور کراونا اوئے
اگو آدمی نوں ملے سہتی او کھا سپ دا روگ گواونا اوئے	کواری کڑی نوں رکھ وچ پیر ناہیں ناہیں ہور کسے ایتھے آونا اوئے
مست لنگدا جوگی دیار دیوں دکھ اپنا چا ہساونا اوئے	اوہدے ڈھنگ اوتے اساں لاونگا اسی سپ نوں ڈنگ چھاونا اوئے
سپ نس جاوے چھل مار جاوے گھڑا اودکھڑا حیلہ کماونا اوئے	بھراجوڑے پت نوں ہتھ لایا سیدے کھیڑ ہون مت سکھاونا اوئے
لکھیا ستھ دے وار قرآن اندر نہیں چھڈ نماز نہ پچھاونا اوئے	وارث شاہ کوئی تے بندگی نوں مروت نہ جگ تے آونا اوئے

پھر دگر دن کھیڑیان ہیر ور انجھا سہتی را

سہتی گھر نوں سد کے سونپیو نے منجا وچھ ایوان ڈوہائیکے تے	بنے ڈھوں باہر اک ڈوہانا کوٹھڑا سی اتھے دتی نے تھاں بنائیکے تے
جوگی پلنگ دے پاس بہاؤ نے آ بیٹھا ای شگن منائیکے تے	تاڈھو شاہ بنیا مست ہو عاشق معشوق نوں کول بہائیکے تے
کھیڑے آپ جا گھریں بیٹھکر تے طعمہ باز نے ہتھ پھڑائیکے تے	سر تے ہو وتی آ نیکے کو کیدے چنگی مار کے ہتھ بنائیکے تے
اونہاں کھیڑیاں کتے ملتا اتیں جتھاں ہاری سی دھڑی لگائیکے تے	پھلکے ماگ نے ہووس لال کھیڑے جتھاں آندی سی شگن منائیکے تے
اونہاں جگت ولا نبڑے ہے سب دیسی ہن شیشو نوں کم ہائیکے تے	وارث شاہ پھیر تنہاں نے وین کرنے تنہاں ماہ یہوں گھریاں گائیکے تے

باد دگر دن رانجھا پیچ پھیرا

رانجھا کوٹھڑی وچ تنگ بیٹھا دل اوسدا اندروں ڈولیا ئی
شکر گنج دا کپڑ رومال چھپے منہ دا لال شہباز دا کھولیا ئی
خنجر کڈھ مخدوم جہانیے دا وچوں روح رانجھیٹے دا بولیا ئی
مشکل کرن آسان اوہ پیر میرے رانجھے یار نے سخن آ بولیا ئی
پیر بہاؤالدین ذکریے دھکا دتی کنڈھ ڈاہ کے راہ نوں کھولیا ئی
جاہ بیٹھا ئیں کاسنوں ہٹ جا سویں نہیں تیرا راہ کھولیا ئی

اوہمی رات رانجھے پر پاؤ کیتے طرہ خضر دا ہتھ لے تولیا ئی
کھونڈی سید جلال بخاری دی وچوں عطر دے مشک نوں چولیا ئی
مدد پیر آمدی ہووے جس شخص تائیں اوتھے ایتھے نکے تھیں ڈولیا ئی
تیریاں مشکلاں سبھ آسان ہوسن بچہ جیو ساڈڑا اتھہ موہ لیا ئی
جاہ پشت پناہ ہے رب تیری جتا کیہوں تیرا دل ڈولیا ئی
وارث شاہ پچھوں تا دیں بندگی نوں عزرائیل جان ہن جچھ لیا ئی

اظہار کردن سہتی احوال خود بخدمت میاں رانجھا خواستن مراد بلوچ را

گل کوٹھیوں نکل تیار ہویا سہتی آن حضور سلام کیتا
تیرا آکھناں دلوں منظور کرکے متا کھیڑیاں دا اجھو خام کیتا
پیرا یار ملاوناں مہر سیتی اساں کم تیرا سر انجام کیتا
شرم ماپیاں دی تھو رد ہر طرح سہتی نال ہویا آدم جام کیتا
جدوں کوٹھیوں دور کے گل چلیا سہتی جھکے ہتھ سلام کیتا
بوجھ بھوڑی نے سینا بل کیتی اتے دھنسے نال جو رام کیتا
اوتھے مٹیاں دا انوں خوشی ہووے جتھے رب نے آن سنگھ کیتا
میرے ہتھ پھڑ لیکے اج رکھیں تیرا اساں نے کم تمام کیتا

بیڑا لا بنے اساں عاجزاں دا رب فضل تیرے اُتے عام کیتا
میں تاں ہوئی خوار جہان سارے نام یار دے گل بدنام کیتا
بھابی ہتھ پھڑ لیکے نور دی بد وکبیریا توں خاص و عام کیتا
تیرے واسطے ماپیاں نال کیتی چوہیں جلدے نال غلام کیتا
مٹھوں لکے مراد جے ملے جتھوں ایہو قدمیں طلب انعام کیتا
ملے شاہ مراد تاں ہوئی چھواں میں جاننگے اج آرام کیتا
دہ جان تھیں ہوینگے عمل کیتی تیرے کم دا خوب انجام کیتا
وارث شاہ جتوں لہراں ہووے اوتھے خلق نے آن قیام کیتا

دعا کردن میاں رانجھا بجناب باری تعالیٰ در حق سہتی و آمدن مراد شتربان

رانجھے ہتھ اٹھا کے دعا کیتی ربا میلنا یار گوار شیدا
ایہہ تاں جگد لو میہ خوار ہوئی پردہ ڈھکنا ایس غوار نیدا
ربا مہر وینال توں یار بخشیں ایس غفدی کم سوارنی دا

ایس جب وینال ہے کم کیتا بیڑا پار کرنا کم سارنی دا
ایس آن بیچارنی یار میلے میلیں یار توں ایس بیچار نیدا
ڈھل وچ نہ گھتنا کم سایاں سہتی عشق تے مشک نتار نیدا

پنجاں پیراں دی ترت آواز ہوئی رنا یار میلیں ادا سار نیدا
پیا وچ گھمن کندھی مود جاپے لُڈ بیچ صرصر پیڑے تار نیدا

تیرے کرم کولوں تھیں دو داللہ آمے حبیب دلدار دلدار نیدا
فضل رب کیتا یار آن ملیا وارث شاہ مراد پکار نیدا

کلام شاہ مراد سیہتی از دعا رانجھا

پری حور دلدل ہندی چین ڈاچی آدیکھ لے جھٹ کرلاڑے نی
ڈاچی شاہ مراد دی آن رنگیں اتوں بولیا سائیں سوارے نی

جادو سحر لکے کرامات آکھاں گل ڈھونڈ ہندی وڈ سی بھارے نی
جا پے اج جیوں کسے بہار بیٹھے نیرے بہے تے آن کھلارے نی

کیہو گرد ناسے پھند کوئی لکے سحر انوانگ مداری نی
ڈاچی ٹھہر بیٹھے سواراں جاگو میٹ ساں نال خمارے نی

آکھے سد جھیوں آپی کوں سپرے ڈاچی سند یا نسار رنگارے نی
نظر منہ گولا لکے تیر آکھاں ڈاچی ہٹے وانگ اندار رنے نی

میری گئی قطار کو راہ کھتی کوئی سحر کیتو ٹونے ہار نے نی
شالا ڈوہکا تے ہیں ڈونگ نیڑے آج ہیں کیا ویتے ڈاریکے نی

والے سوئی دی پاتری ایہ ڈاچی تھس جھوک پالے نوں لائے گئے نی
اودھا بولیا لامنہ تے بچھ پربت ایہ فرشتیاں اُٹھ چیار رئے نی

وینہ دیویاں تھونہ آؤندی ہیں دھی اترمے اور دی وہاڑے نی
وارث شاہ دی عمر دی بکری نوں کھا جا سیکے موت گھیاڑے نی

روانہ شدن ہیر و رانجھا و مراد سیہتی

سیہتی لئی مراد تے ہیر رانجھے رڑاں ہو چلے لاڑے لاڑیا نئی
راتو رات گئے لیکے باہر کوں جاں سراں ٹکاندیاں جیہاں تاڑیا نئی

کرکو داپ گئے لیکے اہو دا ہی گھیاڑ انے ترنڈیاں پار یا نئی
وقت ہلا ماہو یا جاں ہالیا نڈو ھگیاں گلیں پہنچ لیاں چا ہڑیا نئی

کو ٹھا ویکھکے سکھناں دو گیا نما آکدو کیوں ہیتاں ماریاں نی
اج جو ہڑے گھر انوں نہیں لگی اُنہاں ویکھکے گلاں چا ریا نئی

اُنہاں اندروں باہروں خبر لیکے گلاں آ پوچھ ایہ وچار یا نئی
جیہڑا باہر دو بھید پوچھ سنا اُنھوں چا نگراں ہو کراں ماریا نئی

سانے شہر وچ شور تے دھم پیا کرن کیہنے زار و زار یا نئی
رل ہیر تے سیہتی نے خوار کیتا کم چور کیتا انہاں ڈاریاں نی

ایہ جیہڑیاں مثل شیطان سے نی کام دالیاندیاں نظاریاں نی
جڑھ دین ایماندی کٹنے نوں ایہ مہریاں تیز کوہاڑیاں نی

بیے گندگی اُنہاں دے فرج وچوں تھیں ہو مڈ یاندے اُتے چاہڑیا نئی
میاں جیہاں بیگا نڑی نار انویں مرن ڈوبن تا چواڑیاں نی

اودھول جان کتے تے جنہاں لکھ مڈ انہاں لکھیاں ہڑن خوار یا نئی
وارث کیہے رکھیاں ہرن آپ تاں جہاندیاں ہوا تاریا نئی

ایضاً

جھگا ہیر تے سہتی نے چور کیتا تک ڈوہ ٹبا دوہاں لاڑیا نے
بیگیا او دوڑ لکے انہاں جوگی ہوئیاں جگہ بوجھ خوار ہاں نے

دیکھو رب نے آپ سبب لایا ایہیاں قدرتاں نوں بلہاریا نے
ادھی رات کروائیاں کوچ کیتا سن کھیڑیاں نے واہر چاہڑیا نے

گھر انہاں دے واہراں اٹھ پیاں پکڑ برچھیاں لٹھ کماریا نے
لمے ہاے ہی وچ کھیڑیاں دے دیکھو انہاں تے واہر چاہڑیا نے

ایہہ واہیاں اٹھکے بیج وگے چھڑ کے ڈانگ کاتے آہیاں کوہاڑیا نے
وارث شاہ ہونا ایتھاں نال جنگ بدبخت اوکلے کھیڑیاں ہاریا نے

اطلاع نمودن ہمراہان اجوڑا

اجو مہر نوں لوکاں نے خبر دتی تیرا چور جھگا اج ہو گیا
کہی ہوئی تقصیر ہے اساں کولوں تیر غصے دا سینہ پرو گیا

بجلی پئی اسماں تھیں اک غیبوں سب باغ بوٹا صاف ہو گیا
جوگی لے گیا ہیر نوں نے سہتی ساڈا شرم حیا سبھ کھو گیا

چادر جیہی نوں داغ سیاہ لگا جوگی اپنا دھوونا دھو گیا
ایہہ گلاں توں داغ نہ دور ہوسی ساڈے نوں کالکیں گھت مکھ گیا

زمیں سخت اسمان بھی دور دسے جھیڑا ہوونا سی سوئی ہو گیا
ساڈا جیونا بہت محال ہویا وارث شاہ سن اندروں رو پیا

مقولہ شاعر

حال حال کرکے وہراں بہہ پیاں جانگ کوکدی وچ اکاس ہوئی
سن اندروں باہروں حال ہویوس ہیر دی ادھم ہراس ہوئی

اک جتیر دو جا وندے جان بھنے بھلا ہویا فقیر اندی آس ہوئی
اک جان ونڈے جوہ کھیڑیاں دی اج ویکھو تو جو نرناس ہوئی

جوگی لے گیا سہتی تے ہیر تائیں گل عام لوکاں پاس ہوئی
اک لئے ڈنڈے ہتھیں جان بھنے یار ونجی سی ہیر اداس ہوئی

ایہو دردسی ہیر نوں سن یارو دن رات نہ ہی سی ہراس ہوئی
وارث شاہ کی منڈیاں ڈھل گئی جدوں اوتر بنال جاس ہوئی

ایضاً

پہلا ڈاہراں آن مروڑیاں اگے کر تک بلوچاں نے چاہڑ دتے
کبر بخشاں تیر کماں وڑے کھیڑے نال تیہ ایاں دے مار دتے

جھڑے واہراں دے گٹ گھاٹ یارو واہ واہ کر دے سبھے پاڑ دتے
مار برچھیاں آن بلوچ کڑکے تیغاں مار کے واہری چھاڑ دتے

مار ناوکاں موہچے بھن دتے مار چاڑ کے پنڈ وچ واڑ دتے
اکد وئے ونجائے رہیا کوئی کھود موہ کے ماراجاڑ دتے

وانگ فوج سکندری ونج واہراں دارا ماریا کھیت دکار دتے
وارث شاہ جاں بنے نے مرکیتی بیل تہر دے لطف نے پاڑ دتے

ایضاً

جہڑی جوہ اندر رانجھا ہیر گئے اوتھے شیر ہیسی آدم خور میاں — اچن چیت جاوسنوں بو آئی اوتھوں ہوڑ آیا کے زور میاں
چاروں طرف پچھے بھکاں ماردا اوہ بیلے وچ مچایا شور میاں — کن ہیر دے وچ آواز پہنچی کمبدی پیا دھندا اُن ہور میاں
ہیر آکھدی رانجھیا شیر آیا ہیرے کن پئی گھنگھور میاں — پیر یاد کر بدا او سطائی شیر نہیں ایہہ قہر قلور میاں
پنج پیر رانجھیٹے نے یاد کیتے اوہ آئے نی آکھے پھور میاں — مدد کرو خدا ایہدا واسطا جے ساڈی تسانہے بھی ہور میاں
جیکر کرو مدد تاہیں گل چنگی نہیں وسدیے سانوں گور میاں — وارث شاہ پیراں اگے عرض کردا خوشی کر دینوں ہیر نور میاں

مژدہ دادن پیران رانجھارا

بنجال پیراں زبان تھیں حکم کیتا بچہ جاہ جلدی فتح پاویں توں — جدوں شیر آسی تیرے مارنے نوں ووں کبر سنگار گواویں توں
کر عاجزی عجز توں شیر اگے اُنھوں منت وینال مناویں توں — جیکر منسی عرض اوہ ناہ تیری وارث اوہنوں مار کا دیویں توں

آمدن شیر

رانجھا آکھدا سائیں توں شیر مردا تینوں قسم ہے پیر فقیر دی جی — اساں عاجزاں نوں کیوں ڈرائیں گل بنی ہے لئیں ہیر دی جی
من اساندا آکھیا جاہ مڑ کے من قسم حضرت دستگیر دی جی — وارث شاہ رانجھا منت بہت کردا طبع تنگ ہی جھٹی ہیر دی جی

کلام شیر

شیر آکھدا رانجھیا سائیں تھیوں ست روز دا طعام نہ کھایا ئے — بھاگ تہیہ نے بہت بیچال کیتا رب اج شکار ملایا ئے
فساں ووانوں نے چلے کھاوساں نہیں شیر گجکے آکھ سنایا ئے — وارث شاہ میاں ہیر آکھدیے سانوں بے عذاب جایا ئے

مقولۂ شاعر

رانجھا منتاں کر کے تھک رہیا شیر آکھیاں باز نہ آوندا ئے — رانجھے پیر اندا حکم پروان کیتا ہر چند سوال تاں پاوندا ئے
شیر اک نہ منی سی بات اُسدی پنجہ زہر دا چا چلاوندا ئے — وارث شاہ رانجھا نجہ جھلکے تے غصہ جنب تے بہت لیاوندا ئے

کلام رانجھا

رانجھا شیر نوں آکھدا چل بیاری ہیں بھی شیر نوں مار کے آونا ہاں — منت کیتیاں باز نہ آوندا ئے مڈھوں لیسی اکھ جلا لا ہونا ہاں

پچھا چھڈ دیوے جیکر اساں دا ایہ نہیں تے جان تھیں مار گواوناہاں ۔ وارثشاہ جیکر کہیا نہ منے اہنوں جند توں مار مکاوناہاں

غصہ کردن شیر

شیر گل سنکے رانجھے یار والی جیوں وچ کچیچیاں کھاوندائے ۔ کن آدمی زاد کی آکھدا ئے پنجہ دوسری وار چلاوندائے
رانجھے ویکھیا نہیں خیال چھڈدا دوہاں باہاں توں پکڑ بہاوندائے ۔ وارثشاہ غصے نال شیر تائیں انجھا جان تھیں ماریا چاہوندائے

کشتہ شدن شیر

رانجھے کڈھ کھونڈا پیر ذکر یئا اوکھی شیر دے وچ کھبایا سو ۔ خنجر سید جلال بخاری دا شکم اوسدے نال چلایا سو
حکم پیر اندا جٹ توں یاد آیا زور اپنا سب لگایا سو ۔ پنجاں پیراں رانجھیٹے نوں فتح دتی جدوں اتہدا نام دھیایا سو
شیر تڑ فدا ہت بیحال ہویا اوہدی الکھ فساد مکایا سو ۔ وارثشاہ میاں رانجھے بیٹھکے تے چم شیر دے بدن توں لاہیا سو

مقولہ شاعر

کھل شیر دی لاہ مرغان کیتا بہنوں ہاس لگی اندر پایائے ۔ رانجھا خوشی دے نال اٹھ رواں ہویا ترت ہیر جٹی پاس آیائے
ہیر بیٹھی سی بہت دلیل اندر رانجھے جائیکے مکھ وکھایائے ۔ جٹی آکھدی شکر خدا دائے تینوں رب نے اج بچایائے
دشمن جان دا اکپڑ فناہ کیتا اوہدا نام نشان مٹایائے ۔ وارث شاہ مقبول اوہ رب دے نے جنہاں نفس توں مار مکایائے

کلام ہیر

جوہ عدلیدی لنگھی جاں دوہاں جنیاں رانجھے یار توں نیند آگھیر یائے ۔ متیں دے رہی ہیر رانجھنے نوں اوس اک نہ چت سہیڑیائے
وقت سون دا نہیں ایہہ ہیر واری زوراوری دراز ہو ٹیریائے ۔ ماتھہ بُرا ای پھیرنا پھیریائے کون ہوندی نال کھیہڑیائے
زورآوری اوہ آن دراز ہویا ہیر آکھدی بُرا توں ہیڑیائے ۔ رانجھے ہوش نہ مول وچار کیتی ہیر اوسنوں مول نہ چھیڑیائے
جدوں ہووے سرت تاں گھوک ستا پھیر ہیر نوں نیند نے گھیریائے ۔ مت نہ لئی دوہاں عاشقاں نے ویکھو ہونی نے عقل کھیریائے
نیند غفلت دے وچ دراز ہوئے ساعت بُری نوں جانکے چھیڑیائے ۔ دوہاں ہوش نہ مول وچار کیتی جاں بجھکے دوکھ سہیڑیائے
موڑے کون رضا خدا دینوں اگے کسے نے مول نہ پھیریائے ۔ وارثشاہ اوتھے سوں گئے دوویں دکھاں آنکے پلڑا پھیریائے

قید کردن کھیڑیاں ہیر در انجھا را

مصیبت نازل ہوئی

دوجیاں واہراں رانجھے نوں آن ملیاں کُتّا پیا اجاڑ وچ پھیر یونے
سر ہیر دے پٹّ تے رکھ ستا سپ گنج خزانیوں چھیڑیونے
ہیر پکڑ لئی رانجھا قید ہویا ویکھو جوڑی نوں آن نکھیڑیونے
جٹ سیدنیوں دکھ بھوڑیاں دا مشکاں بنھکے چا نبیڑیونے
اس وقت حساب نُوں روز محشر سوئی ملیگا جو کجھ بھیڑیونے
ہیر آکھیا رانجھیا صبر کریں اساں عاجزاں تے دکھ گھیریونے
رانجھے چاک نُوں نال دو ہتھ کیتے اتے ہیر نُوں ب دریڑیونے
ڈنڈا پا فدے برچھیاں پھیر دینی گھوڑے چھید آندچھیریونے
کُتّا پکڑیا کجھ نہ وس چلے شامت نفس دی آن لویڑیونے
لاہ سیلیاں بنھکے ہتھ دونویں بنڈا چابکاں نال ادھیڑیونے
جیڈا وچ جلیبے بندا لا لیندا ویکھو عاشقاں دکھ سہیڑیونے
ہتھو ہتھ بدلا جھولی رب پایا لیا اپنا سب نکھیڑیونے
ربا بند بندیوں نہ پائیں بندا رکھیں حفظ امان سہیڑیونے
وارث شاہ فقیر اللہ دیتوں مار مار کے چا کھدیڑیونے

کلام ہیر

ہیر آکھیا ستے سو سب مُٹھے نیند ماریا راجیاں رانیاں نُوں
ایس نیند نے شاہ فقیر کیتے رو بیٹھے نے وقت وہانیاں نُوں
نیند ہیٹھ سٹیا سلیماں تائیں نیندی نیند چھڈ اکانیاں نُوں
نیند مُہت یعقوب نُوں کھوہ پایا سُنیا ہوسیا یوسف بانیاں نُوں
ہابیل قابیل دے جنگ ہوئے چھڈ گئے نے قطب ٹکانیاں نُوں
سُتے سوئی وگُتڑے واہم وانگوں غالب نیند نے پور نجانیاں نُوں
نیند فجر دی قضا نماز کر دی شیطاں دے تنبوان تانیاں نُوں
نیند ویکھ جو سسی نُوں وخت پایا پھرے ہوت دی بار وہانیاں نُوں
مارے نیند راندے نہیں تاب آئے رہیاں حسرتاں نیند ستانیاں نُوں
کسے تتڑے وقت سی نیند لگا اساں بھیجیا بھنیاں وہانیاں نُوں
نیند ولی تے غوث تے قطب مارے نیند ماریا راہ بھدانیاں نُوں
نیند حسن حسین شہید کیتے کٹھا کربلا وچ تہانیاں نُوں
نیند ذبح کیتا اسمعیل تائیں یونس پیٹ مچھی وچ پانیاں نُوں
نیند شیر تے دیو امام کٹھے نیند ماریا وڈے سیانیاں نُوں
خواہش حق دی قلم تقدیر وگی موڑے کون اللہ دے بھانیاں نُوں
رانجھے ہیر نُوں بنھ لے چلے کھیڑے دونویں فدے نی وقت وہانیاں نُوں
نیند نال زلیخا دے کسی کیتی خبراں پچھے درد رنجانیاں نُوں
نیند مرزیداسیس کٹا دتا گھت گلکھاں دیو چہ پھوکانیاں نُوں
اہناں ملیاں نُوں پچھوں یاد کرسیں جیہی ہیر دے سخن الانیاں نُوں
سامنے حق ہتھ زمین فلک تیرا وارث شاہ کیوں ولیں والانیاں نُوں

حرص اور دعوے کرتا ہے

کلام ہیر بار رانجھا

وقت سون دا نہیں سی ہیر اری تُوں زلدی تُوں مکھ لپیٹیا وے
ہائے ہائے مُٹھی مت ناہ لیا دتی عقل ہزار جو گیٹیا وے

وس پئیں توں پریاں ڈاہڈیاں دے کی واہ ہے مشک پیٹیا وے
کھلی بانہہ کرکے ہیر آکھدی اے تیرے وس کجھ گمر ہیٹیا وے
روز حشر دے سب حساب ہوسی تیرے نال ہی میاں رانجھیٹیا وے
میں آکھنی ہاں اٹھ جاہ جھبدا ایتھے کاسنوں رہیں لیٹیا وے
راجہ عدل ہے تخت تے عدل کردا کھڑی بانہہ کر کوک سگھریٹیا وے
اتر صحبتاں دے کرجان عاجز اوہ راجے دے پاس جٹیٹیا وے
نہیں حور بہشت دی ہو جاندا گدھا زری دے نال لپیٹیا وے

پنڈا چابکاں نال ادھیڑ دیسن میاں رانجھیا حسن دے لٹیا وے
جہڑا کھنڈیا وچ جہان سارے نہیں جاؤ ناں مول سمیٹیا وے
بناں عمل دے نہیں نجات تیری پیا مار ہیں قطب دیا بیٹیا وے
دیس پریاں دے وچ ٹھوک ستوں کیتی سرت نہ ہوش سلیٹیا وے
ویلا بیتیا ہتھ نہ آوندا اے میاں رانجھیا سمجھ لے ٹھیٹیا وے
چاندی قلعی تانبا ترت ہووے سونا جھیتی کیمیا دے نال پھیٹیا وے
گول گل نوں مار نہ وچ کناں وارثشاہ سن جٹ کھچریٹیا وے

مقولہ شاعر

اُو اُو کوکو کیتا رانجھے نے اوچا کوکدا چاکمراں دہراسدا ئے
راجے آکھیا لٹو کھاں خبر یارو کیہا شور تے غم ہراسدا ئے
کس ماریا کس رنجانیا ئیں لیاؤ وچ دربار ہراسدا ئے
رانجھے آکھیا راجیا چر ہیں جیویں تیرا راج تے حکم اراسدا ئے
تیری دھانگ پئی روم شام اندر بادشاہ ڈرے آس پاسدا ئے
عدل کرنا تے صاحب ال دھیاں دہرنا فرض تیرے تے عالم خلاصدا ئے
میں آس کرکے تیرے تک آیا ہنے لامینوں جیو ترا سدا ئے

بُو بُو مار کے للکراں کرے دُھماں راجے پچھیا شور ایہ کاسدا ئے
نفراں آکھیا آکٹ دے ویش جوگی دادخواہ آیا کرآسدا ئے
رانجھا آ دربار وچ ہویا حاضر خون چھٹیا چابکاں ماسدا ئے
حکم ملک دا تینوں رب سچے کرم اوس دا فکر غم کاسدا ئے
تیرے راج وچ بناں تقصیر ہویا نہ گناہ تے نہ کوئی واسطے
میری سب تقصیر معاف کرنی مینوں فضل امید دی آسدا ئے
مکھی پھاسیئے جویں شہد اندر وارثشاہ اس جگ وچ پھاسدا ئے

حکم کردن راجہ و گرفتار شدن کھیڑیاں

راجے حکم کیتا چڑھی فوج باکی آراہ وچ جاندے گھیریانوں
سانوں حکم اے جو نہ جان پاوو چلو چھڈ دکھاں کمیریاں پیڑیانوں
تسیں سدھے چلو پاس ساڈے چھڈ دیو کھاں جھگڑیاں جھیڑیانوں
پکڑ وچ حضور دے لیائے حاضر راہزناں تے کھوہڑاں پیڑیانوں

گھیر لئے کھیڑے فوج حمدیاں نے دیندے دبکے بہت دلیریانوں
عزت نال چلو تسیں نال ساڈے نہیں دھکے کھاؤگے بسیریانوں
بنھ کھڑ اگے لگے تے آپ چلو نہیں جاندا اسیں بکھیڑیانوں
وارثشاہ چن تجاں گرہن لگے دوجھریئے اپنے پھیڑیانوں

آمدن کھیڑیاں نزد راجہ بحالت گرفتاری

کھیڑے راجے دے آن حضور ہوئے منہ بنے نے آن فریاد دیاندے
سیتھوں کھوہ فقیر نی اٹھ نٹھے جویں مسیانوں دم شاہ دیاندے
چیتا داہڑیاں پگڑیاں ویکھ چھلیں شیطان نے اندروں وادیاندے
ایڈا جھوٹھ اپڑا ایہہ بولدے نے ایہہ جھگڑے بے مرادیاں دے

رانجھے آکھیا کھوہ لیچلے مڈہی ایہہ کھوہرو پیپے بیداد یاندے
میرا نیاؤں تیرے اگے راصاحب وڈے دربار نی عادیاندے
میں فقیر غریب اناتھ جوگی تینوں کر انگا بچن آبادیاندے
وارث باہروں سفید سیاہ وچوں تنہوں جویں مالزادیاندے

عرض کردن کھیڑیاں پیش راجہ

کھیڑیاں جوڑ کے ہتھ فریاد کیتی نہیں وقت ہن ظلم کماونیدا
وبٹے وڈے دیاں ٹبیاں مولیاں استے علم جے زناں لاونیدا
سہتی وسیا جوگیڑا باغ کالے ڈھب جاندا جھاڑیاں پاونیدا
اک دھی تے اک سی نہوں ساڈی منتر پھوکیا دوہاں لیجاونیدا
وچوں چور تے باہروں ساہد دسے استے دل بے بھیکھ وٹاونیدا
اُقْتُلُوا الْمُوذِيَاتِ قَبْلَ الْاِيْذَا کہیا فائدہ جھگڑیاں پاونیدا
ابدیاں سمیاں لیاں نے پھل ناہیں استے دل بے بھیس وٹاونیدا
تدوں کھیڑیانوں بہت ہویا غلبہ موت اپنا آپ بھلاونیدا
ویلا گذریا پھیر نہ ہتھ آوے پچھوں تا ہے عمر گواونیدا

ایہہ ٹھگ ہے ماجھیا دوڑ اکھو ناسحر جاندا سرہوں جماونیدا
ساڈی نہوں نوں اکھ دی سپ لڑیا اوہ وقت سی مندری لیاونیدا
منتر جھاڑنے نوں اساں سدآندا اسانوں کم سی جند بچاونیدا
لینڈ دوہاں نوں کے اوتہی رات نٹھا فقر ولی اللہ بھیرایاونیدا
راجے چوراں تے یارانوں مار دینی سولی رسم ہے چور چڑھاونیدا
بھلا کریں تے ایسنوں مار سٹیں حکم آیا ہے چور مکاونیدا
بادشاہ نوں عدل ہے پچھیگا وقت آوسی عمل تلاونیدا
کی جانیے ہوگ کی بابا ساڈے ویلا آوے جاں پاس بلاونیدا
وارث شاہ دا عدل نہ کریں دربار کھاں آس ہیں فضل کراونیدا

جواب رانجھا

رانجھے آکھیا سوہنی رن ڈٹھی ٹمگ ٹمگ میرے آگھیریانے
میں ہیر اہیر قدیم میری جھگڑا پائیکے ایویں لوڑیانے
ویکھو وچہ دربار دے جھوٹھ بولن ایہہ وڈائی پھیر نا پھیڑیانے

نٹھا خوف توں ایہہ سن دیس وچے کنک زغید اپھیریانے
پنجاں پیراں دی ایہہ مجاورانی اناں کدھروں آک سہیڑیانے
آپ وارثی بنے اس ہیر دے میرے سنگ ڈسنگ نکھیڑیانے

سب راجیاں ٹھیاں وَدھاں چھڈ یا تیرے ملک وچ آنکے چھیڑیا نے
بھج ووج ساں غاندیاں نال بھریا میرا الڑا گھاہ اُچھیڑیا نے
راجہ آکھدا کراں ہن قتل سارے تیری چیز نوں فرج چھیڑیانے
چھڈ اریاں جوگ پھانٹے پر کھوہ نوں اجے نہ گیڑیا نے
بیٹوں بنھکے رکھے نال راجہ پنڈ اچا بجا نال اوہ ہیڑیانے

چور یار بدنام کر جو گیڑے نوں مار مار کے جا کھدیڑیا نے
کوئی روز جہان تے واؤ لینی بھلا ہویا نہ چا نبیڑیا نے
سچ آکھ توں مار کے کراں پرتے کوئی برا جو ایس نال بھیڑیا نے
میں تاں آپ شیطان نوں جا پھاں آدم وچ آ لودو لبیڑیا نے
وارث شاہ میں گردی رہیا بھوندا سرے سر محو ناہ لبیڑیا نے

کلام راجہ

راجے آکھیا تساں تقصیر کیتی ایہہ وڈا فقیر رنجانیاں جے
پیڑے جن نہ جانے کسے تائیں تسیں اپنی قدر پچھانیاں جے
کراں اوہ جو جانسی ملک سارا جو گیٹوں بے رنجانیا نجے
راتیں چڑھدے دنے اودھالیانے شیطان وانگوں جگ انیا نجے
قاضی شرع دا تساں نوں کرے جھوٹھا موجاں سولیاں دیاں تسیں مانیاں نجے

نہ کن وڈھادیاں چاہڑ سولی آکھیوں گئی ایہہ نکل نہ جانیا نجے
زناں کھوہ فقیراں تھیں راہ مارن ہنوکبڑے تسیں تانیا نجے
ایہڑے رہتوں سمجھکے جانسی کیوں عاجزاں نال ترسانیا نجے
فقر جانکے ایہنوں اربابے مفلس بہت غریب ستانیاں جے
ہار کھل تہاڈی میں کچھ سٹاں میرے راجہ پوچھ بلانیاں جے
ایہہ نت ہنکار نہ ماں ہندا کدی موت تحقیق پچھانیاں جے
وارث شاہ سرانددی رات وانگوں دنیا خواب خیال ہی جانیا نجے

آمدن کھیڑیاں ورانجھا نزد قاضی

جدوں شرع دے آنکے رجوع ہوئے قاضی آکھیا کرو بیانیاں
کھیڑے آکھیا ہیر سی ساک چنگا گھر چوچک سیال دے سیان میاں
جنج جوڑکے اساں ویاہ آندی لکھے خرچ کیتے ڈھیر دانیاں
دوسری رسم کیتی ملاں سد آندا اجہوں حفظ سی فقہ قرانیاں
اساں لا لیکے دم ویاہ آندی دیس ملک رہیا سبھو جانیاں
اساں کجھ لکے حال بیان کیتا جھوٹھ بولن بہت نقصانیاں

دیہو کھول سنائیکے بات ہیتوں کراں عمر خطاب دا نیاؤں میاں
اجو کھیڑے میرے پت نوں خبر کیتا ہور لا تھکے لکھ تران میاں
لکھ آونا مے ڈھکے لکھیں ہن ہندو جاندے تے مسلمانیاں
شاہد پاس بہال نکاح بدھا جویں لکھیا وچ قران میاں
ساری خلق خدائیدی جاندیسی شاہد پنج تے ست نہ جانیاں
راوی انگ لیجلیا سیتا تائیں ایہہ پھیر وتیز زبان میاں

ایہو عرض لو بال جناب اندر رہا جمدا رہے جہان میاں
رہا دین دا صدق ایمان رکھیں حقدار نوں حق پہچانمیاں
ڈر مار دا راجیاں رانیاں نوں ہیبت نال ہے کنبدی جان میاں

ساڈی نہوں آ وے جیکر تہہ سانگے تدوں ہووسی مہر رحمانمیاں
نال صدق یقین نہوں جے رہے ساتھے تدوں حقدا حق تونہانمیاں
وارث شاہ درگاہ وچ سچ بولیں جھوٹھ کرے ایمان زیان میاں

کلام جوگی

رانجھا آکھدا اچھو کھاں ایہہ چھایا کتھوں دامن نال چھوہ رہا ہے
اوہ تاں وند رہا رہیا ہے مگر تساں اوہ اپنیاں اندا ایہہ نگھو رہا ہے
سارے ملک ایہہ جھگڑا پیا پھروا کسے نکھیڑ نہیں ہو رہا ہے

واہ جاندے کسے نہ پون چھیڑ ایہہ بھوتناں کتھوں سہیڑ رہا ہے
اک مجھ جھگڑا نال لپڑی سی سارا منگو چا اوس لپوڑ رہا ہے
وارث شاہ کسے نے وے پھوگ انگوں اوس دا اوگڑ ارسا نچوڑ رہا ہے

بیان کھیڑ بان

جدوں نکے سر ساہی ہی ان وکدا قحط پیا سی وقت غضب لیاندا
لوک کرن وچار جوان بیٹی انہوں فکر شریکاں دیاں بولیاں دا
جیہیں چار کے مہیاد عویاں تے ہویا وارث ساڈیاں ڈولیاں دا
عدل کریں جو عمر خطاب کیتا ہتھ وڈھناں چھوٹھیاں ولیاندا
نا دھیری ٹھگدی بات ساری چھپا کریں دھیانتوں چولیاندا
کنگھی لو ہیدی تاچکے پٹے والے سردار ہے بڑے کسبولیاندا
ہے لونگ لیا دکھاوندا اے کرے جغل چا مولیاں دا
اب سچ تنور وچ کرے ہر بانے کیہوں بالکا اولیاں دا

تدوں آیا ایہہ کال وچ بھگیہڑ واگا چاک سی مہر دیاں کھولیاندا
چھیل نڈھڑی ویکھ کے گرد ہویا بلیا ہویا سیا لاندیاں گولیاندا
مہر چوہدری اپنا آکھدے نیں پھلک ہزار بدیاں بولیاں دا
نوشیرواں گیا جو عدل کیتا اے کنجری عدل تمبولیاندا
منتر مار کے کھنب آکرے گگڑ بیر نم دا کرے ممولیاں دا
جیہیں مکر دا پھنکے ٹھگ پھردا بیلی بنے مدار بھولیاں دا
تانے تور دا نال ایہہ جادو اندے اتے وڈا استاد جھنگولیاندا
وارث شاہ سب عیب نے ارباب محرم ایہو ہیں ساگمہ ہے گھر بار مچولیاندا

کلام قاضی

قاضی آکھیا دس فقیر سائیں اتے شاہد حال جو تیرڑا اوے
باجھ شاہداں نہیں ہے روا تینوں شاہد باجھ نہ ہون نبیڑ اوے
جس شرع شریف نوں من لیا ہوون عاقبت اوس نبیڑے اوے

از یبہدی خبر نہ جانے اہل شرع ظاہر پرست سویرے اوے
اساں شرع شریف دا حکم کرناں چھڈ جو جھگڑے سب بکھیرے اوے
فیصل کراں خرخشے نوں میاں وارث جھب آکہ سنا نبیڑے اوے

کلام جوگی

رانجھے آکھیا ایہہ سن عرض میری تینوں علم ہے فقہ اصولیاں
راہ عشق دا عاشقاں من لیا جیہڑا امنیا نبی رسول میاں
اوس قول پچھے روح من آپے وا الصاد دے وچہ دخولیاں
انہاں عاشقاں عشق اللہ دا لئے جیہنا امنیاں پا حصولیاں
ساتوں عشق مجازی دی لوڑ ناہیں کیتا عشق حقانی قبول میاں
عاشق عشق خدا وچہ محو رہندے کدی کرے گا رب قبولیاں
لئے رہے رو خلق ہوئے حکم عشق جو کرے عدولیاں
اوسے حکم تے عمل عاشقاں دا جیہڑا ارد دا فرض معمول میاں
عشق ربدا منیاں شغل فاعل عاشق اوسدے شغل مفعول میاں
اگر عمل نوں اوتے میاں قاضی جیہڑا نص دے وچہ نزول میاں
قالو بلیٰ دے روز دا قول بڑا میرا ہیر دے نال قبولیاں
اندر لوح تے قلم دے لکھ چھڈیا روح روحاں دا میل ملولیاں
ایسے پاک دیدار دے ویکھنے نوں منگے نت دعا رسول میاں
عاشق سوئی جو عشق وچہ رہے قائم کدی ہے نہ ہو ملول میاں
واس عشق تے توں اوہ نس جاندے جیہڑے جرم دے جہل جہولیاں
عاشق چھڈکے عشق دیاں سو جھکاں نوں ہورن عشق دے شغل مشغولیاں
کرن طعن ملامتاں عاشقاں نوں احمق عقل دے لوگ مجہول میاں
وارث شاہ نوں نال شفاعتاں دے رب کرے دیدار وصولیاں

کلام قاضی

قاضی آکھدا ایں فقیر سائیں چھڈ جھگڑے دب وریڑیا نوں
انہاں جٹاں دی شرم تد لاہ سٹی خوار کیتا ای سیالاں تے کھیڑیاں نوں
پیچھے میلکے چوہیار کیا ای اوہ روسی وقت سہیڑیا نوں
پہلاں مجھیوں آکے دعو بنتے ہے سلام وچھناں تیریا نوں
دنیا دار نوں عورتاں زہد فقراں میاں چھوڑ کر جھگڑیاں جھیڑیاں نوں
ہتھ جوڑکے رانجھے نے آکھ کہیا کراں عرض کریں نکھیڑیاں نوں
نت مال پرایا چر کھاندے ایہہ دس مسئلے سریتی پھیڑیاں نوں
غضب نال قاضی کہیا سن میاں ایہیں فرغے کراں نبیڑیاں نوں
حکم ربدا نال انصاف کرکے دیاں دس آلود لویڑیاں نوں
اصل گل سو آکھ درگاہ اندر لاہ ذکرہ جھگڑیاں جھیڑیاں نوں
سارے دیس وچہ دم تے شور ہویا دو نویں بھڑ دی اپنے پھیڑیاں نوں
جھلیاں مانساں دی عزت لاہیا ای سفت چھڈ توں نال کھیڑیاں نوں
انیویں پنڈ اوجاڑکے چپ چلیوں ہن وہٹری دیہ کہاں کھیڑیاں نوں
چھڈ دیہ جبا دنیاں جی نہیں جانسیں جو دیاں میریاں نوں
آو ویکھو سنن گنن والیو ایہہ قاضی نے ڈوبے بیڑیاں نوں
قاضی بہت ہے آوندا ترس تینوں بیبی بخشدے اپنی کھیڑیاں نوں
مسلماں کرکے تینوں چھڈناں ناں نہیں جاندوں غصیاں ہیریاں نوں
ایہی گل جہاندے پکڑیگے وارث شاہ فقیر دے پھیڑیاں نوں

له یعنی جس طرح گائے کو فرمانبردار کر کے دودھ دوہتے اور شیر سے دودھ نکالتے ہیں اسطرح تو نے کیا وہ باز تھا ۔ سه تیرے فریبوں کو سلام کیا ۱۲

فیصلہ کردن قاضی

قاضی کھوہ دتی ہیر کھیڑیاں نوں یارو ایہ فقیر دغولیا جے
دغیدار تے جھاگڑو کلا کاری بن پھرے مشائخ تے مولیا جے
وڈے ودے کپندا ایہ جاندا اے کدی بنے جوگی کدے مولیا جے
کدی جٹا دھاری کدی فقر بندا کدی ذات کمین منولیا جے
بھگو سفت دسے ایہ اینویں لاوندا اے کلا کنکاری تے جھاگڑو لیا جے

وچوں چور تے باہروں ساہد دسے بنے مکیوں ملی تے اولیا جے
چادروں وشمتے آئے صفا نگلے اکھیں میٹ بہے جا پڑے ادلیا جے
رنگ رنگ دے مکر فریب جانے کدی دہر کرے زہر گھولیا جے
ایہ فقر نہیں سانگ مکر دا اے اینویں جھکھیڑا انور نگ چولیا جے
وارث شاہ دے بھید دا رب محرم اینویں اوپروں سانگ منولیا جے

مقولہ شاعر

ہیر کھوہ دتی چلے واہ ہو دہی رانجھا رہیا منہ کج حیران یارو
کھیت لے گئے کھیڑی سڑے دل حق عملیا مے ہٹرے جہان یارو
اوہناں عقل تے ہوش نہ تھاں رہندی سریں جھانمے مینہ دلان یارو
وچہ اوہڑنی سہم دنیاں جیہی جیوں وچہ قربان کمان یارو
تھمے ویہڑے وانگ نمانتی دے دل کھری سی عشق میدان یارو
کھیڑے جوگی دوہیں پاسا لا بیٹھے بازی کھیڑے جت لیجان یارو
سرت مت نہ رہی برجا انہاں سریں تو صدا آیا طوفان یارو
منہ پھونک ہوے کھلے کاٹھ دنگر ہے دلاندیو چاران یارو

اوڑ جانے فکری تہ غرق ہووے ویل ولیں نہ زمیں آسمان یارو
ودراں ویکھے ہیر تکار رووں ہتھوں جھاندیں باز اُڈ جان یارو
ہیر لے گئے کھندہ حیران ہوئی سنی چھجے دے وچ میدان یارو
چپ چل ہو بولنوں رہی جیٹی ناں روح دے جویں انسان یارو
کھونڈی اتے چوگان دے ویس چہرہ پیا دیکھاں کھیڑی خنڈ لیجان یارو
سن پن ہو کھلے میدان اندر جویں نقش دیوار بیجان یارو
ہے باہد اخیر دا روز میاں گویا آخری دور زمان یارو
وارث شاہ دوہیں پریشان ہوئے جویں پڑھیاں لاحول شیطان یارو

کلام جوگی

رانجھا آکھدا جاہ کی وجھنی ایں پیا موت تھیں ایہ وجوگ ہے نی
خالی تھجے جو ملک وچہ پھرے بھوندا یارو وسدا کوئی نہ ہوگ ہے نی
پیلے دم ناہیں دیاں حاکماں نوں جنہاں معاملہ کجھ نجوگ ہے نی

پیٹے داڑوی لٹ لیجلے بنہوں ایہ دکھ کی جاندا لوگ ہے نی
جنہوں عمر دا واعدہ پیا ہویا اوستوں کجھ احسان نہ ہوگ ہے نی
اوڑک آوناہیں اک وقت ہیرے اکدے نوں بھج کھلوگ ہے نی

لے شہر اجڑ جاوے یا غرق ہو جاوے ۱۲ ؎ دیکھئے کون مکان سے نکال لیجاتا ہے ۱۲ ؎ جیسا لاحول پڑھنے سے شیطان حیران ہو جاتا ہے ۱۲ ؎ یکدم کرکے عمل کا وقت آیا ۱۲

لئی اوسنوں ہیر تے سول ہیٹوں تیرے نام دا اسانتوں لگ ہے نی
ٹوتوں رن گوا ہند گو پتیاندا ہیلے مردے باپ دا روگ ہے نی
جدوں لکدوں محبوب نہ چھڈنا ہیں کالا ناگ خدا ہند اجوگ ہے نی
جیہڑا بناں خوراک دے کرے کشتی اس مرنوں جانیے بھوگ ہے نی
آسمان ڈھیہ لپے تے نہیں مرنے باقی جہاں جہلنتے جوگ ہوئی
جو کجھ لکھیا سی جھولی پالیا ای ڈٹھنا پاٹھ پڑ لوگ ہے نی
لئی چیز غریب دی ڈاہڈیاں نی زوراوراں کولوں لینیڑ اکھوگ ہے نی

بکل لیف دی چھپیاں وہٹیاندیاں ایہ رات سیالدی بھوگ ہے نی
خوشی کت ہوون مرد جیل وانگوں گھریں جہناں دے نت دا سوگ ہے نی
تیہا ڈوجہ جہان کی مزہ پایا گل جہناں دے رفیقہ جوگ ہے نی
جیہڑا ہتھ خالی پھرے ملک اندر یار او سدا کوئی نہ ہوگ ہے نی
کاہنوں طرف ہیری ہیرے دکھیں ہیں رانجھا آکھدا اینکڑوگ ہے نی
ہیر کھوہ دتی قاضی کھیڑیاں نوں مینوں لگ گئی نیزہ یزی لگ ہے نی
کاں آکھرچ نوں لے تے شہر بھوی وارث شاہ ایہ پیروں جوگ ہوئی

مقولہ شاعر

ہر وقت جے فضل امینہ وے بڑا کون مناوندا رٹھیاں نوں
تیری ہیری پریت سی لہری اجہیں کون ملیگا واہرا نٹھیاں نوں
باجھ جہاں ہیر ونداندیاں دے نت کون مناوندا رٹھیاں نوں
دوویں راہ فراق دے مار لیئے کرامات مناوندے رٹھیاں نوں
مرشد پیر کامل ہوئے جیہں کہیں دیوے حال تمال فقیر دے لٹیاں نوں

لب یار دے آبحیات باجھوں کون زندگی بخشدا کٹھیاں نوں
پاک سبھ حبیب دی مہر باجھوں کون بخشدا کھٹیاں مٹھیاں نوں
لوح قلم تے لکھی پریت میری جد کون کرے اساں جٹھیاں نوں
آہ صبر دی مار کے شہر سارے بادشاہ جاندے اساں ڈٹھیاں نوں
بناں طالع نیک دے کون موڑے وارث شاہ دے دوہاں اٹھیاں نوں

بددعا دادن ہیر

ہیر نال فراق دے آہ ماری ربا ویکھ اساڈیاں ہکیں ہاہیں
اگے میل ہاہاں رانجھا یار مینوں لکھے ماندی عمر دی الکھ لاہیں
ہٹ مے میرے تے رانجھے دا پیر ہیلا منگاں تجوں اج ایہ کرلا ہیں

اگے اگ پچھے سپ شیہہ ہا ہیں ساڈی واہ نہیں چلدی چوہیں راہیں
ایڈا قہر کیتا دین دنیا دے اہیں شہر نوں قادرا اگ لائیں
وارث شاہ دی عجز قبول کرنی تیرا نام ستار غفار سائیں

کلام ایضاً

دوہی ہیر دتی ہتھ جھجے تے آہیں مار کے ملک رووایا ای
جیہڑا پانی قہر دیاں غصے وچ اگ خلیل پیوایا ای

ربا اوہ پڑیں قہر شہر اتے جیہڑا گمت فرعون ڈبایا ای
جیہڑا قہر ہویا نال ذکریئے اہنوں گمت شمر نہ چرایا ای

لہ مسکیناں کی چیز زور آوروں کے پاس گئی ١٢ سے چاروں راستے روکے ہوئے ١٢

جھڑے قہر دیناں پر شاہ مرداں اک نفر نوں قتل کرایا ئی
جھڑے قہر دا یونس تے پا بدل اوہنوں ڈونہہ ویچوں نکلوایا ئی
جھڑا گھتیکے غضب تے بڑا غصہ یوسف کھوہ دے وچہ پوایا ئی
لگے بورے تے تیز زبان کولوں حسنؓ دیکے زہر ونجایا ئی
اوہو قہر گھتیں ایس شہر اُتے سر اتنیاں دے جھڑا آیا ئی
اوہو قہر پائیں ایس ظالمیں تے قوم عاد با نتے جھڑا پایا ئی
رب جیب تُسیں ایہ دعا میری ایہنوں کھیڑیاں بہت اکایا ئی

جھڑا پاکیکے قہر تے ست تختوں سلیمان نوں بھٹھ جھلکایا ئی
جھڑے قہر تے غضب دی پکڑ کاتی اسمٰعیل نوں ذبح کرایا ئی
جھڑے قہر دیناں اس یدھڑ ویچوں امیر حمزہ نوں چا مروایا ئی
جھڑے قہر دیناں ریزید یا نتوں مظلوم حسینؑ کوہایا ئی
ہتھ جوڑکے ہیر بد دعا دتی سارا رو کے حال سنایا ئی
بدلہ بدلیا رب تے کہیا لوگو ہیں تاں جگ دے وچہ آکھ سنایا ئی
جھاکے کوئی نہ تھاہ پاوندائے وارث شاہ نے کوک سنایا ئی

دوہڑا

رانجھے نتھ اُٹھا دُعا منگی تیرا نام جبار قہار سائیں
تو تاں اپنے نام قہار پچھے ایس شہر نوں قادرا اگ لائیں
ساڈی شرم ہے کرامات جاگی بنے بیڑیاں ساڈیاں چا لائیں

ہتھو تہی سزا دہ ظالماں نوں کوئی ولہڑا اُنہاں تے قہر پائیں
سارا شہر اُجاڑ کے ساڑ ریار کہ لہیں حیوان تے مال گائیں
کورین نال ایہ ہاندے داد دیکے وارث شاہ غریب بیاں ہیں دعائیں

فریاد نمودن ہیر ورانجھا بدرگاہ مجیب الدعوات

رانجھا ہیر دونویں درگاہ اندر اُنہاں رو کے کوک سنایا ئی
جویں اندھے تے قہر دی نظر کرکے گھاسروں پوری لٹایا ئی
قہر کریں جو جید کا ماریا ئی چھنڈ منڈ سب بھسم کرایا ئی
رگت بیج گھاسُرں لامٹے پر چنڈ کر پلک وچہ آیا ئی
اوہا کروپ کریں جھڑا پیاراوں رامچندر توں لنک لٹوایا ئی
اوہا کروپ کریں جھڑا پانڈوانتوں چکا بوت دیوچہ کرایا ئی
گھت کرودہ جیوں پاگل کھتریے کئی کھونیاں چا گلوایا ئی
گھت کروپ جو رام نوں دے جیسر گھت سون سُرپ لگایا ئی
گھت کروپ جیوں رام نے کرودہ کرکے بلی نندنوں کھیت سوکایا ئی

ربا قہر گھتیں ایس قوم اُتے جنہاں اساں نوں چا ستایا ئی
سرگا پوری امرپوری اندرپوری دیوپوری گھوس تے لایا ئی
کرودہ گھتیکے جو ہرنا کشے تے نال نخاں دے ڈِڈھ پڑوایا ئی
گھت کروپ جو پائیکے کنس راجے منڈے کاہنہ توں چا کٹایا ئی
اوہا کرودہ کریں جھڑا اسیا جوگی تھوہ متروں کھیل کرایا ئی
درو پتی چا ہر جو لاہیکے بھیں بھنگم جھڑا کیروانے گل پایا ئی
گھت کروپ جو دروپتی نال ہوئی بید ناں پرماند بنایا ئی
جدہ وچہ جو رام تے چھی نے کنب کرن دے باب کروایا ئی
گھت کروپ جو بالی تے رام کیتا اُتے مار کے چا چروایا ئی

گھت کروپ جیوں سیتا نوں مار یا ماں دیو داکو پ ہنایائی
ایہ عرض اسلاوڑی من ربا رانجھے بار نے آکھ سنایائی
جدوں اگ نے شہرنوں چوڑ کیتا لوگ راجے دے پاس پھر آیائی
اوہا کروپ کریں جہیڑا انہاں تے چھجہ بود دبو چہ کرایائی
اسدا آکھناں رب منظور کیتا ترت شہرنوں اگ لگایائی
پانی گھتیاں بجھے نہ مول ہرگز اگ بھڑک کے شہر تپایائی
وگی ہوئی فقیر دی کون موڑے قہر رب نزول ہو آیائی
وارث شاہ میاں وانگ شہر لنکا چاروں طرف ہی اگ مچایائی

مقولہ شاعر

آہ عاشقاں دی رن اگ مچی ویکھ ریدیاں بے پروا ہیانوں
سارے دیس وچ دہم تے شور ہویا خبراں پہنچیاں بادشاہیانوں
پرسن لاں جو میاں خبر دسی کی دوس ہے ظلم سیاہیانوں
ہوئی آن ازغیب دی ایہ آتش لگی محلاں تے قلعیاں کمائیانوں
راجے حکم کیتا کھیڑے کرو حاضر نہیں جانے ضابطے شاہیانوں
آکھن کھیڑیاں نوں چلو ہو حاضر کھیڑے پھڑ نیں دیکھکے کاہیانوں
حق رانجھے دا ایہہ ہے ہیر جیہی اٹھ پٹے ہو مگر کیوں راہیانوں
کھیڑے ہو مایوس سب اٹھ چلے بیٹھے جھورے دے داغ سیاہیانوں
لگی اگ چوطرف جاں شہر سارے کیتا اصناف سب جگیاں جیاہیانوں
راجے پچھیا ایہ کی ظلم ہویا کوئی دسو رے انہاں گواہیانوں
رب عاشقاں دی ماندی آہ سنی بدلہ لیا ایہہ ظلم کمائیانوں
جیہیں سدکے دوہاں نوں کریں راضی رب بخشیگا سب گناہیانوں
لوکاں آکھیا فقر بددعا دتی راجے بھیجیا ترت سپاہیانوں
ہیر کھولی کھیڑے دے ہتھوں تے انہاں چاہڑ سیاں سولیاں چاہیانوں
ساؤں پرتوا انہاں دکھاؤ تاکل خبرے پالیاں ماہیانوں
وارث شاہ صوم صلوۃ دی پچھ ہوسی انہاں دین ایمان اگاہیانوں

حاضر شدن ہیر و رانجھا بحضور راجہ

دوویں بلے نے آن حضور ہوئے راجے آکھیا حق نوں نکھیڑیئے
کوئی کرے زیادتی مار شاں رشوت خوریاں نے وڈھاں نک ہیڑے
جھلے بے لیتے آن رجوع ہوئے جنہوں حکم ایں یہ دکھ ہیرے
لعنت رب دی پوے پچکاریاں نوں جھوٹھ بولنے دی جنہاں لگ ہیرے
مسلماں ہیں تونہیں مار دی دو وچہ نہ رکھ توں شاہ ہیرے
دودھ وچہ نہیں پانی نوں چھان کڈھاں ہرل سچ دی جھوٹھدا نکھیڑے
رنجوہیا ہی پچھے بولنا اسے تے وچھدائی شاہ فلک ہیرے
ول جھوٹھدی نہ ہری ہوئے چھاتی تیرے ہے چھڑ کے بخبر ہیرے

ف پ ۱۴۶ ترجمہ حق بات ہے تیرے رب کی طرف سے پھر تو مت ہو شک کرنیوالوں میں ۱۲ منہ پ ۵ ع ترجمہ) اور ہمارے پیدا کئے میں ایک لوگ ہیں کہ وہ راہ بتاتے ہیں سچے اور اس پر انصاف کرتے ہیں ۱۲ منہ پ ع ترجمہ) فرمایا اللہ نے یہ وہ دن ہے کہ کام آویگا سچوں کو انکا سچ ۱۲

چھٹ جیئے نہ سخت آفات کولوں بیچ چھٹ توں کریں ونگ ہیرے ❊ کلیں چھوڑیاں طوق زنجیر ہوسن وچ بیڑیاں پوں کھڑک ہیرے
جیہڑا ویچ ہتے جنت ہوگ تیری پرے رب لیسی جاوے ڈھک ہیرے ❊ سچ آکھنوں قرار نہ سنگ رکھیں کوئی بول ہوکے بیدھڑک ہیرے
ہیرے جاپنے پار لنگھ وینسی ایہ تاں عالماں نوں خبر پک ہیرے ❊ میں انصاف کرکے تینوں آکھناں ہاں کوئی لوں کوئی نہ ظن پلک ہیرے
تصدیق بالقلب بیان کرکے ٹھوا اُدیاں کناں سے وکھ ہیرے ❊ پیا معاملہ قول اقرار والا کہیے منہ تے پھیر کی جھمک ہیرے
پڑا او سدا اکھڑ لیجاوہ لی بی جہڑا جانی ہیں حق پاک ہیرے ❊ وارثشاہ ایمان نوں صاف کرکے باہوں پکڑ لیجاوہ بیٹھک ہیرے

مقولہ شاعر و دعا ہیر و رانجھا در حق راجہ صاحب

رب فضل کیتا راجے عدل کیتا دتا یار نوں یار ملا میاں ❊ اُنہاں مُڈھ قدیم دی دوستی سی جانے رب رسول خدا میاں
ہیر ٹھوکے رانجھے دے ہتھ دتی کیتی جوگی نے خیر دعا میاں ❊ رانجھے ہتھ اُٹھا دعا کیتی اللہ پاک دی صفت ثنا میاں
تیرے حکم تے ملک تے خیر ہووے تیری دور ہو گل بلا میاں ❊ گھوڑے اوٹھ ہاتھی دم توپخانے ہند سندھ تے حکم چلا میاں
اگے دین دے تیکھی ہاک دولت نت ہووسی دون سوا میاں ❊ وارثشاہ رب ابر نال رکھے مینہ مسیتھ ہی دے لنگھا میاں

روانہ شدن رانجھا معہ ہیر بطرف جھنگ

ہیکے ہیر رانجھا چلیا دیس ولّے چل ندھے رب دیو اہیاں نی ❊ چوہڑ رانجھے تخت ہزار دیئے پنجاں پیر انہیں وت گھنائیں نی
پنجاں پیر انہے آکھے ملیں تو سوتی لعل وینال لوڑ ہیں نی ❊ کیہا بنی نے گل شیخ یو چھ انت اصل نوں اصل ملائیں نی
تدھ کھیڑیاں نوں سب دتیں نی اتے ملک پہاڑ پہنچائیں نی ❊ چل تخت ہزار نیوں منجھے نی رب سنگ دے سنگ رلائیں نی
ہیر آکھیا ایویں جے جاوڑساں رناں آکھن اودھل آئیں نی ❊ پیکے ساہورے ڈوبکے گالیوں نی کھوہ کون نوالیاں آئیں نی
لاواں پھیریاں عقد نکاح باجھوں ایویں یو دلی ہوکے آئیں نی ❊ گھت جادوڑا ویفے پری ٹھگی ہور آدمی دے ہتھ آئیں نی
بھول چاچیاں تائیاں دہین جھنے اتے آکھن کیوں وی آئیں نی ❊ وارثشاہ پریمی جڑی گھتی ستاڑی چاکرا ئیں نی

آمدن زناں کوہستاں نزد ہیر و رانجھا

زناں دیس پہاڑ دی ٹکریاں آیاں ہوکے دھنبلا اجا بھارا ❊ راجے ماہنواں جیو کیو سیو کنا دی پریکی جھوک تھیں جیو پارا
تھاروا تھرد تھاری تھار ہی تھار جاندی کرکیوں جیہو اپلد بھارا ❊ ایہوں ویں اوہ گل لگے تے مارو دیس کو لیجان کار ہارا

دھری رہے گی رانجھیاں کھیتی کیجیے کا ونڈ ایہو جٹے ڈارا	پریم کلی کو پیر جنال ہتھر بھلو گھاٹ کو ورا ہی چلن ہارا
کدی کدی ویکھے چنگے ماہنو تمے جیہے گن چاکیتی سو کونت بھارا	کیتے لاڑیاں کتے گلائی سنڈی وارث کون کور جگر کھیڈ دہارا

ایضاً

تھا روانگھڑ وجے تھا جاندی آکھیں ہوہ میری دل ہوٹھے	کدی ویکھ روپ چندر کھو کال ہری ایہ دلاں کرے بہت کلروڑے
اٹھ کھیڈ دگھاں کھیسے دوئیر تھاک کھانگی ویلیں تے جکروڑے	دھوں بالکے بید ہونس بیکے کون سر پر تن جیپے اولاوڑے
کون ہیری جو ہیر ادھروٹے لاسے اوچہرے تھاک چھل جلپروڑے	اٹھے بھر بھری کا مجھ اور کا پر تھاک وارث ناتھ لے جلروڑے

گفتگو نمودن ہیر با رانجھا بر وقت روان شدن بطرف سیال وطن خود

جتھی ہیر رانجھا دو ہیں اٹھ ٹرے ہوئی ڈک تے دیس دی سوہ میاں	راہ وراہ سیالاں دے جوہ آئے ہیر آکھیا دیکھ لے جوہ میاں
اہلی وطن دی جا نجھانکے تے کدی عاشقاں آ وتے اوہ میاں	کوٹھی تھاں جتھے کیدو بچا ساہی نال سہلیاں بٹھ دھرو دمیاں
جنھوں کیڈ ٹھے گئے سال نال خوشی تقدیر سئی وچ کھوہ میاں	جدوں تیج آئی گھر کھیڑیاں دی چڑھ آیا طوفان سر نوح میاں
ہیر آکھدی رانجھے نوں ویکھ کے تے ایتھے ہویائی میل ملوہ میاں	ایہ رام رانجھیا ویکھ توں تھاں ساہاں جھگی کیدوں دی نی نی لوہ میاں
ایتھے نال سہیلیاں سایا نے لنگے رچھ دی لاہی ہی ٹوہ میاں	وارث روز تعبیر وے بعد لین آپو آپنے قالباں روح میاں

رسیدن ہیر و رانجھا در حد بست سیالاں و شناسیدن آنہا را آشنایاں

جوہ وچہ ماہی رانجھے ہیر دوہیں رسیھے ہیر والی کرن وصیان میاں	جدوں آن کھلے نیڑے ماہیاں دے تدوں دوہناں نوں لیا پچھان میاں
ماہیاں چھیار انجھیادس بھائی تیرے کس پائے ہین کان میاں	وارث شاہ تدو کے کن پائے جدوں لگا سی عشق دا بان میاں

خبر کردن و دھنگ سیال و شنیدن الدین ہیر و طلبیدن آنہا را در خانہ

کہیا ماہیاں جا کے وچ سیالیں ٹہی ہیر دوں چاک لیا یا ہے	داہڑی کھیڑیاں دی چھر من سٹی پائی اک چلی نہیں لایا ہے

ماہ بہاں بھیجہ تھرا تھرا ور کا بنا ہے ۔ اس کا وارث فقیر بنگر سیلا ہے ۱۲

سیالاں آکھیا پرہان جا ہن کتے جا کے نڈھڑی نوں گھریں لیایا جے
آکھو رانجھے نوں خنج بنالیا ئے نڈھی ہیر نوں ٹھگ ولڑی پایا جے
اودھر ہیر تے رانجھے نوں لیچلے ایدھر کھیڑیاں نذانا ئی آیا جے
ہیر ویاہ دی موتی گئی ساتھوں ہوندہ ہیج آناہ ویکھایا جے
اوڑک مُٹھا نتے ایہ ایہہ آہی نڈھڑے مُتھر ایناں نوں انگ وچایا جے
نال گنگھے شکراں وانڈلے اینہیں وڈ کا کیوں ڈھول تے لایا جے
صفاں ہون اٹھیاں روز محشر رہو تہہ بدلہ تسیں پایا جے
بھائی ہیر تے رانجھے نوں گھریں لیائے نال غور دے پلنگ وچھایا جے

گھریں اپنے نڈھڑی ہیر روتا یاں چاچیاں کول بہایا ہے
جو کچھ ہین نصیب سوداج دیسے ساتھوں تسیں بھی چالیہا یا جے
سیالاں آکھیا کھیڑیا نال ساڈے کری خیر دا اسیں بنایا جے
میرے تسیں تے اوہ کے کھو چیتی ابیا ویس تے چھپا لایا جے
ذاتوں مُنہہ تدہم دے تسیں بیٹھے دھوتی ہی سیاہ اوہ دکھایا جے
ساڈی دھی نوں نال مکاسٹیا اٹھے اوسدے ساک خریدیا جے
طعنے مارکے نائی نوں موڑ گھلیا مڑ کے پھیر نہ اساتے آیا جے
وارث شاہ دیاں خدمتاں کرن سبھے سارا کوڑماں خوشی کرایا جے

بجانہ آوردن ہیر و رانجھا

بھاباں جا کے ہیر نوں گھریں آندا نالے رانجھنا گھریں منگایو نے
جامہ ریشمی گلوں چہ پا کے تے اوہدی آدمی شکل بنایو نے
گھیو گھت اتے دودھ کھنڈ چاول اگے رکھ کے پلنگ وچھایو نے
بھائی چاریوں میل بہائیو نے سبھو حال احوال سنایو نے
چاہ بھابیاں دی خنج جوڑ لیا ویں اندر واڑ کے بہت سمجھایو نے
وجہ نال جو ایسے ور سچھڑیا نائی ہتھ اک خط پھڑایو نے
برنیت تے آن تیار ہوئے دھی ماراں دا ستا پکایو نے
انتہیں اپنی اگ خرید کے تے پیراں ہیٹھ انگیار کھنڈایو نے
جھبوں نیچے اولانبڑے دیکے تے نائی کھیڑیاں طرف بھجایو نے

لاہ منداں چپاں رساسنیاں مرسوہنی پگ بنھایو نے
یعقوب بیٹے پیار دے پت دو نگوں کڈھ دوکھوں تسیں تخت بہایو نے
کھانا رکھ اگے بہت نال خوشی اتے فرش دے بیٹھ کھوایو نے
دیکھے واسطے کوڑتے کرولے رانجھے یار دا من منایو نے
نال نے لاگی خوشی ہو بھاں طرف گھر اندے چا پہنچایو نے
ساتھی آن ناجاو نا جھگڑو نیا وچہ خط دے ایہ لکھایو نے
کیدو راندن وچہ صلاح رہندا دیکھو کیہ مخول بنایو نے
گردن اپنی خون لکھا ایکے تے متھے داغ سیاہی والا یو نے
وارث شاہ ایہ قدرتاں ہیں تے دیکھو نال کھنڈ جگایو نے

آمدن رانجھا در خانہ خود و تیار کردن برات

رانجھے جا کے گھریں آرام کیتا گنڈھ پھیریا سوچہ بھایاں دے
سارا کوڑماں آ بیٹھا گرد ہو یا بیٹھا ونج ہو دیچہ بھر جایا ندے

چلو جائیو ویاہ کے ہیر لیائیے سیال لئی ہے نال دعایا نے
بلے دکھنی وہر کانڈھیاں وچ ملکھ سنگ جھنگ مرنائیا نے
جھا بیاں رانجھے دیاں گانڈھیاں نال خوشی گاون ٹٹراں نال عجایا نے

جنج جوڑ کے رانجھے نے تیار کیتی ٹونک چابڑے مگر نیانڈے
انہاں ویاہ دا چا سامان کیتا نال شتر بانے گرنائیا نڈے
وارث شاہ وساہ کی زندگی دا بندہ مکر ہتھ قصا بنا ندے

مصلحت نمودن سیالان برائے کشتن ہیر و خبر شنیدن ایں خبر ہیر از کسے

کسے ہیر نوں کن وچ جا کہیا پئے بحث دلیل وت کیہڑا یا تنوں
کیدو آکھیا لگی بددعا میری سجو سنو گے نت کیہڑیا تنوں
ہیر دیکھ وکیلانے آفنا ہیں چھڈ دیہیں کوئی سیال ہیر یا تنوں

بھا آدمی علیا کہیر پانے مرچھڑے اوہ اپنے چھیڑیا تنوں
ایتھے آون کہیڑے وڈے پون جھیڑے اجے دیکھو گے انہاں کھیڑیا تنوں
وارث شاہ جے فضل دی او جھلی تے رب لادی رو ہاڑے ہیڑیا تنوں

کلام کیدو

کیدو آکھیا ایہ گل چی نیاں آ گے کے نہ وچ شمار دیہے جی
اکہ ہر کرن نکاح ویاہ دیون ہیر وڈے تھاں ساک وچار دیہے جی
سبھ کیہڑو نوں آکھے توں سچا اور کر ملکی جو چاکے دویں مار دیہے جی
ساڈی ایتری اہی پت اک جائی ساتھوں ہوندے نے کم گمار دیہے جی

کدی عاد جوگا ونجول ہوئی پچھے سیال ایہ قول قرار دیہے جی
آکھو انجھیا جاہ توں جنج لیاویں ہن ایہ فساد خوار دیہے جی
کوئی چائیے تدبیر پیش ساڈی اگے کیدو دے سب پکار دیہے جی
وارث شاہ کیدو بہت خوشی ہویا کہ مکر فریب ہتھیار دیہے جی

ایضاً

کیدو جا کہے ہیر دیکول بیٹھا بچہ صبر کر بات قرار دیجے
کیدو آکھیا رانجھے نوں ہار بیٹھا موت چمکدی دھار تلوار دیجے

چاچا صبر کہیا مینوں آکھنا ہیں ہیر جیو دچہ خوف دو چار دیجے
وارث شاہ کیدو وچہ دوں گل کیتی ہیر تھر دی آہ سن ہار دیجے

ایضاً

ساتھی کہیڑ یا ہندا نائی آیا جے اوہ تاں قہر تے خون گزار دینی
آن پچھن مکلاوے دی بات ساںوں لاگی آن ایہو گل تار دینی

ساںوں آکھدی ہیں کدوں آئیے بات پچھے قول قرار دینی
وارث شاہ مکلاوڑا لین آون ایتھے نال پیار پسار دینی

مشورہ کردن سیالان و زہر دادن ہیر را

سیالاں بیٹھکے سَتھ وچار کیتی بھلے آدمی غیرتاں پالدے نی
پٹ چھوڑدی کالکاں ہیٹھیاں دیاں عیب جو شیتاں نمے جُھنے گالدے نی
جدوں لکھا فوٹے اودھ سیدا بُر شگن ونما کرن ہوکے محرم حالدے نی
برکت جگ دی اتے امان جیہن پس غنیمت جمُرانہوں گالدے نی
عورت اپنی کول جے غیر ڈٹھن غیرت کرن تیغ اوسدے حالدے نی
سید شیخ نوں پیر نہ جانئے اوہ عمل کرے جے اوہ چنڈالدے نی
دولتمند دیوث دی ترک صحبت مگر لگیئے نیک کنگال دے نی
اوہ ہیر کیہے مار نے سیٹرائیں گنہگار رجھ جل جلالدے نی
کیہڑا آکھدا اسیں نوں مار سٹیا گذر گئیں وچہ ایس خیالدے نی
مار سٹیا ہیر نوں پالنے ایہہ سیکھی ذوالجلال دے نی
پڑھکے علم تے عمل نہ کرن جیہڑے اوہ شیطان مردود وفتے بالدے نی
ترک صوم صلوٰۃ درویش رکھن دنیا واسطے محنتاں جالدے نی
ویکھو عقل شعور جو ماریا نے چشم موڑ نا نہوں کولوں گالدے نی
جہاں پیر مرید دا مے لکھا پیر اپنے نفس نوں پالدے نی
اپنی شیدیاں تے غلط گڑ سے ووڑے طالع پیرے لاہو مے ننگ کمالدے نی
ترکاں کچھ مشتیاں بال ہون آئی جیدوں ساہمیں ہووی تُرالی الدے نی
ترکاں کُتیاں گنڈیاں گرد بیٹھن فقراؤ دے [illegible] سوالدے نی
اشراف اگے پٹ جنگلے کنجر ہوسے دور رجال وقت زوالدے نی
کاں باغ دے وچہ کلول کریئے تتر مور چکور [illegible] جالدے نی
پیر فقر فریب دا [illegible] اوہ مریداں نوں خوشی مرید ملالدے نی

یار و گل مشہور جہان اُتے سانوں مہنے ہیر سیالدے نی
پت رہ گئی ناں جیکر ٹور دیئے نڈھی نال ننگے مہینوالدے نی
قبر وچہ دیوث خنزیر ہو سن جیہڑے لاو کرن وہن مالدے نی
نال ہجاں اُڑ نتے دیر گھتن کھوٹے نیت دے ٹھگ کمالدے نی
ستہ تھہانداو بھیاں ہو کے انہوں قتل کر دو رفیق نہ نالدے نی
ہووے جچہڑا ترک حرام مسلم مسلمان سب اوسدے نالدے نی
کدی کچا اصل نہ ہوجاندا ایسے پر وٹئے نال لالدے نی
رہندی ہیر بیاہ رنا چار اگے صورت اوس دیاں انگ مالدے نی
اگر ودں زہر دتی وچہ گھولی شربت ماں اپنی آپ اوہ گالدے نی
بد عملیاں جیہڑیاں کرن چوری محرم سید تیرے دا لوالدے نی
شرع وچہ بد ایریئے آکھدی ایس گل نوں مرد سنبھالدے نی
ایہہ نماز نہ پڑھدی پیغمبر انتوں تارک مار دے دم کمالدے نی
انہوں جہیں فقیر مرید ایہن لنبیئے وقت ہون جالنے والدے نی
ترک سنتاں وجیاں ترک کرکے تھ دور دے پیر دی فالدے نی
سگوں پیر دے نام نوں لاج لائی اوہ رودر گاہ وچ جالدے نی
اگر سہلیاں ٹوپیاں پہن باتا کپڑے استراں منوالدے نی
خاندان اشراف سب گم گئے مالک ہوئے کمذات وہن مالدے نی
منع ہوئی زکوٰۃ زنا ہو دیا ایہہ نشان سب قحط وبالدے نی
سانوں جنتی ساتھ رلاو تاں جے اساں آسرے فضل کمالدے نی
جیہڑے دور خانو جہ نہ ٹور مینگے وارث شاہ فقیر دے نالدے نی

ماں بے غیرت دولتمند کی صحبت چھوڑ کر مفلس نیک کی پیروی کرنی چاہئے ۱۲ ستہ بیٹے ہیر ہیات سنگر سیدش ہرتیں دہ ستہ لیندے لباس کپڑے یعنی ننگاوں دے کپڑے
اتار بیچ سیا ہوگئی اس شعر میں مصنف نے امیر بیت کا ترجمہ کیا ہے ولیعتہ زنزنا وانتہ بالزمہ رجات مدایا کوانزے منع زکوٰۃ

مقولہ شاعر

ڈٹھی ہیر نوں حکم دا تاپ چڑھیا پئی رانجھنا یار پکار دیسی
کیہدو آکھیا رانجھے نوں مار سٹیا پئی چمکدی دھار تلوار دیسی
جان گئی پیاریا ہو گل سنکے رانجھا مرن دا وقت چتار دیسی

جھب سد لیا ور رانجھا ملے مینوں آہ عشق دے سوز دی مار دیسی
جیتیاں جیپ کریں گل ہوگ جنگی نہیں تاں لکھ لاہاں تیر سنگور دیسی
وارث شاہ نوں ساک بیدار دیسی جیہی ہیر نوں بھڑکیا یار دیسی

فوت شدن ہیر

ہیر جاں بحق تسلیم ہوئی انہاں دفن کر خط لکھایا ئی
ولی غوث تے قطب سبھ ختم ہوئے موت سچ ہے رب فرمایا ئی
اساں صبر کیتا تساں صبر کرناں حکم اینکا میت آیا ئی
رضا قطعی ٹلے نہ کدی ہرگز لکھ آدمی ترت بھجایا ئی
ڈیرا جھگے دھیدو دا جا وڑیا خط رو دیکھے نہ پھڑایا ئی
ہیرے مالتوں خیر ہے قاصد آکھے آکھ کا سنوں شتاب لایا ئی
تیرے مالنوں مار دی اوہ پیا جتنوں کدی نکسے چھڑایا ئی
غسل کفن دیکے کل ہیر تائیں وچ قبر دے جا دفنایا ئی
لکھیا ملکا نذا تیرے ہتھ وتا بندہ امر بجا لیایا ئی
دنیا کھیڈ ہے کھوہ کیا بانڈی اورک خاک در خاک سمایا ئی

وقت موت دا سنیاں انبیاں نے اوتھے نہ سخن دوہرایا ئی
کل شیء ھالک الا وجھہ حکم وچ قرآن دے آیا ئی
اساں ہور امید سی ہو ہوئی خالی جا امید فرمایا ئی
قاصد دوڑیا جھنگ سیالاں نوں جی ترت تخت ہزارے وچ آیا ئی
رانجھے پچھیا خبر کی لیایا ہیں منہ کا سنوں برا بنایا ئی
قاصد آکھے موکھ توں آہ ماری اگوں ایہ جواب سنایا ئی
ہیر موئی نوں بھٹوں پہر ہویا مینوں سیالاں نے اج بھجایا ئی
کل ہور بیٹھے اوہدی فاتحہ تے مینوں ادھر ترت دوڑایا ئی
تخت زندگی توں ہن معزول ہوئیوں تینوں حکم تبدیل آیا ئی
وارث شاہ میاں گل ٹھیک جانی تیتھے آدمی کوجھ آیا ئی

مقولہ شاعر

کوئی بول گئی شاخ عمر دی تے پیچھے آپنہاں کے نہ پایا ئی
وڈی عمر تے بہت اولاد والا جس نوح طوفان ڈوبایا ئی
سخن یادگاری ہی شاعراں دی جنہاں طبع دا زور لڑایا ئی
ایہ روح قلبوت دا ذکر سارا نال عقل دے میل ملایا ئی

کئی حکم تے ظلم کما چلے نال کسے نہ ساتھ لدایا ئی
جیہڑا دین تے دنی دا بادشاہ سی اوہ بھی خاک دے وچ سمایا ئی
ایہ پر ہیر نہ کسے نے لکھی ایسی شعر بہت مرغوب بنایا ئی
وارث شاہ میاں لوکاں کملیاں نوں قصہ جوڑ ہشیار سنایا ئی

فوت شدن رانجھا

دنیا کوچ مکان فناہ دائی کیوں بیٹھائیں جھونپڑی پا میاں
رانجھے وانگ فرہاد دے آہ ماری جان گئی سو ہو ہوا میاں
دو دوین عشق مجاز وچہ رہے قائم نال صدقدے گئے وا میاں

تیرے نال دے لیلیا لدگئے ہونا سب دا اچل چلا میاں
دو دوین دار فناہ تھیں گئے ثابت جا پہچے نی دار بقا میاں
وارث شاہ اس خواب سرائے وچ تے کئی واجڑے گئے وجا میاں

عبرت دنیا و نفرت ازاں و بیان او بطور آں در نمودن و نصیحت کردن و تاریخ ختم نام کتاب قصہ ہیر رانجھا ساختن

جاہل فاسق جگنوں ست ودیئے دانشمند دی مت خوار ہوئی
مجلس لا بیٹھے کرن حرام اکا ہتھ ظالماں تیز کٹار ہوئی
پیا ملک نے پوچھ ہے بُرا روا ہر کسے دے ہتھ تلوار ہوئی
پور چوہدری یار تے پاکدامن بھوت منڈلی اک دو چار ہوئی
سارے دیس تے جٹ سردار آہے گھر و گھری جدنویں چار ہوئی
سن بارہاں سو اٹھی سی نبی ہجرت لمے دیس دیو وچہ تیار ہوئی
کیتی نظر حضور جد عالماں دی گل عام سرکار دربار ہوئی

حق سچ دی گل نہ کرے کوئی جھوٹھ بولنا رسم سنسار ہوئی
صوبیدار تے حاکم نہ شاہ کوئی رعیت ملک تے بہہ اجاڑ ہوئی
پردہ ستر حیاد اُٹھ گیا ننگی ہو بیٹھے خلق بازار ہوئی
اشراف خراب کمین تازہ زمیندار نوں وڈی بہار ہوئی
تدوں شوق ہویا قصہ جوڑنے دا گل عشق دی جدوں اظہار ہوئی
اٹھاراں سے تے اٹھتری تے ویہ سی سمتاں راجے بکرماجیت دی سار ہوئی
وارث جہان تے کھیا پاک کلمہ بیڑی تہاندی عاقبت پار ہوئی

کھرل ہانس دا ملک مشہور کا جتھے شعر کیتا نال راس دے ہیں
ہو شاعراں چکیاں جھوتیاں نی غلے بیٹھائے وچہ خراس دے ہیں
گن نے بیٹھکے ہیر کتاب لکھی یاراں واسطے نال قیاس دے ہیں
نبی آس مراد الحمد للہ لکھے ہر سال وچہ ہراس دے ہیں

پرکھ شعر دی آپ کرلین شاعر گھوڑا پھیریا وچہ نخاس دے ہیں
سمجھ لین عاقل ہوش غور کرکے بیت رکھیا وچہ لباس دے ہیں
پڑھن گھبرو دیس وچہ خوشی ہوکے پھل بیجیا واسطے باس دے ہیں
وارث شاہ نہ عملدی اس میتھے کراں مان نمانڑا کاس دے ہیں

تیرے فضل دے باجھ نہ آس کائی عمل ہوئے تے کھ لنگو دائے
افسوس مینوں اپنی ناقصی دا گنہگار نوں حشر دی صور دائے
صوبیدار نوں طلب سپاہ دیدا اتے چاکراں کاٹ قصور دائے
سانوں شرم ایماندا خوف رہندا جیویں موسیٰ نوں خوف کوہ طور دائے
اینویں ایہہ دل شان خراب چوں جیویں مُوں بھاونداد و ر دائے
دولت علم تے عقل سب دی تیری کوئی کم نہ عقل شعور دائے

تیرے خاص حبیب دی مہر باجھوں کجھ حال نہ چکنا چور دائے
جویں موسناں خوف ایماندائے اتے حاجیاں بیت معمور دائے
سارے ملک پنجاب خراب وچوں مینوں بڑا افسوس قصور دائے
اُنہاں غازیاں کرم بہشت ہووے تے شہیداں نوں جیوں غلمے حور دائے
عزت آبرو نال توں بخش ایماں سانوں آسرا رب غفور دائے
وارث شاہ نہ عملدی اس میتھے آپ بخش لقا حضور دائے

وارث شاہ وسنیک جنڈیالڑے دا تے شاگرد مخدوم قصور والے
تعز من تشاء و تذل من تشاء لائق اوسنوں فضل ان غرور والے
شکر گنج مودود دی نال مدد کھلا فیض ایہ فیض گنجور دا اے
وارث شاہ دی عاجزی من یا دکھ درد گوا رنجور دا اے

تیرے نام دے آسرے میں جیواں ربا ایہو ہے نت سوال میرا
اپنے ذوق تے شوق دا چا رکھیں گلوں نماندا لاہ جنجال میرا
تیرا نبی شفیع نگہبان ہووے ماضی حال تے جو استقبال میرا

قصہ لکھکے جا استاد اگے دھر رکھیا نظر منظور دا اے
صاحب ہتھ دیا بیاں ساریاں نی کوئی عذر نہ اہل معذور دا اے
وارث شاہ ہووے روشن نام تیرا کرم ہووے جے رب شکور دا اے
وارث شاہ تے جلیاں ہو سنانوں حصہ بخش توں اپنے نور دا اے

لڑیں نال ایمان سلامتی دے ہووے خوار نہ حال احوال میرا
پڑھے سنے لکھے سوئی خوشی تھیوے ہووے سخن قبول بیتال میرا
وارث شاہ فقیر دے عیب کجیں توہیں قادر اجل جلال میرا

خاتمہ کتاب

ختم رب دے کرم دے نال ہوئی فرمائش پیارڑے یار دیسی
جو کوئی سنے پریت دے نال بیکے وچوں کوڑ دیوں سچ نتار دیسی
کھول کھول کے ذکر بیان کیتا زنگار رنگ دی خوب بہار دی سی
جو کوئی پڑھے سو بہت خورسند ہووے واہ واہ سب خلق پکار دیسی

گل سوہنی عاشقاں بھیجاندی خوشبو گلاب گلزار دی سی
ایسا شعر کیتا پر مغز موزوں جیہی موتیاں لڑی شہوار دی سی
تمثیل دے نال بیان کیتا جیہی زینت لعل دے ہار دی سی
وارث شاہ نوں سک دیدار دی سی جیہی ہیر نوں ہجر کنار دیسی

دعائے مصنف بدرگاہ قاضی الحاجات

وچ پاک جناب دے عرض میری توہیں رب رحیم خدا سائیں
تیرے عدل کیتیاں نہیں جا کائی نال فضل دے ہوگ بچا سائیں
بخش بکھس دلیاں جلیاں نوں پڑھن والیاں کریں عطا سائیں
رکھیں شرم حیا توں جلیاں دی منی شہری دی جیں لنگھا سائیں

بندہ حرف جے بھلکے بول بیٹھا میرا بول لیا بخش خطا سائیں
غم دین تے دنی دا ہے ناہیں میرا ایہو سوال دعا سائیں
سنن والیاں نوں بہت خوشی رکھن نال فوق تے شوق دا چا سائیں
وارث شاہ تمامیاں ہو سنانوں دئیں دین ایمان لقا سائیں

خلاصہ قصہ ہیر و رانجھا منجانب مصنف ہیر

ہیر روح تے چاک قلبوت جانوں بالناتھ ایہ پیر بنایا ئی
قاضی حق جھیبل نے عمل تیرے عیال منکر نکیر ٹھہرایا ئی

پنج پیر نے پنج حواس تیرے جنہاں تھاپناں تدھ نوں لایا ئی
کوٹھا گور اتے عزرائیل کھیڑا جیہڑا لیندا ئی روح نوں دھایا ئی

کیہڑا وڈا لنگا شیطان ملعون جانوں جسنے وچہ دیوان پھڑایا ای
ملکی وچہ چاپ نقد اصول وڈیں جنہاں حقدا راہ بتایا ای
جوگ ہے عورت کن پاڑ جنے سبھ انگ بھبوت رمایا ای
دو کھاں رت مسافری سخت بھیڑی جس حساب کتاب لکھایا ای
بھائی بھابیاں ساک پیوند تیرے جنہاں نال توں جھنجھٹ پایا ای
گھر بار تیا غذا او ہبا جگہ لے لوتے بیٹھکے شغل کمایا ای
بیڑی پلنگ والی بیہراط منے جسو چہ دھکو دھوڑا کھایا ای
دانگ ہیر سے بیٹھ لیجان تینوں کسے نال نہ ساتھ لدایا ای
قول تو لا منے سچ سیہوتے نبی جنہاں ازل پیغام سنایا ای
سوتی موت تے جسم ہے یار رانجھا انہاں وانگنے بھیڑ مچایا ای
اوہ شیر ہے نفس ہنکار تیرا جس راجیہدی جوہ وڈا رایا ای
اجیوں نکل ہزاریوں سانجھ ٹٹی ساک انگدا منگ گوایا ای
کجھ کھٹ لے وقت ہے لوکھا اوئے ویلا گھتھڑا ہتھ نہ آیا ای
مالدار ہوکے وچہ غفلتاں دے کیوں جانکے رخت لٹایا ای
اندر چھپ شیطانے عمل کرنا ہیں باہر نیکا مندا ویس وٹایا ای
خناس وانگوں نچھوڑ دیا ندا کاہنوں جانکے کسب بنایا ای
جنہاں نفس نوں مار یار رب جاتا نبی وچہ حدیث فرمایا ای
سمجھ بیٹھکے نافلا گھوک ستوں کیوں چڑیاں توں کھیت چگایا ای
غفلت کوٹ اثبات دی توپ دھرکے گولا نفی دا مار اڈایا ای
جہڑے یار جانی تیرے نال دیتی انہاں نال پیوند نہ پایا ای
عدلی راجے تے نیک نے عمل تیرے جس ہیر ایمان دوایا ای
سیّیاں ہیر دیاں ن گھر بار تیرا جنہاں نال پیوند بنایا ای
جہڑا بولدا ناطقہ وشھیلدا جس ہوشدا راگ سنایا ای
شہوت بھابی تے بھکھ رہیل باندی جنہاں جنتوں مار کڈھایا ای
اوہ مسیبت ہے ماند ٹھگ منجے جس وچہ شب روز لنگھایا ای
ترنجن ایہہ بد عملیاں تیریاں نے کڈھ قبر تھیں دوزخیں پایا ای
پہلی طمع دی جنج کیاہ وڈیوں ناگ حرص دے ڈنگ لڑایا ای
ایہہ مزدوری سیالاندیاں مجھیاں نے جنہاں حیلے تے کسب اٹھایا ای
دنیا جان انہیں جیویں جھنگ پیکے گور کالڑا باغ بنایا ای
منزل موت مقصود مراد ہے اوہ جتھے گیا کوئی ورت نہ آیا ای
جس انہاں ہلواں منے بھیڑ وڈھے کدا پنا آپ بچایا ای
اوس ماریاں شکلاں دور ہویاں رانجھا ہیر نوں بھیر ملایا ای
اوڑک رس پریوں بیوطن ہوکے دلوں کسے نہ مول بھلایا ای
ایہو وقت ہے تخت سنبھالنے دا کس شان تے ہوش بھلایا ای
ایس نفس شیطانے لگ آکھے وچہ غفلتاں وقت ونجایا ای
ٹھگا کیچر کہ ٹھگیاں نال ٹھگیں لقمہ جان حرام دا کھایا ای
تینوں نال نکیری آکر ندا شیطان نے سبق پڑھایا ای
کراں پوندیاں آپ موئا مٹھیوں بچھوں کملیا ڈھول وجایا ای
ایس ملک نے جود دا سیر اوکھا جناں راہبر ال راہ نہ آیا ای
اندر ویکھ توں اپنے آپ وڑکے تینوں راہ طریق سمجھایا ای
نلے یار تے چوگ چگ گئے زن پچھ نوں ہتھ کیوں لایا ای
وارث شاہ میاں بیڑا پار تیرا کلمہ پاک زبان تے آیا ای

تمام شد

ابیات در مدح سید وارث شاہ صاحب مرحوم مصنف قصہ ہیر رانجھا از بندہ پیر اندتا گرہ

لایا اپنا اپنا زور سبھناں بہیراں شاعراں بہت بنایا نئی
فضل شاہ تے میاں ہدایت اللہ مجلس بیٹھ زیارتاں پایا نئی
سوہنی ہوئی گھیارا نوچہ سوہنی لشی چمک توں نال صفایا نئی
لکھ لکھ شاباش محمد نیوں رمزاں وردودے نال الایا نئی
رحیم بخش سئیں قصولن والیئے نی ٹالی ہیٹھ کھلیاریاں مایا نئی
خدمت وچہ مصاحباں عام خاصاں عرضاں عاجزیناں نیایا نئی
ڈٹھا نال نگاہ دے غور کرکے گلاں سچیاں دلانئوں بھایا نئی
گلاں ہیلیا نوچہ تاثیر چنگی بعض پہلیاں بھی چت لایا نئی
سُنن والیاں نوں بہت خوشی ہوئی جو جو لکھیاں بھید آزمایا نئی
شیر انوانگ میدان توجہ اندر و آدف گجکے چنگیاں لایا نئی
ظاہر ہیر کتاب انام دھریا باطن آیتاں لکھ لکھایا نئے
مرد صاحب کمال سی با بخنے ہوس وچہ حضور دے جایا نئے
زندہ سخن رہنا مدا سدا تازہ ذرہ دیکھئے نال بنایا نئے
تکے ہو دہنوں سیر دی چاہ ہوئی عمراں ڈھلن دی کنڈ ہری آیا نئے
سکی زمیں تے کرم دا مینہ وریا باہر نکلے سبزیاں آیا نئے
وچہ سن سو بیراں تے چار ہجری وارث شاہ مر پھیر ملن پایا نئے
بیتی سال گئی میری عمر ضایع شامت نفس دی غفلتاں پایا نئے
ملے عرش توں شوق دی گھٹا اُٹھی بوندا احساں دے ریایا نئے
محلا نوچہ فقیر اندا پیر خانہ جتھوں پوریاں بے فیض پایا نئے

شاعر حالدی صفت موصوف سبھے طبع اک توں اک سوایا نئی
خاص الخاص گلاں فضل شاہ دیاں عام فہم دے وچہ نہ آیا نئی
تھوڑے کم وچہ میاں ہدایت اللہ استاکاریاں خوب وکھایا نئی
بیلے کھرلیے چاہڑ کے صاحباں نوں واہ واہ بیلیاں بار گدایا نئی
اگے ہور جو یار طریقیے لائق سب تعریف ثنا پایا نئی
بے عیب خدا دی ذات عالی بندہ نہیں جو باجھ خطا یا نئی
طبع سچیاں نوں جدوں جوش آوے کدی رکن نہ نال رکایا نئی
ایہہ شعر سید وارث شاہ دینی پڑھن والیاں لذتاں پایا نئی
خبراں حال ماہی تے مقابلہ باتی نال رمز دے سبھ سنایا نئی
قدرواں ہوئی جہڑا ڈھونڈ جاندے اینویں کرنیاں نہیں ودیایا نئی
گلاں رب رسول دے بھیت دیاں رانجھے ہیر دے وچہ چھپایا نئے
پڑھ پڑھ فاتحہ اوہنوں لکھ بخشاں رب کرے بہشت عطایا نئے
عاشق رہے سدائی جیوندے جنہاں کیتیاں نیک کمایا نئے
عقل ذوق تے شوق دے گھونٹ بھرے جیوں لذتاں دی ونگیاں پایا نئے
ہی مار نہیں پاہو نی حشر تاکر چڑھاں ڈبیاں رب اوگایا نئے
ادبی سوچ تالیاں سال ہجرم اُٹھاراں ہوساتی تیسا پایا نئے
بخشنہار سچا قادر قدرتاں دا لائق اوسنوں بے پروا ہیا نئے
رہبر جدا ڈھونڈنا فرض ہویا بناں اودیاں نہیں صفایا نئے
سجدہ گاہ محمود شاہ پیر بھولا جنے پٹیاں بوٹیاں لایا نئے

چوڑا پنڈ سیانا ندا جوم میرا جتھے گڑھیاں وتیاں دا پانے
اصلی جاگھر ونیہو آباد دا ہی باپ دادیوں ملک تے جایا نے
ہو یا جت اوہس تے قصد کر کے لیاں ملک تے پھیر ہوایانے
کہی دساں رنگیلے دی عشق بازی کھیڈاں عجب توں عجب کھڈایانے
رب باجھ نہ اسرا عاشقاں نوں باجھ دلبراں نہیں سمایانے
ہیوی ہیر جیہیاں ایس عشق ظالم گھت پیچ ویہ وچ کلایانے
پہلا جگ جہان خوار کر کے باتاں چھکیاں پھیر پھیڑایانے
ہوئے بار نوں بار عبداساہاں اگے تیریاں جویں رضایانے
کجھ تھوڑا جیہا ہور ہویا چالاں اسٹیاں نظر آیاں نے
دنیا واسطے عقل بے خبر ہویا ساراں دین توں خلق بھلایانے
جیدوں عالماں سچ توں ترک کیتی مستاں جاہلاں چھڑن گوایانے
آیا وقت جو کسب روزگار وچوں ہن برکتاں سبھ سدھایانے
ہیا ہور وٹیا اتی مقام کیتا کر کے چار چو کوٹ توں وہایانے
رب میہڑیا بخشیا کسب میتوں حکم مفتاں کرن فرمایاں نے
ہویا جی تے شعر دا شوق میتوں ساراں علم توں تھوڑیاں پایانے
پڑھاں شکر ہزار الحمد للہ وارث پیر توں دوستاں پایانے
گندی طبع توں لہری ہور ویکھے واؤ نال پہیم اڈایاں نے
کتے حاشیہ لہر یہ کیتے کہرے بھلاں ڈالیاں کتے لکایانے
کاریگر نہیں جیہے تھوڑوان کوئی ہویاں گھوکے خوب تریانے
اللہ واسطے مفتاں کیتیاں نے نال مدد امداد مولایانے
ہووے خاتمہ نال ایمان میرا رب کرے قبول دعایانے

گھمرنا کے دوہترے لاڈلے نوں موجاں بہتے خوب کرایانے
جتھے سجر جناب نے موج ماری ٹھاٹھاں بحر پریم وہایانے
تھاں تھاں محبتاں خوب ہویاں نال دوستاں ہون ہوایانے
جتھے عاشقاں تاک ملاقاتاں نے پچھے شہرتاں جگ تے لایانے
رانجھا تخت ہزاریوں جھک ٹیا جئے ساک نہ ویر بھرجایانے
ایہ ساہوریاں پیکیاں چھٹ سٹی رلکے ماسیاں پھوپھیاں تایانے
کہیا نہیں نکی کشتی جیہی جیہہ یار یار نوں جھپیاں پایانے
ربا حفظ امان وچ رکھیں کراں کل وے حق دعایاں نے
وچ غفلتاں اہل کتاب ہوئے رہماں درفع قانون جایانے
پنڈاں بنگے چوہڑے پراہدیاں لوکاں گنڈہریاں سرلتے چایانے
قصے ہرن خصومیاں جھگڑیاں نے بدے نیکیاں کرن بریانے
دلوں خلق محبتاں دور ہویاں سماں حسد تے بغض ہوایاں نے
وچ شہر لاہور دے شوق کیتا جتھے کل ولائیتاں آیاں نے
پیرا نندت عاصی سدن ہیدو الخادم پیر زن چہ لوکایانے
بخشش آپ کیتی وارث شاہ میتوں کر کے وچ یقین صفایانے
مہرباں ہو کے مالا مال کیتا باقی چھڈیاں نہ تھوڑ اکایاں نے
قطع درز بانو الیاں سوچکے تے کتراں رنگ برنگ ملایاں نے
قیمت وار بانات دی درز کیتی گھتی چوہیاں صاف بنجایانے
سوئی ہجر دی حسنے اہل دھاگا جامہ شوق تے رفو کرایانے
وارث شاہ فقیر دی گودڑی نوں خادم پیر نے کیوں لایانے
اوکھے وقت اندر کلمہ یار ہووے پیرا نند تیار دلایانے

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نظم تاریخ تحریر خلاصہ قطعہ ہیر عزاد جناب مولوی پارس علی صاحب تخلص علی فرزند رشید حضرت فریدہ مولانا فریدالدین صاحب عباسی خلص التخلص فرید مرحوم

وارث شاہ آکھی وار رنجھاندی قصہ جوڑ رانجھیٹے تے ہیر دلے
تخت ہزاریوں رانجھے نوں ہیا لیوں میل کردا جٹی ہیر دلے
عشق آن اولیاں چا پلنے کی پڑتے پاڑ دا چیر دلے
کتے دیس تے وطن تیاگ چھڈے ساک سین بھائی بھین ویر دلے
کتے ونجلی ساز گئے سوز کڈھے سوز ساز جیویں مزامیر دلے
کتے وچ بیڑی پلنگ ہیر دے سوندا جاگے دیس جاگیر دلے
کتے لڈن جھیل کھاوندے ذمہ لائیکے عذر تقصیر دلے
کتے قول اقرار زبان کردا اسے نام خواجہ خضر پیر دلے
یاراں لئی کتے پھیرے وچ باراں بیلے گاہندے جھل چیر دلے
کتے واگ کیدو لنگے مکر کردا بافی مکر فریب تزویر دلے
کتے کھیڑیاں پیر پناہ دیندا بندہ وارثی حسن جاگیر دلے
کتے ناتھ دے جا در بہندا ساتوں آسرا پیر فقیر دلے
جوگ دیندیاں نیتاں دا کیتی ہندا ہو فقیر لکیر دلے
سوڑ بھوڑ کرندراں پاکنیں دیندا جٹ نوں جرم فقیر دلے
منکر ہو عیاں نوں کتے دیندا پتہ قول اقرار تکبیر دلے
کتے نادو جا بیٹھے نگر وڈا تیر چٹاں دا بال فقیر دلے
کتے سنگلی سٹ کے شگن لیندے جیویں لکھیا لیکھ تقدیر دلے
پھیر ڈھونڈ بھجیل ٹھیار کوڑیاں نقش روم تے چین کشمیر دلے
کتے کوڈا پچھا بھدا آپ کتے راہ کالڑے باغوں چیر دلے

جوڑ جوڑ کے توڑ چڑھاوندا جوڑ میل جیویں کھنڈ کھیر دا اے
موتیاں تے جوگ نے ٹلے مولے ڈھکے ڈھو جاں آن تقدیر دلے
حضرت عشق دی وار نیار ڑیئے نیار امسلہ عشق تغیر دا اے
کتے رات سیت دی وچہ کٹی پڑھا سبق جانویں تدبیر دا اے
کتے بجر جناب دیاں ویلے ٹھاٹھاں موجاں ماندا تے تیغ چیر دلے
چھمکاں پکڑ کتے ہیر انگ آئے دیدہ چاہڑ کے روئے نیر دلے
کتے ویکھ رانجھیٹے دے رت نیناں نظر چہر دیناں کھنڈ کھیر دلے
کتے چوچکیاں ہیں چار دلے کتے چاک سدا ونڈا ہیر دلے
پنجاں پیر انہاں کتے ملاپ کردا دے حرف مرید نوں پیر دلے
کتے لاوندے کتے بجھاوندا ئے کتے پاڑ دلے تے کتے چیر دلے
کتے نال رانجھیٹے دے وچ بیلے دکھاں غمانے کیر نے کیر دلے
جوگ لین کارن ٹلے جا چڑھیا گھتے ناتھ نوں واسطا پیر دلے
واہڑی بھوال سر چٹے مُنا کے تے لاہ آسرا ساک تے سیر دلے
جوگ لیندا ای ٹمیں لکھ لڑیا چوہ رنگپور کھیڑیئے خیر دا اے
کتے ہو جوگی کفنی پا پھیر دا جوگ جیوندیاں کفنیر دا اے
کتے جو تنی نبے تے وید کتے اٹھ لوٹیاں وچ اکسیر دلے
کتے وچ ترنجناں پھیرے بھوندا نقش لکھیاں جب تصویر دلے
کتے نال سہتی رانجھے واگ ٹردا ایندا ساتھ ملنگ فقیر دلے
قولاں تھہ سینہ ڈے گھلدا ئے رانجھا یار جلپے جیبی ہیر دلے

کتے کھنڈ ملائیدا تھال پورے کرے جا برنج تے شیر دائے
کتے ستا پکاوندا نال ہستی دیکھو مشورہ ایس مشیر دائے
کتے ماندری ہو کے آوندائے جا پے یار کدد کناں ہیر دائے
ڈاچی شاہ مراد دی موڑ راہوں نال کشف دے اٹھ نکھیڑ دائے
انہاں توڑ کے کھیڑیاں نوں جاندا گھاہ آڑے دلا نمے چیر دائے
کتے شاہ مراد نوں جا دسے ملیاں واہراں مار شمشیر دائے
کتے عدلیدے جا دربار کو کے کتے جا قاضی نال ہیر دائے
کتے مار آہیں سارا شہر ساڑے کرے کھیڑیاں حکم اسیر دائے
ہتھ رانجھے دے ہیر دی بانہہ دیندا آکھے حکم سنا اخیر دائے
پھیر اٹھ ٹردا وارث شاہ ولے آہولا ہوندا تے پینڈے چیر دائے
کے بھاگ بھری جا دسیائے ناؤں تھاں مکان فقیر دائے
وارہ ہیر رانجھیٹے دی جوڑ بہندا اندروں لا کے سال اخیر دائے
گئے وقت تے بولیاں ہو رہیاں فرق بول تے قول تقریر دائے
بولی دیس والی جانن دیس والے جانے کی ونسیک کشمیر دائے
ہویاں مدتاں پھیر مڑ شوق لگا جا جنڈ یالڑا پھول چلیر دائے
بتی سال مسودیاں حال ہجے ہووے ورق جیوں حال نخجیر دائے
ٹردا ہو اداس چھپاں ولے ناؤں سیوندا پیر فقیر دائے
دس پچھ کتوں آیا یار بندا میاں پیر اند تے خادم پیر دائے
کر کے نویں سر سروں ترمیم قصہ جوڑ جوڑدا ٹھیک تدبیر دائے
اوہا بول زبان محاوریدی کائی فرق نہ بول تقریر دائے
اوویں ستدی خیر دی خبر کدھی جو ضمیر اوس پاک ضمیر دائے

کتے پر توہ پا کے معجزیا ہستی نال یقین کھلیر دائے
کتے کنڈیوں سپ لڑاوندائے ہیر دشمناں نال نکھیر دائے
کتے ڈولہ کے کندھ پچھواڑیدی پکڑ ہتھ ٹردا ہستی ہیر دائے
ہستی دے مراد آکے ہیر رانجھے تھاؤں تھاں جا دوہاں کھیر دائے
کتے واہراں جا ہڑ لیاوندائے ڈھنگ رمندے کرے تدبیر دائے
کتے پھیر مڑ رانجھے دے خیال پوندا دھیان ابے نہ چھندا ہیر دائے
کھوہ ہیر دواند اکھیڑیاں نوں ویکھے حال ترجٹ دلگیر دائے
کھیڑے جھکے کھڑے دربار اندر ہویا انہاں نوں کم اسیر دائے
امر ہوئے پاک جناب وچوں ہیر انجھیدی تے رانجھا ہیر دائے
کتوں پچھ جنڈیالڑے جا وڑیا خادم ہون کارن وارث پیر دائے
وارث شاہ لگے دکھاں نال بھریا توں گھا ودھیر جاچیر دائے
قصہ جوڑ کے عاشقاں پیار پاندا جا جگ دے وچ تشہیر دائے
ویکھو وس انجانے پا قصہ جا بولا وندے بول تغیر دائے
کہیا سوہنا بول چھپا ونداے جہڑا سید وارث پیر دائے
ڈھونڈ بھال کے لیاوندا اک نسخہ وارث شاہ دی خاص تحریر دائے
لبے ہوئی نہ اسدی نشا خاطر وچوں جیونوں جا دلگیر دائے
وڑدا جا وزیر آباد اندر چلہ کٹ پچھاندے نیر دائے
خادم پیر جواندا نام یارو سچ مچ ویکھو خادم پیر دائے
لکے پھیر مڑ آیا پیر وارث جا پے اکے خادم وارث پیر دائے
خادم پیر وچ فرق نہ جویں کائی ایہا فرق جہڑا خادم پیر دائے
پچھو حق تاں سچ ترمیم سندا حصہ حق ہویا خادم پیر دائے

بھلا ہویا ایہ عشق مراد پنی منداحال سی ایس دلگیر دائے — لگا ناں ہو آیائی نال ساڈے چالا ویکھ الیں گنی گھیر دائے

دیکھاں بھا پچھا وندا کی ساڈے کی نوین فرنگ کھلیر دائے — مڈھوں سُنیدا ایہ پرواہ یارو گل کہیدی نہ پذیر دائے

جویں جاندا تویں بنا ہوندائے جگ سارائی دلیں جاگیر دائے — لا چنگ چواتڑی اوہ جاندا کہے نال نہ بھید اسیر دائے

جویں جنس نہ پرچدی جنس باجھوں عشق باجھ نہ عشق کھلیر دائے — ایتھوں تیک ڈٹھی جہڑی ہوئی بیتی آپ جاندا حال اخیر دائے

دم مارنیدی نہیوں تھاں کائی ایتھے کم نہ عقل تدبیر دائے — پارس علی میاں کہڑے خیال بیٹھوں ہونا ہووسی جویں تقدیر دائے

آکھ سال تاریخ ترمیم سندا جڑا سال ترمیم تحریر دائے — وارث شاہ کہیا واہ واہ سبھ ہویا نو ترمیم اوہو قصہ ہیر دائے

معراجنامہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حمد الٰہی آکھ زباں توں — ثابت ہو کے دوں زباتوں — تاں کجھ ثمرہ ملے ایماں نوں — ثمرہ شکر گذاری دا

بعد درود پڑھیں ابراراں — آل اتے اصحاباں یاراں — رحمت اوپر نیکو کاراں — ایہ راہ تابعداری دا

صفت تساڈی مولے کردا — کیا میں عاجز گولا بردا — سخن کریندا ڈردا ڈردا — دل نہیں گفتاری دا

اول سبھیں توں احمد سرور — پچھوں ہوئی دھرتی انبر — نور تیرے تھیں سبھ پیغمبر — تینوں بخش ستاری دا

ناؤں تیرا جاں احمد آہا — ہرگز آدم دا دم ناہا — تینوں سی رب دتا راہا — عالم دی سرداری دا

جاں تو آیوں نال چن تارے — پچھے تیر بنائی پسارے — ہر دم تیں لبیک پکارے — خالق خلقت ساری دا

سبھ پیغمبر تیرے پرتے — ترجھے پار اُتارے کرنے — سبھناں سر تیں لگے دہرے — توں محتاج نہ یاری دا

تاں چن بدر منیر کہایا — داغی ہو در تیرے آیا — تاں اس پایا نور سوایا — خلعت خدمتگاری دا

خلعت پایا توں لولاکی — پیغمبر سن سبھ وچہ خاکی — تیرے نال انہاں نوں پاکی — توں محبوب غفاری دا

جاں توں مہر نبوت پائی — آدم دا دم کجھ نہ سائی — ایہ سب رونق تے پیشوائی — شملہ برخورداری دا

لوح محفوظ قلم بھی ناہی — جاتوں آیوں نور الٰہی — تیں خاطر ایہ سب اوپائی — نہ آہا شور شراری دا

کرسی عرش نہ آہا مولے — جھنڈے حکم تیرے تے جھولے — تاں اسلام ہویا ات سولے — سبھناں کفر کفاری دا

تیرے سنگوں سنگ نہ باہر — تاں اس اندر لعل جواہر — تیں وچہ در یتیم ہے ظاہر — توں دریا دینداری دا

طٰہٰ تے یٰسین مزمل
ایہ سب تیرے نام تجلی
کامل اکمل توں مکمل
صدقہ شب بیداری دا

تیں وچ خلق حیا حلیمی
فاقہ فقر سخا یتیمی
مدحت تیری صفت قدیمی
کرم تینوں غفاری دا

جس دن تھیں توں ظاہر ہویا
بیدیناں نے دست سنگویا
دفتر کفر شرک دا دھویا
دینوں دین پکاری دا

جاں توں حضرت جرم ہیاسی
زور اور انداز ور گیاسی
شہر نوشیرواں عمل پیاسی
تیرا نام چتاری دا

تاں توں ناؤں علم سبھ جانے
الحمد پڑھیاں باجھ پچھانے
پاڑیاسی ڈھڈیاں ایلچے
سینہ بزرگواری دا

توں بخشش دا بحر سمندر
ہے حجاب شرم تیں اندر
غوث قطب تے پیر پیغمبر
تیں سنگ بار اُتاری دا

لوح محفوظ اندر جو لکھیا
سو تدھ احمد پورا سکھیا
سائل وچھوڑیں تو لکھیا
رکھیں شرم بھکھیاری دا

صفت تیری کہے عزوجلے
انا فتحنا شاہد گھلے
مکے پائی فتح اکلے
بوہا توڑ حصاری دا

قدر تیرا اسماں تھیں عالی
در تیرے نت رہن سوالی
روز قیامت ہوسیں والی
توہیں خلق بیچاری دا

توں محمد احمد نوری
تیں وچ ہی صبر صبوری
تاہیں ہتھوں خاص حضوری
محرم ایزد باری دا

جھکے در تیرے بڑے بڑے
ملک حضوری سجدہ کردے
پیراں اُتے متھا دھردے
صدقہ اوس دلداری دا

جاں الست کہیاسی سائل
لفظ بلے دا توں سیں قائل
تاہیں ہویوں گھائل مائل
پورا سیں اقراری دا

مکی مدنی ناؤں دھرایو
عرب عجم دا شاہ دھرایو
ولقد کرمنا رتبہ پایو
پایو عزو قاری دا

جاں رب بخشے تدھ خزینے
آدم سی اندر مار طینے
نوح بھی ناہا وچ سفینے
تیرا تام شماری دا

رحمت عالم صفت تساڈی
راہ گم ہویاں دا توں ہادی
کرسیں دوزخ کنوں آزادی
پڑدا ہوسیں ناری دا

اوگنہار نہ بیٹھو ہار و
ہار لقا رحمت دا ہار و
روز حشر دے ہوسیں واہرو
توہیں خلقت ساری دا

منصور تیرا ایس خوردہ پیتا
دعوے انا الحق تاں سر کیتا
کتھوں رہندا چپ چپیتا
آہا مست خماری دا

جدوں خلیل چخہ وچ ڈھیا
عشق تیرے تھیں انہوں دیا
قلنا یا نار کونی بردا ہویا
حکم ہویا گلزاری دا

یوسف عشق تیرے کھوہ پایا
بھایا توں الزام دیوایا
پھیر زلیخا دیول ڈھایا
خواب ڈٹھا بیداری دا

جا لگاسی تیرے چرنیں
موسے کہیا رب ارنی
پھیر کہے آکھے لن ترانی
سنگ تیرے سنگساری دا

عیسے ونج آسمانی چھپیا
کنجکا بھی من تیرا پھیر دیا
ویکھ گرینے انبر جھڑیا
گھٹا گرد غباری دا

جاں تینوں آسمان ڈھویاسی   شیطاں ڈٹھا ہیں مار سویاسی   جبرائیل نقیب ہویاسی   تیری خاص سواری دا
دھوم پئی سی وچ جہاناں   آیا سرور دوہاں جہاناں   زہرہ گاویں چھند شاہاناں   آیا شاہ عماری دا
برق مثال براق چلاکی   جیتے چڑھیوں مار پلاکی   نور الٰہی پہن پوشاکی   یاراں کول سدہاری دا
جاں ہوکے احمد احد اکٹھے   جبرائیل جیہے اٹھ نٹھے   کرن کلام نہ ہوون ڈٹھے   غیر نہ پاس کھلاری دا
اوادنیٰ تھیں اقرب کیتا   دریا وحدت دے وچ میتا   اپنا آپ اتھے دھو لیتا   واقف ہو اسراری دا
سارے نبی حبیب سدائے   جانتوں چلیوں پاس پیارے   توں ونج دلیری اتھے مارے   جتھے دم نہ ماری دا
تیرا نام محمد دھریا   سبھناں تیرا کلمہ پڑھیا   باغ شریعت تیرا دھریا   توں گل ابر بہاری دا
عجب آہی اوہ رات نورانی   جدن مل بیٹھے دو جانی   احمد احد اکٹھے تانی   سخن کرینہدے داری دا
دوہاں کلام جدوں تم کیتی   حضرت آئے وچ مسیتی   وتر نماز اٹھائیں نیتی   ثمرہ شکر گذاری دا
سبھ کلام نبی دھر آئے   تحفہ یاراں کارن لیائے   ایہ بھی سبھناں نوں فرمائے   حکم سانوں رب باری دا
اوتھے فاقہ فقر وکائے   خودی تکبر مل نہ پاوے   پھڑ دیتی چھڈ دعوے   چلن دنیا داری دا
بخشش گناہ میں بھلا ہویا   نیکی دا اک بیج نہ بویا   بدیاں دی چڑھ چھپے سویا   پھڑیا راہ بدکاری دا
جتوں جاواں ملے نہ ڈھوئی   واہر وتیرے باجھ نہ کوئی   زندگی مینوں بھار وہوئی   وانگ سگاں درکاری دا
جے میں لکھ گناہی بھریا   بھی سرور تیر تے دھریا   فضل کریں توں تانئیں تریا   تول جے پتھر بھاری دا
چنگا عمل نہ کوئی کیتا   جاں پیالہ غفلت پیتا   قدم اپنے تے آپے سیتا   جامہ بدکرداری دا
جے میں مندا سبھنی چجیں   توہیں میرے پردے کجیں   کریں شفاعت سول نہ بھجیں   دافع توں غمخواری دا
میں ہاں بہت بیمار گناہاں   دارو رحم تیرے دا چاہاں   توہیں صحت بخش اساہاں   من سوال آزاری دا
مینوں باجھ شفاعت تیری   ہور نہ کائی ہوسی ڈھیری   توہیں کریں خلاصی میری   خطرہ قہر اندھاری دا
میں ہاں بہت غریب بچارا   ڈبا ہویا گناہ وچ سارا   در تیرے تے منگن ہارا   من سوال آزاری دا
میں ناقص توں کامل بھاری   کتھوں نعمت کھاون ساری   میں تدھ سنگ نہ کیتی یاری   کی ماراں دم یاری دا
ذرہ سورج سنگ نہ رلے   کیہے تقوے تت ات ملے   سبھ سمندر نال کی چلے   ذرہ اک انگاری دا

([illegible] صاحب)

عاجز کیڑا مفلس کیا توں	اسدی آکھیں صفت ثنا توں	مت کوئی سخن کریں بیجا توں	وارث تن من واری دا
اللہ باقی عالم فانی	حضرت عیسیٰ یار حقانی	چھوڑ گئے فرقان نشانی	باغ رہیا گلزاری دا
آدم خاکی سرجیا خاکوں	روح پیا وچ نوروں پاکاں	آدم موت قبولے آپوں	کر قول زبان اقراری دا
نادن ویلے وقت بہاراں	کیتے کوچ کویلے یاراں	تیم گلاں سب رہیاں کاراں	رخت رہیا بے پاری دا
اچے محل بلند کشادے	چھوڑ گئے سبھ شاہ شہزادے	منزل پہنچے نال ارادے	تخت رہیا سرداری دا
رہن اُتھائیں باغ بغیچے	سنگ نہ جاسن فرش گلیچے	آخر فکر چلن دا کیجے	بنڈا بھار تیاری دا
پیر پیغمبر غوث ولی جے	موت لنگھائے اک گلی جے	جتھوں جاواں نال کھلی جے	باشہ جویں شکاری دا
گلیاں وچ بوچہ پھر پا ریلا	چلن دا کر فکر سویلا	عاجز ہوسیں رہیں اکیلا	غیر نہ پاس کھلاری دا
ایہ جگ جان او چالو ڈیرا	کرے کوئی عمل چنگیرا	اس دنیا تے اکو پھیرا	قول نہ دوجی واری دا
موت ہمیشہ نت پکارے	بندے خاکی سخن بیچارے	بھی تینوں نت قبر جیارے	توں نہیں ملک وساری دا
تلخی جان کندنی ہوسی	کل قبیلہ بیٹھا روسی	ناں کوئی سرت سنبھالا ہوسی	حکم نہیں گفتاری دا
جھوٹے تیرے دلبر جانی	بھر نکلیاں نہ پاسن پانی	اوہو ویلا وقت پچھانی	دعوے بھلے یاری دا
اوڑک ایتھوں جانا پیسی	عزرائیل جدوں آ بہسی	روح مکان کیتوں ہوسی	جثہ قبر اتاری دا
آئے پاسے ہوسن کنداں	پکڑ اتارن بھائی بنداں	پھیر نہ ملسیں زن فرزنداں	تینوں منوں وساری دا
آن فرشتے حاضر ہوسن	گرز تھا نوچہ پکڑ کھلوسن	سوال جواب نہ تدھ تھیں ہوکر	چیناں ہوسیں ماری دا
غافل ہوئیوں غفلت سیتی	چور لگے تیرے اندر بھیتی	کھریاں آپ لٹایا کھیتی	حاصل بھرسیں ساری دا
اک دو چور رہن تیرے اندر	راتدنے اوہ لٹن مندر	کھات پتن مل بیٹھے بندر	دس راہ اجاڑی دا
اے بندے توں کچھ کر ربنا	اس دنیا دا چھوٹا پینڈاں	جھکے رکھ و نگوں تدھ ڈھانا	گھسا پھرے جاں آری دا
بھلا کاہنہ او ہجر بیلا	ایہ دنیا دا بھریا میلا	اج خرید ن دا کجھ ویلا	کھلاہٹ پساری دا
ظالم جاہل عقل نہ کاری	سر تے پنڈ اٹھائی بھاری	پندھ دورا ڈرات اندھاری	بھلکے روز شماری دا
اوگن لکھ نہیں گن کوئی	کونت نہ دیندا چھیجے ڈھوئی	جو سمجھیسی سو یو ہوئی	رونا عمراں ساری دا

جس خاوند دی مرضی منی
پڑھنے والے مومن خاصے
جاویں سے برساں کوئی جیسے
وارث عمل نہ کیتے چنگے

سوئی جانو چنگی دنی
وچ بہشتاں ہوون واسے
اوڑک موت پیالہ پیوے
بے پرواہی کولوں سنگے

تہیں تاں روئی سولاں سنی
فاتحہ آکھو نال دلاسے
لکھ کروڑ ہزاری تھیوے
نت دعا فضل دی منگے

عذر رہا او گنہاری دا
یاراں یار ونگاری دا
بے وارث کرماری دا
رحم کریں ہیں تاری دا

چوہریٹڑی نامہ

اللہ پاک محمد ہادی بخشنہار گناہاں
ابابکر عمر عثمان علی ہیں ضد تسکار چواہاں
وارث منے مذہب چارے سچا صدق ہماہاں
صاحب دے دربار ہیں چوہریڑیاں

کلمہ چار مقام چوہڑی پڑھیا فقر اماموں
دوازدہ امام دے صدقے جاواں چاردہ معصوموں
کی چوہڑے کی ذات چوہڑیاں دی او کل ساتوں
تن کھلوا اڑاہیں کاہیں ایہ پھریاں سو کہایا
ستے بجا ر گناہاں چھپی کلمہ تھہ بہاری
بوہل اتے کی لاگ چوہڑیانے ذمی اون سٹیاں
دیکھ مردار نہ مُردی کھاؤں ناہیں ترکہ حموں
گو ہاتھیں کورہ سن کارا سادی ابہا
گرم گوماتے رم چوہڑی سر بہوں وچ چوکا مے
کن ناریں عشق دائے نارے تکنے تن مزدوری
روزہ حج زکوٰۃ نمازوں چھڑکاں تلیوں کانے
شرعیتوں اگے لنگھ طریقت حقیقتوں معرفت جاولے
میں بیکار دی کبھی نہ بگری اٹکی کھل لہائی

چار پیر چوداں خانوادے شرطاں ست بیانوں
چوداں طبق ویکھو چھپیاں رب رسول اندروں
جس پایا تس جا چھپایا بہت کسے نہ دے
کام کرودھ لوبھ ہنکاروں ایہ بیوہ کر دکھلایا
پھر شوق رنگلی گوری گنڈی کرو نتاری
اوڑک چوکھ خاوند ویسی سو ہوئے گھر جاناں
منج گاہن نفس مجوبی ست سنگلی ذکر دھانوں
نواں پرانا گھگرا دیون تکرا اسجرا ابہا
سوئیاں گجیاں لگیدے دھکے چالے وچھیں مانگے
صبریں رنوں سرنگوں کہارتی حووداں مچ ادروی
رچھ پچھیڑاں عمل کتاباں میں بیبی کراں سمیانے
چوہیں بکاہیں جھاڑو بیراں تاں چوہڑی نام صداوے
عزرائیل نوں خود بیلوں گلو چہ لعنت طوق ہیانی

وارث جا دربار کھلوتی تجرہ بیاں بیانوں
وارث چوہڑی ناہیں جدوی لگے ظاہر کرنی کیکوں
وارث عشق نہ چھپدا نوں تیں فضل ادوڑی دسے
وارث بوہل فراق الٰہی دانہ نکل آیا
وارث دو ہل چھاف کراں نے فضلوں ملی نیاری
وارث پے چھیپ گواناں جو حق کراں ملجاناں
وارث اگلا خوف مچولی نہ ساڑاں پچھ شیطانوں
وارث کی بنیاد چوہڑیاں دی مان نمانی کہیا
ادھیاں گرماں نیہیں روڑ دے سال لے پچھ چال دجاگے
وارث لاج ہے دربار وں بیٹی کراں لکھ چوہڑی
وارث خصماں سر پنہیاں خاوند دے فرمانے
وارث جاں دربار صاحب دے ہیں ردگار چھٹواواں
وارث میتاں ہیں نال آکھے تھاہاں ست بجھائی

خودی تکبر نہ رب بھاوے ویکھ لیو جیں بھاوے
الفوں بے نہ آکھاں اوتھے خاوند کولوں ڈردی
آکڑ تکبر پئی مینوں سُن سُن گیاں ربانے
پڑھیا علم شیطاناں اُتے نہیں محنت کسے چنگیری
چھری کو ماری جیچ کوڑی ترکو ترکا ساماں
رہناں رہناں آکھن رکھاں ایتھے کہیں نہ رہناں
کہاں گیا سلطان سکندر کہاں گیا شاہ دارا
ظالم ظلم تیاں اُتے کر کر ظلم ستاون
غافل نہ کر بیری بیری کیا جبر اسا دم دا
غافل کرے بیری بیری سرتے موت نہ جانن
پیر پیراں سر حضرت میراں ہیں جیہڑی نے حیدی
عبد القادر غوث الاعظم پیر اساڈا میراں
جیہڑی ہن جناب عالی دی جیہڑا عمل نہ کوئی

سلیمانوں پیشہ جھوکاوے یوسف ہٹو کاٹے
کاسیانے پڑ کاسیاں کولوں خوف دیہو چہ کردی
تیری ڈاڑھی بے پڑی کولوں خوف چوہڑی چانے
چھکہ برس عبادت ضائع گئی اکتے ویری
کہاں گئے بادشاہ زمیں دے لشکر تے سپاہاں
کل شیء ہالک الا وجہہ ہویا حکم ربانا ں
کہاں گیا جنید سلیماں لشکر بے شمارا
ایہ گل غافل سمجھ نہ جانن طاقت بپے دنجاون
پکڑیں راہ شریعت سچا ذرہ نہ رہے غم دا
کہن بھورا کاں ہین پوشاکاں سے سو خوشیاں تان
مریں کی لاتخف میں پڑھیا جن خوف نہیں کجھ کردی
ہڑی غرق نکالی پوچھ معاف کرے تقصیراں
چھوڑ ایمان گمان ہالیں مرور لدھی ڈھوئی

وارث اڑہ دھر کر یا سر توں پیر چڑھاوے
وارث جے دم ماراں ایتھے کون چوہڑی بردی
وارث توبہ توبہ پکاراں ویکھاں طرف بیٹیانے
وارث چوہڑی کون وچاری جو امر خاوند دا پھیرے
وارث نکے وڈے چلے ویکھو کر دنگاہاں
وارث جے سو دڑاں چیون آکڑ خاک سماناں
وارث کہیا فقیر پیر اتھے دنیا جھوٹھ پسارا
وارث آخر نیک جاویں مروے پیچھے تاون
وارث نار سہاگن ہوئی جیہڑی منے امر خصم دا
وارث کرے بیوفائی ایہہ سیدا راہ نہ جانن
وارث اگے ہیں سانوں گھوری رہن بھیول سمجھ ڈردی
وارث خاص مریداں کیا غم توں دوچہ کر نظیراں
وارث لاج پئی گل مرشد کرم غلام کیتوئی

دوہڑہ جات سید وارث شاہ صاحب

دو نین تیرے خونریز خنجر تھیں تیز قیامت خیز ظلم انگیز بریز بریز تس تبریز جیہے پکاروے
اوہ مست سدا خمار رہن بیمار ہوون دو چار موہن سنسار ویکھیں ہکوار رکھ پر تلوار موئیاں نوں ماروے
ایہ کیہے تیرے دو نین جو ویکھن مرگ موئے بہن جنگل نوں وین تے ڈالیں چھوڑ اپنا سیس لئن دیہاڑے
تک پردہ منہ تھیں لاہ توں خواہ مخواہ جو وارث شاہ دردی چاہ کھلوتے راہ کرن نگاہ سکھے دیدارے

دوہڑہ

نالے ٹھل ٹھل نالے جاساں ہیں جو تھی نہ قرار دل
جیندے پاروں پا لیا پرین اوہ سدنہ دیندا یاروں
انبر پایل مول نہ جاواں تے جھڑکن ہیناں جاقی

چھڈ تیرے گے جاساں ہیں ترکے ورساں ناہ سنسار ودل
وارث شوق ماہی دے گھتی پھرٹ کے میں تار اردل
ہائے دل نالے میرا نے تاتی دیہی تاتی

چاچا بھیوں چاچا ملے تے بھناں ہندی جائی ۔ دوہڑہ ۔ وارث ویراں ویراں کرکے تے ہیں چا آتش وچہ پائی
نانا نانا کر رہیا تے نانی آکھے نانی ۔ رانجھا چاک نہ ساک کیہا جتے توں قربانی
سر تھیں لاہ پیر لتے سٹیا کچ نہیوں چوچکانی ۔ 〃 ۔ وارث رانجھا چاک تسانوں اتے سانوں یوسف ثانی
وادا دادا ریک تک مارے نے دادی نی ہیں دادی ۔ دادا اسانوں کون نہ دیندا ہو رہی بے دادی
رانجھا کھسن تے کھیڑے وتن ہو رہی فریادی ۔ 〃 ۔ وارث جنت دیوچ تھیباں جے رانجھا ملے ہادی
تھیں ہندی ہوں نے لائی ہیں جرم کرم دی تتی ۔ تے مولی نوں انگ لایا تاہیں جھڑی سی سرگتی
رتی ہندی جے ہتھ لاؤ رنگ نہ چڑھسی رتی ۔ 〃 ۔ وارث گھت رنگریز علیؑ دی ہیں عشق رنگن گھت رتی
ہیر اگھڑ اگھڑولی والا جھڑا حوض کوثر تھیں بھریا ۔ کرکے سوں سپت عرش نتے حوراں سی سرو دھریا
جھڑے جوں ہیغمبراں کھاۓ ہیئوں اوہ وٹناں انگ چڑھیا ۔ 〃 ۔ وارث دے غسل ہیر ہینوں ہینوں پھیر رانجھن ول کھڑیا
باہوں پکڑ بہائی ساں ہیں سرور عالم کھارے ۔ چارے یار کھلو تے پھڑکے سالو دے لڑ چارے
داہی پیٹی سرہائی حوراں سبھے شگن وچارے ۔ 〃 ۔ وارث شاہ وت عقد پڑھوتے ہیر رانجھن نال پیارے
روز الست دے وت اساڈے ملیا سی جان ماہی ۔ اسے روز ویاہی آہی ہیں رانجھن نال الٰہی
شرع ایجاب دتا سی ملکاں تے حضرات کول گواہی ۔ 〃 ۔ وارث شاہ اوہ کون جو ہینوں آکھن باجھ نکاحی
چار ہیں نال ماہی دے پیتی بھر کے پریم صراحی ۔ تدا یہ کھیڑا کتھے آیا جھیڑا دیندا ہے بدراہی
میں جیہی نال ماہی دے جائی تھیں توڑ نباہی ۔ وارث پوے قبول جے چاہے ہن اگے ہے بے پرواہی

ابیات طبع تاریخ وڈی ہیر سید وارث شاہ صاحب از میاں نبی بخش صاحب مرحوم ساکن موضع ... قوم باغبان خلف میاں نظام الدین مرحوم مالک ... لاہور

چھپی ہیر ہن یارہویں وار وڈی جلی قلم دی لکھی صفا میاں ۔ ایہو ہیر اصلی جہنوں آکھدے نیں ایس وچ نہ فرق ہے کا میاں
نقلی ہور بہتیاں ہن کدیاں نی ویکھیں آپ پائیں دکا میاں ۔ متے کریں افسوس خرید کے تے ایویں گل نہ دیں گوا میاں
محمد دین دہڑیالوی مولوی دا سر ورق تے نام پڑھ میاں ۔ نالے نام پیر اللہ دتا لکھیا ای پتا ویکھ بیٹھک لے آ میاں
وارث شاہ دی ہیر دے شوق والے سبھے اہل طریق بھرا میاں ۔ شائد کسے دا ناہ نقصان ہووے قیمت خرچ نہ کرے بیجا میاں
جیکا ہتھ ہووے ہیرے لعل ہندی پرکھی خوشیاں نال توں اہیاں ۔ ایتھے قوم تے ذات دا فرق ناہیں خانے فقر دے ووچ نہ کا میاں

خدمت نال شیراز موجود ہوسی دیندا آپ برات پوچا میاں
سپا شہنہ فقیر دا دیس کہیا وارث پیر جو گئے فرما میاں
محمد دین نوں حق ہے چھاپنے دا ہویا ملک جو اوسدا اچا میاں
چھاپے مول نہ کوئی غریب تائیں ہندا کیہا کرن ستا میاں
فرہنگ دیباچہ چو شہرہ بڑی بھی زینت گئی کتاب ودھا میاں
اوکھے لفظ آہے جیہڑے متن اندر وتا ترجمہ نال کرا میاں
سال طبع دے لکھن وچ فرق کیتا یاراں دوستاں دیاں سنا میاں

پیر اندتا ہی نال نصیب بھی اجکل ایتھے گیا آ رسا میاں
وٹوی قید سی دانہاں پا بناندی قسمت لئی چھڑدی پیچھے لا میاں
کرے قصہ تے ہور چھپوان سندا ہیے لبن دے دین نہ آر میاں
متے حرص کرکے ملے ہتھ کوئی دولت مفت نہ دے لٹا میاں
طالبعلم زبان پنجاب دینوں وتا فائدہ ڈھیر پوچا میاں
عقیدے حل ہو جانگے شارقا دے کیتی شرح آیات بھی چا میاں
اہ باغ عرفان ہے نبی بخشیا وارث ہیر کیا پورا لا میاں

ابیات تاریخ طبع کتاب موسومہ ہیر سید وارث شاہ صاحب مالک الشعراء پنجاب از رضا کسار معتقد سید صاحب موصوف سگ دربار

غوث اعظم بندہ پیر اندتا گر تخلص خادم پیر ترسیم کنندہ ہیر ورثہ روشن موجد فرہنگ الشعر پیر اللہ لطف میاں محمد علی بریلوی موضع نجی گنج [illegible]

جمع کردیاں ہیر نوں ڈھیر مدت حصہ عمر دا بہت لنگھایا میں
کوئی طمع نہ نفع مول کیتا نام رہیسے شوق کمایا میں
ایس گل پچھے شاعر اٹھ پئے لکھیا ویکھیا تے وچایا میں
دنیا دشمن دین ایمان دیئے سچ آکھنوں باز نہ آیا میں
کراں شکر خدا دا ایس کموں نہیں حرص دے جال پھسایا میں
پیر وارث شاہ دی قبر اُتے جدوں چلہ سی بیٹھ کمایا میں
نہیں تے حرف نہ پاندا اول نیوں وارث پیر تے آپ پڑھایا میں
قدر دان کلام دے جاندے نے شوق والڑا لوک پرتایا میں
محمد دین دہر بالوی مولوی نوں حق چھاپنا ملک کرایا میں
اجکل ڈیرا گنج وچ میرا نبی بخش نے کول بہایا میں
غوث اعظم پیر دا حال جیہڑا کرکے نویں تصنیف بنایا میں
لکھے اپنے ہتھ دے کول میرے چھاپے وچ نہ کوئی چھپوایا میں
سال طبع تاریخ دے لکھن اندر بہتا دور نہ فکر دوڑایا میں

ایسے شوق تھیں دیس پنجاب اندر ہیر والڑا نام سدایا میں
جاتا شاعراں کٹھیا بہت ہوسی سگوں اپنا آپ گوایا میں
رہیو رہیں ترسیم کتاب کیتی شاباش آفریں آکھ سنایا میں
اُنہاں خوف خدا نہ مول کیتا جدوں ویکھیا آپ شرمایا میں
پھیر وار رہیا ہاں بار وچ عمر ساری ہر سال طریق ٹھہرایا میں
تدوں آپ غریب نواز ہویا عاجز جا فقیر وڈیایا میں
دنیا کوڑیاں کھچاں والی دیکھے اچھا ویکھیا تے ازمایا میں
کھوٹا کھرا صراف نتار دیندی سوناں سدھ بازار تو لایا میں
ہور آہر نہ کرے کوئی چھاپنے دا اچی کوک کے آکھ سنایا میں
نواں اک مکان دوکان دیکھے جیہڑے کسب نگار دے لایا میں
نالے ترجمہ بھی ستاں تھوتاندا بولی ٹھیٹھ پنجاب اوتایا میں
کوئی خواہش جو کرے چھپوان سندی اوہنوں خوشیدیاں لکھایا میں
پیر اندتا اٹھتری تے سو تیراں ہجری سنہ سی آکھ سنایا میں

یا فتاح

فرہنگ وڈی ہیر سیّد وارث شاہ صاحب

مصنفہ میاں پیراں دتا صاحب قوم ترکھڑ وزیرآبادی ١٣٣٦ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صفحہ	لغت	معنی
١	کیتا سُو	اوسنے کیا
	جگت	جہان
	مُول	ابتدا
	جھیڑے	جھگڑے
٢	جُرم	بریہ ایش
٣	رنگلی	انگشت
	بھاک	مکروہ
	درنج	جا
	سبھے	تمام
	چونہدے	لڑے سے لڑے
	گنی	خوبی والا
	سوہندے	خوبصورت معلوم ہوتے
	سِرنیوں گڈے	سر نیچے والے
	ونڈرے	تقسیم کئے گئے
	دھندے	دنیا کا کاروبار
	جھنڈے	نشان
	ڈھلک	شعاع
	[illegible]	[illegible]
	جھولن	لہراتے
	گھنڈرے	گرہ دے ہوئے
	منڈرے	ناقص

صفحہ	لغت	معنی
٣	دوہتروان	نراہ
	اوچی چبے	عالی خاندان
	وڈ وڈیرے	بڑے سے بڑے
	پرے پرسہار	دور سے دور
	کی وير	چند دفعہ
	کٹھے	کشتہ شدہ
	گھیر	اردگرد جمع کرنا
	ڈھیر	انبار مراد مارا جانا
	چنگا چنگیر	اچھے بہت اچھے
	ہیر تیر	ہیں توں
	سنج	شام
	سویر	صبح
	دیر	عرصہ
	ہتھو ہتھ	زرت زرتہ
٤	ڈھوہندے	تلاشی
	سجے	داہاں ہاتھ
	کھیتی	زمین مزروعہ
	اُگیاں	پیدا ہوئیں
	بٹیریاں	[illegible]
	ڈوڈھیریاں	[illegible]
	کاہندے	شانہ

صفحہ	لغت	معنی
	دھیریاں	امید ہاے
	سُو دُو دو	[illegible]
	ایک چشتی بزرگ کا نام جو باوا صاحب کے سلسلے کے پیر ہیں	
	پٹن	پاک پٹن نام شہر
٥	دھیائی اے	[illegible]
	جھوک	لطف
	جیبھ	زبان
	[illegible]	اپنے دامن ہیں
	گنڈھی چھوڑے	گرہ کھولنے والے
	اوڈار	پرندے
	ٹہیر باندے	[illegible]
	گنگیاں	سعیدا
	رنگ وار	دل آویز
	خستی	خستہ شدہ
	[illegible]	زر سیری
	منن کے	قبول کرکے
	بھاویں	برگزیدہ
	[illegible]	رنگ روشن
	کھینچی	[illegible]
	رانجھا	[illegible]

صفحہ	لغت	معنی
	پیسل گھبرو	خوبصورت جوان
	گھبرو	نوجوان
	اربیلڑے	لٹ بچے
	سُندر	خوبصورت
	والے	نام زیور
	گوگلے	ایضاً
	مُندرے	ایضاً
	مُجھ	گھر
	لُنگی	نام پارچہ چار خانہ
	ٹھاٹھ	زیبائیش
	راٹھ	اعلیٰ قوم اور خاندان
	موجو	نام والد میاں رانجھا
	[illegible]	[illegible]
	باہندوالہ	بیمار رکھنے والا ملک
	[illegible]	[illegible]
	پرتیت	اعتبار
	دھیدو	نام میاں رانجھا
	[illegible]	مخفی
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]

صفحہ	لغت	معنی
	رتکاں	[illegible]
٧	اوجھیڑ دیتی	[illegible]
	جھنجٹ	فساد
	گور منّے	[illegible]
	او گھیڑ دیتی	جدا کرنا چاہا
	گیڑ دیتی	چلاتے ہیں
	پینچ	[illegible]
	پُنچھ	پیمائش
	وڈّھی	رشوت
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	بڑی شہرت
	باب	[illegible]
	بھنڈی	سوالی
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	آرسی	نام زیور
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	ایک وقت کا کھانا
	[illegible]	زمین
	وارے	[illegible]

صفحہ	لغت	معنی
	دلیلاں	بے روزگار۔
	واذی	بدعادت۔
	لُٹ	آوارہ۔
	ورجیا	منع کرنا۔
	ترا ہیا	ڈرایا۔
	ویساہیا	فرمانبردار کرنا۔
	نڈھا	لڑکا۔
	پساہیا	نادان۔
	ہرنالی	[illegible]
	ہل	″ ″
۸	رلیغے	مصیبت جھگڑا۔
	بھُوترا	[illegible]
	تھاک	تھکان۔
	اُرلیاں	[illegible]
	چھاں	سایہ۔
	بھتا	کھانا۔
	بھابی	ننگا۔
	بھالے	آئے۔
	بھجے	[illegible]
	لاڈلہ	نازپروردہ۔
	سکیاں بھائیاں	حقیقی برادر۔
۸	کنڈا	خار۔
	کلیجے	جگر۔
	پوریا	چبھویا۔
	مہنیاں	طعنہ مارے
	دُکھو دُکھ	جدا جدا۔
	وچھوڑیا	جدائی۔
	اچھوڑیا	مخالف کردینا۔
	موڑیا	واپس کرنا۔
	اکڑیاں	خودپسندی غرور
	رجھکے	پیٹ بھر کے۔
	دیور	خاوند کا چھوٹا بھائی

صفحہ	لغت	معنی
	تہال	خورسند۔
	پھپھیل سندا	خوبصورت لڑکا۔
	مٹھیال	[illegible]
	کھنگ	بدنامی کا داغ۔
	سو کھالیاں	آرام سے۔
	وہڑیاں	آنگن۔
	داہ چھپے	[illegible]
	دھُندیاں	[illegible]
	من بھاوندا	دل چاہتا۔
	رسدیا بنی	مناسب۔
۹	چھپڑے	مینڈے۔
	رسیانے	رہبروں کے۔
	ڈاریولی	مکار عورتو۔
	ٹونے ہاریو	جادوگر عورتو۔
	ہریاریو	چالاک عورتو۔
	ہیٹھیاریو	ظالم بےرحم عورتو
	گندیاں شنبہ	بدمعاش لڑکا۔
۹	سالے بھاون	
	کیہاں بنیاں	[illegible]
	لنگندا ٹھر	[illegible]
	بچیاں بھائیاں	[illegible]
	لوبھ گا	[illegible]
	لیکاں	جمع بدنامی۔
	بھچگے	حد سے بڑھکر۔
	نہ بھجگی	نہ گزارہ ہوگا۔
	پرناہ	شادی ہونا۔
	جانیا بنی	[illegible]
	اُٹھوڑ	جو روکنے سے نہ رکے
	موڑ	روکنے سے رکے۔
	وادیاں	بدعادتاں۔
	توڑ	اخیر۔
	شاہیاں	[illegible]

صفحہ	لغت	معنی
	وسیندڑا	نظر آتا
	گرچہ	[illegible]
۱۰	بوریاں	[illegible]
۱۱	پیکیاں	والدین
	گواری	بے عقل
	سیدا	درست
	ایڑیاں	ایسی
	بنگا سندے	[illegible]
	بچی بچی	شہرت۔
	دُھماں	″
	ترنجناں	[illegible]
۹	بھوکاں پیدا	[illegible]
۸	کھنڈیاں	دلدار۔
	سنگو	[illegible]
	ویرتو	دشمن عورتو
	جمدیتی	پیدا ہوتی۔
	انگھلیہ	[illegible]
	تھکاں	[illegible]
	سوہنڈیاں	شاد۔
	چیرا	سرخ پگڑی۔
	بھنبڑے	بھیگے ہوئے۔
	جوبہ	[illegible]
	انگنے	صحن۔
	پلٹائیں	پھینک دینا۔
	آدھیاں	نصف کا حقدار۔
	ڈھاساں	تکیہ لگانا۔
	مٹریں	باز آ۔
	ہنکارے	متکبر۔
	بھاگ بھری	نام عورت۔
	سُتِس	خاوند۔
	کوکاں	[illegible]
۱۲	بوہیوں	دروازہ سے۔

صفحہ	لغت	معنی
	کرامتی	کہانی۔
	[illegible]	[illegible]
	کھنگا	[illegible]
	کھوسلیاں	[illegible]
	بہیڑا	[illegible]
	ٹہریانے	[illegible]
۱۲	گولیاں	غلاماں۔
	مچھوواہ	[illegible]
	بڈبولیاں	[illegible]
	بھولیا بنی	[illegible]
	گولیا بنی	گروہ۔
	بھیڑ مچایا	لڑائی شور
	سکیا وے	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	سوکناں	[illegible]
	سنجرا	[illegible]
	جوبناں	حسن۔
	بجتیا	[illegible]
	وهرول	[illegible]
	اُن	پشم۔
	کہیا	پشم کا کپڑا۔
	کھیتیاں	جوتیاں۔
	بکل	چادر اوڑھنا۔
	ونجھلی	بانسری۔
۱۲	ہنجوں	آنسو۔
	کہو جیا	خفا ہوا۔
	تسلیاں	اطمینان۔
	ادھ وانڈیاں	نصف حصہ
	اُٹھیا رزق	بدبخت ہوا رزق
	وَنڈ	تقسیم۔
	ساک سین انگ	کوئی رشتہ دار نہ
۱۲	سنگدے بہو	شرم نہیں کرتے

صفحہ	لغت	معنی
	شکدے بہو	[illegible]
	بھاگی بھی	[illegible]
	سدھار	چلا جانا۔
	ویرانی بری	[illegible]
	باندیاں	غلاماں۔
	سوہندیاں	[illegible]
۱۲	اوٹے	امید لگئے
	کول وندیاں	[illegible]
	مارنا ہیں	[illegible]
	دُھا بہے	گرگئے۔
	ادسار وے	[illegible]
	بانہہ بیلی	[illegible]
	بھج باہاں	ٹوٹے بازو۔
	کائی سار	کوئی خبر۔
	ہنجروں ندیاں	آنسوؤں سے
	اکیلیاں	[illegible]
	ہُجنیاں	بریان شدہ
	چیکھے	قربان۔
	وچھیاں	جدا شدہ۔
	پتیاں	[illegible]
	گھیرکے	[illegible]
	سنگدیاں ہو	[illegible]
	جھگیاں لاوٹے	[illegible]
	بُھکدیاں	[illegible]
۱۲	ٹھگنیاں	فریبی عورتیں
	داہ	چارہ۔
	جاگ	[illegible]
	پند جھگڑیاں	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	کھڑ لیندے	ہیبت و رعب
	بچی	سر کے بال۔
	جھجی	پوشیدہ۔

نمبر	لغت	معنی
	اوڈیاں	پرواز کنندگاں
	پاہندیاں	بہت چلنے والے
	بھرکرکیو	سرہانی کرو
	نیواں	نیچا۔
	وڑکارے	[illegible]
	دھروں	قدیم
	کلیاں	سہیلیاں
	ڈھلی پچھے کے گڑ	[illegible]
	چوبرز	گھوڑے پر سواری خوب ہوتی تاکے
	ڈگراں	میدان
	رڑدیاں بجریاں	[illegible]
	منشا	ارادہ۔
	چڑی چھکڑی	چھپانے کے بچنگے
۱۶	مدھانیانی	[illegible]
	رچھلانیاں	خوش کیا۔
	ریڑکا	بلونا۔
	دودھانیاں	دودھ کے برتن
	پوراناں	[illegible]
	چھجیاں چھجیاں	[illegible]
	آہکاں گھنڈ	[illegible]
	سوانیاں	شریف عورتیں۔
	مانیاں	خوشی کی گذران
	[illegible]	[illegible]
	چپادھکساں	[illegible]
	چوروآڑوی	راہزن چور
	گودی	گود میں اٹھا کر
	ڈھیکیا	دشنام
	گدھے	[illegible]
	ڈھانڈڑی	[illegible]
	چھیاں	خفا ہونا۔
	باہوڑی	امداد۔
۱۷	موہیاں	[illegible]

نمبر	لغت	معنی
۱۸	موڑکھا	[illegible]
	سوکھائیں	دل طاقت
	وجھڑی	[illegible]
	جبیٹھڑی	نیشانی صورت
	پچھیٹھڑی	[illegible]
	پیمبڑی	[illegible]
	سیپیڑی	[illegible]
	ہیٹیڑی	خریدار
	نہریپیڑی	لڑکی دختر کا
	ڈبیپڑی دا	بیٹی بہن کا
	نیئیں	دریا۔
	نہائیں	گروہ۔
	چنان گناں	ہر ایک۔
	تنگھڑ	[illegible]
	اوہلے	پوشیدہ۔
۱۹	قدتیاں	دشمناں۔
۲۰	ترانہیاں	ڈرایا۔
	جھنگی	[illegible]
	جایاں گوڑیاں	[illegible]
	بلکاں	[illegible]
	کھنگی	[illegible]
	چھتیاں	[illegible]
	گھڑبیتے	نرخ پر۔
	چونڈیاں	پیشانی کی زلف
۳۰	جھنگدیں	[illegible]
۲۰	ستوہیدی	[illegible]
۲۱	گلماں	رخسارہ۔
	ٹھگیاں	[illegible]
	سوہنے چکیاں	[illegible]
	نٹھائے	[illegible]
	اوبتہرے	اوپر ہوئے۔
	کھینوں	[illegible]

نمبر	لغت	معنی
	چھیچھی	[illegible]
۲۱	ترشیاں	ڈری ہوئیں
	پھٹکنے دی	[illegible]
	اوکار	اوکھا ہیں
۲۱	اڑدو بازار	[illegible]
۲۲	شدڑی	تیرچھی۔
	کلہڑی	تیز۔
	کانیاں	[illegible]
	لہولہان	خون آلودہ۔
۲۳	دھروہ	[illegible]
۲۴	ستسری	[illegible]
	سنگھی لدھ پیا	[illegible]
	گھبرا یوڑ	بے ہوش۔
	آکلی	سست الوجود
	ڈوہن کے جھکڑ	[illegible]
	کھوکی ستول	بڑی نیند میں سویا۔
	ڈرڈ باہن	خوف۔
	متوالے لگی	مست۔
	جھڑپ	[illegible]
	اٹھکیلی	جوانی کی امنگ میں
	رسیلی	تاثیر والی زبان
	[illegible]	[illegible]
۲۵	چھینک	ایک گھاس کا نام
	ڈوکمن	[illegible]
	نہاندی ہار	[illegible]
	جیویں جیو مشے کھتے	[illegible]
	گواہنڈے	ہمسایہ۔
	رل گئے	پامال ہو گئے۔
	بنا ہوتی	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	بابلیدی	باپ کی۔

نمبر	لغت	معنی
۲۶	دو ہیلڑائی	[illegible]
	پینچھی	[illegible]
	ستوہڑ	[illegible]
	رہیاں رنیاں	[illegible]
	کھڑیرون	[illegible]
	سنگھی سوت	[illegible]
۲۷	کچھ روٹ	[illegible]
	[illegible]	خوبصورت
	[illegible]	مجلس میں
	[illegible]	بہتے پانی سے نکلا
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
۲۸	[illegible]	[illegible]
	سہانگے	خبرداری سے
۲۹	کھونیا	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	عاجز۔
	[illegible]	خیال رکھنا۔
	[illegible]	نقش قدم۔
	[illegible]	ایک سیدھی قطار
	کانگھی	نوکری۔
	بھیڑیاں	تشنگی۔
	تردٹھیاں	مہربان ہوتے۔
۳۰	نگ نگیلیاں	[illegible]
	رنگیلیاں	[illegible]
	ست سکھیلیاں	[illegible]
	[illegible]	تیز مزاج۔
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]

نمبر	لغت	معنی
	کھلاں	[illegible]
	بیناں	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	سوُل	[illegible]
	بچھراں	[illegible]
	سنڈھ	ایضاً
	موٹیاں ٹیلیاں	موٹے بدن۔
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	دوکلاں	[illegible]
	ہتھیلیاں	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	آواز۔
	[illegible]	مشہور۔
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	چراگاہ۔
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	دودھ لیراں	[illegible]
	چھانگاں	[illegible]
۳۱	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	خوش ہونا۔
۳۲	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	قد آور۔
	[illegible]	زیادہ قد آور۔

صفحہ	لغت	معنی	صفحہ	لغت	معنی	صفحہ	لغت	معنی	صفحہ	لغت	معنی	صفحہ	لغت	معنی
	لٹر	شکم پرور		پاہڑ ریے	کوڑیا وہ جنگلی چرواہے کا نام-		جھنبڑی	پیدا ہوئی		اوتھکیائی	ادنا-		ارتھ	طریقہ
	ہاڑیا	حرص-		مشٹنڈے	خوب موٹی تازی	۴۵	لنبڑی	دراز-		ڈھولسنڈ	کھانا زمینداروں کا		کھڑی کرو	یعنی جلدی دوڑو-
	دوڑ لگے	بھاگن- کودنا - پھڑ آنکھیں مارنا-		اودمادرا	مستی-		جھانگڑ میے	خس خار گھاس		خیبے نال پرانے			ڈھینگ	آبی جانور پرندہ
	ڈسنیہہ	تنگ-		گیڈڑی ہاں	کاذب-			وغیرہ جنس جنگل کا		تیسم ہوجاتیے	بے ہمیشہ ہوجانا-		رکتو	چلو تو-
	پرتنے	راز بھید-		کمن آنیاں	کمین عورتیں-	۴۶	پناہنا وندہی	تیاری کرتے ہیں-	۵۲	کھیلیر	آرام-		کھیہہ	خاک-
	آندلوچہ	غیرت میں-		جھلکانیاں	جلائی جاتی ہیں-		جنج	برات-		رجھ	مشغول-		نماشام	شام کا وقت-
	ہتھ	حوصلہ-		سدیانگی	بلائی جاوے گی		جھٹ نال	جلد سے-		جیورا	فکر-		بہرنگوانڈی	[illegible]
	ہتھی	خواہش-	۴۱	ٹوٹیاں	زیورا-		ڈوہ لڑکے	کان کی زیور-		نویکلی	علیحدہ-		ڈھم	شور-
	اوکھلی	مادن-		چھوہری	دختر-		گوچند باندرہ	سر کی رفعت یعنی بال		چھوہرا	لے لڑکے-	۵۵	ڈھاک	جماعت-
	ڈھکلاں	مزہ ہائے-		بنگے	طعنے-		ڈھوئی	ڈیرہ-		پوہیرا پوہیرا	ذرہ ذرہ-		نہرے نی	اے جھگڑالی-
	لوئی شہدی	حیا کا پردہ-		سوٹرول تر	اولاد سے پیار لاڈ		گھڑ گھتنی	پانی کا گھڑا رکھنے والی لکڑی-		اوہیرا اسوہیرا	مشکل سے مشکل-		اُروبگین	زبردست جھگڑالو عورت
۴۲	اوگرپچی	پیدا ہوئے-	۴۲	ساہن	بیل سانڈ-	۴۷	نوکھڑی	بہت نازک پرورده	۵۳	سوہرا	زہر-		بڑے لیے	[illegible]
	وادیاں	عادتاں-		بچھن	اصل-		جنج	طور مثل چال چلن		سوہرا	بے دید-		گومیے	اے غلام-
	سوہیاں	جاسوس-		تھرہ بیا	خبردار جیتی جو کہیدا		بچھڑ	جب تک-		گوہرا	روٹی کا گولہ-		کھٹ دیتے	تیز مزاج-
	سروسر	بے دینے-		کھولیاں	نگاہ کوچیاں-		بیدا ہونہار	ساتھ ناتقدیر کا-		چپچھورا	شوخ مزاج-		گل وپڑیے	نام آتشبازی
	پچنگ	مقدوری		کرارے	بنیاں ہندو بقال		اولاہمے	شکایات-		بھرڑی ڈرپ	نام علاقہ		اودبلا گئے	بدمعاش عورت
	جینداال	بے عمل-	۴۸	بھرسے بھنکے	خوب بھرا بھرایا	۴۸	ڈوم ڈاڈی	قوم مراثی کا خرچہ		کلالیندے	شراب فروش کی عورت		ٹوپ	//
	ٹیچکے تے	افسوس کرتے ہیں - بے رحم کرتے-		کوہتاں	مجمع-		بھوہرے	زمین کھود کر بنائی ہوئی تہہ خانہ-		اوڈیندے	مزدوری کی عورت جو کچی دیوار بناتی ہیں		بکرمسی	بے نصیب-
	ستیاں کلاں	گھوڑی کی بری باتیں		ہتل بکھور	خدمت تواضع		ہٹیا	ظلم-		کھیہر	موچی کا اوزار-		چھیل چھٹے	چھچھوری عورت
	اودھ وگیا	بہت جلد چلا گیا		کرڑاوباندا	جاسوسوں کا-		زشٹ	تباہی-	۵۴	ڈسیے جھکے	دھوپ میں پیا بدحکر		چھانے	آنکھیں جھپکنے والی
	ویراکرانے	دشمناں-		تھاوباندا	بے گھروں کا-		بھوکیں	آواز سگ-		ڈول	تجویز-		چھیرنے نی	چھیڑنے والی-
	بھنگ گھتا	خرابی ڈالنا-		کیرانی اوباما	غریب محنتی-		بریار	بدکار-		آدر	خوشامد تواضع-		جگرجھانے	بے دولت لونڈی
	کھٹنا	شرمندہ کرنا-	۴۹	مادریاں دا	افسوس غم-	۴۹	ڈکرے	ٹکڑے-		چاں بھاں	رولا-		کھرکے بیٹے	گگڑی کی شاباش-
	نج سونیاں	غیرت کی ماری		گھتھا ٹولناں	گمشدہ تلاش کرنا		کوکڑ	غصہ-		وگ	گھر کا دوشیاں-		گلہرنے نی	گلے کی بیماری والی
	اوجھڑی آب	غضب کی آبداری		واگ	نگاہ کو پیش		کیارئیوں	حمق-		اکٹھڑی	فکر-		کسن گلیے	کان کی بیماری-
	ڈھرکی	دوہائی-		چمڑی	لپٹی ہوئی-		کھیرے	دریچے-		کہنگ	آبی جانور پرندہ		چکر پھیرے نی	پھیرنے والی-
۳۶	لرٹپ	بند کر-		انبیڑی	والدہ-		بھول	بیہوشی-		لوککڑ	آبی جانور-		گدہیے نی	گدھی-
	کہرڑولی سے	[illegible]		ہمڑی	ناتمام-		سنہیرا	پیغام-		پسلیاں	بازو اٹھا-		اکھیں گرنے نی	گری آنکھیں والی
	آنٹیے نی	دروازہ-		اڑنبیڑی	تیاری کرنی-		تھکیائی	بند ہوا-		مرڈل	قسم ماہی-		سنگھ گھوڑنیے	[illegible] باتیں کرنے والی
	کھرڈیتی	موٹی تازی-		تھنبیڑی	روک لینی-		ترتھکیائی	ہل جل-		ڈھمبرے	//		تعلب گلیے	فریب خیالات-
	موہنی	دل بیقرار کرنے والی		کمبیڑی	لرزیدہ-		تھکیائی	زیر زبر-		مرگانمڑی	مرگ جھالا-		وجہاکولہیرے	موٹی چوڑی-

صفحہ	لغت	معنی
	موٹ پٹے	فربہ لوگ -
	مندر سٹھن	پست قد -
	کھدیڑے نی	خرابی کی ہوئی
	ان تھے	بے پرواہی -
	تھگر تھلے	سوکھ کر پتلی ہو گئے
	کورگندے	تلخ مزاج -
	زہر دی تگین	زہر کی گولی -
	بھیڑ تھے	بد عادت -
	کوہر میٹے	گھوٹنے کا ڈنڈا
	چوہنگا ڈھاب	تالاب کا نام
	ادھ چلا نہ تجے	آبرو -
	گھرال اپنی	اپنے گھر میت کی جگہ
	دہر بیٹے	جوان گاؤ -
	کیہر تیہی نی	گرجیشم -
	نیل ڈپڑا	مار پیٹ کے نشان
	سہریو	سسرو
	دگاڑ	خرابی
	دھپیا	گہری قربی
	کرت کمن	غوم و شوم
	تجلاور	جھلک -
	ابراہیوں	عجب کی -
	ونج	کیکیار کو دستکاری
	بہولاں	گھونسے
	کھٹیاں	پوشیدہ
	دھرا دھڑا	پے در پے زدن
	جتیجی	ور شستہ مل -
	بھنبیری	گھمی ہوئی -
٦١	کھٹ بھٹے	جدا جدا ہو کر -
	دعا میں جھڑی	[illegible]
	تناہیاں	[illegible]
	دھکاں	[illegible]
	کھرل	[illegible]

صفحہ	لغت	معنی
	چھجاں	محرے جہانہانی
	پچا کیاں	تھپڑ -
	پھبیاں	انگشت وسطی کی کوک [illegible]
	پھاکے	زدوکوب کرکے
	گٹ چکچور	مار کر چور یار کیا
٦٢	پاسنا	گرہ کا گردہ -
	سواترے	آگ کے شعلے
	بھانبڑ	جلتی آگ -
٦٣	لتھری چھری	[illegible]
	سوہاں	جاسوس
	لاہڑی	لالچی -
	لگ کریہ	بیجا ہوا -
	مڑکت	چڑھ کر [illegible]
	دب دریکیاں	زبانی دھمکانا -
	چھٹ کھدیڑیاں	گھانڈو کرنی -
	دو پھیر پانڈا	فساد کرانے والا
	بھیڑ پانڈا	جھگڑا لڑائی کا
	اودھلاں	[illegible]
	دھروہی	دوہائی -
٦٤	کرنگ	سوکھا بدن -
	اگ بیدار	منڈی
	ہٹیاں	تھک گیا -
	کاے کرن	ہر فعل
	گھائی	سنگھوئی -
	پھل کناں	مشہور [illegible]
	پرس	ادھیڑ عمر مرد -
	رسیاں	بے انصافی -
	اپرھرے	اونچی نیچی -
	جھوک جھنب	ڈرانا -
	اپر چھدی	ہرن کا چمڑا -
	جندیانڈی	سر کے بال -
	دوپنڈیانڈی	[illegible]

صفحہ	لغت	معنی
	بیچ تت	خواص خمسہ
	گوڈڑا	پرانا لحاف -
	ترپٹی	برباد -
	جینڈ دینی	برابر کی -
٦٥	ٹیڈ دینی	خرابی -
	گھنٹواندی	خاموشی کرنے والا مطلب پرست
	چھاہ ویلا	چاشت کا وقت
	گھسنونے	گھونسے -
	رنواندے	روتی صورت -
	لال کجھوری	ایک کھیل کا نام
	نیارڑے	علیحدہ -
	بالا کرواستی	فسادی -
	ٹکے	کوکر -
	پھسکڑی	روتی ہوئی -
	ڈسکڑی	روتی صورت بنا کر [illegible]
	رت ونّاں	خونی رنگ -
	کانبتی	لرزیدگی -
	سڑی بیتی	گذر رہی
	جھٹ	جلدی
	کیاریاں	کھیتیاں
	ماتیاں	اندازہ غلط
	ووپوسوتک	[illegible]
	گپوڑا	[illegible]
	موڑو	واپس کرو -
	یکا یکا وفتاں	[illegible]
	ترا	[illegible]
٦٦	ایڈا اگھیرو	اتنا بڑا اجاڑ
	گھنڈرا	[illegible]
	ٹوویاں	[illegible]
	ادھ وندالے	نصف تقسیم کرالے
	جھکھیائی	خیر خیرات
	سار دا پیڑا	[illegible]

صفحہ	لغت	معنی
	گھنباتی	تیر -
	وچکاپ	[illegible]
٦٧	ترائیوچے	[illegible]
	کیارڑا	قطعہ کھیتی -
	ٹھٹھ	[illegible]
	کھیتر پیارا	کھیتی کی [illegible]
	واچیا	پڑھا -
	جھورا	غم -
	چھڑے واہری	مرداں حملہ آور
	کھتیاں	جمع ستارہ -
	چو کھنے	قربان ہونا -
	کھاڑیوں	[illegible]
	لاونہ	برداشت -
	بری امانت	[illegible]
	جلیاں	حالت فقراء کا نام
	اتی دا اوت	[illegible]
	اچھوت	ہاتھ نہ لگایا ہوا -
	براخدا لیانڈا	واسطے خدا -
٦٨	مار تھیلی	دولت غائب [illegible]
	انہاں جوگا	[illegible]
	تھوتھے تھاں	[illegible]
	سانجھے	[illegible]
	واہیچ واہیچ	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	سونے بھرے	خوبصورت نوجوان
	[illegible]	[illegible]
٦٩	چھوکری	لڑکی -
	[illegible]	سینہ زوری -
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	مشہور معتبر -
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]

صفحہ	لغت	معنی
	تکھراندے	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	اکرانڈے	[illegible]
	چوڑیاں	[illegible]
	جٹ	[illegible]
	شرکر	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	اکھراندے	[illegible]
	کرتوت	[illegible]
	دعمنی	صاحب [illegible]
	ساتویاں [illegible]	[illegible]
	لڈی	کھیل -
	چھنڑاں	[illegible]
	چھالاں	[illegible]
	اپھیاں	خاوند -
٧٠	نٹس	خاوند -
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	پوریاں پوریاں	ذرہ ذرہ
	[illegible]	مشغول -
	ڈھوریاں	حیران -
	سورمہ	بہادر -
	ادھالیانے	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
٧١	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]

	لغت	معنی
	دکھ آپنے	آدمی بیٹھنے کے
	آنبڑے	آگل سکے الجھے
	اولانبڑے	شکار پہنچے
	کوہی	جانور
	تھڑ تھوڑت	مقرر وقت -
	پوتے وار	چلان رسوم
	تنگدی	قسم مٹھائی -
	گھیور	قسم مٹھائی
٧٩	جلیبی	[illegible]
	پراکری	نام مٹھائی رنگینی
	دُھیانے	دو تختے -
	تھوسیانے	کھینچتے -
	دکھر	سبزی خشک -
	چڑھتے چھپرے	خاکروب وغیرہ
	ڈانگری	حیران چرانہوالے
	ساک مارڑنے	رشتہ عزیز ہوکے
	ڈھولیں کو اٹھے	[illegible]
	ان ٹیچڑے	اگر سکتے ہیں غریب
	وس گھولدی	[illegible]
	اندروں ٹیھرول	ابلق ظاہر
	ڈُولدی	شریف -
	گن اڑیانہے	عقوبت سے دلی کی
	کولدی	بالا تیں کرتے ہیں
	نسا ڈیدے	[illegible]
	ہپی مارے	بڑے غریب -
	تخم شہ سون پت	قسم چاول -
	باسمتی	قسم چاول -
	سافری	قسم چاول -
	بیگمی	قسم چاول -
	لونگھیر	نام زیور -
	اتیاں	نام زیور -
	گھنگارے	نام زیور -

	لغت	معنی
	ٹوپل وتیے	نام زیور -
	پٹاگلاں	ریشمی پارچے
	بوندال	نکتے دار پارچہ
	پھتابیاں	قسم پارچہ
	کھکرے	قسم پارچہ جو رنگے
	کاہوویں	ریشمی کام کا پارچہ
	مشرو	قسم پارچہ ریشمی
	گوہڑے	سونا -
٨٠	پیتلڑے	ابرک
	دودھنی	قسم پارچہ
	جبن	شاباش واہ واہ
	جھوچھکن	قسم پارچہ
	ونج وتوجنے	قسم پارچہ
	ویرا بابو	[illegible]
	جنے کھنے ڈن	[illegible] کو -
	سنگتاں	جو الست ڈالے -
	رتن کھتن	[illegible]
	بیدھرتھو	[illegible]
	چاوڑاں	[illegible] -
٨٢	ڈھاڈی	قوم مطرب -
٨٣	بھلتی	قوم مطرباں -
	نقلی	قوم مسخرے -
	بھیراں	نام باجہ -
	تُرڑاں	نام باجہ -
	رسپردار	مطرب جو بجاتا
	گبکت	[illegible]
	بھٹ	قوم جو [illegible]
	گھوڑی سہاگ	[illegible] گیت [illegible] بیاہ کے وقت گایا جاتا ہے
	سُوہنیال	[illegible]
	تو ہل	زیور -
	جھیل	زیور -

	لغت	معنی
	دارو	شراب -
	دھرگ	طبل -
	مُنگٹ	جو برات کے وقت دولہے کے سر پر پہنایا جاتا ہے -
	سوہن سہرے	تمرغ سہرا -
٨٢	تیری بھین دا	بشنام -
	بھن جیبانی	
٨٣	لاڑیا	اے نوشہ -
	چیک چیک	شور شرابا
	بیتوپ	خواہرزادی
٨٤	بھالڑا	نوشہ کا نائب -
	چپتو	نامرد کم دل -
	دھکی	بیہودگی -
	ستہ	مجلس در بستہ
	پھلجھڑیاں	آتشبازی -
	ہرٹو گن	نام آتشبازی [illegible] -
	مٹنے	[illegible]
	پرتھی	خلقت [illegible]
	ہجم ہا	جوق جوق -
	دُودھتی	مطرب زادی -
	وبلاں	سرعت -
	پاریے	[illegible]
	بوچھاڑیاں	[illegible] -
	گھڈ نکنے	ایک کھیل کا نام
	گلمتہ	[illegible]
	جھپتی	[illegible] -
	گھڑ وگھڑولی	ایک رسموں کا نام
	بھنڈر	شیخ گنگا کا نام
	سا لیاں	خسر اور جیاں -
	ان بیرھڑی	بے جوڑ -
	تمکناں	جو [illegible]
	انوھ	بے سوراخ -

	لغت	معنی
	پھوہا آ	دولہ کی [illegible]
	جیجا	بہنوئی - زنخو -
	گھنا پورا	کھیل کا نام
	دپتہ	رسوم ہے ایک [illegible]
	سنگاونی	کسی چیز پر [illegible]
	دھونکل	نام [illegible]
	جھرٹ بیدا	[illegible]
	سنجی دی چھری	[illegible]
	گھڑ کگ ہا	جنگلی جانور
	ترگا	[illegible]
	نرگ	دوزخ -
	ڈونگڑے	عمیق -
	وہر جتھی	غصہ [illegible]
	ارتھی ہیونی	[illegible] -
	کیتونان	[illegible] -
	سدا	ہمیشہ
٨٨	گوکساتھی	زیادہ کردگی -
	منگ پلیتی	جو [illegible]
	پیتی نی	[illegible]
	سنتی نی	[illegible]
	ہن ہٹی	[illegible] -
	ڈُہٹی	[illegible]
	گوبیر	بہت بلند جگہ -
	ریسنگڑ	قوم -
	گدہیراں	قوم -
	سیاواں	برابر -
	ڈبوں توں	ڈوبا گیا توں -
	مُنہ بیپ	روگردانی -
	سنّد	آوازہ -

	لغت	معنی
	ستاپوبان	غلام کی ہوئی -
	وڈھیاں چیڑیاں	رشوت -
	آدنگاد	ہمیشہ -
	کرتب	نقص عمل
	تجب	جلدی -
	لب	لالچ طمع حرص
	سیتاں نیں	سنبھال لینا -
	وڑے	داخل -
	بری زبان	بد عادات -
	کھل آئی	چہرہ اداسی -
	ڈاہینگے	رکھے جاینگے -
	آسرا	امید تقوی -
	سکھناں	خالی -
	چاکھناں میں	چاشنی چکھنا -
	پکھنا میں	نکلنا -
	نکھنائیں	سلام کرنا -
	غبراکم	غیب کی خبر -
	جیلی	[illegible]
	ووٹی جھینگے	شادی کرکے جاینگے
	کوٹنیگے	کوٹے جاینگے -
	دھینگے	[illegible] جاینگے -
٩١	پیتھینگے	[illegible] جاینگے
٩١	بجنگے	[illegible] -
	آس پاس ولائی	ادھر ادھر کا -
	پھاسدائی	گرفتار -
	لوڑ	ضرورت -
٩١	انکھور	[illegible]
	تن پال	تن پرور -
٩٣	سائنگے	جلا دینگے -
	چھٹناں	خلاصی ہونا -
	نہال	فارغ البال -

نمبر	لغت	معنی	نمبر	لغت	معنی	نمبر	لغت	معنی	نمبر	لغت	معنی	نمبر	لغت	معنی
	اکھر	حروف -		تیور سیور	[illegible]	۱۰۱	چھوٹے موچیکے	[illegible]		گرٹے	زیور		ڈھان	افسوس ناک
	بدھ ماتا	[illegible]		چیکاں	سخت -		ترر	دم -		پنجا نگلا	زیور		کلبلیاں	[illegible]
	جب لگ	جہاں تک -		گھمائی	قربان -		بوٹھیاں	منہ -		ناڈراں	زیور -		مٹھی	[illegible]
	ہونہاری	مقدر -		اج جوکڑی			دھنبلاں	مجمع -		دھڑی	زیوروں کی مانگ		چھیبراں	[illegible]
۹۵	دو ھیک	زیادہ -		رات	آدھی رات		چنگیاں	بھلا چنگیں -			میں سندور لگانا	۱۰۴	تنگاڑے	[illegible]
۹۵	لیک	شہرت -		گلیاں لائیاں			دھدھارن	[illegible]		ٹکا پندلی	ہر دو نام زیور		چپ چپک	خاموشی -
	سنگھا	ڈرتا -		سکیاں	[illegible]		پیر ٹبکے	پاؤں ہلا کے -		پھدی	خوبصورت معلوم ہوتی		چھٹے ہٹ	[illegible]
	اوترا	لاولد		ووٹیاں	[illegible]		سیونگاں	[illegible]	۱۰۴	انجوگڑ	بھاری -		کیرے	[illegible]
	قبیلڑا	برادری		زلیں -	خواری		ججڑ تھو	[illegible]		ٹھوڑ	کمی		گھا -	زخم -
	ڈھل	دیر -		سوجا	[illegible]		پکوان	نام خوراک چیز		ونڈیاں	تقسیم	۱۰۸	اوچیرے	[illegible]
۹۶	ڈوم ڈالرا	میراثی وغیرہ		سرانہاں	[illegible]		ٹنگ	[illegible]		پھنڈناں	جھڑک دینا -		ھرڑ آؤ	[illegible]
	ویرانیاں نے	[illegible]		رسیجہ	بہت خوشی		واہو داہ	جلد بجلد		پھنڈناں	مارناں -		چھجاں	[illegible]
	چھوہری	لڑکی -		لسیاں لکب	مقسوم	۱۰۱	لڈی -	[illegible]		گنڈھناں	جوڑناں -		چھنجی	[illegible]
	گھاتی	بھیجنے -		ڈھکا ڈھو	سبب	۱۰۲	بچہ نذہ آندری	ایک گیت کا نام		بھیس	لباس -	۱۰۹	سوہے	بہادر -
	سوہاگناں	خاوند والی عورتیں		کھڑی	جدائی		گوہڑے	[illegible]	۱۰۵	اروڑی	کھاد کا ڈھیر -		کھوبیاں	جمع فوج -
	کسوہ کھانڑ	[illegible]		سوہونڈی	سجاوٹ خوبصورتی		مگنے	[illegible]		چیچڑاں	[illegible]		ٹھان پچھڑی	[illegible]
	سوہندے	[illegible]		مٹے گگھیلاں	[illegible]		پرکڑی	بوریا -		کھچل نبڑیں	[illegible]		گھرن	[illegible]
	رولاک	خاک شو		لگ	لمبی شاخ -	۱۰۲	چھڑ مٹ	ایک مجمع -		کڑن ٹار	طلب پرست		جڑماں	پرورش کرنا -
	انگوٹھیاں	[illegible]		ویرلیں وٹیلا	دشمناں -	۱۰۳	گوت کمالہ	[illegible]		بچوری	[illegible]	۱۰۹	سوہری	پیشرو -
	گوٹھ	مجلس ہم نشینی		کھلیر	آرام	۱۰۳	گواہنڈناں	ہمسائیاں		اگو مائیاں	ناطہ ڈالے -		ولاندی تنی	[illegible]
۹۷	آدلڑے	بچا -		ادبھلے	پردہ -		واہ میں لا تھکی	[illegible]		منڈ سنگوار	جو اوپر سے فصل		لل ملاق	بے عقل -
	ڈاہیں	[illegible]		سرو بیج	[illegible]		دستاں	آباد ہونا -			کھالیا جاوے اور نیچے رہ جاوے		اوتھلی	[illegible]
	پوجا	عبادت -		بچارکیاں	پرسش -		بھس	بھائی خاک -		لنڈور	[illegible]		بدکدی	خوراش -
۹۸	گھرجان	غرق ہوجانا -		ملنیاں	[illegible]		گھرمس	خرابی -		سوہ لینیے	ٹھگی کرتے ہیں -		ڈابو	[illegible]
۹۸	پنڈے چیچ	[illegible]		داونیاں	نام زیور -		سنجاں سکھناں	خالی بالکل -		ونڈیاں سونجھ	راہزنی -	۱۱۰	چنگ	آگ کی انگاری -
	وچ ستھے	مجلس میں		دھرواس	امید -		رسدی کل بے		۱۰۶	سنہاں	نقب ڈالے -		اوہنجڑ	[illegible]
	متھاڈاہیا	[illegible]		گلیجے	[illegible]		رس	بے مزے کی بات - بے مزہ		گانڑا	گانا	۱۱۱	کرنگھ	[illegible]
	چوتسی	قسم پارچہ		سٹیاں	کھانے کی چیز -		تتھے میوے ٹے	[illegible]		نہک	خوشبو -		ھرہال	[illegible]
	کھدر	قسم پارچہ		کٹرے	ایک لکڑی کا نام		چند رسیکے	بدنصیب -		کھنب	دھوبی کی بھٹی			علامت لاغری
	ترینا	قسم پارچہ		بھرگرے	ٹوٹنے والی		کھدبڑے	پراگندہ -	۱۰۷	پرات	برتن کا قسم		کنگروڑ	پشت کی ہڈی
	سربیا فدے			ناہیاں	ہر دو طرف		لاواں لینیدڑی	رسوم شادی		جھولیاں	[illegible]		سنگدی	خشک -
	ہوچین	قسم پارچہ		ساتھی	ہمراہی -		چھلے	زیور -		سون سنت	رسوم وغیرہ		بھنڈے	[illegible]

نمبر	لغت	معنی
	اوبھے ساہ	دم پریشانی -
110	بُھاجھڑے	عادت ناخوش -
	تھنوں	محبت عشق -
	اونہدی	سر نیچے کرنا -
111	اوبھا ساہ	دم پریشانی -
111	آہوڑی	جا بجی ارادہ کرنا -
	رنو چھان	[illegible]
	سگواں	[illegible]
	پیرا اندڑا	پیر و شکی عنایت
	وکھن وڈان	[illegible] دریا کا
	وہروس	تسکین دل -
	پینگھ	جھولا -
112	ٹھاٹھاں	جوش
	تاہینگ	اُمید -
113	ڈھیریاں	دل کی حرص -
113	گھیریاں	چاروں طرف بند کرنا
	روھیریاں	زیادہ
	سہیڑیاں	[illegible] جھگڑا -
113	نوں پیڑا	خوبصورت -
	گرلاؤندی	[illegible]
	سنگوڑتی	اکٹھی کرنی -
	مہاڑ	کھاد -
	داہن	[illegible]
	سیاں	[illegible]
	بہین	[illegible]
	نویکلی	علیحدہ -
113	وری	[illegible]
	بجھ	[illegible]
113	دھڑی	[illegible]
	وکھونیاں	آگ جلا [illegible]
	گھی	نیم بسمل -

نمبر	لغت	معنی
	وہاوندی	گھورتی -
	سچ چنیدی	[illegible]
	رنگلو	نور رخسارہ -
	سدہراں	شوق ائے -
	بن پھبکے	بناؤ سنگار -
	تڑ تھل	ہل چل -
	پھولیاں	[illegible]
	رت لنبواں	[illegible]
	اڑدلیں	[illegible]
	رد بجدی	مشغول -
115	بھدکے	جوش -
	قہر تلھور	ظلم پر ظلم -
	ٹبھیاں	[illegible]
116	جھمنی	ایک لکڑی [illegible] کو درست کیا جاتا ہے
116	اجڑ گیا دارم	برباد شدہ [illegible]
117	کلانفے کھوہ	[illegible]
	ہتھ ٹمکا بیڑے	[illegible]
	اونڑیا	[illegible]
	اوساریاں	[illegible]
118	جھب وہیجے	جلدی شادی -
	پتیجے	بہلاوے -
	بھتیجی	برادرزادی -
	رہجھے	ارمان دل نکالنا -
118	وچھنیانوں	[illegible]
	بھنیانوں	[illegible]
	سابنیاں بتنیانوں	[illegible]
	ترنیانوں	دونوں کو -
118	منجھڑی	[illegible]
119	بوندیاں	[illegible]
	لوہڑ	غضب -
	ونداسروا	[illegible]

نمبر	لغت	معنی
	آؤس وسیکیہ	بے اختیار [illegible]
	ٹہین ٹکیاں	دل کا گم ہونا -
	اڈون	دل کا گم ہونا -
119	چھیک	سوراخ -
	سہلنیاں	[illegible]
	تت پرتڑی	اتنی نصیب -
	جھب پوہڑ	جلدی پہنچ
	بھلاوڑا	[illegible]
	سوہنج دبندی	[illegible]
120	گھمسان	لڑائی شور و فساد -
	بکاویں	[illegible]
	انبروں	آسمان سے -
120	جھوواہ	شاخ دریا -
	لگدی پریت	لگی ہوئی محبت -
	جدوکنے	جب سے -
	روھیارعا	حسن کی آبیاری
	دھڑویل	[illegible]
120	چیچھاریاں	[illegible]
	گھماریاں	[illegible]
120	ریپن	[illegible]
	دھونسا	نقارہ -
121	کھڑا کھمن	[illegible]
	شہدے	عاجز -
121	چکنیاں	چکنیاں اور نرم -
	پنڈا	بدن -
	جھگڑے	[illegible]
	بال ببکے	جلا کر تپے -
121	دھیدو	نام رانجھا
	بہلڑے پور	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	جھلنگیاں	[illegible]
	گھوکی سٹاں	[illegible]

نمبر	لغت	معنی
122	متا جاگیا	ارادہ پیدا ہوا -
	رنگرڑ	صفا -
	چاچڑھیا	شوق دل زندہ ہوا
	تخاب	سفر -
	گھنکاوریدا	[illegible]
	نادر شاہ	[illegible]
	ہنجوں	آنسوؤں -
	ڈھلکے	[illegible]
	دہشن	[illegible]
	ٹہل	خدمت -
122	ٹیک متھا	سلام نیاز آداب
	زہدتے جہد	عبادت و ریاضت
	پوتھیاں	کتابیں -
123	صدق دلکے	صادق الیقین ہو کر
	رہجدی	[illegible]
123	نہچا	نیت -
	ڈوبڑے	ڈوبے ہوئے -
	ڈوہنگے	[illegible]
124	کرل دول	پاس سے -
125	تروانیا	رجوع کیا -
	دکیا	[illegible]
124	سکھشاں	خالی -
125	تھبریا	[illegible]
	تسیا	عطار -
	دھندا	مشکل کام -
	وسکیاں	[illegible]
	دھوریاندا	مصیبت زدہ -
	گلوں	حسب نسب -
	جوڑکے	باندھ کر -
	ریت دی کندھ	ریت کی دیوار -
	ٹھنکدے	شعاع دیتے -
	ٹبندڑے	[illegible]

نمبر	لغت	معنی
124	جنڈوونی	سرکے بال -
	سرکو چکے	[illegible]
	بارباندار پھلے	[illegible] کی خوبصورتی -
	کجل بھڑے	[illegible]
	پنج بھوت	[illegible]
	بیکا رہے	مقام منزل فقر
	اڈر بانی	نام اذکار
	سنتوکھدے	قناعت -
	گیان	[illegible]
	دان	سخاوت -
	دھیان	خیال -
	بھوتاتماں	روح -
	دس رس	[illegible]
	بھاکھے	[illegible]
	بھوگ بھوگناں	[illegible]
124	پنڈا پاکے	[illegible]
	داؤ	[illegible]
	بھاگن	[illegible]
124	سوادچھڈکے	[illegible]
125	کٹے	[illegible]
	دعاوانہاں	[illegible]
	لت گھت	شرارت انگیزی -
125	پرکھ	[illegible]
	ہان پت	منزل مقصود -
	سنگتاں	گروہ -
	پنتھ	مذہب طریقہ -
	سن سماد	خاموشی کا مقام
	بھسم	خاک راکھ -
	گھربدھ	[illegible]
	پرکھ	مرد -
	ترم ترم	زار زار -

نمبر	لغت	معنی
	پھڑ کرے	تذبذب -
	اک بھا	ایک مغز -
	دوآر	دروازہ -
	واکیھے	نکرات
	دیہنائے	بےعکسوں کی -
۱۲۵	بہیانہے	پیچ دار کے کم ترجمہ
	تاڑی لاگی	تصور باندھنا
۱۲۷	ہرگ سوگ	خوشی غم -
۱۲۸	اودیں باشی	[illegible]
	استری	عورت -
	گند ٹول	گھاس پتی -
	تن جوبڑیں	بدن چپکا رکھنا
	کرپا	مہربانی -
۱۲۹	ڈھل	دیر -
	اڑک	نادان -
	چرن	قدم -
	نیچو چینگی	فرقہ -
	ماہنوآں	مردانی -
	اڑبنگیاندا	لایعقل -
	گندی	اناڑی -
	استرا	رانف -
	رگت	رنگائے -
۱۳۲	سرہند	جسم
	جوت	روشنا لا نور
	نبھو تا کاس	سیلانی روح
	چدہ آکاس	مقامی روح -
	چیتے آکاس	[illegible]
	جوبھاں	زمانہ کے -
	سان چڑھگے	تیز کرکے -
۱۳۳	تاڑ میں بہرو	ذات ہے ذات
	اکار تھا	ضائع -
	پچر نامشاں	قدر ہے سی

نمبر	لغت	معنی
	نجربیات	فجر -
	رانگاں	بیفائدہ -
	زرت گمن	بخیل
	توتی لاڈھے	شرارت انگیز آدمی
	تاگھا	گرمجوشی -
	ستیائی	بیزار کیا -
۱۲۹	پتھلیائی	ادلٹ پلٹ
	اوڈنبائی	روک دیا -
	ہنگی ہوٹے	منع اور منع -
	دھروں	قدیم
	گاؤنشاں	دشنا نگی -
	بچن	قول -
	پرمان	منظور -
	سُرگ	جنت
	سوہیلیاں	سلوک -
۱۳۰	کاوڑاں	[illegible]
	کرودھ	غضب -
	جان سیمکے	دیدہ دانستہ -
	حسن باولی	خوبصورتی کا کوس
	لیرے	کپڑے
	انگ	بدن
	روڑ بھوک	[illegible]
۱۳۱	گرمے دا نام	خدا تعالیٰ کا نام
	کسند گیاں	پھیل گئیں -
	برن	رنگ صورت -
	کھپری	[illegible]
	سمرنا	تسبیح اذکار -
	نادسنگی	سینگ بجانے والا
	الکھ	اسم ذاتی بےنشانی
	بنھ کے	ذکر -
	گالیا	[illegible]
	سکھیا	تعلیم [illegible]
	کسوٹ	[illegible]

نمبر	لغت	معنی
۱۳۱	پاپ	گناہ -
	نگر نہ پوڑ	پیچھے نہ پڑ -
	پھبتی	خوشنما -
	ہنیر	تختہ یعنے امرد
	کوہیڑی	بدنما -
	نت کومت	ہدایت بے ہدایت
	بھروٹڑی	[illegible]
	کماد	پودا نیشکر
	لاگو	دشمن -
	گنے ڈوڑی	نیشکر اور اس کا پودا
	سونگھناں	سونگھنا -
	وہڑکی	گاؤ کبر -
	چھوہڑی	گاؤ میش -
۱۳۴	پاٹنے پاڑوا	یعنی فنا وجود
	دگارنہ ماروا	پیٹ بے ہرن -
	دھلونت	پیادہ سرکار -
	سُورکھی	بے قوفی -
	جھورڑا	پریشانی -
	بہلا	[illegible]
	ریلا	عاجز صورت -
	لیلا	[illegible]
	دنیاں لیلک	بہت مست یاری
	نیلا	[illegible]
	آک	مدار کا پیڑ
	کریرے	نام درخت
	ڈیلا	پھل کریر -
	وہلا	فارغ -
	اٹھ وار	ایکی دفعہ -
۱۳۵	سکھوریاں	[illegible]
	گوار پے	احمق ہی
۱۳۶	راہ کاق	[illegible]
	گھرٹو	[illegible]

نمبر	لغت	معنی
	چڑیاں	[illegible]
	ہٹھاں	[illegible] پوشیدہ
	چوکھراں	چارپائیاں -
	اکھاڑیاں	میدان -
	ناڑیاں کرن	[illegible]
	ساہنجیا	سنبھالا
	ورزر	دلاسا
	کھچیاں تاں	نامعقول عورتیں
	رڑاکیاں	جنگ باز -
	پچھیڈاں	[illegible]
	ساروارکلا	[illegible]
	جھاک	[illegible]
	گڈول	گہرا
	مس بھناں	[illegible] نوجوان
	تھوتھے	خالی -
	تعابی	[illegible]
	مچترا	[illegible]
		پنیے اڑنے والا -
	بلے لدھاں	شگون نیک -
	گھلانوج	خسارہ نہیں -
	پنڈ برپنڈ	گاؤں در گاؤں -
	بالڑا	چھوٹا لڑکا -
	سجن	خوشنما -
	ڈول	طرح -
	ماں ستی	[illegible]
	چک دتا	[illegible]
	جوترا	[illegible]
	اوترا	لاولد -
	آگیا	[illegible]
	سوترا	اہل اولاد -
	رنڈلی	[illegible]

نمبر	لغت	معنی
	واہو واہو ڈانا	جلد جلد چلنے والا
	سرکدا	قریب پہنچنے والا
	اک ڈوکھ	نزدیک پہنچا -
	جھٹ پور	[illegible]
	چھلدی جیبھ	چلتی ہوئی زبان
	آہر کہتے	آ پہنچے -
	کھجروٹ	کھجوریں -
	کھجر بوہ	کھجوریں کی
	ہتھار	دوبارا
	لاہد	معلوم ہوجانا
	چھوکھڑاپرلہ	سخت ظلم -
	تھیسیں	ہوجائیگا تو -
	نیناں	بیٹا -
	دلی وڈھرا	لایعقل -
	رڑے	میدان کفدست
	گلاں والاں	باتیں چوہدری کی
	چھلاندیاں	[illegible]
	بھولن [illegible]	[illegible]
	جاکھیپے	[illegible]
	ہانجھ	گروہ بے تعداد
	جوکاں کیاں	[illegible]
	ڈیاں	[illegible]
	ندہرا	خالی [illegible] -
	سٹھیاریاں	جوان عورتیں -
	قہر قلور	غضب نہایت غضب
	سیوڑا	[illegible]
	آئیڈ	[illegible]
	نہر	[illegible]
	گھری وٹ	[illegible]
	کچھیارڑا	[illegible]
	کج لاہیانی	[illegible]
	[illegible]	[illegible]

نمبر	لغت	معنی
۱۴۳	اوہا ہنیرا	گھپ اندھاری
	کھسک جا	چپکا چلا جا
	سُو تُہ کے	سوچ کر
	کھیڑ	خواہ مخواہ کی لاگ
	تہ رجھدیتی	نہیں سیر ہوتے -
۱۴۴	اوّل سوّل	اچھا برا -
	بھیڑاں	مشکلات -
۱۴۵	نہ رجھدیتی	نالائق -
	تھمدی	ترک کر دیتے ہیں -
	گھراں گھروں	گھات کرنے لگا ہے
	ڈیہوڑ	بیٹ -
	پرزمن	پید -
	اٹنگے بیلیاں	رہ جاتا رستا -
	سوہنی	ایک دوسرے کی
۱۴۶	چیناں	قسم غلہ -
۱۴۷	اوکھل	گڑھا -
	چھڑمن	دھان کوٹنا -
	اوپرے	بیگانے -
	بُجھیا	معلوم کیا -
۱۴۸	بجات کھائی	اکثر فقیر اہل ہنود بچا کے کھاتے ہیں -
	ہولاں	بچا کر لینا -
	جھولدائی	جھولنا -
	گرساں	زمیندار -
	اوڑ	خشک سالی -
	توٹے مال	[illegible]
	بیٹاں	جنم کے غرض -
	سیچارنی	عادت سے ...
	دُھیاں بھر ...	لئے ضعیف عورتیں
	کیرے	طلب -
۱۴۹	بھابھڑکی	آگ کا ...
	چواٹیاں	[illegible]

نمبر	لغت	معنی
	اندر شوت	مست ہجے کی طرح
	اربڑا اونڈا	بلند آوازے
۱۴۶	پریم متیاں	محبت بھری
	گوہڑیاں	پڑی کا سرخ رنگ
	کھیو باں	مست -
	اوسیاں	خالوں -
	ہنڈکلاں	نام زیور -
	قدسرے	قدر دشنا -
	رنجو بنش	راجہ -
۱۴۷	لوبھی	لالچی خواہشمند
	بھرتھری	نام راجہ -
	بھرمایا	دل بے اختیار ہونا -
	پریم	محبت -
	چاٹ	لذت -
	کاریے	سمجھی ایسا کام
	مثنی مثنی	افسوس افسوس
	کھلی تکی	کھڑی کا کھڑی رہتی
	تُرنجن تران	لوٹے اوسیاں
	دھوکھہ	کھٹکستی
	مسو بیٹو	نوجوان -
	وار وار صدقے	بار بار قربان -
	گھمرا ہوڑ	نیچے غرق -
	جھکڑا	جھوکا -
	ڈیٹھا	گرا -
	نار	عورت -
۱۴۸	کونت	خاوند -
	ترنی	بیچ بنیاد -
	اریو	خطاب بکیہ کلام
	لیکھدی بیکم	نقد کا کرکینے ہیں
	سٹری بلی	جلی بلی
	جھجلی بتاندی	...
	جیجھ چہاتی	گھبرا کر ...
		وغیرہ درست کرنی

نمبر	لغت	معنی
	چوہن لُٹیا	حسن برباد
	نکل وچ	پردہ میں
	کھیلا ٹیکے	خاک لگا کر
۱۵۰	ماچھیوں	نام علاقہ
	روہیوں	نام علاقہ
	بیٹ	نام علاقہ
۱۵۰	راوی	نام علاقہ
	رومالہ	نام علاقہ
	جھناں	نام علاقہ جس کا رہے دریا جھناں ...
	ترنجنا توچ	جہاں لڑکیاں چرخہ کاتتی ہیں -
	وڑیاں	صحن -
	ترڈنھو	وہ سامان جو ...
	ہکاں	چھاتیاں -
	جگد ھوڑ	خاک شوری
	اتیت	فرقہ فقیر اہل ہنود
۱۵۰	تنگیاں	خاموشی ہو کر آتی ...
		نام ہمیشہ جل کرنا
	اسخان	ناداں -
	سکھو بپرا	جانور -
	دھنبلا	جمع -
۱۵۰	گنڈوہی گل ڈوبا	گرہ پھولوں کی
	ہکاں تے	چھاتی پر رہنے
۱۵۰	شوکیاں	سے نکلی -
۱۵۱	لاکڑن بہوت	جوگیانہ بھیس -
	رپھچیا	گدائی -
	بھینتی	گدا درشتی -
	آکڑ	غرور -
	ہتباس	مہنگا کی خوشبو
	اکوڑیاں	علاحدہ -
	سورجھاگت	ایک دم جگمگا -
۱۵۱	انکھیں کراں	آنکھیں ...
	جھیڑ جھاڑ	درد لگی -

نمبر	لغت	معنی
	امر سکے وُبیاں	ترقی میں غرق
	سونے وکڑی	سونے جیسی
	راج پُتّر	راجے کا بیٹا
۱۵۲	سگھڑ سُوجان	عقلمند
	گبھروا	اے جوان -
	جاپا ہیں	معلوم ہوتا ہے تو
	وچار	سوچ فکر -
	چکی اٹیاں	وہ لکھ جہاں چکیاں لگی ہوئی ہیں
۱۵۳	گھنڈ آکروہ کا	چھپا ہمیشہ کا -
	سُوتے ال	کھینچتے ہیں -
	گھر انکھے	خانہ ناکاں دیہ
	سرتھربانھے	سر عورتوں کے -
	دانیاں لتے	عقلمند مرد جو ...
	پرودانیاں	" " "
	نارو تار وٹ	نام درشتگان -
۱۵۴	لدّی	کھیل بیچ ...
	اوچھیڑ ویاں	اوکھیر دیتے ہیں -
	ٹیے پیپڑے	غرق ہوئے والدین
	ساہوے	اور سسرال -
۱۵۴	جھل لیاں	برداشت کرلیں -
	لیجے	لپیٹ کا کپڑا -
	وَن	طرح شکل -
	کوّن	جبی جرانہ -
۱۵۵	چھمن	جھلی کا نام جس میں ...
	بیٹے بیٹے	جا کے تیری شام ...
۱۵۶	گھیوہ تھیاں	سنو دائی - خراب -
۱۵۶	تان	طاقت -
	سرسیاں	زور آور -
	بریانیاں	بدعلیاں
	دہستبال	غرق ہوئی ہوئی -
	آتھاں	دل
	بھجیا	برباد شدہ
	کھری تتا	ناطر عقل -

نمبر	لغت	معنی
	پویں اپھی	پڑی ہیں اُلٹی
	مدہڑا	مقابلہ وہ جہاں دن بھر
	ٹھیرے	چرندے کھانے پینے کو پانی ہونے کی جگہ -
	ٹال ولی	او ذرا کر پردہ
	کلیں تاریو	حسب نسب کو بگھا کر گئے -
	آوازار	بیزار -
	بیجڑوی	تازی
	بھال	جستجو -
۱۵۵	خیر گھتو	خیر ڈالو -
	سپید ہا	سفید کی چیزیں
	تھالیاں پرس	تھالیاں بھری ہوئی
	بچی اچرو	کلام فرماؤ -
	روہ بان	غضبناک -
	بھواں	ابرو -
	ستنیا چاک	مست جاتی -
	ٹھرک	عادت -
	اووٹال	ادوال -
	رنگو لاٹے	رنگو لاٹے -
	چوبر	خوبصورت تازہ جوان
	سوہنگاں	نخرہ
	گہیو	روغن -
	تج	بہانہ
۱۵۶	چرن چھبیں	قدم بوسی -
	نیوکے	بچا ہو کر -
	چھوہ چھاہ	دم درود -
۱۵۷	اوجڑے پنڈ	ویران گاؤں -
	کلکری	کھیل
	ستی	کھیل
	پھبی	کھیل
	دھرت	زمین -
	چھہری بریبراں	...
	لوکرا	نام کھیل -

نمبر	لغت	معنی
	چھوہریاں	لڑکیاں -
	چھوپ	چرخہ کاتنے والا
	بایڑ	سوت کی ارٹیکے ذریعہ چنگھنا
	تھلّ	ہے -
		" " "
	پھڑ لنڈیانی	گھساناں -
۱۵۹	ہیک	ایک لمبا آواز
	پکھیوریاں	قوم
	چھبیاں	قوم
	گنڈ سیلناں	قوم
	چھیلناں	قوم
	رینڈ ناں	قوم
۱۶۰	اڑو بیگین	قوم
	جھلبانی	قوم
	کھینکناں	قوم
	ماری اگواں	اڑیاں ماری -
	اسنجلا	بیہودہ -
	جیجا	نوشوہ -
۱۶۰	سالیاں	خسر اجیاں -
۱۶۰	جیجیاں	بڑا تاریخ خوان
		کی رشتہ دار لڑکیاں
	کھیڑا	سوہنا -
	اوچھی ہنی	اوڑھنی -
	سہتی	نام -
۱۶۰	چوار	نانہ -
	ڈاڑھیار	ڈاکو -
	لپڑ	بے شرم -
	گھمدیے	گھومتی ہے -
۱۶۱	تھبدیے	حرکت -
	نجدیے	غذہ غذہ کرنا -
	اوسکال الرسان	استوار حرکات
	تاڈل	آتا گوندھا ہوا
	چھلیاں	بھڑیاں -

نمبر	لغت	معنی
	بچلیاں	زیادتیاں -
	ادنا گدو بیاں	ایسی کئی باتیں
	گھروماں	ناہموار
	چھلتراں	ذرہ تکوں کا چھلکا جو دانتوں میں پھنس جائے
	کولتی	شرارت انگیز عورت
	نتار	تسلّہ -
۱۶۲	لنبیرا	حد سے زیادہ -
		دیہی ہو وقت کرنے والا -
	چھیاں	خراب آنکھیں
۱۶۲	ڈہریاں ار	بیگار ہو کر پیچھے والا
	وہلڑی	خالی -
	میسٹر	سیاہ آدمی جلی
	گھونیاں	کیسا آدمی مطلب
		خاموشی کرنیوالا
	نہوں نہوں	ناخن تک
	کھڑ نیا	بے وفا -
	پکھو نیا	اپنے مطلب کا خود غرض
	شد وچہ وار	رنگیں بادہ
	لاگا	تقاضہ -
	کھچے	بڑی سنجیدہ عورت
	دھکلے	چھجے سے گرانے والا
	چنچال	زبان آور بڑ بڑ کرنیوالی
	کھاکھ	دیہ والی -
	جھگڑ بہا جیوں	اندھیر ہو رہے
	اریتری ہجرے	ضائع ہو رہی
	کھیپ گنو لئے	پرپ کی بوجھل کا نام
	اوّل مگلے لئے	پر پکڑ نیوالی چیز
	دھنا بیہی	جوان عورت کا طلب
	دکھڑ	بستر کاری غیر
	گال بیلدی	گالی دیتا -
۱۶۲	اکھتیابی	نفرہ کیا -
۱۶۳	اوکا ٹیا سو	جو کام خراب کیا
	اوبیلدائی	خیال -

نمبر	لغت	معنی
	وشج	شیخ -
۱۶۲	داہچیو	فریب کیا -
	سوبلدائی	سوہے -
	ڈانڈیری	لگائے -
	ڈوہنی	برتن دودھ والا
	ککھتےسوہری	فوج کا پیش رو
		عقب -
	رووہ	
۱۶۳	ارتنے پڑتنے	ظاہر اطل اگلا پچھلا
	گھرات	گھوڑے بچے ان کا تعلق
۱۶۴	دھرول	دھوم دھام بیدریغ
	جھکیی	دھوکا دے کر بھیجنا
	ازل کھورلا	اشتہار جو باہر ہیں
۱۶۴	بکھلاں	گھوڑے بچے بچے
	تہرانیاں	وہ جگہ جس پر ہاتیں کے چلنے کے نشان
	کھونیاں	[illegible]
	سروتل	[illegible]
	جھکیاں	گڑی تیری پانی
	ہتن	رسن -
	پنکبرٹھ	رسن باندھنا جس چارپایہ بندھا جاتا ہے
	سوجہارا	قسم رسن -
	نہرکاں	گلے میں رسن کا
	کھوپے	جو پہنایا جاتا ہے بیل کی آنکھوں پر باندھنے کی چیز
	تاڑیاں	چرخے کا رسّہ -
	پوراتیاں	لکڑی جس پر چرخہ لگا ہوا ہے
۱۶۵	ناگوویل	خوبصورت -
	آئی جھکے	بے خوف -
	گلاہڑی	زبان در بند بچہ چبانے والا -
	کرتنے	نصیحت از شفقت بہت -
	رنگ	اندازہ وستی -
	چلے کھیڑنمیے	ادا خط کھیڑ یار
	جھات	نظارہ -

نمبر	لغت	معنی
	ملوروا	نقاشی بزرگ کی برست
۱۶۴	تران	سینے کی طاقت
	ہٹہ	حوصلہ -
	پھاوی	ہلکی گدڑی
	ڈہجاں	شوکت -
	لوہے مار	اپنے فن میں کمال رکھنیوالا
	رکتاں	شرارتاں -
۱۶۴	بھنڈ	بدنام -
	بھنڈار	جمع کی جگہ -
۱۶۵	ٹونے مارنے	سحر خوانی
	ڈھلکی ڈہری	لگانے ستی ہوئی -
	سکے سوہریاں	قریب رشتہ دار -
	دھرویاں	دوڑیاں -
	نہڑیجے	غضہ دیا و رگانے
۱۶۶	کھکھراں	بھڑ کا چھتہ
	تگڑیل	جھگڑالو -
	مرکناں	پست قد -
	گھنڈ	بے عزت -
	سوہجڑ	بے شرم -
	چرکٹ	بدجسم -
	پان پت	عزت آبرو -
۱۶۷	کرمٹے	بدصورت -
	چپیڑ نکی	پست ناک والی -
۱۶۷	دریش وہیں	آہ دردھوئی نہ
۱۶۷	وریتی	کسی جگہ گئی -
	گنگ	ساز -
۱۶۸	ونکدی	جھوٹ موٹ غصہ کرنا
	جھلکڑی	بڑ بڑ کرنا -
	ترتھ	خوف - ڈر -
	وسل منگھ	دیر وتحل -
	ڈبی پوٹے	دوڑنا -
۱۶۹	بھیڑ دکار	نا شخص کام کرنیوالا
	کھودھری	سفرز ری -

نمبر	لغت	معنی
	ادگو ہنڈ مکاں	ہمسائیاں
	آپرٹھ	بڑا پرسعا -
	بھاری شپتہ	بڑی جھینک والا حرامزادہ -
	پھپے پھپیا مذا	منصوبہ باز -
	بولدا بولی	پیشابائے پیچھے با
	بیج وہرٹھ	بشیرہ بیچی عورت
	سٹھ	امانی کا ہے تشہیر
۱۶۹	وجیرج	آہستگی -
	تان	ہم عمر -
	گھنڈ	نقاب -
	رہنڈ	جھگڑا -
	لوکیلے	علیحدہ -
	واندڑی	سب جھگڑا -
	تانڈڑی	ہم عمر -
۱۶۹	جٹ جٹالیاں	وعینکہ زوری
	گھول	کشتی -
	ابتراں	نابکار -
	وہم	مشہور -
	وہ	سستی -
	کھوکھے	لچھیا ہو قرار
		اٹھا نیوالی عورت -
	کوٹھے	اے جلی ہوئی -
۱۷۰	نیڑ بیل	تہ دیکھی -
	کلکر	دشنام -
۱۷۱	چھیپے چڑھی	منصوبہ آماد ہو کر فساد برپا کرنیوالی -
۱۷۱	کل تاہیں	بیہودہ نہیں -
	گھمبڑ	خوب ہوکر رہتا -
۱۷۲	وگریاں تگڑیاں	اکڑ بازی -
	چھتر	بیزار -
	چھونکیاں	آواز سنگ -
	اکچل	بے شرم -
	پانہہ	چڑیل -
۱۷۲	گتن	شرق کی جدیرن کا
	سنند	ہم جیسی ہے دودارت -

نمبر	لغت	معنی
	اوٹ	پناہ۔
	دھڑوائی	تولنے والی۔
	اَجڑا	مقابلہ
[illegible]	کلاں کلائیاں	ذاتی کیسی ہوئی
	ہُسساں	حرص کرے۔
	پوچھ پڑی	دم ایک بارگی
	سُنجراں	خوشہ برنج
	بڑیرے دوائی	[illegible]
	سوار پاتر	[illegible]
	بجانیاں	[illegible]
	وکھاں	بغلوں
	سنگھنائیں	سونگھتی ہیں
	وچھڑ	گوسالہ جوان
	پچھو کھر	گھوڑ ماں
	بڑہکاں	آواز گھوڑ
	تگڑی	واہیات
[illegible]	ہیکڑاں	اکڑ بازیاں
	کھردے	سخت۔
	پن کے	گدا کرکے۔
	گکھاں وبھیراں	[illegible]
	پڑچول	تحقیق۔
	دیکھے دیدے	تیز چشماں
	کھنبہ	پر۔
	ڈک	قیدی
	تھوہڑے	کمی
	کُرا رونی	ایک جانور پرندہ
	بھونکنی	بطور رشک
	پنچاستاں	مجالس
	ران کے	دیوانہ کرکے۔
	بُوہا	دروازہ۔
[illegible]	رنگیچر کر	سب بھی
	پھاٹ	ار۔ زدوکوب
	ہانجھ کا نبجھ	ذمہ واری

نمبر	لغت	معنی
	نرچے	ننگی نبیے۔
	کھنڈ کھنتاں	خرابی گوالنی۔
	گپتیاں	بے عزتی مورتیں۔
	اکھیں ساہو پیاں	بڑا لڑکیاں مراد نفر گستاخ
	اوکھیریاں	مشکل۔
[illegible]	لل ونتیاں	بیہودہ بکواس
	ٹکراں ٹھکریاں	فریبی دغاباز۔
	ارہ جھڑ	بیابان۔
[illegible]	اوڈ کھگھڑے	خراب رستہ کی رفتار
	بیت	مصیبت
[illegible]	ڈبستراں	مضبوط
[illegible]	دوڈاں	زیادتی۔
	ڈپرو۔	پُرکار
[illegible]	بجاندے بولنے	[illegible]
	جیرے	حوصلہ
	بابری	بالوں کی سر پر جھنڈ
	انھیانتوں	نابینوں کو
[illegible]	پیکھنے نوں	گداگری۔
	چھیکنے نوں	[illegible]
	پکھنڈ	تدابیر ناکامیاب
[illegible]	سوانیاں	عورتاں۔
	کیرولی	[illegible] عورت
	حسن متھے	بہت خوبصورت
	پُجیکے	[illegible]
		بڑا انعام عورت
	سوہنی چڑی	سونے کی چڑیا
[illegible]	[illegible]	ایک جانور [illegible]
		نازک خوبصورت
	رلیس	[illegible]
	[illegible]	بہت بے عزت عورت
	ام لبی بھولی	سادہ مزاج عورت
	[illegible]	[illegible]
		[illegible]

نمبر	لغت	معنی
[illegible]	چھپر گندرا	شرارت انگیزی۔
	بھجوگڑے	خرابی
[illegible]	جھوٹیگے	عیب۔
	پتے گرمے	سبز نکلنے والی
	کجے پھکے	[illegible]
	پپوٹیاں	[illegible]
[illegible]	کھوٹیاں	کھوٹا۔
[illegible]	نہ جھُر لئے	نہ پردہ کرنا۔
[illegible]	ٹوٹے	سچ۔
	ٹھوٹے تی	[illegible]
	اکا کوناں ئیں	دق کرتا ہے۔
	جھاڑئے	[illegible]
	تنہہ	[illegible]
	اپ سٹ	بری زمین۔
	پھگواڑ	بری زمین کی۔
	زل	[illegible]
		تیل [illegible]
	کوارگندل	[illegible]
		استعمال کیا جاتا ہے
	تواہڑیاں	مشکل۔
	ارگھنے	بے عقل۔
	بے [illegible]	ناقص فہم
	سوچنے	شریف عورت
	دوکھ دلدر	آزار تنگی۔
	سکیاں نیں	خشک زمیں
	اگتھے	رکاوٹ۔
	تر کھی	تیز۔
[illegible]	کہلنے	تہمیں کا ری
[illegible]	بیر جتیا لیا	[illegible]
	فرنجیا	[illegible]
	لچھو کی ساہوں	دم [illegible]
[illegible]	پران سنگھ	نام کسی کا بطب ہندی زبان کی

نمبر	لغت	معنی
	چاڑ چاڑ	پیار محبت
	تُرل پے جاوی	[illegible]
[illegible]	جیر ملکہ	[illegible]
	عقلے وہم	[illegible]
	ویسٹ	بچہ
	گرکدی	بڑی بدصورت [illegible]
		تاکید کرنیوالی۔
	گھڑ کدی	[illegible]
	جھڑے	بہت [illegible]
	چِھڑ کدی	تنگ دل۔
	ڈڑ کدی	[illegible]
	بُڑکدی	چِڑکنی۔
	سرکدی	[illegible]
	کُڑ کدی	زلف لٹکنے والی
	سیانے	دانا۔
	جاندیے	[illegible]
	دُہی جائے	[illegible]
	کجھوٹی جھیڑی	[illegible]
[illegible]	ساہن دی	[illegible]
	سوتری	[illegible]
[illegible]	گندی ہڑی	[illegible]
	مرکدی	[illegible]
	بھڑکدی	اچھلی کودتی
	سوُر پچھڑے	شاطری حرکت
	جھڑکدی	[illegible]
	پھڑکدی	[illegible]
	رن پچھکار	عورت [illegible]
	شیے کھی	[illegible]
	کھڑ کدی	معلوم ہوتی ہے
	رن بچھری	عورت حرامزادی
	کِنکدی	[illegible]
[illegible]	رڑکدی	درد چشم [illegible]
	ججرہ	چراگاہ

نمبر	لغت	معنی
	گھُرکدی	گھبراتی ہے
	کھنڈیدیاں	کھیلیں۔
	ان بتے	بن
	کھنڈیاں	بن جھنڈ۔
	ہاتھاں	ہوتی ہیں۔
	نارئے	مجیع۔
	کرکھینڈیاں	[illegible]
	اوکھلے گھٹ	[illegible]
	پھڑینڈیاں	[illegible]
	ترکھینڈیاں	[illegible]
	تورڈیاں	[illegible]
	ستھندیاں	بے نشان۔
	گیہڑ ہلاں پتیانے	[illegible]
	اسکندھیرپاب	[illegible]
	ہاڑویچ	دل میں۔
[illegible]	گھماں [illegible]	بدبو گندہ
	کوج مانج۔	خوب صفا۔
[illegible]	اوچھان	[illegible]
	رگھڑا	خفا ہوا ہوا۔
	وتڑ	ناقدان
	وٹکراں	[illegible]
	[illegible]	عداوت ناراضگی
	مریپا	[illegible]
	منہ ہانیاں ماں	[illegible]
	پریم جڑیاں	[illegible]
	سُول	درد پیٹ
	بھُگھرا روگ	اندرونی زحمت
	لُڑی وینڈی	[illegible]
	لاہو لتھڑی	[illegible]

نمبر	لغت	معنی
	دبی	جسم
	لاڈو دینال	ہم رنگ ساتھ
	موہرا	اولاد
	جھگڑا	خانہ
	ڈھڈھ	شکم
	ڈنڈول	مردہ شکم کا جو دال
		بھورسیے ہوتا ہے
	اڈھول	فساد۔
	پڑکھیوں	معلوم ہو معلوم ہوتا
	وڈی ڈول	بُری طرح۔
	تواڈی	تمہاری
۱۸۷	پدول	بھید
	ویدھ	احوال۔
	ہنکاریا	اسے متکبر
	جوبن	حسن۔
۱۸۸	الاونال	گتاہوں۔
	ڈبے	نام بیماری
	کاکیاں	لڑکیاں۔
	جاتکاں	لڑکے۔
	بنداوگناندی	بوجہ گنہگاری
۱۸۹	شوہریاں	عاجزاں۔
	بھوں گیا	اوڑ گیا۔
	چھتر	بہوتی بہت ہلانی لڑکی بچوڑی۔
	اوتانیاں	بیدا ہوا لیا پڑا
	ہڈکورے	اخیری سانس
	سنڈھ	حقیر
	ٹیساں	درد کی چوک
۱۹۰	کھنڑوی	ٹوٹی ہوئی۔
	کسی	بچاچہ
	زانیاں	سیاہ بال ...
	بھول	زیادہ۔
	واہندیاں وسمیاں	خرگیری۔

نمبر	لغت	معنی
	چونڈیاں	عورت بالوں کی گوال میں گنگھی
۱۹۱	تھجے	...
	چھنجھڑ	جھنجھلاپن
	ہڑیا برڑے	چالاک
	گلاں رتیاں	باتیں نامناسب
	ٹریکیاں	بچوسیں۔
۱۹۲	تراہیا	ڈرایا۔
	بھیڑو کاسڑی	اے بدکار۔
	گریا گھیکے	اے ازیلی
	اُنگھے	اے اڑکھے پنجالی
	وساہ	اعتبار۔
	رڑکا مریاں	جتا دیا۔
۱۹۳	گھورسیے	مشتبے ناجائز
	سوکھ مرورچیے	روگردانی۔
	پہارڑے	موجود کا کام۔
۱۹۴	گھوکراں	زورشور کے آواز
	تہنجے	دور جا پہنچے۔
	کرنیاں بجرناں	اعمال۔
	وریتا	گذرا ہوا۔
	پرگھن	غول
	پھیک	سوراخ۔
	راہکاں	زمیں کاشتکاراں
	گاہ لیا	فصل سنبھالا۔
۱۹۵	آپچھ	اُٹھ۔
	منٹھیکے	بے جوان۔
۱۹۶	تکھٹ	کم ہو جانا۔
	نیور اٹھدیاں	خیالات دلہا کے
	پکھنڈ	فریب۔
	گھمبیاں	پستہ قد۔
	گھنبنڈ لاندی	پستہ قد مضبوط
۱۹۷	رنگڈا وگھرال	رنگ ...
	چیچیاں	خوابیدہ آنکھیں۔

نمبر	لغت	معنی
	پھینڈلاں	بیٹھا ہوا لگ
	کریچ	کہن
	سہینڈ	غلاظت ینی
۱۹۸	ٹونڈیاں	دردکرتی ہیں
	کوریاں	برتن جیا پیالے ...
	اپوریاں	مفت خور۔
	ہنت	قوت۔
	گھوریاں	زمین کھودنی ...
	اُڑاٹ	شور آواز شتر
	جھگا	گوڑنہ۔
	بوبیاں	لوگ ... پستان
۱۹۹	ٹولاک	خستہ حال
۲۰۰	اسنجرن	بوکاں۔
	ہٹوکدی	آوازہ ...
	چاٹیاں	برتن۔
	کتیاں کچیاں	کھا پچا ہوا۔
	بنیڈ بچاہ	جفت سگ۔
	ریڈیاں پچھیاں	غصہ بڑے ہیچکے
	ڈنیانے	مشتبے جوان
	جھلیاں	جنگل بیلا
۲۰۱	سیاٹیاں	داؤ پیچ۔
	لشتی چڑھی	کمی بیشی۔
	ٹوال انیاں	لوکیطرح۔
	ریچھ بلیدی	غلاظت بینی
	لانگڑ	لنگوٹ۔
	تھوک	ہشیار
	ہے تیاں ...	...
	چڑیاں ...	...
۲۰۲	گرکدی دیپ	سفت دھوپ
	کھاکھاں	پیچ خسارہ
	دبیتو	سفر
	پرستہ تراڈیاں	زخم بھیڑیاں

نمبر	لغت	معنی
۲۰۳	وچھولچھو	شرفی کے۔
	چھوریاں	منہ کو ...
۲۰۴	کالو گھموریاں	آدمی کو ...
	اکسوڑ	نزاد ... دالا۔
	اڑی بدھی	ضد باندھنی۔
	اڑ کے پوڑ	تکرار فساد
	چھ چیاریاں	کمال ضد خور۔
۲۰۵	اوچھلیاں	اندازہ سے زیادہ
		جبر کرنا ہرگز نا۔
۲۰۶	وہڑا	اتفاق۔
	لنکار چیے	خبردار ہو کر ... آواز دینا
		داغ پیشانی۔
	مٹھا مٹھے	
	سندوکنا	خبر۔
	جیا پچیاں	جانی بچی ... عورت
	اتھونیاں	ناجائز۔
	گھاڑے	زخم خام۔
۲۰۷	کھنڈوسے	ناخون سے چھیلنا
	زلدیاں ...	خور خستہ حال۔
	لسور	بیخودہ۔
۲۰۸	پھنستا	دھنسا ہوا ...
	جاں چک	از عجب۔
	چھٹیاں	قوم۔
	اُدوادی	الگ الگ۔
	کُرناں	پیشرو۔
	رٹھیاں	قسم کبوتر زادہ
۲۰۹	دھیریاں	شتل
۲۱۰	راہیل باندی	غلام عورت جوان
	الکھ وشاد	بیخ فساد
	جھلی	سست۔
	ایلکے جوئے	سست الوجود
	بھگت ...	...

نمبر	لغت	معنی
	ہوڑا	دروازہ بند کرنے والی
	کیردنہ	بیٹا دروازہ۔
	اوگھ بلیا	...
	مواس	...
	اولیریا	...
	دیکھ دیرہ یا	دہکانا۔
	اوگھیڑیا	بند کرنا ...
	کملیایاں	سیخ دھنت۔
	اوہ اوہ لوہڑ	...
۲۱۱	زبندناہیں	شکایت کرتا ہے
	سواو	مزہ۔
	بھابڑا	قوم ہنود۔
	سنگھڑیانوں	درست ہونے کو
	تھاساں	سہارا۔
	ہنگ دیناں	منع کرنا۔
	دیاوا نماں	مہربانیاں
	جاناں	روشنی۔
	اودہاں کا نشاں	...
	آوڑ	تواضع۔
	وکرٹکڑے	ٹکڑے ٹکڑے کرو۔
۲۱۲	گھاہار نہ اوٹائی	خانہ آبادی
	کمریاں کھیائے	پارچہ نانی ...
	نیڑے	نزدیک
	ٹٹے کوہنیاں	... والی
	ہڑبچ	... گھونسا۔
	کھکھوار	بیچ فساد
	کھید ...	کھیل کھیلنے والی
	موہنیاں	...
	کال جیبھا	سیاہ زبان
	تو عینا	جلا ہوا۔
	ابر تقارنا	دہکن
	ڈھیر مشمشیر	...

صفحہ	لغت	معنی
	چھوڑیا سام	غصے میں ارادہ کرنا جس سے نقصان
	انجوڑیا	ضد پر آ اور ...
	بان بھجر	قسم سگ
۲۰۹	گنج	گوشہ
	منج	گھاس جس سے بان بنایا جاتا ہے
	سنج	ویران
	لنج	ہاتھ پاؤں کی ...
۲۱۱	انج انج	ایسے ایسے
	گنج	ساتھ کاوت جو ...
	بھنج	زمین سخت
	غنج	...
	ترنج	جو ...
۲۱۱	کھنج	چوک جانا
	گنج	دلاور ...
	کو ہرا بھکیا	تلخ
۲۰۹	واھگیا	چڑھا ہوا
	ڈھاگیا	لمبی ...
	اٹکا	روک
	پان پت	عزت آبرو
۲۰۹	مجھ نبڑ	...
	دستر	آر پار
	کھچریا	داڑھی ...
	وانجیا	لمبا آدمی
	گانجیا	ایک ...
		یاد دلانا
	چھانجیا	اندھیری ...
	مانجیا	...
	واشیا	...
	دلاوڑا	...
	ملاوڑا	ملاقات
	ماوڑا	...

صفحہ	لغت	معنی
	پھاوڑا	...
۲۱۰	پوست اوڑانی	چڑا
	پھوک دتو	جلا دیا
	بھلکے	ادھار کرکے
	پڑ ملکے	...
	چوپ	حرص
	لیساں	چیتنے والی
	تھاستی	چالاک
۲۱۱	ڈہرج	ناامنگی
	ڈرنج	چوٹ زخم
	بھٹ	زخم
	پیڑ ادھار	...
	اڈا لایا	جھکے بیٹھا
۲۱۱	گنج	خراب
	چھیل جا سیا	...
	سا ہنجھ	...
۲۱۲	بھجن	...
	ڈھنگے	...
	بھینگے	چھپ جائینگے
	لاڈ بھنگارنی	...
	این	جتانا
	چونگڑی	...
	گل تساوڑی	...
۲۱۴	سٹ	...
	چیر کھٹ	...
	پرچھی	...
	سنگھ	...
	ٹپ ٹاپ	...
	ڈیک	نام ندی
	بھوئیں	زمین
	آکھری وتریں	...
	گکڑاں	...

صفحہ	لغت	معنی
	رتروڑ	سرخ رنگ مثل خون
	چھوہرے بوکے	...
۲۱۵	کھارنا	چھیڑنا
	پرتا پاٹناں	پردہ ظاہر کرنا
	نوتیاں	فساد انگیز کلام
	اہلنے	آشیانہ
۲۱۵	مزی منڈو	... والی عورت
	گل نا ملیوی	...
	کوتس	...
	بوہل اکھاندا	...
۲۱۵	... چوکھرپاندی	...
	مرشو مرش	...
۲۱۶	دوکھاناں	آزار دینا
	چپ چپاتڑی	خاموشی
	گنڈی بنت	...
	گنڈا بھنسی	...
	بوتیانے	...
	کھوسٹریوں	...
	چوارناتے	...
	لنگ سکیے	...
	جو ہل کھرتھنے	...
	پچھوتا سیا	افسوس کرنا
	کیاھن	مکروفریب
	کھگری	...
۲۱۷	گھنڈ	...
	چوچے	...
	دکار کارا	...
	کجل پرچھل ...	...
	زلفاں کنڈ لائی	زلف پیچدار
	اکیاں	نام ...

صفحہ	لغت	معنی
۲۱۰	ٹھوڈی	زنخداں
	للہاودی	حرکت زبان
	تیسٹر	...
۲۱۳	رنگکار	بدمزاجی
	سنگاودی	شوخ چشمی
	کھدیڑ	پامال
۲۱۴	ناہ بھاٹے	ناپسند
	چھپے ہونٹھ	لب ...
	لیکاونی ایں	زبان سے ...
	بجھارتاں	رموز
	ڈھاہ گھتیونے	گرا دیا
	لاڈے نوں	...
	اوتاولے	...
۲۱۹	منڈیاں ...	...
	مابڑ	...
	گھوک	شور
	گھتے	...
	گوٹے بوٹیاں	...
	گھڑ وسنجیاں	سیرچ دان
	کھدیاں	...
۲۲۱	تھونیائے	...
۲۲۲	چرھنیاں	نام قصبہ
	جھاٹے دہنیاں	سرچلی
	تھاپناں	پشت پناہی
	گلھاں پٹ گے	...
	چوریاں	...
	نمبے توڑ	...
	چھپ چھور	...
۲۲۳	مارنتاں	...
	دھونسے دھرمہ	...
	لیکاں	...
	سوناں	...

صفحہ	لغت	معنی
۲۲	نال فرتے	ساتھ چلے گئے
	ارویڑی	...
	ھودنگھ سیا	پریشان ہوگیا
	جھوریا	افسوس کرنا
	کرکڑے	زدوکوب کئے گئے
	دھنہ بھچیاند	...
	گل کوچجی	بات بے ڈھب
	ماڑے	نالہ فریاد
	بلاں پیو بلاں	...
	بھنے ہڈ	استخواں ٹوٹے
	چلاندے	...
	بلاندے	زور
	دھواں	آتشکدہ
	سکھناں	خالی
	کھیتاں	...
	پون	ہوا
	وجھاپ	گریہ زاری
	کھاپ	...
	رواڈاریا	دلی ارادہ ہونا
۲۲۱	دھونیاں	آگ دھواں
۲۲۲	وٹے مارکے	...
	بھڑکی اگ	زور آتش
	جھونپڑی	...
	سہنگی	...
	تیسیاں	...
	سمادہ	...
	ارتھ ھیلیاں	...
۲۲۳	دہکار	...
	پھولیلیاں	عطر فروش
	سنگی	...
	ھوسجھہ	...

صفحہ	لغت	معنی
۲۴۴	ہیلیا سیلیا	کھیل کا شور
	ماہگا	ساہوکا
	وھیریاں	اٹکل سے ترکیب کرنا
	ٹھٹرا	مجموعہ مردماں
	پیاندکسی	پتہ نہیں سے
	بالہڑی باہڑی	زیادہ
	سیھوڑا	پیغام
۲۴۵	ثنبانیاں	گریہ زاری کی آواز
	پیرتھوٹکے	[illegible]
	چھڈ نشتیں	چھوڑ جاگی
	لوکاں کھڑا	دنیا کا دکھاوہ
	دھڑکے	خوف زدہ
	سنگھر	گناہ
	جھنڈال	خوار
	سیج	آہستگی
۲۴۶	دے کھلاوو	دیکھ کر اچھا ہوا
	پندوا راہ	گاؤں کا رستہ
	چپ	خاموشی
	ودھڑی	دلہن
	جھپ گئیں	چشم نیچے لگی
	بیگوپی	[illegible]
	گرسیا	ہوسکا
	جھتیا	[illegible]
	کمار	کلفت روی
	چرھرانی	[illegible] عورت
۲۴۷	جھگا	خانہ
	رنگنال	موسم سے
	دھائیں نیر	جاتی تھی
	اٹھے پہر	ہر وقت
	وساریے	فراموشی
	بھیتراں	خاوند کی [illegible]
	موکی بند ملو	[illegible]

صفحہ	لغت	معنی
۲۴۸	ویریہا پواں	باہر پیر سر رکھنا
	تامنتے	شب صبح ہو
	ڈھونڈکے	تلاش کر کے
	ترکے	نشیبی آرزوئیں
	ساوڑا	ذلیل صبح گزیدہ
		سنسفص خیر خواہ
		طرفین
	سہروپا	خلعت
	رکھتے	طعنے
	لپے پتی	بے عزتی
	وگو	کھو بیٹھے
	سوسیدپوچھ	سرخی میں
	ہپھی پیر زندہ	[illegible]
	لوری	[illegible]
	ڈمانڈیاں کھوراں	[illegible]
	چونڈیاں کلاڈیاں	[illegible]
	ہانک پکار	آوازہ ہوا
	شوہریاندی	بیچارگی
	گھنڈ	گرہ
	وسروارفی	کار صواب
	جھوٹے	جھوٹے
	سچ زولی	سیج زولی
۲۴۹	ملاوڑا	ملاقات کرنیوالا
۲۵۰	پوچھا	گرم جوش
	زردم	جوشش
	جھنڈا اوچ	خوبصورتی کا نشان
	مچھا	تیز ہوا
	وسواس	وسوسہ
	جھکڑ	اندھیری
	پلو	دامن
	پھرانیا	رجوع ہو جانا
	ستاں	[illegible]
	کالا مکھ	سیاہ رو

صفحہ	لغت	معنی
	پسائے	کاروبار و نظام وغیرہ
	پھتے	[illegible]
۲۵۰	انت دہن	تعریف
	کستک	غذا
	پھاڑی مکڑی	دھوکہ بازیگر
	ودپائی	المشہور بنام
	سنڈری	ناقص
	چگیاں بیباں	نیک عورتیں
	وہریاں	جوشش شہوت
	چبلاں جوتھ	ذلیل و خوار
	چھلاں	[illegible]
	کھیڈو مہلیاں	کھیلیں بازاں
	بدو	بدنام رسوا
	ڈھٹے جاٹے	دیکھا در ناکشر
۲۵۱	ابھرے	اولے
	سرت	خبرگیری
	ہاہو	[illegible]
	پھنڈو	نامرد
۲۵۲	تغیرے	تنہائے
	مونہہ لوہٹے	منہ چلے
	پھوک کہواٹے	آگ جلا کر [illegible]
	منہ اوڈیائی	دریدہ دہنی
	سامنے	روبرو
	گدیائی	مضبوطی
	سونپے	سپرد
	تیوباں	عورتیں
	اوجھڑ	جنگل ویرانہ
	مچھروادیاں	حرام زدگی
	پھدیائی	[illegible]
	بن برحیائی	بغیر باندھے
	تریتاں	زناں
	ویہاں	وسوسہ

صفحہ	لغت	معنی
	داہڑی	ریش
	ہیٹھ سوٹے	نیچے سوٹے
	اں	غیرت
	کھیوباں	[illegible]
۲۵۳	سوہیوباں	سجتی ہیں
۲۵۴	انگلیاں	انگشت [illegible]
	اوچیاں نیویاں	اونچی نیچی
	سوہن	سجتے ہیں
	وین	رونا
	ساک سین	[illegible] رشتہ
	نہریاں	عورتیں
	رھرویاں	محبت کی
	وہم	شور
	گھرو گیرے	بے اتفاقی خانہ
	نکھتیائی	[illegible]
	گھورکے	ڈرا کر
	بھجے وٹے	بھری داڑھی
	اوشمند	[illegible]
	شاں بھوگیاں	[illegible]
	پھنک دانگ	[illegible]
	پنڈ جھگڑ [illegible]	[illegible]
	گندہ باولا	مست بے پرواہ
	بھال	تلاش
۲۵۵	اوتاولا	بے صبر
	باسن	برتن
	وسوریائی	[illegible]
	چاڑاں جھگڑے	[illegible]
	اسنجان	نادان
	دوڑ وریائی	تعریف کی گئی
	پریائی	[illegible]
	بھرپوریائی	[illegible]
	دوڑیائی	[illegible]

صفحہ	لغت	معنی
۲۵۵	چھرکے	چھٹ جانے
	داند چاتو	خیب بیل
	توت	نام درخت
	سہالو	نام درخت
	تنوہری	[illegible]
	تکتھ	[illegible]
	اودھاواں	عورت ورغلا کر لیجانے والی
	چک دیے	نکال دیں
	وردا	[illegible]
۲۵۶	اوکھڑا	مشکل
	اڑی بدھی	[illegible]
	داڑھیاں	زورآور
	ماڑیاں	کمزور
	کھوہ لیا	چھین لیا
	چھوہتی چھوہ	شروع کرنا
	چھٹا	[illegible]
	سہیڑ بانہیں	[illegible]
	شوکئیں	آواز سانپ
	بھوکئیں	[illegible]
	کوکئیں	فریادی
	گھوکئیں	[illegible]
	بھلو بھلی	[illegible]
	چرکئیں	[illegible]
	جثہ	بدن جسم
۲۵۷	دوپھاہ	دو حصہ
	بچن پوچی	[illegible]
	پیرے	والدین
	چھنبیاں	[illegible]
	نترنگا	صحیح ہوگا
	پھسان	برتن کاٹنے
	پھیڑ لو	[illegible]
	تھو تھیاتم	[illegible]
	تند دھیتیں	[illegible]

صفحہ	لغت	معنی
	ترٹھیانمے	پس خوردہ -
	اُٹھیانمے	جلے ہوئے -
	دو گھن	دو گروہ -
	بچھیڑا	جھگڑا -
۲۴۸	ساں چڑھی	تیز ہوئی ہوئی
	آکھیں	لے باندھ آؤ -
	منڈلی	جوان عورت -
	مر گئے	پست قد -
	گُھنڈیے	اچھل -
	بچھیڑو	نگہبان -
	تجی ڈجی	[illegible]
	گھنڈیے	دلدار -
	چیلڑی	معتقد -
	گھنڈ	پردہ روپوشی
	چک گھت	زہر یعنی سانپ کا ڈنک
	لوکاں نیلیاں	[illegible]
	کالجہ سنگیائی	جگر کا سوراخ
	لہر سلنیاں	افسوس لٹ جانا
	نیناں دی جھاک	دید چشم -
	گھٹیانمے	[illegible]
۲۴۹	نکانکاں	لہر -
	دُسنجہ	شوق -
	ڈھلاندی سبنہ	وصل کی آرزو
	بجھائیں	بریاں -
۲۴۹	ڈاک مروڑ بیاں	ناز و انداز دکھانے بے پرواہی -
	ٹھریاں	سرد ہونا -
	ہتھل جوڑے	خدمت میں التجا
۲۴۹	سیاں کوہاند	سہیلیوں کو سکھ
۲۵۰	پھندہ	راستے -
	کنت	خاوند -
۲۵۱	بینہ اساں نما	بارش سے انداز
	جھلید اسا نگا	نقش -

صفحہ	لغت	معنی
	کھول کھل	پردہ کھولے -
۲۴۵	کھل بھنیرے	سیاہ کاجل نما -
۲۴۶	نین اپرا بہہ	آنکھیں ظالم
	دُشتاں	عشق کا اصلاح
	ٹکا ہندلی	نام زیورات -
۲۴۷	لوہلاں	زیور -
	ترکھا یار	راضی دوست
	سوہنی	دل فریفتہ کرنیوالی
	اندرانی	راجہ اندر کی رانی
	ہاتھ جوڑ کے	مجمع باندھ کر -
	بڈلاں ہانجھ	رفتار رہبار
	ڈول ڈھال	طرح وضع -
	بیت	مصیبت -
	بھیڑ	مشکل -
	نوبی زرولی	تندرست نہیں
۲۴۸	پانیاں	لباس -
	ڈکانیاں	مقام لئے -
	گھانیاں	نام قصبہ -
	ساتیاں	پوشیدہ -
	وَلیں	لپٹا -
	ولانیاں	بہت سے سیاہ
	ٹٹانیاں	نام جانور -
	کوٹھاں	بیجا -
	تر لیے ہکی	پامال ہوتے ہیں
	پاسیاں	ادھر ادھر -
۲۴۹	دابیاں ماسیانے	دعویٰ -
	کھلی اندھیری	آمدن اندھیری کی
۲۵۰	دریخ لوڑ	دریا چڑھ -
۲۵۰	ماہی	محبوب -
	کجش	چاند جوڑی -
	تمو چھوتی	شگفتی -
	سنگھیراں	حرارت دل -

صفحہ	لغت	معنی
	پجا دیں	شاید -
۲۴۵	کھیڑیائی	خلاصہ -
۲۴۶	نبیڑیائی	ختم کیا -
	کھوہ گیڑیائی	کنواں چلایا -
۲۴۷	ڈکاں	رکنا بسبب
	چھوکاں	تیاری کا حسن
۲۴۸	ماہیاں	خوشی استعمال
	پُنیں	دہائی -
	ٹھیلیاں	ٹرکھان -
	بیٹریاں ہوئیاں	خستہ حال
۲۴۹	کونستاں اویاں	خدمت بجا کیا -
	تھک ٹکے	بیدست ہو کر -
۲۵۰	گھڑ کدی	دم چڑھا ہوا -
	پیڈو	جبراً ناف
	ولو ہندڑں	تافوں کے نشان
	وگاندیاں	تکدر کے ساتھ -
	چکیں	چڑتے -
	جُبڑ	بندھے ہوئے
۲۴۸	گاہڑی	[illegible]
	پھیڑیا	مس کیا -
	اوچیلیائی	جوش -
	پتھلیائی	زیر و زبر -
	بوک بند	[illegible]
	تھکیائی	بند -
	ٹلو گرکے	خال
	ونجار کے	سوداگر -
	کھم	بجرا گھومنا -
	بینیے	ڈبیاں -
۲۵۰	تُرنٹیے	اول درجے کی روئی
	اچھنبڑا	عجوبہ -
۲۵۰	پہرہ والا	چوکیدار -
	کنب	ادٹھانا -

صفحہ	لغت	معنی
	جل جل	جلد جلد -
	وکھونکا	قریب چھپا
	بل	خوشبو پاکیزہ
	بھانہ بھترا	شنج وغیرہ -
	بھانہ بھترا	"
	بار کھلیاک	بند خلاص -
۲۴۸	اڑیو	خطاب مستورات
	بل	طاقت
	پرینی	نام بیماری -
	چھاپاں	انگوٹھیاں -
۲۴۹	کھب گیاں	گھس گئیں -
	تنیاں	بند -
	ڈھیلیاں	نرم
۲۵۰	اتھروں	آنسو -
	ڈھولیاں	عراقی -
	[illegible]	[illegible]
	سونہہ دی	قسم کے بل -
	بنیرے	حصہ دیوار -
	کتاگھٹیا	[illegible]
	گالوکری	[illegible]
	رت وٹی	خون رنگ -
	دھوڑ پیاں	گرد پڑی ہوئی -
	بوبا	بالائی آب -
	واہم	تیزی
	ساں پرینیں	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
	ٹھوکر	ضرب -
	[illegible]	غرق ہوتی ہو -
	[illegible]	خصم کھانیوالی -
	[illegible]	بیماری -
	ہوئی ہوئی	شدن شدہ -
	دہرت پاٹ	زمین پھٹ گئی -

صفحہ	لغت	معنی
	کھوچاں	خوش ہوکے -
	سنگ تے چُپے	مرا یا قریب
	گھتی چاولیاں	نام کھیل
	پیچھے چیچ گنڈیریاں	نام کھیل
	چڑی تاپیاں	نام کھیل
	کنجھرا	پوشیدہ
	نرول	صاف -
۲۵۱	گتھل گتھل	ادھا ادھا -
۲۵۲	ہتھل گتوں	ہاتھ جلتے -
	[illegible]	سانڈ شور کرے
	بہت بُری	عادت خراب -
	نسارودا	[illegible]
	لتاڑ دا	پامال کرنا -
	چن کر کھدا	چبا کر نکالنا -
	ڈہڑ وحہ سول	پیٹ میں درد -
	ڈنڈ سول	[illegible]
	چڑ سول	برباد اصل -
	ببیریاں	اڑتا جانور -
	اوڈیاں	اڑنا -
	مینہ وٹھا	آمدن بارش -
۲۵۳	اپیاں پیپاں	ذرہ ذرہ -
	پچھیاں	آب پوشیدہ
	بیچیاں	اونچی جگہ -
	پربتاں	پہاڑ -
	کیہرنے	خستہ حال -
۲۵۴	انوکھڑی	عجوبہ -
	اوکھڑی	مشکل
	کھوکھری	حکم -
	سوکھڑی	آسودہ -
	لاہو تھڑی	[illegible]
	پو کھڑی	اچھی -
	رماند سنی	میدان -

لغت	فارسی
وچ بھڑ لدی	بیچ سانڈوں کے
وہیڑا	نشین عروس
پر چڑا	مشغول۔
مرہی بھرو	عورت خاوند
کوتیڑی	بے عزت۔
لولنی	بے عزت۔
شہر سنگی سنیہے	[illegible]
چھوپ گھتے	سوت کاتنا۔
سیل بھنڈار	مجمع لڑکیوں کا
ڈب کے	غرق ہو کر۔
ولاؤ ندے	[illegible] ہے۔
پھوکیاں مریاں	[illegible]
چھوڑن لگی	افسوس کرنے لگی
ٹکو ٹاپو ندے	گھبرا رہی
منجیوں بیٹھ	چارپائی سے نیچے
تیرے من	تمہارے دل۔
پھلیاڑی	بھوکے لوگوں کا گلہ
وادلیں کھلا	ہوا لینے بغیر۔
تاٹھ کے	بند کرکے۔
ماں منیاں	مزدور۔
برہیدیاں جھڑیاں	[illegible]
پری بھرتاں	پری پیکر۔
تکھڑ مال	تیز زبان۔
چندرانی	بد مزاج عورت
نرم ملوک	نازک اندام۔
لڈ بھریاں	خوش خلق۔
باہر دیاں آجتاں	دیہاتی عورتیں
گمبریاں	عمیق۔
کوبیں تکلے	کسی طرح چلے
ماندگی	زحمت۔
[illegible]	سبزی کا کر۔

لغت	فارسی
[illegible]	[illegible]
وچ وہیڑے	صحن۔
چندرا	خراب۔
ہنگنی ہاں	منع کرتی ہوں
وساہ ناہیں	اعتبار نہیں۔
گل گنوں	بات مشہور کرنی۔
تی پچی لوکیں	سوئی ہوئی خلقت
دلاؤ ناہیں	مشغول کرتا ہے
لاڈن پھیرنی	[illegible]
پس	مرد۔
پیلی	کھیت۔
بناں وٹ	[illegible]
سودسیاں	کپڑا سر پر لپیٹا ہوا
پروٹڑے	کاٹنے کی ٹوکری۔
لوہڑا پیا ہے	بہت عجیب۔
ڈرستھ	حال۔
مناکردیاں	صلاح کرتے۔
اوناویاں	گرم طبع۔
گھرہدا	نام کھیل۔
کھبراں	نام کھیل۔
سٹیاراں	جوانان زناں۔
واڈیاں	عادتاں۔
دو تھیری	دوسری۔
گلمتی	اوڑھنی کو گرہ دیکر گلے میں باندھنا
لنگوٹڑے	کمر بند۔
بیگڑی	لڑکی۔
سناکیتا	مشورہ کیا۔
ہڑبڑیاں	فسادن۔
اوکھیاں	مشکل۔
گھیڑا پانون	بڑا فساد۔
وڈھکے ڈکرے	کاٹ کر ٹکڑے۔

لغت	فارسی
پاجگی	[illegible]
سویں تجیں	دن کے وقت
سوہیے	یادگیری۔
سگھڑ	دانا۔
واگنے	گھر کی عورت
ہریول	اوسطرف سے
اگے وڈے	اونچے نیچے۔
ڈھے ڈھیر	گرکے ڈھیر۔
سریر	جسم۔
چکوچل	جلدی
دھڑا دھڑ	پے در پے۔
گھورے	مجھے
جھاگناں	آب و گل سے گذرنا
بجھر تھو	گوندنا۔
پھینی	دھوئیں۔
کھلے پٹ	[illegible]
بلاق	نام زیور۔
بندے	نام زیور۔
پاونٹے	نام زیور۔
کنڈ بی	درہم برہم۔
چوڑ چوپٹ	ویران۔
پھیی	نام کھیل۔
دندو بریکاں	[illegible]
بے سدھ	بے ہوش۔
ساہنگاں	جوق جوق۔
واہراں	روان۔
چھیر جھگڑ	[illegible]
پنگرو	زہر آلودہ خون۔
پٹاریاں	ٹوکریاں۔
اک چڑا	[illegible]
کھوا کنڈھے	[illegible]

لغت	فارسی
سوتری	سانپ
سنگھی	نیش زدہ۔
اڈے ایریں	وقت طلوع یا غروب آفتاب۔
نیاریاں	علیحدہ۔
بچارکی	[illegible]
سر کیا	چلا۔
رڑکیا	[illegible]
ینہ جھولی	جھولی باندھکر۔
جھاڑ بوٹے	سرکنڈہ وغیرہ۔
بھڑکیائی	زیادہ۔
کوڑمے	اطوار۔
کنبدا	لرزتا۔
دھڑکدا	خوف کرتا۔
چاٹ	لذت۔
کیل	تابعداری۔
بے سنگ	بے ڈر۔
سیانڑے	سامان۔
منگتے گنگ	[illegible]
ڈولیا	لرزا۔
ہتھ بنھ	دست بستہ۔
نیوی دھون	نیچے گردن۔
جھکے	[illegible]
بھالیا	تلاش۔
بھردالیا	[illegible]
جالیا	گذارا۔
گالیا	گداز۔
پالیا	پرورش۔
ٹالیا	[illegible]
ڈھونڈہاں	تلاشی۔
اوڈدیاں	[illegible]
بچانتیاں	[illegible]

لغت	فارسی
نہ ٹھہرے	نہیں چلتے
ہتھیارڑی	معلوم
ٹبری	قبیلہ
اکارڑی	ایک علیحدہ
سروں لاہ کے	سرسے اتارتی ہے۔
بہنڈی	
چیخ جھاڑڑی	نالہ فریاد شور شرابہ
نیارڑی	الگ۔
کوارڑی	باکرہ۔
خوارڑی	خرابی۔
بھارڑی	بوجھدار۔
پیارڑی	عزیز۔
تشنا	تسلی۔
سوجھا	تپا۔
کوہڑا	جذامی۔
دھولی دہار	سفید کو۔
ڈھکاں نیڑ	نزدیک۔
جھال نہ جائے	ہیبت۔
جھلی	برداشت۔
آکھ اکھا	کہنا اور کہانا۔
کسیروی	مفلس کو۔
[illegible]	[illegible]
اپراہدلی	بڑی خوبصورت۔
انکھ	غیرت۔
روہ بلیٹا	غصہ لیا ہوا۔
گھوہ گھسیٹیا	[illegible]
موڈیاں	شانہ کے۔
پسلیاں	استخوان پہلو۔
مکیاں	مشت کے۔
بھن مروڑ	توڑ دیا۔
سنگھ	گلا۔

لغت	فارسی
بنیر کھسیانی	بی گرم ہو گیا
بھج چلیا	دوڑ چلا
واہو داہ	پے درپے
کڑکیاں	بلند آواز
دہاڑ کائی	گروہ مرداں
کٹ تھار	کوٹے از زیدہ
پنڈا	بدن
گہوڑ پریہشٹ	خوش کپڑا
شپاشپ	بے الفور جلد جلد
لاڈلے	محبوب
ہارسے ہو	دُور کرتے ہو
کیڑے	کرم
آبو گھنڈ	گندگی آمیز
لہپنچ	رسوم پیری
بھاڑیاں	دم بانا
ہیچ گڈو بنی	بہیا عاری
لعدو بنی	ہر اولاد زیادی رنج
لکارنی ٹاں	مصیبت میں بچا
روگ	بیماری
ٹھکراں مارتے	سر پیٹ کرتے ہیں
سور مییاندا	بہادروں کا
دہرکائے ٹاں	ڈرائے ہیں
ڈہوڑ پیا اولیا	امداد کا وقت
کلاہی	تیغ ہا حرکت ہو گئی
رنڈا	مرد بے زن
دریہ سیھیڑ لوٹی	دشمنی نوید کی
جھگا چیڑ جیپیڑ	خانہ ویران
ڈکھ کموٹے	[illegible]
کسیھڑ پاندا	قہر زدہ ظلم
رن گھکے گانی	[illegible]
لیند و بجالے	لیکر چلا جانا

لغت	فارسی
گھلیائیں	روانہ کیا ہے
سن سینہدا	دل چاہتا
چیکدلین	سو رہے تھے
سوہرا	سُسرا
دہنڈڑ پیدا	دوسرے گاؤں کا
ویرا راہ	اچھا عجیب [illegible]
بھلاوڑا	برتوا
کھسکو شاہ	نام
سیوا کرے	عبادت کرے
ساہنگر وڈھول	منادی
پچھاوڑا	سایہ
نو بجلی	آگ
بوا بند	دروازہ بند
کن سن	نام بیماری
بھجل مارئیے	نام بیماری
کھیہ سر گھتے	خاک سر پر ڈالا
مٹیائیں	نوحہ کرنا
دھمک	زلزل
سوہنی نہیں	سوتا نہیں
دوبھول چڑھ	گردن پر سوار
ڈکیہ پیاندا	[illegible]
ہتھ پھڑ لیندی	دست دادہ
چوتول	جس طرف
ڈھل وچھ گھتے	[illegible]
ڈوا جی	[illegible]
آن رکھیں	[illegible]
جاپے انج	معلوم ہوتا ہے [illegible]
[illegible] سوتیدی	[illegible]
پچھے پریت	[illegible]
ورتیہ ویلویاں	[illegible]
ترنڈیاں	[illegible]

لغت	فارسی
سنہ گی	نقب لگی
چانگراں بولیاں	آوازہ
دیہی گندگی	جاری نجاست
بیگانڑی	پرائی
ناررانوی	عورت ہتھالی کی
تک ودھ	
سٹیا	ہے آگ کاٹ کر پھینک دیا
اوبھڑ دوہیاں	ایکدم جھپٹے [illegible]
کالکھیں	سیاہی
گھٹ سہرگیا	ڈر کر لگ گئی
چانگ کوکدی	آوازہ شور
حال پوہو	شور غوغا
چڑو جاوندے	سرپا کوبی
چوڑ نخاس	ویران
اِدھ پاس	ادھر ادھر
ہراس	پریشان
پٹاس	نام اوزار حجام
گٹ	مجمع
اچنچیت	بے خبر یکایک
بھکاں	آوازِ شور
کھنگھور	[illegible]
اکھدے پھوڑ	وقت چشم زدن
سیھیاں	[illegible]
وکھی	پہلو
اگھد فساد	کام تمام
پھڑیا پھڑیا	کار بار کار
جان بجھکے	دیدہ دانستہ
دُوجیاں	دوسری
سُتا پیا	سویا ہوا
نکھیڑ لیتے	جدا کئے
ہیٹھ سٹیا	نیچے پھینکا

لغت	فارسی
واقہاں	واقعات
وگڑے	بگڑے گزرے
ورانیاں	گزرے ہوئے
ویلا بیتیا	وقت گزر گیا
بے غمیاں وے	بے غم
گول گلنڈ	عذر کرنا بات کو
آواز کوکو	فریاد
کوکدا چانگڑ	آوازہ غوغا
دھراسلی	دل شکستہ
بوبو مارکے	شور کرکے
للکراں	آوازہ دئے
دھماں	مشہور ہوئے
خون چھٹیا	خون نکلا ہوا
چیرں جیویں	عمر دراز ہو
وانگ	[illegible]
دھیان ہرنا	خیال رکھنا
کھنڈ ہیراں	چھینٹے والی
کھوہرو	،،
پرہے	مجلس
وُسب	طریقہ
بھیکھ	بھیس
مجاورانی	جاروب کش
الٹرو اکھا	خام زخم
رکھیناں	درخت کیا تھا
رسمناں نیاں	نقلدام کیا
جگ ٹریاں	جہاں کو چھوڑ دیا
کھل	چہرہ
تران	زور
ڈھروان	انبار بخشش
ڈھکے لکھی	جمع لکھوں
لاکے دم	خرچ کرکے دولت

لغت	فارسی
پھوہرو	دم دینے والا
کنبہ بیجان	لرزتی جان
جگر نال لبیڑی	کیچڑ سے آلودہ
پبوڑیا	آلودہ کیا
پھوگ	بیرس نچوڑا ہوا
اوکڑا	باطل
رسا نچوڑیا	رس نکالا
اگ ہوکدا	[illegible]
بولیاندا	طعن طنز
پھکگ	پھیکے آیا [illegible] اپنے کا روکا
کوبیاں	کمین عورتیں
چھیا	مت
سویرے	پہلے صبح وقت
رونق چمکاں	شغل کا روبار
چرپیار ٹریا	کیا یاد اور چلا
نعلا پھیوں	[illegible]
دپچھناں	فریب
دفولیا	دھکے دیا
جھاگڑے	جھگڑا کرنے والا
کلا کاری	شرارت کی [illegible]
پھکراں	بے حیثیت
چبولیا	چبانے والا
مُنّہ گنج	رو پوشی
ودان	نام اوزار [illegible]
اودھرنی	دوپٹہ زنانہ
سہم	خوف زدہ
چپ چکل	[illegible]
متھ پھوک	[illegible] حیرانگی
کھلے کاٹھ	سوکھا ہوا درخت
دجوگ	جدائی
گوانڈھ	ہمسائگی

لغت	فارسی
ڈھیہہ پے	گر پڑے
ڈوگ	خوراک
ٹھگ ڈگ	دوا خوری کی بیماری
پاٹھہ پڑ لوگ	پڑھا عادت
ڈاہڈیاں	زور آوروں
کیہر لکھ گ	کون پیچھے گا
سنجوگ	مقدر قضا بر
پیرڈنڈا او بیاں	بد دردان
چکن چاٹیں	الٹے آگ کے
پھیر سیلا	پھر ملاقات
شرینہ	نام درخت
ڈھنبڑے	قسم پھل
سنگی پوری	نام رنگ
سگھ پوری	
امر پوری	نام چار رنگ
اندر پوری	
دیو پوری	نام چار رنگ
ٹھانڈے	انگوٹھوں سے

لغت	فارسی
ڈھڈ	شکم
سنڈا کاہن	ووٹا کاہن جسکو کرشن کنہیا کہتے ہیں
ودھیتی	نام عورت
جبیل جکم	نام مرد محبت کی جگہ
جابرہ	
بھجنے نوھول	[illegible]
بھگیاں جابیاں	نام ذات وغیرہ
پاتھیاں بہیاں	برہنہ جا بیٹھا [illegible]
پاپاں ہیاں	[illegible]
چھان کہ ڈان	مراد ذکر گوشت [illegible]
دھکا نامیں	کان چاہیں نکالے
دکھا	
پھسکار	لعنت
لگ	[illegible]
دو ٹمک	[illegible]
ڈبک	پردہ پوشی
بے دیر ڈنگ	بیخوف

لغت	فارسی
بگ	چرند
ڈنگر	بد
جھک	شرم
بیبی مٹھ	[illegible]
بوہلی	بے قدر
ببلیری جڑی	شوق کی بوٹی
بسنتا نڑی	دیوانی
دھچبلا	بھیچ
کتے لاڑیاں	کسی نگہ مورتی
سے کلانے بنتد	کسی نگر جلائے رہے
کون کورنج کر	دانت خورد کا ٹیلا کرے
کھیڈ اڈار	کھیلنے کا ارادہ کرنا
شوہ	خبر
جرہ	چراگاہ مویشیاں
آمدے اوہ	آونے ہوسناک
پھانیاسی	مار ڈالا
بنہ دھرو	پابند کر
میل ملوہ	ملاقات لطف

لغت	فارسی
لوہ	ملائی
لبھ لیس	تلاش کرلینگے
چلی	چلو
برہاں نجابن	لگے زرہ یادیں
خیر داپیچ	صلح کا وسیلہ
منہ دھی دا	[illegible]
جنے	آگھنے
بجائی چارا	برادری
گنبد بیچرا	شگون شادی [illegible]
ماد جوکاد	قدیم
بت	عزت
سکلاوہ	نکاح اور [illegible]
جیثرال	دریں کلام [illegible]
سنجارا	کانچ کا [illegible]
بھیکھنے	ارادہ کئے
لہڑے	[illegible]
کوناہی	حاضر
آہنیاں	آشیانہ

لغت	فارسی
کملیاں	بیخبرا
بہوت منڈلی	نامعقول مجلس
وڈی بہار	بڑے لطف
کیہرا ٹرنس	نام علاقہ
پُنجے	نام موضع
پرکہ	دیکھکر [illegible]
چھوٹیاں	شروع کیں
مان	خوری
کابسے	کس چیز کے
جانجھو	[illegible]
پریت	محبت
اوہا گجہرا	پردہ جہاں کا
دھکو دھوڑا	[illegible]
جبہڑ مچایا	[illegible]
ساہجہ گنٹی	[illegible]
گھٹرا	[illegible]
موہ بیٹھوں	چوری کر بیٹھا
منے بیٹھا	[illegible]
مالی یار	[illegible] دوست

ابیات التماس بزبان پنجابی

ہوڈی پیر سید وارث شاہ دیچوں چن چن لفظ پنجاب زباندے جی
عقدے حل ہو جانگے طالباں دے اون سمجھ وچہ سہل ناواندے جی
گل کتھ پنجاب دے سکھنے دی چرچا عام ہے وچہ جہاندے جی
محنت آپ ہیں شوق دیال کیتی طمع ہورناں نفع پہنچاندے جی
بولی ٹھیٹھ زباندی تدوں بولن سمجھن ول جے جیہہ الٹاں دے جی
اک پنتھہ دو کاج تے پن چلیاں دوجا شوق تے ہنر اساندے جی
یار بیٹھ جلیوں کدی یاد کرسن ہوسن موقع جاں مجلس لاندے جی
محمد الدین وہڑیا لوی سوہوی نے کیتا آہر ایہ ورق چھپاندے جی
تیراں سو اونتر سنہ ہجری ماہ صفر سی وچہ رواندے جی
لکھیا بیٹھ کے وچہ انار کلی شاہی شہر لاہور مکان دے جی
شکر بیا لوک ہزار کردے تے احسان شاہ مہربان دے جی
عاجز جہیا درویش مسکین ہاں میں لائق نہیں بندہ کسے شاندے جی
اللہ پاک جناب تھیں اجر دیوے ہو وے خاتمہ نال ایماندے جی
کیتے شکر جلوس موصوف شاہ دے ہونے حق جو لکھن لکھاندے جی

کیتا ترجمہ معنیاں او کھیاں دا اہر یا سن فرہنگ آسان دے جی
اگے کسے نہیں ایسطرح لکھے جہڑے وکھرے طور بیاندے جی
اکدن بیٹھیاں ہویاں خیال اندر آئی گل سی وچہ دھیاندے جی
غیر ملکے لوگ بھی چاہ رکھن سکھن ڈھنگ پنجاب زباندے جی
نالے کرن کتاب مطالعہ بھی نالے شوق پریم گیان دے جی
لہجہ رسم جیوں بول ورتاریاندا بولن مٹھڑی نال زبان دے جی
نال بہڑے چا معاف کرسن اوگن ہوئے جو ہون انجان دے جی
جدوں آکھیا سی اُنہاں آپ بہتوں کیتے شکر میں تدوں نا ندے جی
پھگن چیت بہار شگوفیاں دی ہولی طبع سی وچہ جولاندے جی
جا سرج پنجم شاہ دا دور ہویا خلقت وسدی نال اماندے جی
شالہ عمر اقبال زیاد ہووے رکھے رب وچہ حفظ اماندے جی
حق نیک دے نیک دعا ہوندی وچہ بارگاہ رب رحمن دے جی
لا یضیع اجر المحسنین کہیا سچے رب نے وچہ قرآن دے جی
رہسی نام خدا بندے یاد تیری پیہراں دنیا دیچ جہان دے جی

[illegible] کلام مسمیٰ موسوم بہ فرہنگ وڈی [illegible] سید وارث شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بندہ [illegible]

مختصر حالات سیّد وارث شاہ صاحب مصنف کتاب ہذا

حضرت سید وارث شاہ صاحب کا اصلی وطن خاص جنڈیالہ شیر خاں غازی ضلع گوجرانوالہ ہے۔ چھوٹی عمر میں حضرت بلھے شاہ صاحب قادری کے ہمراہ حضرت مولانا مولوی حافظ غلام مرتضیٰ صاحب حضوری قصوری کی خدمت میں پڑھتے رہے ہیں۔ جب تحصیل علم کر چکے تو حضرت مولانا صاحب نے فرمایا کہ اب علم باطن حاصل کرنے میں بھی کوشش کرو اور جہاں چاہو جا کر بیعت کرو۔ چنانچہ حضرت بلھے شاہ صاحب نے تو حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب قادری لاہوری کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی اور حضرت وارث شاہ صاحب حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج کے خاندان میں بیعت سے مشرف ہوئے اور کچھ مدت پاکپٹن شریف میں رہ کر مراتب فقر کو طے کیا اور واپس وطن کو آتے ہوئے جاھد کے ٹھٹے ہیں جو پاکپٹن شریف کے رستے میں چند میل کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے آئے اور رات بسر کی۔ صبح کے وقت چلتے ہوئے ایک عورت بھاگ بھری نام جو ڈھکو قوم کی تھی جاتے دیکھی۔ اُس پر مبتلا ہو گئے اور واپس وطن کو نہ آئے۔ بلکہ اسی گاؤں کی ایک چھوٹی سی مسجد میں جو گاؤں کے قریب ایک ٹیلے پر واقع تھی اور اُس کے گرد بیری کے کانٹوں کی باڑ تھی رہنا اختیار کیا اور لوگوں سے واقفیت اور محبت پیدا کر لی۔ لوگ بہ سبب عالم و سید و فقیر ہونے کے انکی خدمت اور تعظیم کیا کرتے تھے اور وہاں کے ایک جولاہے کے گھر سے ہر روز کھانے کو کچھ آ جاتا۔ اور اسی پر گذارہ کرتے۔ کچھ دنوں میں دوسری طرف بھاگ بھری کو بھی اُن سے محبت ہو گئی۔ اسے آپ کا لمبا پیراہن۔ سوسی کی شلوار اور پانچ چوگز کا سر پر بیکا اور کان پر چھوٹا سا شملہ آگے کو نکلا ہوا۔ کندھوں تک لمبے لمبے بال اور داڑھی گنجان۔ چہرہ خوبصورت باوقار بھلا معلوم ہوتا تھا۔ چنانچہ اُنکی شہرت ہو گئی اور محبت کا شعلہ بھڑک اُٹھا۔ بھاگ بھری کے رشتہ داروں نے انکو زدوکوب بھی کیا مگر وہ نہ باز آئے اور نہ وہاں سے کہیں گئے تب انہی دنوں میں یہ قصہ ہیر ورانجھا جوش اُلفت میں آ کر شروع کیا اور وہیں تمام کیا جسکو مختلف کاغذوں پر سیدھی ٹیڑھی سطروں میں معمولی رسم الخط سے لکھا جس کا نمونہ اب بھی موجود ہے جسکو پیر اندتا صاحب نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ غرضیکہ شاہ صاحب قصہ کو مختلف پرچوں سے نقل کر کے ایک کتاب کی طرح اپنے وطن کو لائے اور الٰہی بخش درزی مرحوم کو جو آپ کا شاگرد تھا اور جنڈیالہ کا ہی رہنے والا تھا نقل کرنیکی اجازت فرمائی۔ رفتہ رفتہ اس واقعہ کی خبر حضرت مولانا مولوی حافظ غلام مرتضیٰ صاحب قصوری علیہ الرحمۃ کو جو آپکے اُستاد تھے انکی خدمت میں پہنچی۔ چنانچہ آپ ناراض ہو گئے۔ آپکی ناراضگی سنکر کتاب مذکور لیکر انکی خدمت میں خود حاضر ہوئے اُنھوں نے فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا بلھے شاہ نے علم پڑھکر سارنگی بجائی اور تم نے پڑھا تو ہیر بنائی۔ آپنے کوئی جواب نہ دیا۔ تو درویشوں سے فرمایا کہ اس کو حجرے میں بند کرو۔ دوسرے روز باہر نکالکر بطور مذاق فرمایا۔ ذرا سناؤ تو سہی کیا لکھا ہے۔ جب شاہ صاحب نے اس کتاب کو پڑھنا شروع کیا تو حضرت مولانا کی حالت دگرگوں ہو گئی اور محبت الٰہی کی آگ بھڑک اُٹھی۔ چنانچہ ایک درویش کو فرمایا کہ میرے سر پر آفتابہ سے پانی ڈال تاکہ ذرا آرام ہو۔ جب اُس نے پانی ڈالا اور آرام آیا تو فرمایا کہ اچھا وارث شاہ پھر پڑھ اسیطرح بار بار پانی ڈلا کر تمام کتاب کو سنا۔ جب سُن چکے تو فرمایا کہ وارث تم نے تمام جواہرات مونجھ کی رسّی میں پرو دئیے ہیں۔ یہ پہلا فقرہ ہے جو آپکے اُستاد کی زبان مبارک سے نکلا جسکی شہرت اب تک ملک میں موجود ہے جو یہ کتاب اسقدر مرغوب القلوب ہے۔ آپ کی ایک لڑکی کے سوا کوئی نرینہ اولاد نہیں ہوئی۔ آپ کا انتقال بہ ہلال عرفہ یعنے حج کے دن ہوا جو کہ بڑا مبارک روز گنا جاتا ہے۔ اگرچہ آپ کی ولادت و وفات کا سال صحیح طور پر نہیں ملا۔ مگر ہیر کا قصہ جا کر تیار کرنا ۱۱۸۰ھ میں ہوا ہے اور آپ کی مزار مبارک خاص جنڈیالہ مذکور میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ خداوند تعالےٰ انکو غریق رحمت کرے والسلام ؀

(منقول از میاں پیر اندتہ صاحب)

احقر محمد باقر عفا اللہ عنہ بھاٹی دروازہ لاہور

گلزار یوسف علیہ السلام - اگرچہ زمانہ حال میں قصے یوسف علیہ السلام اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ کے تصنیف ہوکر ملک میں شائع ہوئے ہیں - اور لوگ بڑے ذوق و شوق سے انکو پڑھتے ہیں - مگر گلزار یوسف علیہ السلام (مصنفہ میاں پیراں دتا المعروف ہیر والا) جوکہ دلوی ہیر سید وارثشاہ کی طرح ٹھیٹھ پنجابی زبان میں اُسی بحر اور طرز پر لکھی گئی ہے قابل دید ہے - بہت ہی خوشخط عمدہ کاغذ پر چھپکر تیار ہوگئی ہے - امید کہ شائقین اب اس کا بھی لطف اٹھائینگے - قیمت بلا محصولڈاک ۶ر

گلزار آدم جدید - یہ کتاب نایاب (مصنفہ مولوی محمد حسین صاحب احمد آبادی مصنف گلزار حسین و احوال الآخرت جدید و نماز کامل وغیرہ کتب عدیدہ جو دیار پنجاب کے مشاہیر شعراء سے اپنے اشعار پُر تاثیر ہونیکے سبب بینظیر مانے گئے ہیں دوسری بار عمدہ خوشخط سفید کاغذ پر چھاپی گئی ہے جسمیں مصنف صاحب نے چند امور کو مدنظر رکھا ہے - ایک تو ضعیف روایت کو ہرگز نہیں لیا - بلکہ اصلی کو باسناد بیان کیا - دوسرا ایک پیغمبر کا حلیہ مبارک تحریر فرمایا جسکو آجتک کسی پنجابی شاعر نے نہیں لکھا - تیسرا اکثر مقامات ایسے پر تاثیر لکھے ہیں - کہ جنکے پڑھنے سے انسان بے اختیار رو پڑے - اور بعض ایسے کہ ہنس پڑے باوجود اسقدر خوبیوں کے قیمت بلا محصول ڈاک صرف ۸ر رہے تاکہ کوئی آدمی بھی انبیاء کرام کے حالات دیکھنے سے محروم نہ رہے اور کتب فروشوں سے خاص رعایت ہوگی بشرطیکہ ایک سو جلد یا اس سے زیادہ خریدیں -

نسیم یمن فی حالات اویس قرنی اس کتاب میں حضرت خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام حالات (یعنے ان کا اسم مبارک - مسکن - نام والدین - نسب - حلیہ مبارک - معاش - خورش - پوشش - افضلیت - صحابیت - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جدا اور دنیا و آخرت میں مخفی رہنے کا سبب - فیضان حاصل کرنیکا طریق - حدیث انی لاجد کے معنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو جانا حضرت عمر و حضرت علی کا جبہ پہنچانا - حضرت ہرم بن حبان کا آپ سے وصیتوں کا حاصل کرنا - آپ کے سات کلموں کی تشریح - دانت مبارک توڑنا - اعمال ہفتگانہ اویسیہ - ثبوت مصافحہ - وفات و شہادت وغیرہ مندرج ہیں - جن کے پڑھنے سے ہر ایک شخص اپنا طرز عمل اور اپنے اخلاق درست - اور وہ اخلاق حمیدہ اور اوصاف برگزیدہ حاصل کرسکتا ہے - جو آیندہ زندگی بسر کرنے میں موجب سعادت دارین ہوں - اردو زبان میں ۲۶۸ صفحہ کی ضخیم کتاب حضرت خواجہ کے حالات میں شاید آجتک کوئی نہیں چھپی - خصوصاً حضرات اویسیہ کے لئے نعمت بے بہا اور بحر فیضان بے پایاں ہے - چونکہ ڈیمی کاغذ پر نہایت ہی خوشخط چھپکر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے - اسلئے بہت ہی جلد طلب فرماویں - تاکہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے باوجود اتنی بڑی ضخامت اور عمدہ کاغذ اور خوشخط ہونیکے قیمت بلا محصولڈاک ۱۲ر مقرر کیگئی ہے +

المشتہر

ابو سعید محمد الدین مالک کتبخانہ محمدی بھاٹی دروازہ لاہور

اعلان

شکر صد شکر جناب کبریا میں اور درود محمود افضل کائنات
علیہ التحیۃ والثناء کی روح پاک پر اور آپ کے آل و
اصحاب پر اور مژدہ فرحت افزا قصص کے شائقین کو کہ
کتاب لاجواب قصہ ہیر رانجھا الموسوم بہ ووڈی ہیر سید وارث شاہ معہ
دیباچہ و فرہنگ و شرح مرتبہ بار دہم تقطیع کلاں قلم جلی خوشخط مع سفید
کاغذ بکمال صحت و خوش عنوانی سے چھپکر تیار ہو گئی ہے جسکے
جملہ حقوق بذریعہ رجسٹری بحق مشتہر محفوظ ہیں اور یقین ہے کہ
بہت ہی جلد ہجوم خریداران کے باعث اسکا ایک ایک نسخہ
کیمیا ہو جائیگا کیونکہ اس دفعہ سید وارث شاہ صاحب مصنف
کتاب ہذا کی مختصر سوانحعمری کے سوائے اس کتاب کا فرہنگ
یعنی مشکل لفظوں کے معانی بھی ساتھ شامل کر دیا ہے نیز
شرح اور دیباچہ اور جوہر شعری بھی ساتھ شامل کر دیئے
ہیں تاکہ کتاب مکمل اور اسکی زینت دوبالا ہو جائے اسلئے
اطلاعاً گذارش ہے کہ جن حضرات کو جسقدر نسخے مطلوب ہوں
جلد تر بہ پتہ ملاجات کتبخانہ محمدی لاہور بھاٹی دروازہ سے
طلب فرماویں علاوہ ازیں دیگر کتب بھی جو صفحہ دوم پر مندرج
ہیں اور جنکی رجسٹری بھی حسب ضابطہ ہو چکی ہے اس کتبخانہ میں موجود
ہیں جن صاحبوں کو خریداری ہو بے تکلف طلب فرماویں
فوراً روانہ کیجائینگی اور تجارت کے خریداروں کے ساتھ کسیقدر
رعایت بھی کیجائیگی جو خط و کتابت سے طے ہو سکتی ہے۔

مژدہ

شائقین و ناظرین قصص پنجابی کی خدمت میں التماس ہے
کہ قصہ ہیر رانجھا الموسوم بہ ووڈی ہیر سید وارث شاہ جو کہ
پنجابی زبان کے علم ادب کا ایک عمدہ نمونہ ہے اور پنجابی لغات
اور لفظوں کی بناوٹ اور ترکیب ضرب الامثال اور اخلاق
و مسائل اور دوستوں میں بیٹھکر خوش طبعی اور مذاق کا ایک
پورا ذخیرہ ہے جس سے انسان نیز زمانہ کے حوادثات سے
واقف ہو کر خوب سبق حاصل کر سکتا ہے۔ اور بموجب
المجاز قنطرۃ الحقیقۃ کے سوتے کو پہنچ سکتا ہے الحاصل
یہ کہ اس قصہ اسکے مصنف کے حالات کے سوائے اسکا فرہنگ اور
نیز شرح اور دیباچہ و جوہر شعری بھی ساتھ شامل کر دیئے ہیں
تاکہ کتاب مکمل اور اسکی زینت دوبالا ہو جائے اور معلوم
ہو کہ یہ کلام پر مضمون اور فصیح ہے اور ایک صاحب حال
کی بنائی ہوئی ہے کسی واہی تباہی آدمی کے ڈھکوسلے نہیں
تاکہ رنگ ہی نہ سمجھا جائے نہایت ہی خوشخط موٹے
و سفید کاغذ پر بڑی محنت اور جانفشانی سے چھپکر تیار
ہو گئی ہے اور جملہ حقوق بذریعہ رجسٹری بحق مشتہر
واحد محفوظ ہیں۔

ناظرین والا تمکین اپنی اپنی درخواستیں بہت جلد
طلب فرماویں ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا
کیونکہ اکثر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے۔

المشتہر

خاکسار محمد الدین ڈسٹرالوی مالک کتبخانہ محمدی بھاٹی دروازہ لاہور